وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

سُنَن ابی داؤد مُترجم جلد اوّل

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور مگھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زیرِ اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	سنن ابی داؤد مترجم (جلد اول)
تالیف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالعرفان مولانا محمد انور مگھالوی
	فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر اہتمام	ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	اکتوبر 2012ء، بار دوم
کمپیوٹر کوڈ	HS19

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

فہرست مضامین

عرض ناشر	19
حرف آغاز	20
سوانح حیات حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ	22
کچھ سنن ابی داؤد کے بارے میں	27
طہارت و پاکیزگی کا بیان	
قضائے حاجت کے لیے تخلیہ اختیار کرنے کا بیان	33
پیشاب کے لیے جگہ بنانے کا بیان	33
بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہنا چاہیے	34
قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا	35
قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے کی رخصت کا بیان	36
قضائے حاجت کے وقت کپڑا کیسے اٹھانا چاہیے؟	37
بیت الخلاء میں کلام کرنا مکروہ ہے	37
پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینے کا بیان	38
بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا بیان	38
ایسی انگوٹھی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام کندہ ہو پہن کر بیت الخلاء میں جانے کا بیان	39
پیشاب سے بچنے کا بیان	39
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان	40
رات کے وقت برتن میں پیشاب کر کے اپنے پاس	41
ان جگہوں کا بیان جہاں پیشاب کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے	41
غسل خانہ میں پیشاب کرنے کا بیان	42
بل میں پیشاب کرنا منع ہے	43
بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کیا کہنا چاہیے؟	43
حالت استبراء میں دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس کرنا	43
قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنے کا بیان	44
ان چیزوں کا بیان جن سے استنجاء کرنا منع ہے	45
پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان	46
استبراء کا بیان	
پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان	47
اس کا بیان کہ آدمی جب استنجاء کرے تو اپنا ہاتھ زمین پر رگڑے	48
مسواک کرنے کا بیان	48
اس کا بیان کہ مسواک کیسے کی جائے؟	49
اس کا بیان جو کسی دوسرے کی مسواک کے ساتھ دانت صاف کرے	50
مسواک کو دھونے کا بیان	50
مسواک کرنا فطرت میں سے ہے	51
رات کے وقت اٹھنے والے کیلئے مسواک کرنے کا	52
وضو کے فرض ہونے کا بیان	53
بغیر حدث کے نیا اور تازہ وضو کرنے کا بیان	54
ان چیزوں کا بیان جو پانی کو نجس کر دیتی ہیں	55
بئر بضاعہ کا بیان	55
اس کا بیان کہ پانی نجس نہیں ہوتا	56
کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان	57
کتے کے جوٹھے پانی سے وضو کرنے کا بیان	57
بلی کے جوٹھے کا بیان	58
عورت کے استعمال سے بچے ہوئے پانی سے وضو	

کرنے کا بیان 59
اس سے نہی کا بیان 60
سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان 60
نبیذ سے وضو کرنے کا بیان 61
کیا آدمی پیشاب روک کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ 61
وضو میں جتنی مقدار پانی کافی ہوتا ہے اس کا بیان 63
وضو میں اسراف کا بیان 64
اسباغ الوضو کا بیان 65
تانبے کے برتن میں وضو کرنے کا بیان 65
وضو کے وقت بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان 65
دھونے سے پہلے ہاتھ کسی برتن میں داخل کرنے کا بیان 66
حضور نبی کریم ﷺ کے وضو کے طریقہ کا بیان 66
اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان 76
دو دو بار اعضائے وضو کو دھونے کا بیان 76
ایک ایک بار اعضائے وضو کو دھونے کا بیان 77
کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فرق کرنے کا بیان 77
ناک جھاڑنے کا بیان 78
ڈاڑھی کا خلال کرنے کا بیان 80
دستار پر مسح کرنے کا بیان 80
پاؤں دھونے کا بیان 80
موزوں پر مسح کرنے کا بیان 81
خفین پر مسح کرنے کی مدت کا بیان 84
جرابوں پر مسح کرنے کا بیان 85
مسح کی کیفیت کا بیان 86
کپڑے پر پانی چھڑکنے کا بیان 87
اس کا بیان کہ آدمی وضو کرے تو کیا کہے؟ 88
ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنے کا بیان 89
وضو میں اعضاء کی تفریق کا بیان 89
حدث لاحق ہونے میں شک ہونے کا بیان 90
بوسہ لینے کے بعد وضو کا بیان 90
ذکر کو مس کرنے کے سبب وضو کا بیان 91
اس بارے میں رخصت کا بیان 92
اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم ہونے کا بیان 92
کچے گوشت کو چھونے اور اسے دھونے سے وضو کرنے کا بیان 93
مردار کو مس کرنے سے وضو نہ کرنے کا بیان 93
آگ پر پکی ہوئی شئ کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان 94
وضو لازم ہونے کا بیان 96
دودھ پینے کے بعد وضو کا بیان 96
اس میں رخصت کا بیان 96
خون نکلنے سے وضو کرنے کا بیان 97
نبیذ کے سبب وضو کا بیان 97
اس شخص کے بارے حکم جو نجاست پر چلتا ہے 99
اس شخص کا بیان جسے نماز میں حدث لاحق ہو جائے 100
مذی کا بیان 100
اکسال کا بیان 102
جنبی کیلئے غسل سے قبل دوبارہ جماع کرنے کا حکم 103
دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا بیان 103
حالت جنابت میں سونے کا بیان 104
جنبی کے لیے کھانے کا بیان 105

جنبی کے لیے وضو کرنے کا بیان	105
جنبی کے لیے غسل کو مؤخر کرنے کا بیان	105
جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کے حکم کا بیان	106
جنبی کے مصافحہ کرنے کا بیان	107
جنبی کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان	108
بھول کر جنبی کے قوم کو نماز پڑھانے کا بیان	108
اس آدمی کا بیان جو حالت خواب میں تری پاتا ہے	109
اس آدمی کا بیان کہ عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے	110
پانی کی اس مقدار کا بیان جو غسل کیلئے کافی ہوتی ہے	111
غسل جنابت کا بیان	111
غسل کے بعد وضو کرنے کا بیان	115
کیا عورت غسل کے وقت اپنے بال کھولے گی؟	115
جنبی کے لیے اپنے سر کو خطمی کے ساتھ دھونے کا بیان	116
مرد اور عورت کے درمیان بہنے والے پانی کا بیان	117
حیض والی عورت کے ساتھ کھانا اور رہن سہن	117
حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز اٹھانے کا بیان	118
حائضہ کے نمازیں قضا نہ کرنے کا بیان	119
حائضہ سے مقاربت اختیار کرنے کا بیان	119
حائضہ عورت سے جماع کے سوا استمتاع کا بیان	120
مستحاضہ عورت کے احکام کا بیان	122
اس کا بیان کہ مستحاضہ ایام حیض گزرنے کے بعد نماز نہ چھوڑے	125
اس کا بیان کہ مستحاضہ ایام حیض آنے پر نماز چھوڑ دے	126
اس کا بیان کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے	130
اس کا بیان کہ مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے	132
مستحاضہ کے لیے ایک بار غسل کرنے کا بیان	133
اس کا بیان کہ مستحاضہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک غسل کرے گی	135
مستحاضہ کے لیے ہر روز ایک بار غسل کرنے کا بیان	136
دوران ایام غسل کرنے کا بیان	136
ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا بیان	136
مستحاضہ کے لیے صرف حدث لاحق ہونے کے وقت وضو کرنے کا بیان	137
اس کا بیان کہ عورت طہر کے بعد جو گدلا رنگ اور زردی دیکھے	137
مستحاضہ کے ساتھ اس کے خاوند کی مقاربت کرنے کا بیان	138
نفاس (بچے کی ولادت کے بعد آنے والا خون)	138
غسل حیض کرنے کا بیان	139
تیمم کا بیان	141
حضر میں تیمم کرنے کا بیان	146
جنبی آدمی کے لیے تیمم کا بیان	147
اس کا بیان کہ جب جنبی کو سردی کا خوف ہو تو کیا وہ تیمم کرلے؟	149
زخمی آدمی کے لیے تیمم کرنے کا بیان	150
تیمم کرنے والے کا نماز کے بعد وقت میں پانی پانے کا بیان	151
جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنے کا بیان	152
غسل جمعہ چھوڑنے کی رخصت کا بیان	155
اس آدمی کا بیان جو اسلام لایا تو اسے غسل کا حکم دیا	

جائے گا 156
عورت جو لباس ایام حیض میں پہنتی ہے اسے دھونے کا بیان 157
ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس میں اہلیہ کے ساتھ مجامعت کرے 159
عورتوں کے بدن کے ساتھ لگنے والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا بیان 160
اس بارے رخصت کا بیان 160
کپڑے کے ساتھ منی لگ جانے کا بیان 161
کپڑے کے ساتھ بچے کا پیشاب لگ جانے کا بیان 162
اس زمین کا بیان جس پر پیشاب ہوا ہو 163
زمین پاک ہونے کا بیان جب وہ خشک ہو جائے 164
دامن کے ساتھ نجاست لگ جانے کا بیان 164
نجاست جب جوتے کو لگ جائے تو اس کا بیان 165
کپڑے کے ساتھ لگی ہوئی نجاست کے سبب نماز کے اعادہ کا بیان 165
کپڑے کے ساتھ تھوک لگ جائے تو حکم 166

نماز کا بیان

نماز کی فرضیت کا بیان 167
نماز کے اوقات کا بیان 168
حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کے وقت کا بیان اور آپ کس طرح نماز ادا فرماتے تھے 171
ظہر کی نماز کے وقت کا بیان 172
نماز عصر کے وقت کا بیان 173
نماز مغرب کے وقت کا بیان 176
عشاء کی نماز کے وقت کا بیان 177
صبح کی نماز کے وقت کا بیان 178
نمازوں کے اوقات کی پابندی کا بیان 179
اس کا بیان جب امام نماز کو وقت سے مؤخر کر دے 181
اس کا بیان جو نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے 182
مساجد بنانے کا بیان 187
گھروں میں مساجد بنانے کا بیان 190
مساجد میں چراغ جلانے کا بیان 190
مسجد کی کنکریوں کا بیان 190
مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان 191
مساجد میں عورتوں کا مردوں سے الگ رہنے کا بیان 192
ان کلمات کا بیان جو آدمی مسجد میں داخل ہوتے وقت کہے 192
مسجد میں داخل ہو کر فوراً نماز پڑھنے کا بیان 193
مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان 193
مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان کی کراہیت کا بیان 194
مسجد میں تھوکنے کی کراہیت کا بیان 195
مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان 195
ان جگہوں کا بیان جن میں نماز جائز نہیں ہوتی 199
اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے نہی کا بیان 201
اس کا بیان کب بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے؟ 201
ابتدائے اذان کا بیان 202
کیفیت اذان کا بیان 203
اقامت کا بیان 211
اس کا بیان کہ اذان ایک آدمی کہے اور اقامت دوسرا 212
اذان کے ساتھ آواز بلند کرنے کا بیان 213
مؤذن پر وقت کی پابندی کرنے کا بیان 214

مینارہ پر اذان دینے کا بیان 214
دوران اذان مؤذن کے دائیں بائیں پھرنے کا بیان 214
اذان اور اقامت کے درمیان دعا کا بیان 215
اس کا بیان کہ آدمی اذان سن کر کیا کہے 215
اس کا بیان کہ جب کوئی اقامت سنے تو کیا کہے 217
اذان کے بعد دعا کا بیان 217
اذان مغرب کی دعا کا بیان 217
اذان پر اجرت لینے کا بیان 218
وقت داخل ہونے سے پہلے اذان ہونے کا بیان 218
نابینے آدمی کے اذان کہنے کا بیان 219
اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان 219
اذان کے بعد مؤذن کیلئے امام کا انتظار کرنے کا بیان 219
تثویب کا بیان 220
اس کا بیان کہ اگر امام کے آنے سے پہلے اقامت
ہو جائے تو بیٹھ کر امام کا انتظار کیا جائے 220
جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کے بارے
میں اظہار ناراضگی 222
جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت کا بیان 225
نماز کی طرف چل کر آنے کی فضیلت کا بیان 225
اندھیرے میں نماز کے لیے چل کر آنے کا بیان 227
نماز کی طرف آتے وقت پر سکون چال کا بیان 227
اس کا بیان جو جماعت کے ساتھ نماز کے ارادہ
سے نکلا لیکن شامل نہ ہو سکا 228
عورتوں کے مسجد کی طرف نکلنے کا بیان 229
عورتوں کو مسجد سے روکنے کا بیان 230
نماز کی طرف دوڑ کر جانے کا بیان 230

مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کا بیان 231
گھر میں نماز پڑھ لینے کے بعد جو جماعت کو پالے
تو وہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لے 232
گھر میں نماز پڑھنے والا جب جماعت کو پالے تو
کیا وہ اس کا اعادہ کرے گا؟ 233
امامت اور اس کے فضائل کے مجموعہ کا بیان 233
امامت کے لیے ایک دوسرے کو دھکیلنے کے مکروہ
ہونے کا بیان 234
اس کا بیان کہ امامت کا زیادہ اہل کون ہے؟ 234
عورتوں کی امامت کا بیان 237
ایسا امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں اس کی امامت
کا بیان 239
نیک اور فاجر آدمی کی امامت کا بیان 239
نابینے آدمی کی امامت کا بیان 239
ملاقات کے لیے آنے والے کی امامت کا بیان 240
مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر
امامت کرانے کا بیان 240
ایسے آدمی کی امامت کا بیان جو لوگوں کو وہی نماز
پڑھائے جو خود پڑھ چکا ہو 241
بیٹھ کر نماز پڑھانے کا بیان 241
اس کا بیان کہ دو آدمیوں میں سے ایک امام بنے تو
وہ دونوں کیسے کھڑے ہوں 244
اس کا بیان جب نمازی تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں 245
سلام کے بعد امام کے پھرنے کا بیان 246
امام کے لیے فرضوں کی جگہ پر کھڑے ہو کر نفل
پڑھنے کا بیان 246

آخری رکعت سے سر اٹھا لینے کے بعد امام کے حدث لاحق کرنے کا بیان 246
اس کا بیان مقتدی کو امام کی اتباع کا حکم دیا جائے گا 247
امام سے پہلے سر اٹھانے یا اس سے پہلے سر رکھنے والے کے بارے میں وعید کا بیان 248
امام سے پہلے (مسجد سے) واپس آنے والے کا بیان 248
ان کپڑوں کا بیان جن میں نماز پڑھی جاسکتی ہے 248
گردن میں کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا بیان 250
ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو 250
ایک قمیص میں نماز پڑھنے کا بیان 250
اس کا بیان جب کپڑا تنگ ہو تو اسے باندھ لیا جائے 251
نماز میں ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کا بیان 252
اس کا بیان کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟ 253
عورت کے لیے بغیر دوپٹے کے نماز پڑھنے کا بیان 253
نماز میں سدل کرنے کا بیان 254
عورتوں کے جسموں کے ساتھ ملے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان 255
مرد کیلئے اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنے کا بیان 255
جوتوں سمیت نماز پڑھنے کا بیان 256
چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان 258
چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان 258
کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان 259

صفوں سے متعلقہ ابواب

صفوں کو برابر کرنے کا بیان 260
ستونوں کے درمیان صف بنانے کا بیان 263
صف میں امام کے قریب ہونے کے مستحب اور دور ہونے کے مکروہ ہونے کا بیان 263
صف میں بچوں کے کھڑا ہونے کی جگہ کا بیان 264
عورتوں کی صف اور پہلی صف سے پیچھے رہنے کی کراہیت کا بیان 264
صف سے آگے امام کے کھڑے ہونے کی جگہ 265
اس کا بیان جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھتا ہے 265
اس کا بیان جو صف کے بغیر رکوع کرتا ہے 265

ابواب سترہ کا بیان

سترہ کی مقدار کا بیان 267
سترہ کے لیے خط کھینچنے کا بیان 268
اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان 269
اس کا بیان کہ سترہ کو کہاں گاڑھنا چاہیے 269
باتیں کرنے والے اور سونے والے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان 269
سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا بیان 270
نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کا بیان 270
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی نہی کا بیان 272
ان چیزوں کا بیان جو نماز کو توڑ دیتی ہیں 272
اس کا بیان کہ امام کا سترہ ہی مقتدیوں کا سترہ ہے 274
عورت کا نماز کو نہ توڑنے کا بیان 275
گدھا گزرنے کے ساتھ نماز نہ ٹوٹنے کا بیان 276
اس کا بیان کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی 277
اس کا بیان کہ کوئی شے نماز کو نہیں توڑتی 278

نماز شروع کرنے سے متعلقہ ابواب کا بیان

نماز میں رفع یدین کا بیان 279

نمازشروع کرنے کا بیان 283
دو رکعتوں کے بعد قیام کرتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان 289
رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کا بیان 290
نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان 292
اس کا بیان کہ نماز کون سی دعا سے شروع کرنی چاہئے 293
اس کا بیان کہ نماز کا آغاز سبحانک اللھم سے کیا جائے 299
افتتاح صلوٰۃ کے وقت سکتہ کا بیان 300
بسم اللہ شریف جہراً نہ پڑھنے کا بیان 301
بسم اللہ شریف جہراً پڑھنے کا بیان 303
کسی پیش آمدہ واقعہ کے سبب نماز میں تخفیف کرنے کا بیان 304
نماز میں تخفیف کرنے کا بیان 304
نماز میں نقصان ہونے کا بیان 306
ظہر کی نماز میں قرأت کا بیان 307
آخری دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان 308
ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کی مقدار کا بیان 309
مغرب کی نماز میں قرأت کی مقدار کا بیان 310
قرأت میں تخفیف کا بیان 311
دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنے کا بیان 312
فجر کی نماز میں قرأت کا بیان 312
نماز میں سورۂ فاتحہ کی قرأت ترک کرنے کا بیان 312
اس کا بیان کہ امام قرأت بالجہر کر رہا ہو تو سورۃ فاتحہ پڑھنا مکروہ ہے 315
جب امام قرأت بالجہر نہ کر رہا ہو تو مقتدی کی قرأت کا بیان 316
اس کا بیان کہ امی اور عجمی کو جو قرأت کافی ہوتی ہے 317
دوران نماز تکبیر کہنے کے مقامات کا بیان 319
سجدہ کے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنے کی کیفیت کا بیان 320
پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنے کا بیان 321
دو سجدوں کے درمیان اقعاء کرنے کا بیان 322
اس کا بیان کہ آدمی رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا کہے 322
دو سجدوں کے درمیان دعا کا بیان 323
عورتیں جب مردوں کے ساتھ ہوں تو ان کے سجدہ سے سر اٹھانے کا بیان 324
رکوع سے اٹھنے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار کا بیان 324
اُس کی نماز جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرے 325
فرض نماز کی تکمیل نفل سے کرنے کا بیان 329

رکوع و سجود کے ابواب کا بیان

ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا بیان 331
رکوع و سجود کی تسبیحات کا بیان 331
رکوع و سجود میں دعا کا بیان 333
نماز میں دعا کا بیان 335
رکوع و سجود کی مقدار کا بیان 336
اعضاء سجود کا بیان 338
اس کا بیان کہ آدمی امام کو حالت سجدہ میں پائے تو پھر کیا کرے؟ 339
ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان 339
سجدہ کرنے کے طریقہ کا بیان 339
ضرورت کے وقت ہاتھوں کو بچھانے کی رخصت 340

ہاتھوں کو کمر پر رکھنے کا بیان	341	تشہد کو مخفی پڑھنے کا بیان	368
نماز میں رونے کا بیان	341	تشہد میں اشارہ کرنے کا بیان	368
نماز میں وسوسہ اور دنیوی خیالات آنے کی کراہیت	341	اس کا بیان کہ نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانا مکروہ ہے	369
نماز میں امام کو لقمہ دینے کا بیان	342	نماز کے دوران قعدہ میں تخفیف کا بیان	370
امام کو بتانے سے نہی کا بیان	342	سلام کے احکام کا بیان	370
نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کا بیان	343	امام کو سلام کا جواب دینے کا بیان	372
ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان	343	نماز (یعنی سلام) کے بعد تکبیر کہنے کا بیان	372
نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان	344	سلام کو مختصر کرنے کا بیان	373
ادھر ادھر دیکھنے کی رخصت کا بیان	345	دوران نماز حدث لاحق ہو جانے کا بیان	373
نماز میں کام کرنے کے حکم کا بیان	345	نفل نماز فرض نماز والی جگہ پر پڑھنے کا بیان	374
نماز میں سلام کا جواب دینے کا بیان	347	دو رکعتوں میں سہو کا بیان	375
نماز میں چھینک کا جواب دینے کا بیان	349	اس کا بیان کہ جب کوئی پانچ رکعتیں پڑھ لے	379
امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان	351	اس کا بیان کہ جب دو اور تین رکعتوں میں شک	
نماز میں تالی بجانے کا بیان	353	لاحق ہو جائے تو اس کا ازالہ کرے	380
نماز میں اشارہ کرنے کا بیان	355	ظن غالب پر عمل کر کے نماز مکمل کرنے کا بیان	382
دوران نماز کنکریوں کے ہٹانے کا بیان	355	سلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کا بیان	383
نماز کے دوران ہاتھ کمر پر رکھنے کا بیان	355	اس کا بیان جو درمیانی قعدہ کے بغیر کھڑا ہو جائے	383
حالت نماز میں عصا پر ٹیک لگانے کا بیان	356	اس کا بیان جو تشہد بھول جائے درآنحالیکہ وہ بیٹھا	
دوران نماز گفتگو کرنے سے نہی کا بیان	356	ہوا ہو	384
بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا بیان	356	سجدہ سہو کے بعد تشہد اور سلام کا بیان	385
تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان	358	مردوں سے پہلے نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے	
چوتھی رکعت میں سرین کے بل بیٹھنے کا بیان	360	جانے کا بیان	385
تشہد کا بیان	361	نماز سے واپس پھرنے کی کیفیت کا بیان	386
تشہد کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک		نفل نماز گھر میں پڑھنے کا بیان	386
پڑھنے کا بیان	365	اس کا بیان جو قبلہ سمت کے بغیر نماز پڑھ رہا ہو پھر	
تشہد کے بعد دعا کا بیان	367	اسے علم ہو جائے	387

احکام جمعہ کے ابواب کی وضاحت کا بیان

یوم جمعہ اور شب جمعہ کی فضیلت کا بیان 388
اس کا بیان جمعہ کے دن کون سی ساعت مقبول ہے؟ 389
جمعہ کی فضیلت کا بیان 390
جمعہ چھوڑنے کی صورت میں شدید وعید کا بیان 391
جمعہ ترک کرنے کے کفارہ کا بیان 391
اس کا بیان جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے 392
بارش کے دن جمعہ کی نماز کا بیان 392
ٹھنڈی رات یا بارش والی رات میں جماعت سے پیچھے رہ جانے کا بیان 393
غلام اور عورت کے لیے جمعہ کا بیان 395
دیہات میں جمعہ کا بیان 395
اس کا بیان کہ جب جمعہ کا دن عید کے دن کے موافق آجائے 396
جمعہ کے دن صبح کی نماز کی قرأت کا بیان 397
جمعہ کے دن لباس کا بیان 397
جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنانے کا بیان 398
منبر بنانے کا بیان 399
منبر رکھنے کی جگہ کا بیان 400
جمعہ کے دن زوال سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان 400
وقت جمعہ کا بیان 400
جمعہ کے دن اذان کا بیان 401
امام کا دوران خطبہ کسی سے گفتگو کرنے کا بیان 401
منبر پر چڑھ کر بیٹھنے کا بیان 402
کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنے کا بیان 402
کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان 403
منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان 405
خطبہ مختصر کرنے کا بیان 406
خطبہ کے وقت امام کے قریب ہونے کا بیان 406
امام کے لیے کسی امر عارض کے سبب خطبہ روک دینے کا بیان 406
خطبہ کے دوران گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنے کا بیان 407
خطبہ کے دوران کلام کرنے کا بیان 407
محدث کا امام کو اطلاع کرنے کا بیان 408
اس کا بیان کہ آدمی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو 408
جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کا بیان 409
اس کا بیان جسے امام کے خطبہ کے دوران اونگھ آجائے 409
امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنے کا بیان 410
جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان 410
نماز جمعہ کی قرأت کا بیان 410
امام اور مقتدی کے درمیان دیوار حائل ہونے کی صورت کا بیان 411
جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان 411
نماز عیدین کا بیان 413
عید کے لیے نکلنے کے وقت کا بیان 414
عید کے لیے عورتوں کے نکلنے کا بیان 414
عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان 415
کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان 417
عید میں اذان نہ ہونے کا بیان 417
عیدین میں تکبیرات کا بیان 418
عید الضحیٰ اور عید الفطر میں قرأت کا بیان 419

خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے کا بیان 419
عید گاہ کی طرف ایک راستے سے آنے اور دوسرے سے واپس لوٹنے کا بیان 419
عید کی نماز دوسرے دن تک مؤخر کرنے کا بیان 420
عید کی نماز کے بعد نماز پڑھنے کا بیان 420
بارش کے دن مسجد میں عید کی نماز پڑھنے کا بیان 421

نماز استسقاء سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ

چادر الٹنے کے وقت کا بیان 423
بارش کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا بیان 424
نماز کسوف کا بیان 427
صلوٰۃ کسوف میں چار رکوعوں کا بیان 428
نماز کسوف میں قرأت کا بیان 431
صلوٰۃ کسوف کے لیے لوگوں کو بلانے کا بیان 432
صلوٰۃ کسوف میں صدقہ کرنے کا بیان 432
صلوٰۃ کسوف کے وقت کسی کو آزاد کرنے کا بیان 432
صلوٰۃ کسوف میں دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 433
دن کے وقت تاریکی وغیرہ ظاہر ہونے کے وقت نماز کا بیان 434
علامات ظاہر ہونے کے وقت سجدہ کرنے کا بیان 434

صلوٰۃ مسافر سے متعلقہ ابواب کی تفصیل

مسافر کی نماز کا بیان 435
اس کا بیان کہ مسافر کب نماز قصر کرے 436
سفر میں اذان دینے کا بیان 436
وقت کے بارے شک ہوتے ہوئے مسافر کے نماز پڑھنے کا بیان 436
دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان 437
دوران سفر نماز میں قرأت مختصر کرنے کا بیان 441
سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان 441
سواری پر نفل اور وتر نماز پڑھنے کا بیان 442
بغیر عذر کے سواری پر فرض نماز پڑھنے کا بیان 443
مسافر کے لیے اپنی نماز مکمل کرنے کا بیان 443
دشمن کی سرزمین پر قیام کے دوران نماز قصر کرنے کا بیان 445
نماز خوف کا بیان 445
نماز خوف پڑھانے کے طریقہ کا بیان 448
ایک رکعت پڑھنے کے بعد امام کے مسلسل کھڑے رہنے کا بیان 448
تکبیر تحریمہ ایک ساتھ کہنے کا بیان 449
ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھانے کا بیان 452
اس کا بیان کہ امام کے ایک ایک رکعت پڑھانے کے بعد وہ بقیہ ایک رکعت کی قضاء نہ کریں 454
اس کا بیان کہ امام ہر طائفہ کو دو رکعتیں نماز پڑھائے 455
دشمن کو تلاش کرنے والے کی نماز کا بیان 455
نوافل اور سنت کی رکعتوں سے متعلقہ ابواب کا بیان 456
فجر کی دو رکعتوں کا بیان 457
ان دونوں میں تخفیف کا بیان 458
فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان 459
اس آدمی کا بیان جو اس حال میں امام کو پائے کہ اس نے خود سنتیں نہ پڑھی ہوں 461
اس کا بیان کہ فجر کی سنتیں کب قضا کی جائیں 461
ظہر سے پہلے اور اس کے بعد کی چار رکعتوں کا بیان 462
عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان 461

اس کا بیان جس نے ان دونوں کی رخصت دی ہے جب سورج بلند ہو 464
مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان 466
نماز چاشت کا بیان 467
دن کی نفل نماز کا بیان 470
صلوٰۃ التسبیح کا بیان 470
اس کا بیان کہ مغرب کے بعد دو سنتیں کہاں پڑھی جائیں 472
عشاء کے بعد کی نماز کا بیان 473

رات کے قیام سے متعلقہ ابواب کا بیان

رات کا قیام منسوخ ہونے کا بیان 474
شب بیداری کا بیان 475
نماز میں اونگھنے کا بیان 476
اس کا بیان جو نیند کے سبب اپنا وظیفہ نہ کر سکے 477
اس کا بیان کہ رات کے قیام کی نیت کے بعد نیند غالب آجائے 477
اس کا بیان کہ رات کا کون سا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے 478
رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام کا بیان 478
رات کی نماز دو رکعت سے شروع کرنے کا بیان 479
رات کی نفلی نماز دو رکعت ہونے کا بیان 480
رات کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کا بیان 481
صلوٰۃ اللیل کے احکام کا بیان 483
عمل میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان 497

ماہ رمضان سے متعلقہ ابواب کی تفصیلات کا بیان

رمضان المبارک میں قیام کرنے کا بیان 499
لیلۃ القدر کا بیان 502
اس کا بیان جس نے کہا اکیسویں رات شب قدر ہے 504
اس کا بیان کہ شب قدر سترہویں رات ہے 505
شب قدر کے آخری سات راتوں میں ہونے کا بیان 505
اس کا بیان جس نے کہا شب قدر ستائیسویں کی رات ہے 506
شب قدر کے سارے رمضان میں ہونے کا بیان 506
قرآن کریم کی قرأت، منازل اور اس کی ترتیل سے متعلقہ ابواب کا بیان 507
اس کا بیان کہ قرآن کریم کتنی مدت میں پڑھا جائے 507
قرآن کریم کو قرأت کے لیے حصص میں تقسیم کرنے کا بیان 508
آیات شمار کرنے کا بیان 512
سجود قرآن اور سجدوں کی تعداد سے متعلقہ ابواب 512
اس کے قول کا بیان جس کا نظریہ ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں 513
سورۃ اذا السماء انشقت اور اقرأ میں سجود کا بیان 514
سورۂ ص میں سجدہ کا بیان 515
اس کا بیان جو سوار ہونے کی حالت یا نماز سے باہر آیت سجدہ سنے 516
اس کا بیان کہ آدمی سجدہ کے وقت کیا کہے؟ 517
صبح کی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرنے کا بیان 517
انواع وتر کی تفریع کا بیان 518
استحباب الوتر کا بیان 518
وتر نہ پڑھنے والے کا بیان 519
وتروں کی تعداد کا بیان 519

وتر نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان 520
نماز وتر میں دعائے قنوت کا بیان 520
نماز وتر کے بعد دعا کا بیان 523
سونے سے پہلے وتر نماز پڑھ لینے کا بیان 524
نماز وتر کے وقت کا بیان 525
پہلے ادا شدہ وتر توڑنے کا بیان 526
نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان 526
گھر میں نفل نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان 528
قیام کو طویل کرنے کا بیان 529
رات کے قیام پر ابھارنے کا بیان 529
قرآن کریم پڑھنے کے ثواب کا بیان 530
فاتحۃ الکتاب کا بیان 532
سورۂ فاتحہ کے لمبی سورتوں میں سے ہونے کا بیان 532
آیۃ الکرسی کا بیان 533
سورۃ اخلاص کا بیان 533
معوذتین کا بیان 534
قرأت میں ترتیل کے مستحب ہونے کا بیان 534
اس کے بارے وعید کا بیان جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور پھر بھلا دیا 537
قرآن کریم سات قرأتوں پر نازل کیے جانے کا بیان 537
دعا کا بیان 539
کنکریوں کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا بیان 545
اس کا بیان کہ آدمی سلام پھیرنے کے بعد کون سی دعا مانگے 547
استغفار کا بیان 550
کسی بھی انسان کو اپنے اہل اور مال کے لیے بد دعا کرنے سے نہی کا بیان 555
غیر نبی پر درود پاک پڑھنے کا بیان 556
کسی کیلئے اس کی عدم موجودگی میں دعا مانگنے کا بیان 556
اس کا بیان جب آدمی کو کسی قوم کا خوف ہو تو وہ کیا کہے 557
استخارہ کا بیان 557
استعاذہ (پناہ طلب کرنے) کا بیان 558

زکوٰۃ کا بیان

نصاب زکوٰۃ کا بیان 565
اس کا بیان کہ کیا سامان تجارت میں زکوٰۃ ہے؟ 566
کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ کا بیان 566
چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان 567
مصدق کی رضامندی کا بیان 580
اہل صدقہ کے لیے مصدق کی دعا کا بیان 581
اونٹ کے دانتوں کی تفسیر کا بیان 582
اس کا بیان کہ مالوں کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی؟ 583
اپنا مال زکوٰۃ خریدنے کا بیان 583
غلام کے صدقہ کا بیان 584
پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان 584
شہد کی زکوٰۃ کا بیان 585
انگوروں کا اندازہ لگانے کا بیان 586
اندازہ لگانے کا بیان 587
اس کا بیان کہ کھجوروں کا اندازہ کب لگایا جائے گا 587
ان پھلوں کا بیان جو زکوٰۃ میں دینا جائز نہیں 587
صدقہ فطر کا بیان 588
اس کا بیان کہ صدقہ کب ادا کیا جائے 588
اس کا بیان کہ صدقہ کتنا دیا جائے 589

گندم سے نصف صاع صدقہ کرنے کا بیان	591
زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کا بیان	593
اس کا بیان کہ کیا زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر لائی جاسکتی ہے؟	594
اس کا بیان جسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور غناء کی تعریف	594
اس کا بیان کہ کون سے غنی کیلئے صدقہ لینا جائز ہے؟	598
اس کا بیان کہ ایک آدمی کو کتنی زکوٰۃ دی جائے گی	599
اس کا بیان کہ کون سی صورت میں سوال کرنا جائز ہوتا ہے	599
سوال کرنے کی کراہیت کا بیان	601
سوال کرنے سے پرہیز کرنے کا بیان۔	602
بنی ہاشم کے لیے زکوٰۃ کا بیان	604
مال صدقہ میں سے فقیر کا غنی کو ہدیہ دینے کا بیان	605
اس کا بیان کہ جس نے صدقہ کیا اور پھر اس کا وارث بن گیا	605
مال کے حقوق کا بیان	606
سائل کے حق کا بیان	609
اہل ذمہ کو صدقہ دینے کا بیان	609
ان چیزوں کا بیان جنہیں روکنا جائز نہیں	610
مساجد میں سوال کرنے کا بیان	610
اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے وسیلہ سے سوال کرنا مکروہ ہے	610
اسے دینے کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے توسل سے مانگے	611
اس آدمی کا بیان جو اپنا سارا سامان صدقہ دیدے	611
تمام مال صدقہ کرنے کی رخصت	612
پانی پلانے کی فضیلت کا بیان	613
دودھ والا جانور عاریۃً دینے کا بیان	614
خازن کے اجر کا بیان	614
عورت کا اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرنے کا بیان	615
صلہ رحمی کا بیان	616
حرص اور بخل کا بیان	618

لقطہ کا بیان

گری پڑی چیز کے بارے اعلان کرنے کا بیان	620

مناسک حج کا بیان

حج کے فرض ہونے کا بیان	628
عورت کے لیے بغیر محرم کے حج کرنے کا بیان	628
اس کا بیان کہ اسلام میں صرورۃ نہیں	630
حج کے دوران زادراہ کے انتظام کرنے کا بیان	630
دوران حج تجارت کا بیان	630
کرایہ پر دینے کے لیے جانور لے جانے کا بیان	631
نابالغ بچے کے حج کرنے کا بیان	632
مواقیت کا بیان	632
حائضہ کے لیے حج کا احرام باندھنے کا بیان	634
احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان	635
سر کے بالوں کو چپکا لینے کا بیان	635
ہدی کا بیان	635
گائے کی قربانی کا بیان	636
اشعار کا بیان	636
ہدی کو تبدیل کرنے کا بیان	637
اس کا بیان جو اپنی قربانی کا جانور بھیج دے اور خود مقیم رہے	637
قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان	638

اس کا بیان جب ہدی اپنے محل پر پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جائے	639
اس کا بیان کہ قربانی کے اونٹوں کو کیسے نحر کیا جائے	641
احرام باندھنے کے وقت کا بیان	641
نیت حج کو مشروط کرنے کا بیان	644
حج مفرد کا بیان	644
حج قران کا بیان	652
ایسے آدمی کا بیان جو حج کے لیے احرام باندھتا ہے پھر اسے عمرہ بنالیتا ہے	658
اس آدمی کا بیان جو دوسرے کی جانب سے حج کرتا ہے	658
تلبیہ کی کیفیت کا بیان	659
اس کا بیان کہ تلبیہ کب ختم کیا جائے	660
اس کا بیان کہ عمرہ کرنے والا کب تلبیہ ختم کرے	660
محرم کا اپنے غلام کے لیے تادیبی عمل کرنے کا بیان	660
آدمی کا اپنے کپڑوں میں احرام باندھنے کا بیان	661
اس لباس کا بیان جو محرم پہن سکتا ہے	662
اس کا بیان کہ محرم ہتھیار اٹھا سکتا ہے	665
اس کا بیان کہ محرمہ اپنے چہرے کو ڈھانپ سکتی ہے	665
اس کا بیان کہ محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے	665
محرم کے لیے پچھنے لگوانے کا بیان	666
محرم کے لیے سرمہ لگانے کا بیان	666
محرم کے غسل کرنے کا بیان	667
محرم کے شادی کرنے کا بیان	667
اس کا بیان محرم کون سے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے	668
محرم کے لیے شکار کے گوشت کا بیان	669
ٹڈی کے بارے میں محرم کے لیے حکم کا بیان	671
فدیہ کا بیان	671
احصار کا بیان	673
مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان	674
جونہی بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو ہاتھ اٹھانے کا بیان	675
حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان	676
استلام ارکان کا بیان	677
واجب طواف کا بیان	677
طواف میں اضطباع کرنے کا بیان	679
رمل کا بیان	679
طواف میں دعا کا بیان	682
عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان	682
حج قران کرنے والے کے طواف کا بیان	683
ملتزم کا بیان	683
صفا اور مروہ کے حکم کا بیان	685
حضور نبی کریم ﷺ کے حج کے طریقہ کا بیان	686
وقوف عرفہ کا بیان	694
منیٰ کی طرف نکلنے کا بیان	694
عرفات کی طرف نکلنے کا بیان	695
عرفات کی طرف چلنے کا بیان	695
عرفات میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان	696
عرفات میں محل وقوف کا بیان	696
عرفات سے واپس لوٹنے کا بیان	697
مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	699
مزدلفہ سے لوٹنے میں جلدی کرنے کا بیان	702
حج اکبر کے دن کا بیان	704

حرمت والے مہینوں کا بیان	704
اس کا بیان جو وقوف عرفہ کو نہ پا سکا	705
منیٰ میں اترنے کا بیان	706
اس کا بیان کہ منیٰ میں خطبہ کس دن ہوگا؟	706
اس کا بیان جس نے کہا آپ ﷺ نے خطبہ یوم نحر کو دیا	707
اس کا بیان کہ یوم نحر کو خطبہ کون سے وقت ہوگا	707
اس کا بیان جو کچھ امام اپنے منیٰ کے خطبہ میں ذکر کرے گا	708
منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کا بیان	708
منیٰ میں نماز کا بیان	708
اہل مکہ کے لیے قصر نماز کا بیان	710
رمی جمار کا بیان	710
حلق اور قصر کرانے کا بیان	713
عمرہ کا بیان	715
اس کا بیان کیا وہ عورت اپنے عمرہ کی قضا کرے گی جس نے عمرے کا احرام باندھا اور پھر حیض آنے کے سبب اسے توڑ کر حج کا احرام باندھ لیا	718
دوران عمرہ مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کا بیان	719
حج میں طواف افاضہ کا بیان	719
کعبہ معظمہ سے الوداع ہونے کا بیان	720
طواف افاضہ کے بعد حائضہ کے چلے جانے کا بیان	751
طواف وداع کا بیان	721
محصب میں ٹھہرنے کا بیان	722
حج کے دوران اعمال میں تقدیم و تاخیر کرنے والے کا بیان	724
مکہ مکرمہ میں (ادائے نماز کا) بیان	725
حرم مکہ کی تحریم کا بیان	725
نبیذ پلانے کا بیان	726
مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار کرنے کا بیان	727
کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	727
حطیم کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان	729
کعبہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان	729
کعبہ معظمہ کے مال کا بیان	730
مدینہ طیبہ میں آنے کا بیان	730
مدینہ طیبہ کی تحریم کا بیان	731
زیارت قبور کا بیان	733

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

میری خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید کی خدمت کے بعد اس کے پیارے رسول اور حبیب حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی احادیث طیبہ کی خدمت کی سعادت ارزانی ہو رہی ہے۔ میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں آپ کی خدمت میں صحاح ستہ کا نیا ترجمہ مع مختصر حواشی پیش کرنے جا رہا ہوں۔ بلاشبہ یہ میرے کریم رب کا مجھ ناچیز پر بڑا احسان اور انعام ہے جس نے اتنے بڑے عظیم کام کی مجھے توفیق بخشی اور پھر اسے اپنی رحمت سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ بس اس نے چاہا اور ہو گیا۔

شروع سے میری آرزو تھی کہ میں صحاح ستہ پر کام کراؤں۔ ان کا نیا ترجمہ لکھاؤں جو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف نے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا اور بڑی جانکاری اور تندہی سے صحاح ستہ کے ترجمہ پر کام کیا اللہ تعالیٰ ان کی ان سعی جمیل کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کی عمر، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے۔

چنانچہ میری خواہش پر امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی کتاب سنن ابی داؤد کا ترجمہ حضرت مولانا محمد انور مگھالوی نے کیا۔ مولانا صاحب مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے فاضل مدرس ہیں۔ حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز تلامذہ و دیرینہ رفقاء اور مخلص کارکنوں میں سے ہیں۔ اپنے فن میں گہرا ادراک رکھتے ہیں ترجمے کا کام بڑی محنت اور عرق ریزی سے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم اور فہم میں اضافہ فرمائے اور صحت و عافیت سے نوازے۔

میں برادر محترم حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب جانشین دربار عالیہ امیر السالکین بھیرہ شریف کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ جن کی سرپرستی میں یہ عظیم کام بخوبی سرانجام پایا اور میرے خواب کی تکمیل ہوئی اور میں یہ ارمغان محبت پیش کرنے کے قابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

طباعت میں ہم نے احادیث کے متن کا پوری طرح التزام کیا ہے عبادت پر ضروری اعراب لگائے ہیں۔ تاکہ کوئی قاری حدیث کے متن کو پڑھنا چاہے تو وہ صحیح طور پر پڑھ سکے۔ نیز ترجمہ سلیس اور رواں ہے تاکہ پڑھنے والا حدیث کو سمجھ سکے اور اس سے کچھ حاصل کر کے اسے اپنے لیے حرز جان بنا سکے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیے سرمایہ آخرت بنائے۔

طالب دعا

حفیظ البرکات شاہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرف آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

جب ادارہ ضیاء المصنفین کی انتظامیہ کی طرف سے کتب صحاح ستہ کے تراجم کا فیصلہ ہوا تو ادارے کا ادنیٰ معاون ہونے کی حیثیت سے سنن ابی داؤد کے ترجمہ کا قرعہ اس ناچیز کے نام نکلا۔ گویا یہ فیصلہ انتہائی کٹھن اور جانگسل تھا کہاں آقا کریم سید الانبیاء علیہ الطیب التحیۃ والثناء کے ارشادات عالیہ اور کہاں جواہر علم سے تہی دامن یہ ناچیز، اس ذمہ داری کو اٹھانا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا انتہائی دشوار اور مشکل تھا۔ لیکن اپنے وحدہ لاشریک پروردگار کی توفیق اور رحمۃ للعالمین آقا ﷺ کی نظر عنایت پر بھروسا اور اعتماد کرتے ہوئے اس انتہائی گرانقدر اور نازک فریضہ کی ادائیگی کا بیڑہ اٹھایا اور اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہوئے سنن ابی داؤد کے ترجمہ کا آغاز کیا۔ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق حتی المقدور کوشش کی کہ ترجمہ سہل، بامحاورہ اور الفاظ کے قریب ہو دورانِ ترجمہ جہاں کسی لفظ کے معنی ومفہوم کی وضاحت کی ضرورت محسوس کی وہاں بین القوسین اس کی وضاحت بھی کر دی تاکہ مفہوم سمجھنے میں سہولت اور آسانی میسر رہے اور اس کے ساتھ ساتھ جہاں کہیں کسی حدیث طیبہ سے کسی مسئلہ کے استنباط کی حاجت محسوس کی وہاں ترجمہ کے بعد فوائد کی صورت میں انتہائی مختصر الفاظ میں اس کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے اور بعض مقامات پر فقہ حنفی کی تائید میں فوائد تحریر کیے تاکہ کسی بھی روایت کے سادہ ترجمہ سے قاری کے ذہن میں کوئی تشویش اور تشکیک پیدا نہ ہو۔ اگر میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں کامیاب رہا ہوں تو یہ محض پروردگار عالم کی تائید وتوفیق اور اس کے پیارے محبوب حضور نبی رحمت ﷺ کی نظر عنایت اور احسان سے ہے۔ اور جہاں کہیں بھی اس میں جھول اور ضعف ہوگا وہ میری کم علمی اور کم مائیگی کا نتیجہ ہوگا۔

میری اس کاوش کا سہرا میرے مربی اور میرے مرشد حضور سیدی ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ الف الف مرۃ اور ان مشفق ومحسن اساتذہ کرام کے سر ہے جن کی شبانہ روز محنت، جہد مسلسل اور دعائے دل دردمند کے سبب یہ حقیر اور ناتواں اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل ہوا۔ یہ سب میرے کریم رب کی توفیق اور امت کے غم خوار نبی رحمت ﷺ کی نظر عنایت ہے ورنہ میں کہاں تھا آشنائے درد دل۔ میں اس عنایت پہ جتنا شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔

میں سراپا التجا ہوں اپنے رحمان ورحیم رب کی بارگاہ میں کہ وہ اپنے اس حقیر اور عاجز بندے کی اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور تادم واپسیں اپنے دین حنیف کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ روح و

قلب سے نیاز مندانہ عرض پرداز ہوں رحمۃ للعالمین آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں کہ آپ اس سعی ناتمام کو شرف قبول عطا فرمائیں اور اپنی ردائے رحمت کے سائے میں رکھیں۔ رب کریم کی بارگاہ میں سراپا ملتمس ہوں اے ہمارے رب کریم: اپنے محبوب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے میرے حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب و درجات میں مزید بلندی اور رفعت عطا فرما اور آپ کے قائم کردہ مخزن علم و حکمت کو مزید سرفرازی عطا فرما تا کہ رہتی دنیا تک ایک عالم اس گنج گراں مایہ سے اپنا دامن بھرتا رہے اور اس منبع علم و عرفان سے اپنے ظاہر اور اپنے باطن کو سیراب کرتا رہے۔ آمین

آخر میں جملہ قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر ضعف یا خطا محسوس کریں تو بارادہ اصلاح وہ اس سے ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اس کی اصلاح ممکن ہو سکے۔ بندہ تہ دل سے شکر گزار اور ممنونِ احسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو نفع عمیم کا سبب بنائے اور اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات مبارکہ کے مطابق معاملاتِ حیات کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

خاکسار

محمد انور مگھالوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوانح حیات حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ

وہ ائمہ حدیث جنہیں کتب صحاح ستہ مرتب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں سے ایک حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ مصنف سنن ابی داؤد بھی ہیں۔ حدیث وفقہ کی معرفت اور ادراک تام کے سبب علماء نے حضرت امام بخاری اور امام مسلم رحمہا اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا درجہ اور رتبہ بیان کیا ہے۔ آپ کا اسم گرامی اور سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ حافظ ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی بجستانی۔ آپ کی کنیت ابوداؤد ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ عمران حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش کیا۔ 202ء میں آپ کی ولادت معروف قبیلہ بنی ازد میں ہوئی اسی نسبت سے آپ ازدی کہلاتے ہیں اور چونکہ آپ نے ملک بجستان میں آنکھ کھولی اس نسبت سے آپ بجستانی کہلاتے ہیں۔

وطن مالوف

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کا وطن بجستان ہے لیکن اس کے تعین کے بارے میں علماء نے دو آراء کا اظہار کیا ہے۔ ایک رائے کے مطابق بجستان بصرہ کے قریب ایک گاؤں ہے۔ اس کا اظہار مؤرخ ابن خلکان نے کیا ہے مگر دیگر علماء نے ان سے اتفاق نہیں کیا ہے۔

دوسری رائے جو صحیح اور عام ہے وہ یہ ہے کہ مقام کے اعتبار سے آپ کی نسبت سیستان (بجستان) کی طرف ہے۔ یہ ایک مشہور ملک ہے جو ہند کے پہلو میں سندھ و ہرات کے مابین اور قندھار سے متصل واقع ہے اور بزرگان چشتیہ کا مشہور شہر چشت بھی اسی ملک میں واقع ہے۔ پہلے زمانے میں 'بست' اس کا پایہ تخت تھا اسی ملک کی نسبت سے عرب لوگ آپ کو بستی بھی کہتے ہیں۔ اس رائے کا اظہار شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، علامہ تاج الدین سبکی اور علامہ سمعانی وغیرہ جید اور مستند علماء نے کیا ہے۔

تعلیم وتربیت

آپ بنیادی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد علم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے۔ چونکہ رب کریم کی عطاء سے علم حدیث کی تفہیم وتحصیل کی رغبت اور شوق کے جذبات آپ میں مثل بحر موجزن تھے۔ اس لیے آپ نے اس کی معرفت اور ادراک کے لیے انتہائی مشقت آمیز اور دشوار گزار سفر اختیار کیے اور دور دور تک مختلف اسلامی شہروں اور بستیوں میں مستند اساتذہ اور شیوخ تک پہنچنے کے لیے صحراؤں اور جنگلوں کی خاک چھانی۔ خاص طور پر مصر، شام، حجاز، عراق، خراسان، بغداد اور بصرہ کے علاقوں میں

قیام فرما ہو کر وہاں کے محدثین اور مستند مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور اپنے سینے کو علم حدیث کے نور سے بقعۂ نور بنایا۔

آپ نے اپنے مشائخ سے جن میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بھی بعض اساتذہ شامل تھے۔ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ علوم معرفت بھی حاصل کیے۔ اس لیے آپ عظیم محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ صلحاء واتقیاء کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بھی تھے۔ آپ زہد وتقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔ عبادت وریاضت کے دلدادہ تھے۔ تواضع، انکساری اور سادگی کا پیکر تھے۔ اس لیے جہاں ظاہری علوم کے پیاسے آپ کے گرد پروانوں کی مثل جمع رہتے تھے۔ اسی طرح صلحائے امت باطنی فیوض وبرکات کے حصول کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ صرف یہی نہیں! بلکہ آپ حمیت، خودداری اور دینی وقار وتمکنت کے اس ارفع معیار پر فائز تھے کہ شاہان وقت بھی اپنی حاجات لے کر آپ کے دروازے پر دستک دیتے نظر آتے تھے۔ المختصر آپ علوم ومعارف کا ایسا بحر بیکراں تھے جس کی طرف طلبائ، علماء اور صلحاء اپنا گوہر مقصود حاصل کرنے کے لیے یکساں رجوع کیا کرتے تھے اور آپ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوتے تھے، ذرا صلحاء کا انداز عقیدت ومحبت تو ملاحظہ فرمایئے: ''قاضی ابو محمد احمد بن محمد لیث بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشہور عارف باللہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری امام ابوداؤد سے ملاقات کے لیے آئے جب آپ کو معلوم ہوا تو انتہائی اظہار مسرت فرمایا اور آپ کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اے امام! ذرا وہ مبارک زبان تو دکھایئے جس سے آپ حدیث رسول بیان کرتے ہیں تاکہ میں اس مقدس زبان کو بوسہ دوں تو حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان دہن سے باہر نکالی اور حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی عقیدت کے ساتھ اسے بوسہ دیا۔

اور آپ کے دینی وقار اور تمکنت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایئے کہ حضرت عبداللہ بن محمد سکی فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام ابوداؤد کے ایک خادم ابوبکر بن جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں امام ابوداؤد کے ساتھ بغداد میں تھا۔ ہم مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے تو کسی آدمی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھا کہ امیر ابواحمد موفق کھڑا تھا۔ میں نے حضرت امام صاحب کو اطلاع کی تو آپ نے امیر کو بلالیا اور پوچھا اس وقت کونسی حاجت لے کر آپ یہاں آئے۔ تو امیر نے جواب دیا میں تین سوال لے کر حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: بتلاؤ وہ کیا ہیں؟ تو امیر نے کہا: کہ پہلی عرض تو یہ ہے کہ آپ یہاں سے بصرہ تشریف لے چلیں اور اپنا مستقل وطن بنالیں تاکہ وہاں زیادہ سے زیادہ علم کے شیدائی آپ سے فیض یاب ہوسکیں۔ اور دوسری عرض یہ ہے کہ آپ میری اولاد کے لیے کتاب السنن روایت کریں اور تیسری درخواست یہ ہے کہ آپ میرے بچوں کو باقی طلباء سے علیحدہ پڑھائیں کیونکہ خلیفہ کے بچوں کے لیے عام بچوں کے ساتھ مل کر پڑھنا مشکل ہے۔ یہ سن کر حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیری دو خواہشیں تو پوری ہوسکتی ہیں لیکن تیسری قطعاً پوری نہیں ہوسکتی کیونکہ علم کی تحصیل میں عام طلباء اور خلیفہ کے بچوں کے درمیان کوئی تفاوت اور امتیاز نہیں۔ پھر ایسا ہی ہوا آپ بصرہ تشریف لے گئے وہاں ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا جہاں خلیفہ کے صاحبزادے بھی عام طلباء کی صف میں بیٹھ کر اکتساب علم کیا کرتے تھے۔

وہ عظیم اور ذی قدر محدثین جن سے آپ کو روایت حدیث اور شرف تلمذ کی سعادت نصیب ہوئی ان کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ ان میں حضرت امام بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بلند پایہ فقہاء و محدثین اور یحی بن معین، ہشام بن عبد الملک طیالسی، ابو بکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ جیسے نامور ناقدین فن اور ائمہ محدثین شامل ہیں۔ علاوہ ازیں چند اور قابل ذکر اسماء یہ بھی ہیں۔

حیوۃ بن شریح، خلف بن ہشام بغدادی، ربیع بن نافع حلبی، زہیر بن حرب، سعید بن سلیمان، بزار واسطی، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، شجاع بن مخلد، صفوان بن صالح دمشقی، عبد اللہ بن رجاء بصری، عبد اللہ بن محمد نفیلی دمشقی، عمرو بن عون بزار واسطی، ابو رجاء قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار بندار بصری، محمد بن صباح بزار دولابی، محمد بن منہال، مسدد بن مسرہد، ہشام بن خالد ازرق دمشقی، ہناد بن عمرو، ابو الولید طیالسی، قعنبی، مسلم بن ابراہیم اور ابو عمرو رحمہم اللہ تعالیٰ۔

تلامذہ

حضرت امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب علم کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ علامہ ابن حجر نے جو اسماء ذکر کیے ہیں ان میں سے چند اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ابو علی محمد بن احمد عمرو اللولوئی ابو الطیب احمد بن ابراہیم اشنائی، ابو عمرو احمد بن علی بن الحسن البصری رحمہم اللہ تعالیٰ اور انہی کی مثل کئی اور ایسے خوش نصیب ہیں جنہیں آپ سے سنن ابی داؤد روایت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ابو عبد اللہ محمد بن احمد یعقوب البصری نے آپ سے کتاب الرد علی اہل القدر، ابو بکر احمد بن سلیمان نے کتاب الناسخ والمنسوخ، حافظ ابو عبید محمد بن علی بن عثمان آجری نے کتاب المسائل اور اسماعیل بن محمد صفار نے آپ سے مسند مالک روایت کی۔ علاوہ ازیں امام ابو عبد الرحمن النسائی، امام ابو عیسیٰ ترمذی حرب بن اسماعیل کرمانی اور ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال حنبلی اور ابو بکر بن داؤد رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ وہ قابل صد فخر علماء ہیں جنہیں آپ کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

امام ابو داؤد وعلمائے محققین کی نظر میں

حضرت امام ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کی جلالت شان اور عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے محققین وقت نے مختلف انداز میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان میں سے چند آراء آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حاکم ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں حدیث کے یکتائے روزگار تھے۔

۲۔ ابراہیم الحربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

الین لابی دائود الحدیث کما الین لدائود الحدید۔

فن حدیث کو ابو داؤد کے لیے اسی طرح نرم کر دیا گیا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔

۳۔احمد بن محمد یاسین الہروی فرماتے ہیں:

كان احد حفاظ الاسلام للحديث و علمه وعلله وسنده في اعلى درجة جامع النسك والعفاف والصلاح والورع

آپ حافظ حدیث تھے۔ سند حدیث اور اس کی علل کے ماہر تھے۔ زہد و تقویٰ اور عفت وخشیت میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھے۔

۴۔ابو حاتم بن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كان احد آئمة الدنيا فقها و علما حفظا ونسكا وورعا واتقانا

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث، علم فقہ اور خدا خوفی میں دنیا والوں کے امام تھے۔

۵۔ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''احادیث کی تخریج، معلول وثابت اور غلط وصحیح میں تمیز کرنے والے چار آدمی ہیں امام بخاری، امام مسلم اور ان کے بعد ابوداؤد اور نسائی۔

۶۔موسیٰ بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلق ابو داؤد في الدنيا للحديث و في الآخرة للجنة

حضرت امام ابوداؤد دنیا میں خدمت حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیے گئے۔

تصنیف وتالیف

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ساری زندگی تحصیل علم اور پھر علم حدیث کی خدمت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اس سلسلہ میں آپ نے کثیر مرتبہ سفر اختیار کیے اور درس وتدریس کی صورت میں بھی انگنت تشنگان علم کو علم کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا شعبہ بھی تشنہ نہیں رہنے دیا بلکہ اس میں عظیم خدمات سرانجام دیتے ہوئے درج ذیل کتابیں بطور یادگار چھوڑیں۔

۱۔کتاب الرد علی اہل القدر۔ ۲۔کتاب الناسخ والمنسوخ۔ ۳۔کتاب المسائل۔ ۴۔مسند مالک۔ ۵۔کتاب المراسیل۔ ۶۔کتاب المصابیح۔ ۷۔کتاب المصاحف۔ ۸۔کتاب البعث والنشور۔ ۹۔کتاب التفسیر۔ ۱۰۔کتاب نظم القرآن۔ ۱۱۔کتاب فضائل القرآن۔ ۱۲۔کتاب شریعۃ التفسیر۔ ۱۳۔کتاب شریعۃ المقارئی۔ ۱۴۔فضائل الاعمال۔ ۱۵۔کتاب الزہد۔ ۱۶۔دلائل النبوۃ۔ ۱۷۔کتاب الدعاء۔ ۱۸۔کتاب بدء الوحی۔ ۱۹۔کتاب اخبار الخوارج۔ ۲۰۔کتاب التفرد۔ ۲۱۔کتاب فضائل الانصار۔ ۲۲۔کتاب السنن

وصال

امام الحدیث حضرت ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ چراغ علم روشن کیے بیٹھے تھے اور علم کے شیدائی اپنے قلوب واذہان کو نور علم سے

منور کرنے کے لیے پروانہ وار اڈے چلے آرہے تھے کہ اتنے میں قاضی تقدیر نے اپنے اٹل فیصلے کا اعلان کیا تو ۱۶ شوال ۲۷۵ھ بروز جمعۃ المبارک بصرہ میں وقت کے عظیم محدث اور عالم باعمل نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے حوالے کردی۔

آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے غسل حسن بن مثنیٰ سے دلوایا جائے اور ان کی عدم موجودگی میں حماد بن زید کی روایت کے مطابق مجھے غسل دیا جائے۔ آپ کی اس وصیت کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

بعدازاں آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعزاز عباس بن عبدالواحد کو حاصل ہوا۔

اللّٰهم ادخله فی جوارک القدس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کچھ سنن ابی داؤد کے بارے میں

مؤلفین صحاح ستہ میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد فقہی اعتبار سے جو مقام حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا اس میں کوئی اور آپ کا ثانی نہیں۔ اس لیے سنن کی تالیفات میں اولیت کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا اور اس میں کوئی اور آپ کا ثانی نہیں۔ آپ سے قبل محدثین صرف جوامع اور مسانید تصنیف کرتے تھے اس لیے ان کی تصانیف سنن واحکام کے علاوہ اخبار وقصص اور آداب ومواعظ سب کی جامع ہوا کرتی تھیں۔ آپ سے پہلے کسی نے بھی خالص سنن اور احکام کو یکجا نہیں کیا مگر آپ نے صرف احادیث احکام جمع فرما کر حدیث طیبہ کی وہ خدمت سرانجام دی جو صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔

فقہاء نے فقہی مسائل کا جن احادیث سے استنباط کیا ہے وہ آپ کی سنن میں موجود ہیں اسی خاصیت کے پیش نظر یہ کتاب طبقہ فقہاء میں بالخصوص اور عوام الناس میں بالعموم بے حد مقبول ہے۔ یہاں تک کہ محدثین نے کہا: اسلام کی بنیاد قرآن کریم اور اس کا ستون سنن ابی داؤد ہے۔

علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دین کے مقدمات کا علم حاصل کرنے کے لیے کتاب اللہ اور سنن ابی داؤد کافی ہے۔

اور اس پر مستزاد یہ کہ حسن بن محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں ''ایک بار عالم خواب میں حضور نبی رحمت ﷺ نے شرف دیدار عطا فرمایا اور فرمایا جو شخص سنن کا علم حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ سنن ابی داؤد کا علم حاصل کرے''۔ تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ سنن ابی داؤد کو بارگاہ نبوت میں خاص پذیرائی اور قبولیت حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے علماء وفقہاء کے مابین بھی اسے قبول عام حاصل ہوا۔

مرویات کی تعداد اور ان کے مراتب

سنن ابی داؤد کی ترتیب وتالیف کا سلسلہ 241ھ سے قبل آپ نے بغداد میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ نے پانچ لاکھ احادیث کے عظیم ذخیرہ سے چار ہزار آٹھ سو (4800) احادیث منتخب فرمائیں۔ بعد ازاں اپنی کتاب کو اجزائ، کتب اور ابواب میں تقسیم کر دیا۔ آپ نے رسالہ مکیہ میں ذکر کیا ہے کہ مراسیل کے علاوہ کتاب السنن کے سترہ (17) اجزاء ہیں۔ کتاب السنن میں کل پینتیس (35) کتابیں ہیں۔ ان میں سے تین ایسی کتابیں ہیں جن میں ابواب بندی نہیں کی گئی۔ کتاب میں مجموعی طور پر ابواب کی تعداد ایک سو ستاسی (187) ہے۔

احادیث کے مراتب کے بارے علامہ ابن الصلاح مقدمہ میں رقمطراز ہیں: ''کہ سنن ابی داؤد میں بھی احادیث حسن پائی جاتی ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے اس کتاب میں احادیث صحیحہ اور ان سے

قریب المرتبہ احادیث جمع کی ہیں۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں کسی باب میں اس حدیث کو شامل کرتا ہوں جو میری دانست میں سب سے زیادہ صحیح ہوتی ہے۔ جس حدیث میں شدید قسم کا ضعف پایا جاتا ہو تو میں اسے ساتھ بیان کر دیتا ہوں اور جس حدیث کے بارے میں کچھ نہیں کہتا وہ قابل احتجاج ہوتی ہے۔ بعض احادیث بعض کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔ اس قول پر ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو حدیث ابوداؤد میں مطلقاً مذکور ہو اور صحیحین میں مذکور نہ ہو اور کسی ناقد حدیث نے اس کے صحیح ہونے کی تصریح بھی نہ کی ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ حدیث ابوداؤد کے نزدیک حسن کے درجہ کی ہے۔ اس قسم کی بعض احادیث آپ کے نزدیک حسن نہیں ہوتیں کیونکہ حسن کی جو تعریف ہم نے ابوداؤد سے نقل کی ہے وہ اس کے تحت نہیں آتیں۔ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مصر میں محمد بن سعد باوردی کو یہ فرماتے سنا ''امام عبدالرحمن نسائی ہر اس راوی کی حدیث کو روایت کرتے ہیں جس کی روایات ترک کرنے پر اجماع منعقد نہ ہوا ہو۔ امام ابوداؤد بھی اسی روش پر گامزن رہے۔ جب کسی مسئلہ سے متعلق انہیں صحیح حدیث نہ ملتی ہو تو وہ ضعیف ہی ذکر کر دیتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے نزدیک وہ لوگوں کی رائے کی نسبت زیادہ قوی ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تدریب میں فرماتے ہیں ''امام ابوداؤد سے جو الفاظ منقول ہیں ان میں ''صالح'' (لائق و قابل) کا لفظ ہے۔ اس میں یہ احتمال ہے کہ ان کی اس سے مراد قابل اعتبار ہو نہ کہ لائق احتجاج۔ اس لیے اس میں احادیث ضعیفہ بھی شامل ہوں گی۔ لیکن علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے ''وما سکت عنه فهو حسن فان صح ذلک فلا اشکال'' (کہ جس حدیث کے بارے آپ نے سکوت اختیار کیا وہ حسن ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اس میں کوئی اشکال نہیں)

شرائط اور اسلوب بیان

سنن ابی داؤد میں احادیث درج کرنے کی شرائط کا علم امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے اس گرامی نامہ سے ہوتا ہے جو آپ نے اہل مکہ کے نام تحریر فرمایا تھا اور اسی میں اسلوب بیان کی وضاحت بھی موجود ہے۔ اس لیے تاریخ حدیث و محدثین سے اس گرامی نامہ کا اقتباس پیش خدمت ہے۔ آپ نے مجھے یہ بتانے کو کہا ہے کہ میں نے جو احادیث ابوداؤد میں درج کی ہیں آیا وہ ان مسائل میں وارد شدہ احادیث میں سے صحیح تر ہیں؟

تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ بلاشبہ وہ احادیث اس باب میں صحیح تر ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی حدیث دو سندوں سے منقول ہو۔ ایک سند صحیح تر ہو اور دوسری کے راوی حفظ وضبط میں بڑھ کر ہوں۔ بسا اوقات میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ میری کتاب میں ایسی دس احادیث بھی نہیں ہیں۔ اگر مسئلہ سے متعلق بکثرت احادیث صحیحہ موجود ہوں۔ تاہم میں ایک دو احادیث پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اس لیے کہ میرا مقصد افادیت اور اختصار ہے۔

جب میں ایک باب میں کسی حدیث کو دو یا تین سندوں کے ساتھ مکرر لاتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس میں کچھ

اضافہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں طویل حدیث کو مختصر بھی کر دیتا ہوں اس لیے کہ اگر پوری حدیث کو شامل کر دیا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوگی کہ اس حدیث کو اس باب میں لانے کا مقصد کیا ہے اور اس حدیث سے کون سے مسئلہ کا استنباط کرنا مقصود ہے؟ لہٰذا میں اس کو مختصر کر کے حدیث کا وہی حصہ ذکر کرتا ہوں جو باب سے متعلق ہوتا ہے۔ جہاں تک مراسیل کا تعلق ہے ماضی میں علماء ان سے احتجاج کرتے تھے۔ مثلاً سفیان ثوری، امام مالک اور امام اوزاعی رحمہم اللہ وغیرہم۔ جب امام شافعی کا دور آیا تو وہ معترض ہوئے۔ امام احمد بن حنبل نے بھی اس ضمن میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کی۔ جب کسی مسئلہ میں مرفوع متصل حدیث موجود نہ ہو تو پھر مرسل سے احتجاج کیا جائے گا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مرسل حدیث میں وہ قوت نہیں ہو سکتی جو متصل حدیث میں ہوتی ہے۔

سنن ابی داؤد میں کوئی حدیث کسی متروک راوی سے منقول نہیں۔ اس میں جہاں بھی کوئی منکر حدیث پائی جاتی ہے۔ میں نے اس کی وضاحت کر دی اور بتا دیا کہ اس مسئلہ میں بجز اس حدیث کے اور کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ میری کتاب کی جس حدیث میں زیادہ ضعف پایا جاتا تھا۔ میں نے اس کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس میں بعض اوقات ایسی بھی ہیں جن کی سند صحیح نہیں ہے۔ جس حدیث پر میں نے کوئی جرح نہیں کی وہ قابل احتجاج ہے۔ بعض احادیث دوسری احادیث سے صحیح تر ہیں۔ کوئی سنت رسول ﷺ ایسی نہیں جو اس کتاب میں مذکور نہ ہو۔ قرآن کے بعد سنن ابی داؤد کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں جس کا پڑھنا لوگوں کے لیے ضروری ہو۔

اگر کوئی شخص سنن ابی داؤد لکھ لے اور اس کے سوا کوئی علمی چیز نہ لکھے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس کتاب کی قدر و منزلت کا اندازہ اس میں غور و فکر کرنے سے ہوتا ہے۔ امام مالک، امام شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالیٰ نے جو فقہی احکام و مسائل بیان کیے ہیں۔ ان کی اساس انہیں احادیث پر رکھی گئی ہے جو سنن ابی داؤد میں مذکور ہیں۔ اس میں مشمولہ اکثر احادیث مشہور حدیث کے درجہ کی ہیں۔ جس شخص نے بھی احادیث نبویہ لکھی ہیں اس کے پاس یہ احادیث موجود ہیں مگر ان کی تمیز و معرفت ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ جو حدیث مشہور بھی ہو اور صحیح متصل بھی، اس کو کوئی شخص رد نہیں کر سکتا۔ البتہ غریب حدیث کے ساتھ احتجاج درست نہیں۔ اگرچہ اس کے راوی ائمہ ثقات ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ''غریب حدیث کو ناپسند کیا کرتے تھے'' یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ''جب تم کوئی حدیث سنو تو اسے اس طرح تلاش کرو جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے اگر پہچان میں آ جائے تو بہتر ورنہ اسے چھوڑ دیجئے۔

میں نے سنن ابی داؤد میں صرف وہی احادیث شامل کی ہیں جن کا تعلق احکام کے ساتھ ہے۔ اس میں کل چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں۔ سب احکام سے متعلق ہیں۔ زہد اور اس کے فضائل کے سلسلہ میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں میں نے انہیں شامل کتاب نہیں کیا۔

جامع احادیث

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی سنن میں چار ایسی جامع احادیث نقل کی ہیں جو ہر انسان کے لیے اس کے دین کے بارے میں کافی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔انما الاعمال بالنیات

اعمال کا انحصار نیت پر ہے۔

۲۔من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ

کسی کے اچھا مسلمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی (بے فائدہ) کاموں کو ترک کردے)

۳۔لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ

تم میں سے کوئی ایک کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کیلیے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

۴۔الحلال بین والحرام بین وبینھما امور مشتبھات فمن اتقی الشبھات استبرأ لدینہ

حلال اور حرام دونوں واضح ہیں۔ ان دونوں کے درمیان امور مشتبہات ہیں۔ جو شخص امور مشتبہات سے بچتا رہا اس نے اپنے دین کو محفوظ کرلیا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث کے دین کے لیے کافی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ان میں شریعت کے قواعد کلیہ مشہورہ بیان کردیئے گئے ہیں۔ ان کے معلوم ہوجانے کے بعد جزئیات مسائل میں کسی مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لیے فقط ان چار احادیث کا جان لینا ہی انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ صحت عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے۔ دوسری حدیث عمر عزیز کی حفاظت کی ضامن ہے، ہمسائیگان، خویش و اقارب اور دوسرے اہل معاملہ سے حسن سلوک کی دعوت تیسری حدیث دیتی ہے اور اختلاف علماء یا اختلاف دلائل سے جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان کے ازالہ کے لیے چوتھی حدیث کافی ہے۔ گویا ایک عقلمند اور دانا انسان کے لیے یہ چاروں حدیثیں استاد اور مرشد کا حکم رکھتی ہیں۔

سنن ابی داؤد محققین کی نظر میں

سنن ابی داؤد جب منظر عام پر آئی تو علماء اس کی جامعیت، ابواب بندی، حسن ترتیب اور احکام فقیہ کا مصدر و ماخذ ہونے کے سبب سے انتہائی متاثر ہوئے۔ اس کی اہمیت اور درجہ و رتبہ کا اظہار مختلف کلمات تحسین سے کیا۔ ان میں سے چند آراء آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حضرت امام ابوسلیمان خطابی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 328ھ اپنی کتاب معالم السنن میں رقمطراز ہیں "خوب جان لیجئے کہ سنن ابی داؤد کتاب ہے۔ علم دین میں ایسی کتاب تاہنوز تصنیف نہیں کی گئی۔ سب لوگوں کے ہاں اسے خلعت قبول سے نوازا گر

ہے۔ علماء کے سب گروہ اور فقہاء کے تمام طبقات اختلاف مذاہب و مسالک کے باوجود اسے حکم تسلیم کرتے ہیں۔ سب لوگ اسی چشمہ کے پاس آتے ہیں اور اپنے آپ کو سیراب کرتے ہیں۔ اہل عراق و مصر، بلاد مغرب اور اکثر دیار و امصار کے لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ البتہ اہل خراسان صحیحین اور ان کتب کے شیفتہ و فریفتہ ہیں جو ان دونوں کی شرائط کے مطابق تحریر کی گئی ہیں۔ البتہ ابوداؤد وضع و ترتیب کے اعتبار سے بہت عمدہ کتاب ہے اور اس میں زیادہ فقاہت پائی جاتی ہے"۔

۲۔ امام ابوجعفر بن زبیر غرناطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

لأبي داؤد في حصر أحاديث الأحكام واستيعابها ماليس لغيره

احادیث احکام کے حصر و احصاء میں جو مقام ابوداؤد کو حاصل ہے وہ کسی اور حاصل نہیں۔

۳۔ ایک دن حافظ سعید بن سکن کے پاس اصحاب حدیث کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور کہا کہ ہمارے سامنے حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ شیخ ان میں سے ایسی کتابوں کی طرف رہنمائی فرمائیں جن پر ہم اکتفاء کر سکیں۔ یہ سن کر آپ خاموشی سے گھر تشریف لے گئے اور کتابوں کے چار تھیلے اٹھا کر لائے اور انہیں اوپر نیچے رکھ دیا اور فرمایا:

هذه قواعد الاسلام كتاب مسلم و كتاب البخاري و كتاب ابي داؤد و كتاب النسائي

یہ کتابیں اسلام کی بنیاد ہیں یعنی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح مسلم، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح بخاری، امام ابوداؤد کی سنن ابی داؤد اور امام نسائی کی سنن نسائی۔

۴۔ حضرت امام ابوحامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انها تكفي للمجتهد في العلم بأحاديث الاحكام

احادیث احکام جاننے کے لیے یہی ایک کتاب (سنن داؤد) مجتہد کے لیے کافی ہے۔

۵۔ حافظ محمد بن مخلد متوفی 331ھ جو امام موصوف کے شاگرد ہیں۔ بیان فرماتے ہیں:

لما وصف السنن وقرأه على الناس صار كتابه لاهل الحديث كالمصحف يتبعونه

"کہ جب امام ممدوح نے سنن تالیف فرما کر عوام کے سامنے پڑھی تو یہ اہل حدیث کے نزدیک مصحف کی حیثیت اختیار کر گئی وہ اس کی اتباع کرتے تھے"۔

شروحات

چونکہ سنن ابی داؤد کو ہر دور میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس لیے علمائے محققین نے اس کی کثیر شروح تحریر کی ہیں۔ ان میں سے چند کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔ معالم السنن:۔ یہ شرح ابوسلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی متوفی 338ھ کی تصنیف ہے۔

۲۔ شرح سنن ابی داؤد:۔ یہ شیخ قطب الدین ابوبکر احمد بن وعین یمنی شافعی متوفی 652ھ کی تالیف ہے اور اس کی چار

مبسوط جلدیں ہیں۔

۳۔شرح سنن ابی داؤد:۔ یہ شرح حافظ علاؤالدین مغلطائی حنفی متوفی 762ھ کی تالیف ہے اور نامکمل ہے۔

۴۔شرح عینی:۔ اسے حافظ بدرالدین عینی متوفی 855ھ نے ایک جز میں تالیف کیا ہے۔

۵۔شرح الزوائد علی الصحیحین:۔ یہ شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی الشافعی متوفی 804ھ کی تصنیف ہے۔

۶۔شرح سنن ابی داؤد:۔ یہ شرح ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم عراقی متوفی 826ھ نے لکھی لیکن نامکمل رہی۔

۷۔مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد:۔ یہ شرح حافظ جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ کی تصنیف ہے۔

۸۔غایۃ المقصود:۔ یہ شرح علامہ ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی کی ایک مبسوط تالیف ہے۔

۹۔بذل المجھود فی حل ابی داؤد:۔ یہ شرح مشہور حنفی عالم خلیل احمد سہارنپوری کی تصنیف ہے۔

مختصرات

شروح کی طرح سنن ابی داؤد پر مختصرات بھی لکھی گئیں دو کے نام یہ ہیں:۔

۱۔مختصر سنن ابی داؤد:۔ یہ حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری متوفی 656ھ کی تالیف ہے۔

۲۔تہذیب السنن:۔ یہ علامہ ابن قیم بن ابی بکر الجوزی متوفی 751ھ کی تالیف ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الطَّهَارَةِ (پاکیزگی کا بیان)

فائدہ: ارکان اسلام میں افضل العبادات نماز ہے اور نماز کے لیے طہارت (پاکیزگی) شرط ہے۔ اس لیے مصنف کتاب نے کتاب کا آغاز کتاب الطہارۃ سے کیا ہے اور طہارت کا حصول تب لازم ہوتا ہے جب نواقض طہارت میں سے کوئی پایا جائے اور ان میں سے کثیر الوقوع کا خروج سبیلین سے ہوتا ہے اس لیے مصنف نے ابتداء میں ایسے ابواب کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق قضائے حاجت وغیرہ سے ہے تاکہ موجب وضو کی طرف اشارہ ہو جائے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اس نے حیات انسانی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا بلکہ ہر پہلو پر انتہائی مؤثر اور خوبصورت راہنمائی فراہم کی ہے حتیٰ کہ معلم اسلام حضور نبی کریم ﷺ نے قضائے حاجت کے آداب کے بارے امت مسلمہ کو عملی تعلیم سے نوازا اور بتایا کہ انسان کو چاہیے کسی حال میں بھی شرم وحیاء کا دامن اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے، لہٰذا اسے کھلے عام قضائے حاجت کے لیے اتنی دور آبادی سے باہر جانا چاہیے جہاں بلا ارادہ بھی کسی کی نگاہ اس کے محل ستر پر نہ پڑے۔ یہ شرم وحیاء کے بھی قریب ہے اور اطمینان سے رفع حاجت کا ذریعہ بھی ہے۔

بَابُ التَّخَلِّي عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ (قضائے حاجت کے لیے تخلیہ اختیار کرنے کا بیان)

1۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ (قضائے حاجت کے لیے) کسی جگہ کی طرف جاتے تو دور تک باہر نکل جاتے۔

2۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بول و براز کا ارادہ فرماتے تو آپ چل پڑتے یہاں تک کہ (اتنا دور نکل جاتے کہ) کوئی آپ کو نہ دیکھ سکتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ (پیشاب کے لیے جگہ بنانے کا بیان)

3۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى فَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أَبِي مُوسَى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى إِنِّي كُنْتُ

مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ مَوْضِعًا(1)

ابو التیاح نے ہمیں خبر دی کہ شیخ (منذری کا قول ہے کہ یہ راوی مجہول ہے) نے مجھے بتایا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ تشریف لائے تو وہاں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے چند چیزوں کے بارے میں استفسار کرتے ہوئے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو جواباً حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث طیبہ لکھ کر بھیجی کہ میں ایک دن حضور نبی رحمت ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے بول کرنے کا ارادہ فرمایا۔ پس آپ ﷺ سامنے والی دیوار کی بنیاد کے ساتھ ایک نرم اور جذب کرنے والی جگہ پر تشریف لائے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (تاکہ پیشاب کے چھینٹے اڑ کر اس پر نہ پڑیں)۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

اس کا بیان کہ بندہ جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو اسے کیا کہنا چاہیے

4۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللهِ وَقَالَ وُهَيْبٌ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا (ارادہ) فرماتے، حماد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ الفاظ کہتے: "اللّٰھم انی اعوذ بك" اور عبد الوارث سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگتے "اعوذ باللہ من الخبث و الخبائث"، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ساتھ یہ الفاظ مروی ہیں کہ آپ ﷺ کہتے "اللّٰھم انی اعوذ بك" اور حضرت شعبہ نے بیان کیا ہے کہ عبد العزیز بن صہیب نے ایک بار یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اعوذ باللہ" اور حضرت وہیب نے حضرت عبد العزیز سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں "فلیتعوذ باللہ" (یعنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے)۔

فائدہ: مذکورہ دعا بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنی چاہیے۔ نیز خبث و خبائث کے بارے میں تین قول بیان کیے گئے ہیں (۱) خُبُث خبیث کی جمع ہے، اس کا معنی مذکر شیاطین ہیں۔ اور خبائث خبیثۃ کی جمع ہے، اس کا معنی مؤنث شیاطین ہیں (۲) خبث سے مراد قبائح و شرور اور خبائث سے مراد معاصی ہیں۔ خبث سے مراد شیاطین اور خبائث

1۔ ایک نسخہ میں موضعا نہیں ہے۔

سے مراد نجاسات ہیں۔

5۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ قضائے حاجت کی جگہیں شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں آنے کا ارادہ کرے تو اُسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:"اعوذ باللہ من الخبث والخبائث"۔

بَاب كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

اس کا بیان کہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے

6۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ(1) بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں کہا گیا: بلاشبہ تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر شے کی تعلیم دی ہے حتیٰ کہ قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے کے آداب بھی سکھا دیے ہیں۔آپ نے کہا: ہاں۔تحقیق حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں بول و براز کرتے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بھی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرے یہاں تک کہ گوبر (اور دیگر کسی نجاست) اور ہڈی وغیرہ سے استنجا نہ کرے۔

7۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ

حضرت ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تمہارے لیے والد کے قائم مقام ہوں۔میں تمہیں یہ تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ نہ وہ قبلہ شریف کی طرف منہ کرے اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرے اور نہ ہی وہ دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت اور صفائی کا اہتمام کرے۔آپ ﷺ (فراغت کے بعد) تین پتھر استعمال کرنے کا حکم ارشاد فرماتے تھے اور گوبر وغیرہ اور پرانی ہڈیاں (طہارت کے لیے) استعمال کرنے سے منع فرماتے تھے۔

8۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ

1۔ایک نسخہ میں أو يستنجى ہے۔

بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ

حضرت عطاء بن یزید نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اس طرح بیان کی ہے کہ آپ علیہ نے فرمایا کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے کسی جگہ پر آؤ تو بول و براز کے لیے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب منہ کرو (تاکہ قبلہ شریف کی طرف نہ منہ ہو اور نہ ہی پیٹھ) پھر ہم شام آئے اور ہم نے بیوت الخلاء کو اس طرح پایا کہ وہ قبلہ شریف کی سمت بنائے گئے ہیں۔ پس ہم ان سے انحراف کرتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں مشرق و مغرب کا ذکر ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ مکرمہ سے شمالاً جنوباً رہتے ہیں کیونکہ لوگ اگر منہ یا پشت مشرق و مغرب کی جانب کریں تو قبلہ سمت سے وہ محفوظ رہتے ہیں جبکہ ہماری صورتحال مختلف ہے۔

9۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو زَيْدٍ هُوَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ہمیں بول و براز کے وقت قبلتین کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابوزید بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

فائدہ: اس باب کی جملہ روایات میں رفع حاجت کے وقت کعبہ معظمہ کے احترام میں قبلہ کی سمت منہ کرنے یا پشت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہ بھی اسلامی آداب میں سے ہے۔ ہر بندے کے لیے اس کی پاسداری کرنا لازم اور ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں یہ جملہ روایات مسلک احناف کی تائید کرتی ہیں۔

10۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ

حضرت حسن بن ذکوان نے حضرت مروان الاصفر سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے اپنا اونٹ بٹھایا پھر آپ بیٹھے اور اسی سمت منہ کر کے پیشاب کرنے لگے۔ تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! کیا اس سمت منہ کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہا: ہاں، کھلی فضا میں اس طرف منہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، لیکن جب تیرے اور قبلہ شریف کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جو تجھے ڈھانپ سکتی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

قضائے حاجت کے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے کی رخصت کا بیان

11۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ

بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں مکان کی چھت پر چڑھا، تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ علیہ قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

12- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ نے پیشاب کرتے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ علیہ کو وصال سے ایک سال قبل قبلہ شریف کی طرف منہ کرتے ہوئے دیکھا۔

بَاب كَيْفَ التَّكَشُّفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ (قضائے حاجت کے وقت کپڑا کیسے اٹھانا چاہیے)

13- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ قَالَ أَبُو عِيسٰى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا نہ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ زمین کے قریب ہو جاتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالسلام بن حرب نے اعمش سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور یہ ضعیف ہے۔ ابوعیسیٰ رملی نے بیان کیا ہے کہ احمد بن ولید، عمرو بن عون اور عبدالسلام نے اس کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْحَاجَةِ (بیت الخلاء میں کلام کے مکروہ ہونے کا بیان)

14- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا لَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ

حضرت ہلال بن عیاض سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ دو آدمی قضائے حاجت کے لیے نکلتے ہیں اور آپس میں گفتگو کرتے ہیں، اس حال میں کہ ان کی شرمگاہیں ننگی ہوتی ہیں۔ بلاشبہ اس پر اللہ تعالیٰ سخت ناراضگی اور غضب کا اظہار فرماتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو عکرمہ بن عمار کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا ہے۔

بَابُ أَيَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ

اس آدمی کے بیان میں جو پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب لوٹاتا ہے

15۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس سے اس حال میں گزرا کہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ تو اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے اس پر جواب نہ لوٹایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے تیمم کیا اور پھر اس آدمی کو سلام کا جواب دیا۔

فائدہ: چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اس لیے رفع حاجت کی حالت میں آپ نے اسے اپنی زبان پر لانا مناسب نہ سمجھا۔ اس طرح آپ نے ساری امت کو یہ ادب سکھا دیا کہ ایسی حالت میں وہ کسی کو سلام نہ دیں، تا کہ اس نجس حالت میں سلام کا جواب دے کر وہ بے ادبی کا مرتکب نہ ہو۔ (عینی صہ 71)۔

16۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے اور آپ ﷺ کو سلام پیش کیا لیکن آپ ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اس سے معذرت کی اور فرمایا: میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند کیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ

اس آدمی کے حکم کا بیان جو بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے

17۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي الْفَأْفَاءَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں لفظ ذکر تسبیح وتحمید اور تہلیل وتکبیر سبھی کو شامل ہے۔ البتہ اوقات کے اعتبار سے حالت جنابت اور حیض میں قرآن کریم پڑھنا اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

بَابُ الْخَاتَمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى يُدْخَلُ بِهِ الْخَلَاءَ

ایسی انگوٹھی کے ساتھ بیت الخلاء میں جانے کا بیان جس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کندہ ہو

18۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ وَالْوَهْمُ فِيهِ مِنْ هَمَّامٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا هَمَّامٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے، بلاشبہ اس کی پہچان اس سند سے ہوتی ہے کہ عن ابن جریج عن زیاد بن سعد عن الزہری عن انس کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر اسے پھینک دیا۔ اس میں وہم ہمام میں ہے اور اسے ہمام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

بَابُ الِاسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ (پیشاب سے بچنے کا بیان)

19۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزِهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جارہا بلکہ ان میں سے یہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا (یعنی پیشاب کے چھینٹے اڑ کر اس کے بدن اور کپڑوں پر پڑتے رہتے تھے) اور یہ دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سرسبز ٹہنی منگوائی اور اس کے دو حصے کیے پھر ایک حصہ ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا دوسری قبر پر۔ اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔ ہناد نے کہا ہے کہ حدیث طیبہ میں "یستنزہ" کی جگہ "یستتر" کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور آپ حضور ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت فرماتے ہیں۔ اس میں بیان کیا ہے کہ وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان کوئی پردہ یا رکاوٹ نہیں بناتا تھا (تاکہ وہ اس سے دور رہے) ابومعاویہ نے کہا ہے کہ حدیث میں یستتر کی بجائے یستنزہ کے الفاظ ہیں (کیونکہ "لا یستتر من بولہ" کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ پیشاب کرتے وقت لوگوں سے پردہ نہ کرتا)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے جہاں یہ معلوم ہو رہا ہے کہ عذاب قبر برحق ہے اور پیشاب سے بچنے میں عدم احتیاط اور چغل خوری عذاب قبر کے اسباب میں سے ہیں لہٰذا ان سے اجتناب از حد لازم اور ضروری ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ رب العالمین نے اپنے محبوب ﷺ کو ایسی قوت بصارت عطا فرما رکھی تھی جس کے سامنے کوئی شے حجاب نہ تھی۔ اور آپ زمین کی تہہ میں رونپذیر ہونے والے حالات وواقعات کا مشاہدہ فرما سکتے تھے۔ بلکہ آپ ﷺ نے ان قبر والوں کے ماضی میں جھانک کر ان اعمال کا بھی پتہ لگا لیا جو اس عذاب کا سبب تھے۔ نیز اس حدیث طیبہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبر پر سبز شاخ، پتے یا اس طرح کی کوئی شے رکھنا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور صاحب قبر کے لیے باعث راحت وتسکین ہے۔ کیونکہ ہر شے جب تک صفت حیات سے متصف رہے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتی رہتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ تو اگر ایک تر شاخ کی تسبیح وتحمید میت کے عذاب میں تخفیف کا سبب بن سکتی ہے اور اسے راحت وسکون پہنچا سکتی ہے۔ تو پھر ایک انسان کا صاحب قبر کے لیے وہاں قرآن کریم کی تلاوت کرنا یا دیگر ذکر اذکار کرنا اور ان کا ثواب اسے پہنچانا بدرجہ اولیٰ اس کے لیے باعث نفع ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم (عینی صفحہ 85)۔

20۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذٰلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ جِلْدِ أَحَدِهِمْ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَسَدِ أَحَدِهِمْ

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پس آپ تشریف لائے اور آپ کے پاس چمڑے کی ایک ڈھال تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے ساتھ پردہ کیا اور پھر پیشاب کیا۔ تو ہم نے کہا: ان کی طرف دیکھو، ایسے پیشاب کر رہے ہیں جیسے عورتیں پیشاب کرتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ بات سن لی اور فرمایا: کیا تم اس حکم کو نہیں جانتے جو صاحب بنی اسرائیل (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کے لیے تھا۔ جب ان پر پیشاب پڑ جاتا تھا تو وہ اس جگہ کو کاٹ دیتے جہاں پیشاب پڑ جاتا تھا۔ تو آپ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے انہیں (پیشاب کپڑوں وغیرہ پر پڑنے سے) روکا (پس جو اس سے باز نہ آئے) انہیں قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا کہ منصور نے ابووائل کے واسطہ سے یہ نقل کیا ہے کہ ان کی جلد کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ اور عاصم نے ابووائل کے واسطہ سے ابوموسیٰ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ ان کے جسم کو قبر میں اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا (کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان)

21۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهٰذَا لَفْظُ حَفْصٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَ

عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قوم کے ڈھیر پر آئے اور آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ ﷺ نے پانی طلب کیا اور خفین پر مسح کیا۔ ابوداؤد نے کہا: مسدد نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں (آپ ﷺ سے) خاصا دور ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کی ایڑی کے قریب ہو گیا۔

فائدہ: احناف وشوافع کے نزدیک کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے اور اسے عادت بنالینا قطعاً پسندیدہ نہیں لیکن بالعذر جائز ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خفین پر مسح کرنا بھی جائز ہے اور سنت سے ثابت ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ يَضَعُهُ عِنْدَهُ

اس آدمی کے بارے میں جو رات کے وقت برتن میں پیشاب کرتا ہے پھر اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہے

22۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ

حضرت حکیمہ بنت اُمیمہ بنت رقیقہ نے اپنی ماں سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: حضور ﷺ کے لیے آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ آپ ﷺ رات کے وقت اس میں پیشاب کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا

ان جگہوں کا بیان جہاں پیشاب کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے

23۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسے دو افراد سے بچو جن پر لعنت کی گئی ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ کون ہیں جن پر لعنت کی گئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرتا ہے یا ان کے سائے میں۔

24۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللهِ ﷺ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین جگہوں کی لعنت سے بچو (یعنی) پانی جمع ہونے کی جگہ، راستے کے وسط اور سائے میں قضائے حاجت (سے باز رہو)۔

فائدہ: چونکہ یہ ایسی جگہیں ہیں جہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے، اگر ایسے مقامات پر رفع حاجت کی جائے تو یہ لوگوں کے لیے باعث اذیت و تکلیف ہے اور جو عمل بھی عام لوگوں کے لیے باعث اذیت و نفرت ہو وہ ممنوع ہے۔ اس لیے ایسے مقامات پر قضائے حاجت سے پرہیز لازم ہے۔

بَابٌ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ (غسل خانے میں پیشاب کرنے کا بیان)

25۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اپنے غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے کہ پھر وہ اسی جگہ پر غسل کرتا ہے اور امام احمد نے کہا کہ پھر وہ اسی جگہ وضو کرتا ہے کیونکہ عام وسوسہ اندازی اسی فعل سے ہوتی ہے۔ (یعنی اگر پیشاب غسل خانہ میں رک جائے گا تو اس پر جب غسل یا وضو کا پانی پڑے گا تو چھینٹے اڑ کر بدن پر پڑیں گے، لہٰذا بدن کے پاک ہونے کے بارے میں آدمی وسوسہ اور شک میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس لیے سب سے زیادہ موزوں یہی ہے کہ غسل کی جگہ پر پیشاب نہ کیا جائے اور اس صورت میں رخصت بھی دی گئی ہے کہ اگر جگہ ایسی ہو جہاں سے پیشاب بہہ کر باہر نکل جائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں)۔

26۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ

حمید حمیری سے روایت ہے اور یہ عبدالرحمن کے بیٹے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک آدمی سے ملا جو اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے صحابی ہیں۔ تو انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی ہر روز کنگھی کرے یا اپنے غسل خانے میں پیشاب کرے۔

فائدہ: علماء نے بیان فرمایا ہے کہ چونکہ کنگھی کرنے سے بال جھڑتے ہیں حالانکہ ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس میں زیب و زینت کا پہلو بھی ہے اور یہ مردانہ عظمت کے لائق نہیں۔ حضرت ابن عربی نے کنگھی کرنے کے بارے تین چیزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ "موالاته تصنع و ترکه تدلیس و اغبابه سنة" یعنی کنگھی لگاتار اور کثرت سے کرنا تصنع ہے اور اسے بالکل چھوڑ دینا (اپنے زاہد اور پارسا ہونے کے بارے میں) لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کرنا ہے۔ یعنی ہم

اتنے زاہد اور متقی ہیں کہ اپنے آپ سے بھی بے خبر ہیں۔ اور ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنا سنت ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے "نهى عن الترجل الاغبا" شیخ ولی الدین نے کہا ہے کہ یہ نہی تنزیہ ہے تحریمی نہیں۔ ھکذا فی العینی والدر المنضود والبذل۔

بَاب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ (بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان)

27۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ

حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے بل میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (ہشام نے) کہا: لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بل میں پیشاب کرنا کیوں ناپسندیدہ اور مکروہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ یہ جنات کے مسکن ہیں۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ (آدمی جب بیت الخلاء سے باہر آئے تو کیا کہے؟)

28۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر باہر آتے تو کہتے: "غفرانك" (یعنی میں تیری مغفرت کا طالب ہوں)۔

فائدہ: اس مقام پر دعا کا ایک مقصود تو یہ ہے کہ آدمی جب تک بیت الخلاء میں رہا ذکر الٰہی سے رکا رہا، لہٰذا اس پر مغفرت کی التجاء کرتا ہے۔ اور دوسرا رب کریم نے انسان کو طعام اور پھر اس کے ہضم کی صورت میں نعمت عطا فرمائی جس پر انسان کما حقہٗ شکر ادا نہ کر سکا لہٰذا اس پر مغفرت کی التجاء کرتا ہے۔ عون المعبود صفحہ 12، العینی صفحہ 110۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الِاسْتِبْرَاءِ

حالت استبراء میں دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس کرنا مکروہ ہے

29۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَاحِدًا

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے ذکر کو مس نہ کرے اور جب وہ قضائے حاجت کیلئے آئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے جائے نجاست کو صاف نہ کرے اور جب (کوئی مشروب) پیے تو ایک سانس میں نہ پیے۔

30۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ يَعْنِي الْإِفْرِيقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی نے بیان کیا ہے کہ مجھے زوجہ رسول ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضور علیہ کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے لیے اپنا دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ ان کے سوا دوسرے کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے۔

31۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَعْنَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ اپنا دایاں دست مبارک اپنی طہارت کے پانی اور کھانے کے لیے استعمال فرماتے تھے اور اپنا بایاں دست مبارک قضائے حاجت اور دیگر نجاستوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اسود نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ نے حضور نبی کریم علیہ سے اسی کی ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الِاسْتِتَارِ فِي الْخَلَاءِ (قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنے کا بیان)

32۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنِ الْحُصَيْنِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ نے فرمایا: جو کوئی (آنکھوں میں) سرمہ ڈالے اسے چاہیے کہ طاق مرتبہ ڈالے۔ جس نے ایسا کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی (صفائی کے لیے) پتھر استعمال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ طاق تعداد میں استعمال کرے۔ جس نے اس طرح کیا تو اس نے خوب اچھا

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عَنِ الْأَسْوَدِ ہے۔

کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور جس نے کھانا کھایا تو دانتوں کا خلال کرتے وقت (جو ذرات) باہر نکالے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پھینک دے اور جو کچھ اپنی زبان کو ادھر اُدھر پھیر کر نکالے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نگل لے۔ پس جس نے اس طرح کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی قضائے حاجت کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پردے کا اہتمام کرے اور اگر وہ جمع شدہ ریت کے ٹیلے کے سوا کچھ نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنی پشت کے پیچھے رکھے (یعنی اس کی اوٹ میں بیٹھ جائے تا کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑے) کیونکہ شیطان بنی آدم کے قضائے حاجت کی جگہوں سے کھیلتا ہے (یعنی ایسی جگہوں پر انسان کو اذیت دینے اور فساد برپا کرنے کے لیے کثرت سے حاضر ہوتا ہے) پس جس نے اس طرح کیا تو بہت اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں۔

بَاب مَا يُنْهَى عَنْهُ أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ (ان چیزوں کا بیان جن سے استنجاء کرنا منع کیا گیا ہے)

33۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ الْمِصْرِيَّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ إِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهُ مِنْ كُومِ شَرِيكٍ إِلَى عَلْقَمَاءَ أَوْ مِنْ عَلْقَمَاءَ إِلَى كُومِ شَرِيكٍ يُرِيدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَيْفِعٌ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيَأْخُذُ نِضْوَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ وَالرِّيشُ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنْهُ بَرِيءٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَذْكُرُ ذَلِكَ وَهُوَ مَعَهُ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ أَلْيُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد حِصْنُ أَلْيُونَ بِالْفُسْطَاطِ عَلَى جَبَلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ شَيْبَانُ بْنُ أُمَيَّةَ يُكْنَى أَبَا حُذَيْفَةَ

حضرت شیبان القتبانی کا بیان ہے کہ والیٔ مصر حضرت مسلمہ بن مخلد نے حضرت رویفع بن ثابت کو اسفل ارض مصر پر عامل مقرر کیا۔ شیبان نے کہا کہ ہم نے ایک دفعہ ان کے ساتھ کوم شریک سے علقماء کی طرف یا علقماء سے کوم شریک کی طرف سفر کیا۔ وہ علقام جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تو اس دوران حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے بتایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ہم میں سے کوئی اپنے بھائی کا کمزور اور نحیف اونٹ اس شرط پر لیتا تھا کہ جو کچھ مال غنیمت سے ہاتھ میں آئے گا اس کا نصف اس کو دیا جائے گا اور نصف ہمارے لیے ہوگا۔ اور پھر ہم سے ایک کے حصہ میں تیر کا پیکان (پھل) اور پر آتے اور دوسرے کے حصے میں وہ لکڑی آتی (جس میں تیر کی نوک اور تیر لگائے جاتے ہیں)۔ پھر حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے رویفع! تو میرے بعد طویل عرصہ تک زندہ رہے گا۔ لہٰذا تو لوگوں کو آگاہ کرنا کہ بے شک جس نے اپنی داڑھی کو گرہ لگائی یا تانت میں باندھ کر کوئی شے گلے میں لٹکائی یا کسی جانور کے گوبر یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کیا تو بلاشبہ محمد ﷺ اس سے بری ہیں۔

حضرت عیاش [illegible] روایت ہے کہ شییم بن بیتان نے اس حدیث کے بارے میں ابو سالم الجیشانی (یعنی سفیان بن ہانی

مصری) کے واسطہ سے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا جبکہ ابو سالم ان کے ساتھ باب الیون کے قلعہ میں مورچہ بند تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ الیون کا قلعہ فسطاط میں ایک پہاڑ پر تھا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ شیبان بن امیہ کی کنیت ابوحذیفہ ہے۔ (الیون مصر کا قدیمی شہر ہے، بعد میں اس کا نام فسطاط رکھا گیا)۔

فائدہ: ڈاڑھی میں گرہ لگانے کے کئی معنی بیان کیے گئے ہیں: ایک یہ کہ ڈاڑھی کو اوپر چڑھانا اور اس کو گھونگھریاں بنانا۔ چونکہ یہ خلاف سنت ہے اس لیے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، کیونکہ مسنون طریقہ ڈاڑھی کے بالوں کو سیدھا رکھنا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں متکبرین کفار جب جنگ میں جاتے تو ڈاڑھی میں گرہ لگالیتے۔ چونکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بنتی ہے اس لیے آپ نے اس سے منع فرمایا اور بعض نے کہا کہ یہ عجمیوں کی عادت تھی۔ چونکہ اس میں تغیر خلقت ہے اس لیے آپ نے اس سے منع فرمایا۔ اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ عرب میں یہ رواج تھا کہ جس کی ایک بیوی ہوتی وہ اپنی ڈاڑھی میں ایک گرہ لگاتا اور جس کے پاس دو بیویاں ہوتیں تو وہ دو گرہ لگاتا۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔ (بذل المجہود صفحہ 93، ھکذا فی العینی بالاختصار)

34۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَعْرٍ

حضرت ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم ہڈی یا مینگنی کے ساتھ نجاست صاف کریں۔

35۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ(1) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ انْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنوں کا ایک وفد آیا اور انہوں نے کہا: اے محمد! ﷺ آپ اپنی امت کو ہڈی یا لید یا کوئلے سے استنجاء کرنے سے منع فرمادیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا رزق اس میں رکھ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا (یہاں رزق سے مراد یہ ہے کہ یہ چیزیں جنات کے لیے باعث نفع ہیں)

بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ (پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان)

36۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لیے جائے تو وہ

1۔ ایک نسخہ میں الشیبانی ہے۔

اپنے ساتھ تین پتھر لے جائے جن سے وہ جائے نجاست کو اچھی طرح صاف کرے کیونکہ یہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گے۔

37۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ فَقَالَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ سے استنجاء کے پتھروں کی تعداد کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تین پتھروں کے ساتھ (جائے نجاست کو صاف کیا جائے) اور ان میں رجیع (گوبر یا دیگر نجاست وغیرہ) شامل نہ ہو۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث ابواسامہ اور ابن نمیر وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الِاسْتِبْرَاءِ (استبراء کا بیان)

38۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوْأَمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ هَذَا[1] مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کا لوٹا لے کر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ پانی ہے، آپ ﷺ اس کے ساتھ وضو فرمائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضو کروں۔ اگر میں اس طرح کروں تو یہ عمل سنت ہو جائے گا۔

بَابٌ فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ (پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان)

39۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدْ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ایک خادم تھا اور اس کے پاس وضو کرانے کا برتن تھا اور اس وقت (عمر میں) وہی ہم سے چھوٹا تھا۔ چنانچہ اس نے وہ برتن (لوٹا وغیرہ) بیری کے درخت کے پاس رکھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے حاجت رفع کی اور ہمارے طرف تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ نے پانی کے ساتھ استنجاء کیا تھا۔

1۔ ایک نسخہ میں ھٰذَا ہے۔

40۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ آیت فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ (اہل قباء) پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے۔ چنانچہ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْلُكُ يَدَهُ بِالْأَرْضِ إِذَا اسْتَنْجَى

اس کا بیان کہ آدمی کو اپنا ہاتھ زمین پر رگڑنا چاہیے جب وہ استنجاء کرے

41۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهَذَا لَفْظُهُ[1] ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي الْمُخَرِّمِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ أَتَمُّ

حضرت ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب قضائے حاجت کے لیے آتے تو میں سلور یا پتھر کے برتن میں (تور) یا چمڑے کے برتن (رکوۃ) میں پانی لے کر ساتھ آتا پس آپ ﷺ استنجاء کرتے اور پھر اپنے ہاتھ زمین پر رگڑتے پھر میں دوسرا برتن لے کر آتا تو آپ ﷺ اس سے وضو فرماتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسود بن عامر کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

بَابُ السِّوَاكِ (مسواک کرنے کا بیان)

42۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ مومنین پر مشقت ڈال رہا ہوں تو میں عشاء کی نماز میں تاخیر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

43۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَرَأَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنَّ السِّوَاكَ مِنْ أُذُنِهِ

1۔ ایک نسخہ میں وھذا لفظہ نہیں ہے۔

مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَاكَ

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال رہا ہوں تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ابوسلمہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے کانوں میں اس جگہ مسواک ہے جہاں کاتب کے کان میں قلم ہوتا ہے اور جب بھی نماز قائم کرنے کا ارادہ کرتے تو مسواک کرتے۔

44۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ بتائیے کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے، چاہے آپ پہلے وضو سے ہوں یا نہ ہوں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: حضرت اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں مجھے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہما نے اسے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا تھا، چاہے آپ پہلے وضو سے ہوں یا نہ ہوں۔ پھر جب آپ پر یہ عمل ثقیل اور مشقت آمیز ثابت ہوا تو پھر آپ کو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ خیال کرتے تھے کہ ان کے پاس قوت ہے، لہٰذا وہ ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے (یعنی ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے) ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن سعد نے اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ ذکر کیا ہے۔

بَاب كَيْفَ يُسْتَاكُ (مسواک کیسے کی جائے، اس کا بیان)

45۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِهْ إِهْ يَعْنِي يَتَهَوَّعُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَكَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَلَكِنِّي[1] اخْتَصَرْتُهُ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت مسدد نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی

1۔ ایک نسخہ میں ولکنی نہیں ہے۔

بارگاہ میں حاضر ہوئے (تاکہ) ہم رسول اللہ ﷺ سے (سواری کے) کسی اونٹ وغیرہ کا مطالبہ کریں۔ تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنی زبان پر مسواک کر رہے ہیں اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا اس حال میں کہ آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے اور آپ ﷺ طرف لسان پر مسواک رکھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے: ''اِہ، اِہ'' یعنی آپ ﷺ قے کرنے لگے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مسدد نے کہا: یہ ایک طویل حدیث ہے لیکن میں نے اسے مختصر کیا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

اس کا بیان جو کسی دوسرے کی مسواک کے ساتھ دانت صاف کرے

46۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ حَزْمٍ قَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسواک کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے پاس دو آدمی کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا تو آپ ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ نے مسواک کی فضیلت کے بارے میں وحی نازل فرمائی کہ تکبیر کہیے اور ان لوگوں میں سے بڑے کو مسواک عطا کر دیجیے۔ احمد ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابوسعدی ابن الاعرابی نے بتایا ہے کہ یہ حدیث ان میں سے ہے جنہیں بیان کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں۔

47۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ

حضرت مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو کون سے عمل سے ابتداء کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: مسواک سے۔

بَابُ غَسْلِ السِّوَاكِ (مسواک کو دھونے کا بیان)

48۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْحَاسِبُ حَدَّثَنِي كَثِيرٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ

حضرت کثیر نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی رحمت ﷺ مسواک کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ مسواک مجھے عطا فرما دیتے تھے تاکہ میں اسے دھو ڈالوں۔ چنانچہ میں اس

کے ساتھ مسواک شروع کر دیتی اور پھر اسے دھو کر آپ ﷺ کی طرف واپس لوٹا دیتی۔

بَابُ السِّوَاكِ مِنَ الْفِطْرَةِ (مسواک کرنا فطرت (سنت) میں سے ہے)

49۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَزَادَ وَالْخِتَانَ قَالَ وَالِانْتِضَاحَ وَلَمْ يَذْكُرِ انْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّأْسِ وَذَكَرَ فِيهَا الْفَرْقَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَوْلُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِ[1] وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نَحْوُهُ وَذَكَرَ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَالْخِتَانَ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت (قدیمی سنت) میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی کے ساتھ ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں سے میل کچیل دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجاء کرنا۔ زکریا نے کہا ہے کہ مصعب بن شیبہ نے کہا: دسویں شے میں بھول گیا مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہے۔ داؤد نے کہا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث ذکر کی ہے (مگر) اس میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے ختنے کا اضافہ کیا۔ راوی نے کہا: اس میں وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کا ذکر ہے اور پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پانچ (خصلتیں) ہیں جو تمام کی تمام سر سے متعلق ہیں۔ آپ نے ان میں فرق (مانگ نکالنے) کا ذکر کیا اور داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حماد کی حدیث کی طرح طلق بن حبیب اور مجاہد سے اور بکر بن عبد اللہ المزنی سے بھی حدیث مروی ہے۔ ان کی روایت ان پر موقوف ہے اور انہوں نے داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم نے ابوسلمہ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے حضور نبی

1۔ ایک نسخہ میں فِیْہِ نہیں ہے۔

کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ اس میں داڑھی بڑھانے کا ذکر ہے اور حضرت ابراہیم نخعی سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے اور انہوں نے داڑھی بڑھانے اور ختنے کا ذکر کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایسی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جو عین فطرت سلیمہ کے مطابق ہیں اور ہر دور میں دین کا جز رہی ہیں۔ کوئی بھی فطرت سلیمہ کا مالک ان سے روگردانی نہیں کرسکتا۔ قبضہ (مٹھی) کی مقدار داڑھی رکھنا سنت ہے اور اس مقدار سے زائد کو کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(رات کے وقت اٹھنے والے کے لیے مسواک کرنے کا بیان)

50۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت اٹھتے تو آپ ﷺ اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف کرتے تھے۔

51۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوءُهُ وَسِوَاكُهُ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى ثُمَّ اسْتَاكَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک رکھ دی جاتی تھی اور جب رات کے وقت آپ ﷺ اٹھتے تو قضائے حاجت کرتے اور پھر مسواک کرتے۔

52۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ[1] قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رات اور دن کے وقت جب بھی سو کر بیدار ہوتے تھے تو آپ ﷺ وضو کرنے سے قبل مسواک کرتے تھے۔

53۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتَّى قَارَبَ أَنْ يَخْتِمَ السُّورَةَ أَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ

1۔ ایک نسخہ میں إِلَّا يَتَسَوَّكُ ہے۔

فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے جدامجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ جب آپ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے تو آپ اپنے وضو کے پانی کے پاس تشریف لائے اور مسواک اٹھائی اور دانت صاف کیے پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ یہاں تک کہ آپ ﷺ سورت ختم کرنے کے قریب ہو گئے یا سورت ختم کر دی پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی جائے نماز پر تشریف لائے اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ کر آئے اور جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اتنا آرام فرمایا پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے اور حسب سابق افعال کیے۔ آپ ﷺ نے ہر بار مسواک کیا اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی اور بعد ازاں وتر ادا فرمائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے مسواک کیا اور وضو کیا اور آپ ﷺ نے یہ آیت آخر سورت تک پڑھی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ (وضو کے فرض ہونے کا بیان)

54۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ

حضرت قتادہ نے حضرت ابوالملیح سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی بغیر طہارت اور وضو کے نماز قبول کرتا ہے۔

فائدہ: غلول سے مراد فی الحقیقت مال غنیمت میں خیانت کا ارتکاب کرنا ہے۔ لیکن یہاں اس سے مراد ہر وہ مال ہے جو حرام ذرائع سے حاصل کیا جائے۔ اور وجہ ذکر یہ ہے کہ مال غنیمت میں تمام مسلمانوں کا حق ہوتا ہے، تو اگر کوئی اسے بذریعہ خیانت حاصل کر کے صدقہ کرتا ہے تو وہ مقبول نہیں۔ تو جس مال میں اپنا حق بھی موجود ہے اسے صدقہ کرنا مقبول نہیں تو جس مال میں کلی طور پر اپنا حق نہ ہو اس کا صدقہ کرنا بدرجہ اولیٰ مقبول نہ ہوگا۔ نتیجۃً مال حرام کا صدقہ مقبول نہ ہوگا۔ اور بعض علماء نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے "من تصدق بمال حرام یرجو الثواب فقد کفر" جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے حرام مال صدقہ کیا اس نے کفر کیا۔ اس حدیث طیبہ میں صدقہ اور نماز دونوں کو جمع کرنے کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں۔ مالی اور بدنی، پس مال کی انواع میں سے صدقہ کو چنا کیونکہ اس کے منافع کثیر اور فوائد عام ہیں اور بدنی عبادات میں سے نماز کو لیا کیونکہ کتاب و سنت میں ایمان کے بعد ذکر اسی کا ہے۔ یہی عماد الدین ہے اور یہ کفر و اسلام کے مابین فرق کرنے والی ہے۔ اور یہ دونوں عبادات بھی طہارت کی محتاج ہیں، صدقہ طہارت مال کا اور نماز طہارت بدن کی محتاج ہے۔ چنانچہ

دونوں کا ذکر اکٹھا کیا۔ واللہ اعلم۔

55۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل ذکرہ تم سے کسی کی نماز قبول نہیں فرماتا جبکہ اسے حدث لاحق ہو جائے یہاں تک کہ پھر وہ وضو کر لے۔

56۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی طہارت اور وضو ہے۔ اس کی تحریم (نماز کے منافی اعمال کو حرام کرنے کی اور ان سے نمازی کو روکنے والی) تکبیر (اُولیٰ) ہے (اسی بناء پر تکبیر اُولیٰ کو تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے) اور نماز کی تحلیل (یعنی نماز کے منافی اعمال کے مباح اور حلال کرنے والا عمل) سلام ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے ہمارے علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ فرض ہے اور لفظ سلام کہنا واجب ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُجَدِّدُ الْوُضُوءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

اس شخص کا بیان جو بغیر حدث کے نیا اور تازہ وضو کرتا ہے

57۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ يَحْيَى أَتْقَنُ عَنْ غُطَيْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُودِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّأَ فَصَلَّى فَلَمَّا نُودِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ[1] عَشْرَ حَسَنَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ

حضرت محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا ہے کہ ابو غطیف ہذلی نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ جب ظہر کی اذان کہی گئی تو انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو انہوں نے پھر وضو کیا تو میں نے اس کے بارے میں ان سے استفسار کیا تو جواباً انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: جس کسی نے حالت وضو میں ہونے کے باوجود تازہ وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسدد کی ہے اور یہ انتہائی مکمل ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں کُتِبَ لَہٗ ہے۔

بَاب مَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ (ان چیزوں کا بیان جو پانی کو نجس کر دیتی ہیں)

58۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنْ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ الْخَبَثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ و قَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے (عام) پانی اور اُس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جسے پینے کے لیے چوپائے اور درندے آتے رہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو وہ نجس نہیں ہوتا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ ابن العلاء کے الفاظ ہیں اور عثمان اور حسن بن علی نے محمد بن عباد بن جعفر سے بیان کیا ہے ابوداؤد نے کہا: یہی صحیح ہے۔

ابو کامل ابن زبیر نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جو صحرا میں ہوتا ہے تو آپ نے مذکورہ حدیث کا ہم معنی جواب ہی ارشاد فرمایا۔

فائدہ: قلۃ کی جمع قلال ہے اور اس کا معنی ہے بہت بڑا گھڑا۔ یعنی جس میں پانچ مشکیزے پانی ہو اور ایک مشکیزے میں پچاس سیر ہوں۔

59۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ (بیر بضاعہ کا بیان)

60۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ

بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: کیا ہم بیر بضاعہ (کے پانی) سے وضو کر سکتے ہیں حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور دیگر بدبودار چیزیں پھینک دی جاتی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے، اسے کوئی شے ناپاک اور پلید نہیں کر سکتی۔

فائدہ: مقصود یہ ہے کہ اس کنوئیں کا محل وقوع ایسا تھا کہ یہ نجس چیزیں ہوا کے سبب اس میں واقع ہو جاتی تھیں۔

61۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَايِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيِّمَ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنْ عُمْقِهَا قَالَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ إِلَى الْعَانَةِ قُلْتُ فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدَّرْتُ أَنَا بِئْرَ بُضَاعَةَ بِرِدَائِي مَدَدْتُهُ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فَإِذَا عَرْضُهَا سِتَّةُ أَذْرُعٍ وَسَأَلْتُ الَّذِي فَتَحَ لِي بَابَ الْبُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِلَيْهِ هَلْ غُيِّرَ بِنَاؤُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ لَا وَرَأَيْتُ فِيهَا مَاءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا درآنحالیکہ آپ کو کہا جا رہا تھا کہ آپ کے لیے بضاعہ کے کنوئیں سے پانی نکالا جاتا ہے اور یہ وہ کنواں ہے جس میں کتوں کا گوشت، حیض کے کپڑے اور لوگوں کی غلاظت اور گندگی وغیرہ پھینک دی جاتی ہے۔ تو آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ پانی پاک ہے، اسے کوئی شے ناپاک اور پلید نہیں کر سکتی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا کہ انہوں نے کہا: میں نے بیر بضاعہ کو آباد کرنے والوں سے اس کی گہرائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں اکثر اوقات ناف تک پانی رہتا ہے اور جب کم ہو جائے تو پھر گھٹنوں کے نیچے تک ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا: میں نے بیر بضاعہ کا اپنی چادر کے ساتھ ناپ کیا اس طرح کہ میں نے اس پر اپنی چادر پھیلا دی پھر میں نے اس کا ناپ کیا تو اس کا عرض چھ ذراع تھا۔ وہ آدمی جس نے میرے لیے باغ کا دروازہ کھولا اور مجھے اندر لے گیا میں نے اس سے پوچھا: اس کنویں کی جو بناوٹ اور کیفیت پہلے تھی اس میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں (بلکہ یہ اپنی پہلی حالت پر ہی ہے)۔ تو پھر میں نے اس کے پانی کو دیکھا تو اس کی رنگت بدلی ہوئی تھی۔

بَابُ الْمَاءِ لَا يُجْنِبُ (اس کا بیان کہ پانی نجس نہیں ہوتا)

62۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

ﷺ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے بڑے ٹب میں غسل کیا پھر آپ ﷺ تشریف لائے تا کہ آپ ﷺ اس سے وضو فرمائیں یا غسل کریں۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ مجھ پر غسل فرض تھا (میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے)۔ تو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ (کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان)

63۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل کرنے لگے۔

64۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں غسل جنابت کرے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْكَلْبِ (کتے کے جوٹھے پانی سے وضو کرنے کا بیان)

65۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مِرَارٍ(1) أُولَاهُنَّ بِتُرَابٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَيُّوبُ وَحَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَزَادَ وَإِذَا وَلَغَ الْهِرُّ غُسِلَ مَرَّةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر کچھ کھائے تو پھر اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات بار دھویا جائے اور پہلی بار اسے مٹی کے ساتھ خوب صاف کیا جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح ایوب اور حبیب بن شہید نے محمد سے روایت بیان کی ہے۔

مسدد اور محمد بن عبید دونوں نے اپنی اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے

1۔ ایک نسخہ میں مَرَّاتٍ ہے۔

لیکن دونوں نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا اور ایوب نے اس روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ جب بلی (کسی برتن میں) منہ ڈال لے تو اسے ایک بار دھویا جائے۔

66۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا أَبُو صَالِحٍ وَأَبُو رَزِينٍ وَالْأَعْرَجُ وَثَابِتٌ الْأَحْنَفُ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَأَبُو السُّدِّيِّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا التُّرَابَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کتا برتن کو چاٹ لے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور ساتویں بار مٹی سے صاف کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوصالح، ابورزین، اعرج، ثابت الاحنف، ہمام بن منبہ اور ابوالسدی عبدالرحمن سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے مٹی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

67۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ ابْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةُ عَفِّرُوهُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ مُغَفَّلٍ

حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر فرمایا: کیا ہے لوگوں کو اور کتوں کو (کہ وہ انہیں مارنے سے کیوں کر تعرض کرتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے شکار کے لیے اور ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی رخصت اور اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال لے تو تم اسے سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار اسے مٹی کے ساتھ خوب صاف کرو۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح ابن مغفل نے کہا ہے۔

بَاب سُؤْرِ الْهِرَّةِ (بلی کے جوٹھے کا بیان)

68۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنْ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ

حضرت حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت بیان کی ہے اور یہ حضرت ابن قتادہ (یعنی عبداللہ بن ابوقتادہ الحارث بن ربعی) کے عقد میں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوقتادہ آئے اور میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈال رکھا تھا۔ اتنے میں ایک بلی آئی اور وہ اس سے پینے لگی تو انہوں نے برتن کو اور جھکا دیا تاکہ وہ (آسانی کے ساتھ) پانی پی سکے۔ کبشہ نے کہا کہ ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا کہ میں ان کا یہ فعل (بڑے تعجب کے ساتھ) دیکھ رہی ہوں۔ تو انہوں نے کہا: اے میرے بھائی کی بیٹی! (یہ عربی کلمہ ہے مراد اسلامی بھائی ہے) کیا تو تعجب کر رہی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (بلی کا جوٹھا) نجس اور ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ تم پر بار

بار آنے جانے والوں اور والیوں میں سے ہے۔

69۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا

حضرت عبدالعزیز نے حضرت داؤد بن صالح بن دینار التمار سے اور انہوں نے اپنی ماں سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس کی مالکہ نے اسے ہریسہ (گندم کے دانوں اور باریک گوشت سے تیار کیا ہوا خاص قسم کا کھانا) دے کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا، تو میں نے آپ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے کھانا رکھ دینے کا اشارہ کیا۔ پس ایک بلی آئی اور وہ اس سے کھانے لگی۔ جب آپ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو وہیں سے کھالیا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نجس نہیں ہے کیونکہ یہ تم پر بار بار چکر لگانے والوں میں سے ہے اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے استعمال سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا بیان

70۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں جنبی ہوتے تھے۔

71۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتِ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

حضرت ابن خربوذ (سالم بن سرج ابوالنعمان المدنی) نے حضرت ام صبیہ الجہنیہ (خولہ بنت قیس) سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میرا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ایک ہی برتن میں وضو کرتے وقت اس میں آگے پیچھے پڑتا رہا (یعنی کبھی رسول اللہ ﷺ اپنا دست مبارک پہلے داخل کرتے اور کبھی میں پہلے چلو بھر لیتی)۔

72۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

مقدس میں مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے رہتے تھے۔ حضرت مسدد نے کہا ہے کہ وہ سب ہی ایک برتن سے اکٹھے وضو کرتے رہتے تھے۔

73۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم اور عورتیں حضور ﷺ کے عہد میں ایک برتن سے وضو کرتے تھے اور ہم اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ (اس سے نہی کا بیان)

74۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا

حضرت حمید حمیری نے بیان کیا ہے کہ میں ایک آدمی سے ملا۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ چار سال تک اس طرح رہا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا کوئی مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔ حضرت مسدد نے اس روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کو چاہیے کہ وہ اکٹھے ایک ساتھ چلو بھریں۔

75۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہیں ہی اقرع کہا جاتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ (سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان)

76۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

حضرت مغیرہ بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ جو کہ بنی عبدالدار میں سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم سمندر میں سفر

کرتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ پس اگر ہم وضو کریں تو پھر ہم پیاسے رہتے ہیں (یعنی وہ پانی ہمارے پینے اور وضو کرنے کی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتا) کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرسکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ (نبیذ سے وضو کرنے کا بیان)

77۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَوْ زَيْدٍ كَذَا قَالَ شَرِيكٌ وَلَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ لَيْلَةَ الْجِنِّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الجن کو انہیں ارشاد فرمایا: تمہارے لوٹے میں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نبیذ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور بھی طیب (اور پاک) ہے اور پانی بھی مطہر (پاک کرنے والا) ہے۔ سلیمان بن داؤد نے کہا ہے کہ ابوزید یا زید سے یہ روایت ہے کہ شریک نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ہناد نے لیلۃ الجن کا ذکر نہیں کیا ہے۔

78۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ مَا كَانَ مَعَهُ مِنَّا أَحَدٌ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لیلۃ الجن کو تم میں سے کون رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔

79۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوءَ بِاللَّبَنِ وَالنَّبِيذِ وَقَالَ إِنَّ التَّيَمُّمَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهُ

حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: دودھ اور نبیذ سے وضو کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ اور فرمایا: میرے نزدیک تیمم کرنا اس کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے۔

80۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَعِنْدَهُ نَبِيذٌ أَيَغْتَسِلُ بِهِ قَالَ لَا

حضرت ابوخلدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوالعالیہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جسے جنابت لاحق ہوچکی ہو (یعنی اس پر غسل فرض ہوچکا ہو) اور اس کے پاس پانی نہ ہو، بلکہ نبیذ موجود ہو تو کیا اس سے غسل کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

بَابُ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ (کیا آدمی پیشاب روک کر نماز پڑھ سکتا ہے؟)

81۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا

أَوْ مُعْتَمِرًا وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَقَامَ الصَّلَاةَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ لِيَتَقَدَّمْ أَحَدُكُمْ وَذَهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ(1) فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ وَأَبُو ضَمْرَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْأَكْثَرُ الَّذِينَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے نکلے اور آپ کی معیت میں اور لوگ بھی تھے اور آپ ہی ان کی امامت کراتے تھے۔ پس ایک دن ایسا ہوا کہ جب آپ نے صبح کی نماز کھڑی کی تو پھر کہا کہ تم میں سے کوئی ایک (امامت کے لیے) آگے آجائے تا کہ میں بیت الخلاء میں جاسکوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا ارادہ بیت الخلاء میں جانے کا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو اسے پہلے بیت الخلاء جانا چاہیے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث وہیب بن خالد، شعیب بن اسحاق اور ابوحمزہ نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اس آدمی سے بیان کی ہے جس نے اسے حضرت عبداللہ بن ارقم سے روایت کیا ہے اور اکثر وہ ہیں جنہوں نے اسے ہشام سے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسا زہیر نے بیان کیا ہے۔

82۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا أَخُو الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُصَلَّى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ

حضرت اخو القاسم (عبداللہ) بن محمد نے بیان کیا کہ ہم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کا کھانا لایا گیا۔ تو قاسم نماز پڑھنے کے لیے اٹھے تو ام المومنین نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کھانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس حال میں نماز پڑھی جائے کہ نمازی اخبثین (چھوٹا بڑا پیشاب) روکے ہوئے ہو (کیونکہ اس حالت میں دل عبادت کی طرف کما حقہ مائل اور متوجہ نہیں ہوتا)۔

83۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى

1۔ ایک نسخہ میں ذَهَبَ الْخَلَاءَ ہے۔

يَتَخَلَّفْ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَلَا يَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الشَّامِ لَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيهَا أَحَدٌ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں جنہیں کرنا کسی کے لیے حلال نہیں: کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ قوم کی امامت کرائے اور پھر دعا ان کے سوا صرف اپنی ذات کے لیے کرے۔ پس اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا۔ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اجازت طلب کرنے سے قبل کسی کے گھر کے اندر دیکھے۔ پس اگر کسی نے ایسا فعل کیا تو گویا وہ گھر میں بلا اجازت داخل ہوا (اور کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا حرام ہے) اور کسی کے لیے یہ مباح نہیں کہ وہ پیشاب روک کر نماز پڑھے یہاں تک کہ وہ قضائے حاجت کر لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اس حال میں نماز پڑھے کہ وہ حاقن ہو۔ یہاں تک کہ قضائے حاجت کر لے۔ پھر انہی الفاظ کی طرح کلام کو چلایا اور فرمایا: کسی آدمی کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے کہ وہ کسی قوم کی ان کی اجازت کے بغیر امامت کرائے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ دعا کو ان کے سوا صرف اپنی ذات کے ساتھ ہی خاص کر لے۔ پس اگر اس نے ایسا کیا تو بلاشبہ اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ اہل شام کے طریقہ میں سے ہے، کوئی بھی اس میں ان کے ساتھ شریک نہیں۔

بَاب مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ (وضو میں جتنی مقدار پانی کافی ہوتا ہے اس کا بیان)

84۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی حدیث حضرت ابان نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اسے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے۔

85۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔

86۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ جَدَّتِهِ وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ

حضرت حبیب انصاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عباد بن تمیم سے سنا ہے اور انہوں نے اپنی دادی حضرت ام عمارہ (نسیبہ بنت کعب بن عمرو بن عوف) سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ کے لیے ایک برتن لایا گیا۔ اس میں ایک مد کے دو تہائی کی مقدار پانی تھا۔

87۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَسَعُ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنِي جَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ سَمِعْتُ أَنَسًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ رَطْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَهُوَ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک برتن کے ساتھ وضو فرماتے تھے جو دو رطل پانی کی وسعت رکھتا تھا اور آپ ﷺ ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے شعبہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن عبداللہ بن جبر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے مگر انہوں نے اس طرح کہا ہے کہ آپ ﷺ مکوک (ایسا برتن جو ایک مد پانی اور بقول بعض ایک صاع پانی کی گنجائش رکھتا ہو) سے وضو فرماتے تھے اور انہوں نے دو رطل کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو یہ بیان فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک صاع پانچ رطل کا ہے اور وہی ابن ابی ذئب کا صاع ہے اور وہی حضور نبی مکرم ﷺ کا صاع ہے۔

بَابُ الْإِسْرَافِ فِي الْمَاءِ (وضو میں اسراف کا بیان)

88۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ[1]، سَلْ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنْ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطَّهُورِ وَالدُّعَاءِ

حضرت عبداللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ اس طرح دعا مانگ رہا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی دائیں جانب قصر ابیض (سفید محل) کی التجا کرتا ہوں جب میں اس میں داخل ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا کر اور آتش جہنم سے پناہ مانگ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایک ایسی قوم ہوگی جو وضو (کے پانی کے استعمال) اور دعا میں حدود سے تجاوز کریں گے۔

1۔ ایک نسخہ میں یا بُنَیَّ ہے۔

بَاب فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ (اسباغ الوضو کا بیان)

89۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کو دیکھا ان کی ایڑیاں سفید چمک رہی ہیں (یعنی وضو کا پانی ان تک نہ پہنچنے کے سبب وہ خشک تھیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت اور بربادی ہے ان ایڑیوں کے لیے جو آگ میں ہیں۔ وضو کامل اور مکمل کرو (یعنی خوب اچھی طرح احتیاط سے تمام اعضاء کو دھوؤ تا کہ اعضائے وضو میں سے کوئی بھی خشک نہ رہے)۔

بَاب الْوُضُوءِ فِي آنِيَةِ الصُّفْرِ (تانبے کے برتن میں وضو کرنا)

90۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنِي صَاحِبٌ لِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ شَبَهٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ تانبے کے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کیا کرتے تھے۔

ہشام نے اپنے باپ (عروہ) کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

91۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی نکالا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

بَاب فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ (وضو کے وقت بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان)

92۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اور اس کا وضو نہیں جس نے اس پر بسم اللہ شریف نہیں پڑھی۔

93۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ

حضرت دراوردی نے کہا ہے کہ حضرت ربیعہ نے حضور نبی مکرم ﷺ کی مذکورہ حدیث "لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ" کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ بے شک (اس سے مراد) وہ (آدمی) ہے جو وضو یا غسل کرتا ہے اور وہ وضو سے نماز اور غسل سے جنابت کی نیت نہیں کرتا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

اس کا بیان کہ جو کوئی اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے کسی برتن میں داخل کرتا ہے

94۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات (یا دن کے وقت) نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ برتن میں اپنا ہاتھ داخل نہ کرے، یہاں تک کہ اسے تین دفعہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے (یعنی حالت نیند میں اس کے ہاتھ نے کس کس مقام یا شے کو مس کیا ہے) ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور نبی مکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے کہ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو بار یا تین بار کا ذکر کیا ہے۔ اور عیسیٰ بن یونس نے اس کی سند میں ابورزین کا ذکر نہیں کیا۔

95۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ

حضرت ابومریم نے ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے۔ یہاں تک کہ وہ تین بار انہیں دھولے۔ کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے یا اس کا ہاتھ کہاں کہاں لگتا رہا ہے۔

بَابُ صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے وضو کے طریقہ کا بیان)

96۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ

حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ (1) وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ وَقَالَ فِيهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ هَكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ دُونَ هَذَا كَفَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلاَةِ

حضرت حمران بن ابان مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی انڈیلا اور انہیں دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ بعد ازاں اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھویا۔ پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ اس کے بعد تین بار اپنے دائیں پاؤں کو دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔ پھر فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت (تحیۃ الوضوء) پڑھیں اور اس دوران وہ اپنے دل میں کوئی بات (جو امور دنیا سے ہو اور نماز کے متعلق نہ ہو) نہ لایا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دے گا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حمران نے مجھے بتایا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے وضو کیا پھر ابوسلمہ نے مذکورہ حدیث کی طرح سب بیان کیا۔ مگر کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو بیان نہ کیا۔ اور اس میں یہ بیان کیا کہ آپ نے تین بار اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے پاؤں کو تین بار دھویا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو فرمایا اور فرمایا: جس نے اس سے کم (بار اعضائے وضو کو دھو کر) وضو کیا وہ اس کے لیے کافی ہے اور ابوسلمہ نے اس حدیث میں نماز کا ذکر نہیں کیا۔

97۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِمِيضَأَةٍ فَأَصْغَاهَا عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلاَثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلاَثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلاَثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُونَ عَنِ الْوُضُوءِ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ

1۔ ایک نسخہ میں وغسل ہے۔

ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ مَرَّةً فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا الْوُضُوءَ ثَلَاثًا وَقَالُوا فِيهَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوا فِي غَيْرِهِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَأَتَمَّ

حضرت عثمان بن عبدالرحمن تیمی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی ملیکہ سے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے پانی طلب فرمایا۔ چنانچہ لوٹے میں پانی لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر انڈیلا پھر اسے پانی میں داخل کیا اور تین بار کلی فرمائی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر تین بار اپنے دائیں ہاتھ کو دھویا، پھر تین بار بائیں ہاتھ کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ پانی میں ڈالا اور پانی لے کر اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا۔ اور دونوں کانوں کے ظاہر اور باطن کا ایک بار مسح کیا پھر اپنے پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا: وضو کے بارے میں پوچھنے والے کہاں ہیں؟ میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تمام احادیث صحیح ہیں اور یہ ایک بار سر کا مسح کرنے پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ انہوں نے تین بار وضو کا ذکر کیا ہے اور ان (احادیث) میں یہ کہا ہے کہ آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اس کے لیے اس طرح عدد کا ذکر نہیں ہے جس طرح دیگر امور کے لیے تعداد کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوعلقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا اور وضو فرمایا۔ پس اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پر پانی انڈیلا اور دونوں ہاتھوں کو کلائیوں سمیت دھویا پھر آپ نے کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے (اعضائے وضو کو) تین بار دھونے کا ذکر فرمایا پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور پھر اپنے پاؤں کو دھویا۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے اسی طرح وضو فرمایا جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر انہوں نے زہری کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اسے مکمل کیا۔

98۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَقَطْ

حضرت شقیق بن سلمہ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بازوؤں کو تین تین بار دھویا اور تین بار اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے

اسی طرح وضو فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث وکیع نے اسرائیل سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار وضو کیا صرف (یعنی انہوں نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دھوئے جانے والے اعضائے وضو کو تین تین بار دھویا مگر مسح تین بار کرنے کا ذکر نہیں کیا)۔

99۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُورِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهُوَ هَذَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ الْغَدَاةَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَاقَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ مَرَّةً ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ مَعَ الِاسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَسُئِلَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرْ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت ابوعوانہ نے حضرت خالد بن علقمہ کی سند سے حضرت عبد خیر سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا۔ تو ہم نے (اپنے دل میں ایک دوسرے سے) کہا: آپ پانی کیا کریں گے حالانکہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں؟ تو اس سے آپ ہمیں تعلیم دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ اس کے ساتھ سلانچی بھی تھی۔ پس آپ نے برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اپنے ہاتھ کو تین بار دھویا پھر کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور اسے جھاڑا۔ پس آپ نے کلی اور ناک میں پانی اس ہتھیلی سے ڈالا جس میں وہ (پانی) لیتے تھے پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ اپنے دائیں ہاتھ کو تین بار دھویا اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دھویا۔ بعد ازاں اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا پھر تین بار اپنے دائیں پاؤں کو اور تین بار اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا: جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ حضور نبی مکرم ﷺ کے وضو کے بارے جان لے تو وہ یہی ہے۔

حضرت خالد بن علقمہ ہمدانی نے حضرت عبد خیر سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ رحبہ (کوفہ کا ایک محلہ) میں داخل ہوئے اور پانی طلب فرمایا۔ پس ایک غلام پانی کا برتن لے کر آیا اور اس کے ساتھ ٹب بھی تھا۔ فرمایا: آپ نے وہ برتن دائیں ہاتھ سے پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور تین بار اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا۔ پھر آگے ابوعوانہ کی حدیث کی طرح بیان کی پھر آپ نے ایک بار سر کے آگے اور پیچھے والے حصے کا مسح کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

حضرت شعبہ نے کہا: میں نے حضرت مالک بن عرفطہ سے سنا ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبد خیر سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، آپ کے لیے کرسی لائی گئی اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر پانی کا ایک کوزہ لایا گیا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر ایک ساتھ ایک ہی پانی کے ساتھ کلی کی اور ناک صاف کی۔ اور آگے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا۔ پس انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی اور فرمایا: آپ نے سر کا مسح کیا یہاں تک کہ پانی کے قطرے نہیں گرے اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں تین بار دھوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔

100۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ هَكَذَا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور اپنے بازوؤں کو بھی تین بار دھویا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا ہے۔

101۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو تَوْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه تَوَضَّأَ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت ابواسحاق نے حضرت ابوحیہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا۔ انہوں نے آپ کے تمام (اعضائے) وضو کو تین تین بار دھونے کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر فرمایا: آپ نے اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ پسند کیا ہے کہ میں تمہیں حضور ﷺ کا وضو دکھلاؤں۔

102- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَصْغَى الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى قَبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ فَتَرَكَهَا تَسْتَنُّ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى رِجْلِهِ وَفِيهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا بِهَا ثُمَّ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشْبِهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ لِأَنَّهُ[1] قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا۔ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ پس ہم تانبے کے ایک برتن میں آپ کے لیے پانی لے آئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا۔ تو آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تجھے نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: ہاں ضرور۔ چنانچہ انہوں نے برتن کو اپنے ہاتھ پر جھکایا اور دونوں کو دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ اس میں داخل کیا اور اس کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا پھر تین بار اپنی ہتھیلیوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اسے جھاڑا پھر اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے برتن میں ڈالے اور دونوں ہتھیلیاں بھر کر پانی لیا اور اپنے چہرے پر ڈالا پھر اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے سامنے والے حصے میں داخل کیا پھر دوسری مرتبہ اور پھر تیسری مرتبہ اسی طرح چہرے پر مارا۔ بعد ازاں آپ نے دائیں ہتھیلی کے ساتھ ایک مشت پانی لیا اور اسے اپنی پیشانی پر انڈیلا اور اسے اپنے چہرے پر بہتا چھوڑ دیا پھر آپ نے دونوں بازوؤں کو تین بار کہنیوں سمیت دھویا اور پھر اپنے سر اور کانوں کے ظاہر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ ایک ساتھ برتن میں داخل کیے اور ہتھیلیاں بھر کر پانی لیا اور اسے اپنے پاؤں پر مار دیا درآنحالیکہ نعل پاؤں میں ہی تھے اور آپ نے اپنا ہاتھ ان کے اوپر اور نیچے پھیر دیا پھر دوسری بار اسی طرح کیا۔ حضرت عبید اللہ خولانی نے کہا: میں نے پوچھا: کیا نعلین میں؟ انہوں نے فرمایا: نعلین میں۔ انہوں نے کہا: میں نے پھر پوچھا: کیا نعلین میں؟ انہوں نے جواب دیا: نعلین میں۔ میں نے پھر کہا: نعلین میں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں نعلین میں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ابن جریج کی حدیث جو انہوں نے شیبہ سے روایت کی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مشابہ ہے۔ اس میں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے بیان کیا ہے "اور آپ نے

1۔ ایک نسخہ میں لأنّہ نہیں ہے۔

ایک بار اپنے سر کا مسح کیا'' اور ابن وہب نے ابن جریج سے اسی میں بیان کیا ہے'' آپ نے تین بار اپنے سر کا مسح کیا ہے''۔

103۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت عمرو بن یحییٰ المازنی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید جو کہ حضرت عمرو بن یحییٰ المازنی کے دادا ہیں، سے کہا: کیا آپ یہ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ مجھے یہ دکھائیں کہ رسول اللہ علیہ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ چنانچہ انہوں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا اور اپنے ہاتھوں پر انڈیلا اور انہیں دھویا۔ پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑا۔ بعد ازاں تین بار اپنے چہرے کو دھویا پھر اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو بار دھویا۔ پھر اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح کیا اور ان دونوں کو آگے اور پیچھے کی جانب لائے یعنی اپنے سر کے آگے کی جانب سے شروع کیا اور انہیں گدی تک پیچھے کی جانب لے گئے پھر انہیں وہاں واپس لوٹایا یہاں تک کہ اسی جگہ لوٹا کر لے آئے جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی۔ پھر آخر میں اپنے پاؤں دھوئے۔

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے یہی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے کلی کی اور ایک ہاتھ کے ساتھ ناک میں پانی ڈالا اور انہوں نے تین بار اسی طرح کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

104۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ وُضُوءَهُ وَقَالَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا

حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت حبان بن واسع نے اپنے باپ کے واسطہ سے انہیں یہ بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی کو یہ ذکر کرتے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ کو دیکھا اور پھر آپ علیہ کے وضو کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا: آپ نے اپنے سر کا مسح نئے پانی سے کیا اور اپنے پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ انہیں خوب صاف کیا۔

105۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيَّ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ

ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

حضرت عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مقدام بن معدیکرب الکندی سے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا: پس آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا۔ پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا پھر تین تین بار اپنے بازوؤں کو دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا اور پھر اپنے دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔

106۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَّهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرِيزٌ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا زَادَ هِشَامٌ وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ

حضرت مقدام بن معدیکرب نے بیان کیا، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو فرمایا۔ پس جب سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے آگے والے حصے پر رکھا اور انہیں پیچھے کی جانب گدی تک لے گئے اور پھر انہیں اسی جگہ پر واپس لوٹایا جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی۔ محمود نے کہا: مجھے حریز نے خبر دی ہے کہ محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ دونوں نے کہا ہے کہ اس سند کے ساتھ ولید نے ہمیں بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنے کانوں کے ظاہر اور باطن کا مسح کیا ہے اور ہشام نے یہ اضافہ کیا ہے: ''اور آپ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کے سوراخ میں داخل کیں''۔

107۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةُ بْنُ فَرْوَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ غَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتَّى وَضَعَهَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ حَتَّى قَطَرَ الْمَاءُ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ

حضرت ابوالازہر مغیرہ بن فروہ اور حضرت یزید بن ابی مالک نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے اس طرح وضو کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پس آپ سر پر پہنچے تو ایک چلو پانی لیا پھر اسے اپنے بائیں ہاتھ پر ڈالا یہاں تک کہ اسے اپنے سر کے وسط میں رکھ دیا یہاں تک کہ پانی کے قطرے گرنے لگے یا قطرے گرنے کے قریب ہو گئے پھر سر کے آگے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے آگے کی جانب مسح کیا۔ ولید نے اسی اسناد میں کہا ہے کہ انہوں نے تین تین بار وضو کیا اور اپنے پاؤں کو دھویا بغیر کسی مخصوص عدد کے۔

108 ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ
عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ
بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ
أَبُو دَاوُد وَهَذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ
بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا

حضرت رُبَیِّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے حدیث مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ ربیع نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی لاؤ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تذکرہ کیا اور کہا: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا، ایک بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے ہاتھوں کو تین تین بار دھویا اور اپنے سر کا مسح دو بار کیا۔ آپ اپنے سر کے پیچھے کی جانب سے ابتدا کرتے پھر آگے کی جانب سے پھر اپنے دونوں کانوں کے ظاہر اور باطن کا مسح کیا اور اپنے پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ مسدد کی حدیث کے یہی معنی ہیں۔ سفیان نے ابن عقیل سے یہی حدیث بیان کی ہے جو بشر (کی روایت) کے بعض معانی کو بدل دیتی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

109 ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ
قَرْنِ الشَّعْرِ كُلِّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ

حضرت ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے سارے سر کا مسح کیا (اس کی ابتدا) بالوں کے درمیان سے کی اور ہر اس طرف مسح کیا جدھر بال جھکے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے کسی بال کو اس کی اپنی حالت سے حرکت نہ دی۔

110 ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ
رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ
مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء نے انہیں خبر دی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اس کے آگے اور پیچھے والے حصے کنپٹیوں اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔

111 ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ

حضرت ابن عقیل نے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے سر کا مسح اس پانی سے کرتے جو آپ کے ہاتھوں کے ساتھ پہلے لگا ہوتا۔

112۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي حُجْرَيْ أُذُنَيْهِ

حضرت ابن عقیل نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں کے سوراخ میں داخل کیں۔

113۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتَّى بَلَغَ الْقَذَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ حَتَّى أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ أُذُنَيْهِ قَالَ مُسَدَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى فَأَنْكَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ إِنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُهُ وَيَقُولُ إِيشْ هَذَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

حضرت طلحہ بن مصرف نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ایک بار اپنے سر کا مسح کرتے یہاں تک کہ آپ قذال تک پہنچ جاتے اور اس سے مراد گدی کا ابتدائی حصہ ہے اور مسدد نے کہا ہے کہ آپ ﷺ اپنے سر کا مسح ابتدا سے لے کر آخر تک کرتے یہاں تک کہ آپ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے نیچے سے (گزار کر) نکالتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مسدد نے کہا: میں نے یہ حدیث یحییٰ کے سامنے بیان کی اور انہوں نے اس کا انکار کیا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو سنا، وہ کہتے ہیں کہ علماء نے یہ گمان کیا ہے کہ ابن عیینہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ کون سی شے ہے؟ (یعنی سند کا یہ حصہ محل جرح ہے)۔

114۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر مکمل حدیث ذکر کی۔ تین تین بار (اعضائے وضو کو دھویا) فرمایا: اور آپ ﷺ نے اپنے سر اور اپنے کانوں کا مسح ایک بار کیا۔

115۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَذَكَرَ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ

النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مِنْ 1 أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے وضو کا ذکر کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ گوشۂ چشم (آنکھوں کا وہ کنارہ جو ناک کی طرف ہوتا ہے) کا بھی مسح کرتے تھے (یعنی چہرہ مبارک دھوتے وقت اس مقام کو صاف کرتے تھے) حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں کان سر میں سے ہیں (یعنی مسح میں سر کے حکم کے تابع ہیں)۔ سلیمان بن حرب نے کہا ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں اور قتیبہ نے کہا ہے کہ حماد نے بیان کیا ہے کہ میں ''قصۃ الاذنین'' کے بارے نہیں جانتا کہ آیا یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے یا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ قتیبہ نے کہا ہے کہ یہ سنان ابی ربیعہ سے مروی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس سے مراد ابن ربیعہ ہے، اس کی کنیت ابوربیعہ ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا (اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان)

116۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی طلب کیا اور اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا پھر اپنے بازوؤں کو تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی سباحہ (شہادت کی انگلیاں) اپنے کانوں میں داخل کیں اور اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہر کا مسح کیا اور اپنی مسبحہ انگلیوں کے ساتھ اپنے کانوں کے باطن کا۔ بعدازاں اپنے پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر فرمایا: اس طرح وضو کیا جاتا ہے۔ پس جس نے اس پر اضافہ کیا یا اس میں کمی کی تو اس نے سوء ادبی کا ارتکاب کیا اور ظلم کیا یا فرمایا: اس نے ظلم کیا اور زیادتی کی۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ (دو دو بار اعضاء وضو کو دھونے کا بیان)

117۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے دو دو بار وضو فرمایا۔

1۔ ایک نسخہ میں ومن نہیں ہے۔

118۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غَرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ النَّعْلِ ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت عطاء بن یسار نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں دکھاؤں رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن طلب کیا اور اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اس سے ایک چلو بھرا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دوسری بار لیا اور اسے دوسرے ہاتھ کے ساتھ ملایا۔ پھر اپنے چہرے کو دھویا پھر اور پانی لیا اور اس سے دائیں بازو کو دھویا پھر تازہ پانی لیا اور اس سے بائیں بازو کو دھویا پھر ایک چلو پانی اور لیا اور اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر ڈالا پھر اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا پھر دوسری مشت پانی سے بھری اور اسے اپنے دائیں پاؤں پر چھڑک دیا حالانکہ پاؤں میں نعل تھا پھر اپنے ہاتھ سے پاؤں کے اوپر اور نعل کے نیچے سے مسح کیا پھر بائیں پاؤں کے ساتھ بھی اسی طرح کیا (اس حدیث میں پاؤں کے مسح سے مراد پاؤں کو دھونا ہے (شرح سنن ابی داؤد)۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً (ایک ایک بار اعضائے وضو کو دھونے کا بیان)

119۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے وضو کیا اور (اعضائے وضو کو) ایک ایک بار دھویا۔

بَابٌ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فرق کرنے کا بیان

120۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

حضرت معتمر نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ میں نے حضرت لیث کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت طلحہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس حال میں

کہ آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے اور پانی آپ ﷺ کے چہرے اور ڈاڑھی سے آپ ﷺ کے سینے پر بہہ رہا تھا تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان (پانی لینے کے اعتبار سے) فرق اور فاصلہ کرتے تھے (یعنی علیحدہ علیحدہ پانی لیتے تھے)۔

بَابٌ فِي الِاسْتِنْثَارِ (ناک جھاڑنے کا بیان)

121۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے جھاڑے۔

122۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح دو یا تین بار ناک جھاڑو۔

123۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ لَنَا قَالَ وَأُتِينَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جُلُوسٌ إِذْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ فَقَالَ مَا وَلَّدْتَ يَا فُلَانُ قَالَ بَهْمَةً قَالَ فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ قَالَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ فَطَلِّقْهَا إِذًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَلَمْ يَنْشَبْ[1] أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ

1۔ ایک نسخہ میں لم تنشب ہے۔

ﷺ يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ وَقَالَ عَصِيدَةٌ مَكَانَ خَزِيرَةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں بنی منتفق کے وفد کا امیر تھا یا بنی منتفق کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے چلا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں پہنچے تو ہم نے آپ ﷺ کو گھر میں نہ پایا اور ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کاشانۂ اقدس میں موجود پایا تو آپ نے ہمارے لیے خزیرہ کا حکم دیا۔ پس وہ ہمارے لیے تیار کیا گیا اور کھجوروں کا ایک طشت ہمارے سامنے لایا گیا۔ قتیبہ نے قناع کا ذکر نہیں کیا اور قناع سے مراد ایسا طشت ہے جس میں کھجوریں ہوں۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیا تم نے کوئی شے حاصل کی؟ یا تمہارے لیے کسی شے کا حکم دیا گیا؟ تو ہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! ﷺ۔ راوی کا بیان ہے: پس اسی اثناء میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک چرواہے نے اپنا ریوڑ باڑے (یعنی وہ جگہ جہاں ریوڑ کو رات کے وقت بند کیا جاتا ہے) کی طرف چلایا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا (بکری یا بھیڑ کا) بچہ چلا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تیری موجودگی میں (بکری نے) کیا جنم دیا ہے؟ تو اس نے عرض کی: اس نے مادہ بچے کو جنم دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو پھر ہمارے لیے اس کی جگہ ایک بکری ذبح کرو۔ پھر فرمایا (یعنی مہمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) آپ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ ہم تمہاری وجہ سے اسے ذبح کر رہے ہیں بلکہ ہمارے ریوڑ میں سو بکریاں ہیں اور ہم انہیں اس تعداد سے بڑھانا نہیں چاہتے، لہٰذا جب بھی کوئی بکری چرواہے کی موجودگی میں بچے کو جنم دے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر دیتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی انتہائی بدزبان (اور زبان دراز) ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب اسے طلاق دے دے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ وہ (کافی عرصہ) میرے ساتھ رہی ہے اور اس سے میری اولاد بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے وعظ اور نصیحت کر۔ اگر اس میں کوئی خیر ہوئی تو وہ اسے قبول کر لے گی اور اپنی زوجہ کو اپنی لونڈی کو مارنے کی طرح نہ مارنا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے وضو کے بارے بتلایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو، ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو جب کہ تم روزے دار نہ ہو۔

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے باپ سے جو کہ بنی منتفق کے وفد کے امیر تھے روایت بیان کی ہے کہ وہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور کہا: ہمیں وہاں تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ اتنے میں حضور نبی رحمت ﷺ تشریف لائے (آپ ﷺ کے چلنے کا انداز کچھ اس طرح تھا) کہ آپ ﷺ بڑی دقت سے پاؤں اٹھاتے (عجز و انکساری کے لیے) آگے کی جانب قدرے جھک کر چل رہے تھے۔ راوی نے اس روایت میں خزیرہ کی جگہ عصیدہ کہا ہے (باریک گوشت اور آٹے سے ملا کر تیار کیا گیا مخصوص کھانا خزیرہ کہلاتا ہے اور اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہی عصیدہ کہلاتا ہے) ابو عاصم نے بیان کیا ہے کہ ابن جریج نے ہمیں حدیث سنائی اور اس میں کہا: جب تو وضو کرے تو کلی کر۔

بَابُ تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ (داڑھی کا خلال کرنے کا بیان)

124۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زَوْرَانَ عَنْ أَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْوَلِيدُ بْنُ زَوْرَانَ رَوَى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تھے تو آپ اپنی ہتھیلی میں پانی لیتے اور اسے ٹھوڑی کے نیچے کی جانب سے (بالوں میں) داخل کرتے اور اس کے ساتھ اپنی ریش مبارک کا خلال کرتے اور فرماتے: اسی طرح میرے رب نے مجھے ارشاد فرمایا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ولید بن زوران سے حجاج بن حجاج اور ابو الملیح الرقی نے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ (دستار پر مسح کرنے کا بیان)

125۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا۔ تو انہیں سخت سردی نے آلیا۔ پس جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں دستار اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

فائدہ: دستار پر مسح کرنے سے مراد سر کے بالوں سمیت دستار پر مسح کرنا ہے صرف دستار پر مسح کرنا کافی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سر کا مسح فرض قرار دیا ہے۔

126۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ وضو فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے سر پر قطر (عمان اور سیف البحر کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) کی بنی ہوئی دستار تھی۔ آپ ﷺ نے دستار کے نیچے سے ہاتھ اندر داخل کیا اور سر کے اگلے حصے کا مسح کیا اور دستار مبارک کو نہ کھولا۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ (پاؤں دھونے کا بیان)

127۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ

حضرت مستورد بن شداد نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے تو اپنی خنصر انگلی (چھوٹی انگلی) کے ساتھ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو رگڑتے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (موزوں پر مسح کرنے کا بیان)

128۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ عَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ ﷺ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک (کے دنوں) میں حضور ﷺ فجر سے پہلے راستے سے ایک طرف گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ چنانچہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہو لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی سواری بٹھائی اور آپ ﷺ قضائے حاجت کے بعد واپس آئے تو میں نے لوٹے سے آپ ﷺ کے دست مبارک پر پانی انڈیلا اور آپ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرۂ مبارک کو دھویا پھر اپنے بازوؤں کو کھولا لیکن جبے کی آستینیں تنگ تھیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھوں کو اندر داخل کیا اور پھر جبے کے نیچے سے انہیں باہر نکالا اور دونوں کو کہنیوں تک دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور پھر اپنے موزوں پر مسح کیا اور سوار ہو گئے۔ پس ہم چلتے آئے یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو نماز میں پالیا اس حال میں کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کھڑا کر رکھا تھا۔ چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ہم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اس حال میں پایا کہ وہ نماز فجر کی ایک رکعت کا رکوع کر چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے اور آپ ﷺ نے دوسری رکعت حضرت عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے پڑھی۔ پھر انہوں نے سلام پھیرا تو حضور نبی کریم ﷺ اپنی نماز کی تکمیل کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر لوگ گھبرا گئے اور کثرت سے تسبیح (وتحمید) بیان کرنے لگے کیونکہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے قبل نماز شروع کر دی تھی۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں سے فرمایا: تم نے درست اور صحیح عمل کیا، یا فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

129۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ

الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَذَكَرَ فَوْقَ الْعِمَامَةِ قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے وضوفرمایا اور ناصیہ (سر کا چوتھائی حصہ) کی مقدار مسح کیا اور مسدد نے دستار کے اوپر کا ذکر کیا۔ اسی طرح مسدد نے معتمر سے ان کی سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام خفین، ناصیہ اور اپنی دستار مبارک پر مسح کرتے تھے۔ بکر نے کہا ہے: میں نے یہ حدیث ابن مغیرہ سے سنی ہے۔

130۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَكْبِهِ وَمَعِي إِدَاوَةٌ فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَضَاقَتْ فَادَّرَعَهُمَا ادِّرَاعًا ثُمَّ أَهْوَيْتُ إِلَى الْخُفَّيْنِ لِأَنْزِعَهُمَا فَقَالَ لِي دَعِ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي أَدْخَلْتُ الْقَدَمَيْنِ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ أَبِي قَالَ الشَّعْبِيُّ شَهِدَ لِي عُرْوَةُ عَلَى أَبِيهِ وَشَهِدَ أَبُوهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ فَأَتَيْنَا النَّاسَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَمْضِيَ قَالَ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم خَلْفَهُ رَكْعَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سواروں کے ایک دستہ میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھے اور پانی کا لوٹا میرے پاس تھا۔ آپ قضائے حاجت کے لیے (تھوڑی دور) نکلے پھر واپس آئے تو میں پانی کا لوٹا لے کر آپ علیہ السلام کے پاس گیا اور پانی انڈیلا۔ پس آپ نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا پھر آپ علیہ السلام نے اپنے بازو نکالنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت آپ رومی جبوں میں سے ایک جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اس کی آستینیں تنگ تھیں۔ چنانچہ اس سے بازوؤں کا نکالنا مشکل تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے جبے کے نیچے سے بازوؤں کو باہر نکالا۔ پھر میں خفین کی طرف انہیں اتارنے کے لیے جھکا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: موزوں کو چھوڑ دے کیونکہ میں نے اس حال میں پہنے ہیں کہ پاؤں پاک اور طاہر تھے اور پھر آپ نے ان پر مسح کیا۔ میرے باپ (یونس)

نے کہا ہے کہ شعبی نے بیان کیا ہے: یقیناً عروہ نے اپنے باپ سے صحیح روایت بیان کی ہے اور ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں سچی شہادت دی ہے۔

حضرت زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: رسول اللہ ﷺ پیچھے رہ گئے۔ اور پھر انہوں نے مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ پھر کہا: لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو پیچھے آنا چاہا لیکن آپ ﷺ نے انہیں نماز جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے ایک رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ اٹھے اور اپنی وہ رکعت پوری کی جو پہلے پڑھی جا چکی تھی اور اس پر مزید کچھ نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جس نے نماز میں سے طاق رکعت کو پایا تو اس پر سہو کے دو سجدے لازم ہیں (لیکن جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ مسبوق پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا اور اس کی تائید مذکورہ حدیث طیبہ سے ہوتی ہے)۔

131۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمُوقَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ

حضرت ابوعبدالرحمن السلمی سے روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا تو آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھنے لگے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلتے تھے اور پھر میں پانی آپ ﷺ کو پیش کرتا تھا تو آپ ﷺ وضو فرماتے اور پھر آپ ﷺ اپنی دستار اور موزوں پر مسح کرتے تھے۔

132۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ قَالُوا إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے مروی ہے کہ حضرت جریر نے پیشاب کیا پھر انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور کہا: مسح کرنے سے کون سی شے مجھے روک سکتی ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا: بلاشبہ یہ حکم سورۂ مائدہ کے نزول سے پہلے کا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لایا ہوں۔

133۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ

وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ

حضرت ابن بریدہ نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ نجاشی نے سادہ خالص سیاہ رنگ کے موزے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بطور ہدیہ (تحفہ) بھیجے تو آپ ﷺ نے انہیں پہن لیا پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور ان دونوں پر مسح کیا۔

134۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خفین پر مسح کیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تو بھول گیا ہے، میرے رب عزوجل نے مجھے اسی طرح کا حکم دیا ہے۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ (خفین پر مسح کرنے کی مدت کا بیان)

135۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِيهِ وَلَوْ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسافر کے لیے خفین پر مسح کی مدت تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث منصور بن معتمر نے ابراہیم تیمی سے ان کی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور اس میں کہا گیا ہے: اگر ہم اس سے زیادہ سوال کرتے تو وہ یقیناً ہمارے لیے مدت میں اضافہ کرتے۔

136۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَمَا بَدَا لَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ

حضرت یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبلتین (کی طرف منہ) کر کے نماز ادا کی۔ ایک دن عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میں خفین پر مسح کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی: کیا ایک

دن؟ فرمایا: ایک دن۔ پھر عرض کی: کیا دو دن؟ فرمایا: دو دن۔ پھر عرض کی: کیا تین دن؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو تو چاہے (یعنی ایام میں سے جتنے دن تو چاہے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن ابی مریم مصری نے اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب کی سند سے حضرت ابی بن عمارہ سے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ وہ سوال کرتے کرتے سات دنوں تک پہنچے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں جتنے دنوں کی تجھے حاجت ہو۔ اس کی اسناد میں اختلاف ہے اور قوی نہیں ہے اور اسے ابن ابی مریم اور یحییٰ بن اسحاق السیلحینی نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ (جوربین پر مسح کا بیان)

137۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو أُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور آپ ﷺ نے جورابوں اور نعلین پر مسح کیا (نعلین سے مراد ایسی جورابیں ہیں جن پر جوتی کی مقدار چمڑا لگا ہوا ہو) ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن مہدی یہ حدیث بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ سے معروف حدیث یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خفین پر مسح کیا اور یہ حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جورابوں پر مسح کیا۔ لیکن اس کی سند متصل اور قوی نہیں ہے اور حضرات علی بن ابی طالب، ابومسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم نے جورابوں پر مسح کیا اور حضرات عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔

138۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ وَقَالَ عَبَّادٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى كِظَامَةَ قَوْمٍ يَعْنِي الْمِيضَأَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمِيضَأَةَ وَالْكِظَامَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ

حضرت عباد نے کہا ہے کہ مجھے حضرت اوس بن ابی اوس ثقفی نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے نعلین اور قدموں پر مسح کیا اور عباد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ قوم کے کظامہ (کظامہ سے مراد وہ متعدد کنوئیں ہیں جو ایک دوسرے کے قریب کھودے جائیں اور انہیں اندر سے آپس میں ملا دیا جائے تا کہ پہلے کنوئیں سے اضافی

پانی دوسرے میں بالترتیب منتقل ہوتا جائے اور آخری کنوئیں میں جمع ہو کر سطح زمین پر بہنے لگے (بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد) پر تشریف لائے (اس کے مابعد الفاظ میں مسدد اور عباد دونوں متفق ہیں) اور مسدد نے کظامہ کا ذکر نہیں کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور نعلین اور قدموں پر مسح کیا۔

بَاب كَيْفَ الْمَسْحُ (مسح کی کیفیت کا بیان)

139۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ذَكَرَهُ أَبِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خفین پر مسح کرتے تھے اور محمد بن صباح کے علاوہ کسی نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے خفین کے ظاہر پر مسح کیا۔

140۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر دین رائے کے ساتھ ہوتا تو موزے کا نیچے والا حصہ مسح کے لیے اوپر والے کی نسبت زیادہ اولیٰ اور ارجح ہوتا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ خفین کے ظاہر پر مسح فرماتے تھے۔

حضرت اعمش نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہمیشہ یہ خیال کرتا رہا کہ پاؤں کے تلوؤں کو دھونا زیادہ اہم اور ارجح ہے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے موزوں کے ظاہر پر مسح کیا۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح یہ حدیث حضرت وکیع نے اعمش سے اس کی سند کے ساتھ بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خیال کرتا تھا کہ پاؤں کے نیچے والے حصے کو دھونا ان کے ظاہر کو دھونے سے زیادہ بہتر ہے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاؤں کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ وکیع نے کہا: مراد خفین کا ظاہر ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اسی طرح بیان کی ہے جیسے وکیع نے کی ہے اور ابوالسوداء نے

ابن عبد خیر کے واسطہ سے ان کے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اور اپنے قدموں کے ظاہر پر مسح کیا اور پھر فرمایا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں یقیناً یہ گمان کرتا کہ خفین کا باطن مسح کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اور آگے حدیث بیان کی (ابوداؤد نے کہا ہے کہ یزید بن عبد العزیز نے بھی اسی طرح یہ حدیث اعمش سے روایت کی ہے)۔

141۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفَّيْنِ وَأَسْفَلَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَجَاءٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ غزوہ تبوک (کے ایام) میں میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو وضو کرایا تو آپ ﷺ نے اپنے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ ثور نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے نہیں سنی۔

بَابٌ فِي الِانْتِضَاحِ (کپڑے پر پانی چھڑکنے کا بیان)

142۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ أَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلَى هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحَكَمُ أَوِ ابْنُ الْحَكَمِ

حضرت مجاہد نے حضرت سفیان بن حکم ثقفی یا حکم بن سفیان ثقفی سے حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضور نبی کریم ﷺ جب پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور کپڑے پر پانی چھڑک لیتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس سند پر ایک جماعت نے سفیان سے موافقت کی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ مراد حکم یا ابن حکم ہے۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے: انتضاح سے مراد وضو سے فارغ ہونے کے بعد وساوس کو دور کرنے کے لیے شرم گاہ کے مقابل کپڑے پر پانی چھڑکنا ہے۔ ھکذا قال ابن الاشاعۃ، عینی۔

143۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ

حضرت مجاہد نے بنی ثقیف کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے بول کیا اور پھر اپنی شرمگاہ پر (پانی کا) چھینٹا دیا۔

144۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ أَوِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ

حضرت مجاہد نے حکم یا ابن حکم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پیشاب

کیا پھر وضو فرمایا اور پھر اپنی شرمگاہ پر پانی کا چھینٹا دیا۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ (اس کا بیان کہ آدمی جب وضو کرے تو کیا کہے؟)

145۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خُدَّامَ أَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ إِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا قَدْ أَوْجَبَ فَقُلْتُ بَخٍ بَخٍ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ آنِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الرِّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی خدمت خود بجالاتے تھے اور اپنے اونٹ چرانے کے لیے باریاں لگا رکھی ہوتیں۔ پس ایک دن اونٹ چرانے کی میری باری تھی۔ میں انہیں شام کے وقت واپس لایا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ فرمارہے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو کوئی وضو کرے گا اور خوب اچھی طرح (یعنی پورے آداب کے ساتھ) وضو کرے گا اور پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے گا اور اپنے دل اور چہرے دونوں کو ان کی طرف متوجہ رکھے گا (یعنی پورے خشوع وخضوع اور آداب نماز کا لحاظ رکھتے ہوئے انہیں ادا کرے گا) تو اس نے جنت کو واجب کر لیا۔ تو میں نے انتہائی مسرت اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بخ بخ یہ کتنا عمدہ اور حسین (ضابطہ) ہے۔ تو میرے سامنے سے ایک آدمی نے کہا: اے عقبہ! جو اس سے پہلے تھا وہ اس سے بڑھ کر عمدہ تھا۔ جب میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پوچھا: اے ابا حفص! وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ابھی تیرے آنے سے تھوڑی دیر قبل آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے اور جب وضو سے فارغ ہو جائے تو یہ کہے: اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے اور جس سے چاہے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ معاویہ نے کہا کہ ربیعہ بن یزید ابوادریس سے اور انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔ حسین بن عیسیٰ، عبداللہ بن یزید المقری نے حیوہ بن شریح سے انہوں نے ابوعقیل عن ابن عمہ عن عقبہ بن عامر الجہنی عن النبی ﷺ کی سند سے اسی

طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں اونٹ چرانے کا ذکر نہیں کیا اور اس میں یہ ذکر کیا ہے کہ پس اس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر اپنی زبان سے کلمہ شہادت کہا۔ آگے معاویہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ (ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنے کا بیان)

146- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ أَبُو أَسَدِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

حضرت عمرو بن عامر البجلی سے روایت ہے کہ حضرت ابو اسد محمد بن عمرو نے بیان کیا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے اور ہم ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے۔

147- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو کیا تو ہمیں پانچ نمازیں پڑھائیں اور اپنے خفین پر مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بلاشبہ میں نے آپ کو وہ کام کرتے دیکھا ہے جو آپ نے پہلے نہیں کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عمداً ایسا کیا ہے۔

بَاب تَفْرِيقِ الْوُضُوءِ (وضو میں اعضاء کی تفریق کا بیان)

148- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ وَحْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ قَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَى قَتَادَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا درآنحالیکہ اس نے وضو کیا تھا اور ناخن کی جگہ کی مثل اپنے پاؤں کو چھوڑ دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ لوٹ جاؤ اور اچھے طریقے سے اپنا وضو کرو۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث جریر بن حازم سے معروف نہیں۔ اسے ابن وہب کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور

معقل بن عبید اللہ الجزری عن ابی الزبیر عن جابر عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح مروی ہے اور آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ اور اپنا وضو اچھے طریقے سے کر۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، یونس اور حمید نے حسن سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے حدیث قتادہ کی طرح بیان کی ہے۔

149۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُجَيْرٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَفِي ظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ قَدْرُ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے پاؤں کی پشت پر درہم کی مقدار کی جگہ خشک تھی جس تک پانی نہ پہنچا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ (حدث لاحق ہونے میں شک ہونے کا بیان)

150۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بْنِ خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

حضرت سعید بن المسیب اور حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو حالت نماز میں کوئی شے پاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے شک میں ڈال دیتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ نماز سے منہ نہ پھیرے یہاں تک کہ آواز سن لے یا اس کی بدبو پالے۔

151۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو اور وہ اپنی دبر میں کوئی حرکت پائے کہ حدث لاحق ہوا ہے یا نہیں اور اس پر یہ معاملہ مشکل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز سے نہ پھرے یہاں تک کہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن لے یا اس کی بدبو پالے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ (بوسہ لینے کے سبب وضو کا بیان)

152۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ إِبْرَاهِيمُ

التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد مَاتَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَلَمْ يَبْلُغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَانَ يُكْنَى أَبَا أَسْمَاءَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا بوسہ لیا اور پھر وضو نہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا: ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ یہ روایت مرسل ہے۔ اسی طرح فریابی وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم تیمی چالیس برس کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ وہ فوت ہو گئے اور ان کی کنیت ابو اسماء تھی۔

153۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا أَصْحَابٌ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ احْكِ عَنِّي أَنَّ هَذَيْنِ يَعْنِي حَدِيثَ الْأَعْمَشِ هَذَا عَنْ حَبِيبٍ وَحَدِيثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ يَحْيَى احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے اپنی ازواج میں سے ایک زوجہ کا بوسہ لیا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہ فرمایا۔ عروہ نے کہا کہ میں نے ان سے عرض کی: آپ کے سوا وہ کون ہو سکتی ہے؟ تو یہ سن کر وہ ہنس پڑیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث زائدہ اور عبدالحمید الحمانی نے سلیمان الاعمش سے روایت کی ہے۔ اعمش نے حدیث بیان کی ہے کہ ہمارے اصحاب نے عروہ مزنی کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہی مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یحییٰ بن سعید القطان نے ایک آدمی کو کہا: تو مجھ سے یہ دونوں حدیثیں نقل کر یعنی اعمش کی یہ حدیث جو حبیب سے مروی ہے اور اسی سند سے مستحاضہ کے بارے میں یہ حدیث کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔ یحییٰ نے کہا کہ تو مجھ سے یہ نقل کر کہ یہ دونوں حدیثیں لاشیء کے مشابہ ہیں (یعنی ضعیف ہیں)۔ ابوداؤد نے کہا: حضرت ثوری سے مروی ہے کہ حبیب نے ہمیں صرف عروہ مدنی کے واسطہ سے حدیث بیان کی ہے، عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث بیان نہیں کی اور حمزہ الزیات نے حبیب سے اور انہوں نے عروہ بن زبیر کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صحیح حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ (ذکر کو مس کرنے کے سبب وضو کا بیان)

154۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ

أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عروہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا اور ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ تو مروان نے کہا: ذکر کو مس کرنے سے بھی؟ تو عروہ نے کہا: میں اسے نہیں جانتا۔ تو مروان نے کہا: مجھے بسرہ بنت صفوان نے خبر دی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اپنے ذکر کو مس کیا تو اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ (اس میں رخصت کا بیان)

155۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ قَالَ بَضْعَةٌ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت قیس بن طلق نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا گویا کہ وہ بدو (جنگل کا رہنے والا) تھا اور اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ﷺ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں جو اپنے ذکر کو مس کرے، کیا وہ وضو کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اس کے بدن کا ایک ٹکڑا نہیں ہے؟ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہی حدیث ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ، ابن عیینہ، جریر الرازی نے محمد بن جابر سے اور انہوں نے قیس بن طلق اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے اسی سند اور معنی کے ساتھ روایت کی ہے اور الفاظ میں ''فی الصلوٰۃ'' کا اضافہ کیا ہے (یعنی حالت نماز میں اگر کسی نے ذکر کو مس کر بھی لیا تو اس کی نماز نہیں ٹوٹتی تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر یہ ناقص صلوٰۃ نہیں تو نماز سے باہر بدرجہ اولیٰ ناقص وضو نہیں)۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ (اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم ہونے کا بیان)

156۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت (کھانے سے) وضو لازم ہونے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد وضو کرو۔ پھر بکری کا گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: اس کے (کھانے کے بعد) وضو نہ کرو۔ پھر اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کا گھر اوران کی پناہ گاہ ہے۔ اور پھر بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں نماز پڑھو کیونکہ وہ جائے برکت ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيءِ وَغَسْلِهِ

کچے گوشت کو چھونے اور اسے دھونے سے وضو کرنے کا بیان

157۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعَمْرٌو أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ وَهُوَ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک غلام کے پاس سے گزرے۔ وہ بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ایک طرف ہو، میں تجھے دکھاتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک جلد اور گوشت کے درمیان داخل کر دیا اور اسے خوب اندر تک لے گئے یہاں تک کہ وہ بغل تک چھپ گیا پھر آپ ﷺ چلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ حضرت عروہ نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ نے پانی کو مس تک نہیں کیا اور اسے جلال بن میمون نے علی سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو عبدالواحد بن زیاد اور ابومعاویہ نے ہلال سے اور انہوں نے عطاء کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے مرسل ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ (مردار کو مس کرنے سے وضو نہ کرنے کا بیان)

158۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ (اس سے مراد مدینہ طیبہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر مدینہ طیبہ کی بلند زمین پر واقع بستیاں ہیں) کی کسی بستی میں بازار سے گزرے۔ آپ ﷺ کی دونوں اطراف میں لوگ جمع تھے۔ تو آپ کا گزر بھیڑ کے ایک مردہ بچے کے پاس سے ہوا جس کے کان بالکل چھوٹے تھے۔ تو آپ ﷺ نے اسے کان سے پکڑا اور پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ اس کے لئے ہو؟ پھر آگے حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ پر پکی ہوئی شے کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا بیان

159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

160 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّي زَادَ الْأَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِي وَفَى فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قَالَ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی مکرم علیہ السلام کے پاس مہمان بننے کی سعادت حاصل کی تو آپ علیہ السلام نے (بکری کی) ران بھوننے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ وہ بھونی گئی اور آپ علیہ السلام چھری لے کر میرے لیے اس سے گوشت کاٹنے لگے۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے نماز کے لیے بلایا۔ حضرت مغیرہ کا بیان ہے کہ آپ علیہ السلام نے چھری رکھ دی اور فرمایا: کیا ہوا اسے؟ اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ اور آپ علیہ السلام اٹھے اور نماز پڑھانے لگے۔ انباری نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: میری لبیں (مونچھیں) بڑھی ہوئی تھیں۔ تو آپ علیہ السلام نے مسواک رکھ کر انہیں کاٹ دیا، یا فرمایا: میں مسواک رکھ کر تیری ان لبوں کو کاٹ دوں گا۔

161 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے (بکری کا) کندھا کھایا پھر ہاتھوں کو بالوں سے بنے ہوئے کپڑے کے ساتھ صاف کیا جو اس کے نیچے بچھا ہوا تھا پھر اٹھے اور نماز پڑھائی۔

162 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم انْتَهَشَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے کندھے کا گوشت دانتوں کے ساتھ کاٹ کر تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

163 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزًا وَلَحْمًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے روٹی اور گوشت حضور نبی کریم ﷺ کے قریب کیا۔ تو آپ ﷺ نے تناول فرمایا پھر دعا مانگی اور وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور پھر وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھائی پھر بچا ہوا کھانا طلب فرمایا اور اس سے تناول فرمایا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے اٹھے اور وضو نہ کیا۔

164۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا اخْتِصَارٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو امروں میں سے آخری امر یہ تھا کہ آپ ﷺ نے ایسی شے تناول کرنے کے بعد وضو کرنا چھوڑ دیا جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہوتا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ پہلی حدیث کا اختصار اور خلاصہ ہے۔

فائدہ: جمہور علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان تمام روایات کے لیے ناسخ ہے جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اسے نسائی وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے۔

165۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي كَرِيمَةَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلُكُهَا حَتَّى أَحْرَمَ بِالصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت عبید بن ثمامہ المرادی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء ہمارے پاس مصر میں تشریف لائے۔ تو میں نے انہیں مصر کی مسجد میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: ہم سات یا چھ آدمی ایک آدمی کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہاں گزرے اور انہوں نے آپ ﷺ کو نماز کے لیے ندا دی۔ چنانچہ ہم نکل پڑے اور ہم ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ اس کی ہانڈی آگ پر تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تیری ہانڈی پک چکی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! تو آپ ﷺ نے اس سے گوشت کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کے لیے تکبیر کہہ دی اور میں آپ کی طرف دیکھتا رہا۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ (وضو لازم ہونے کا بیان)

166۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوُضُوءُ مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایسی شے کھانے کے بعد) وضو کرنا لازم ہے جسے آگ نے پکایا ہو۔

167۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَوَضَّأُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ أَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ أَخِي

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ نے انہیں بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ تو آپ نے انہیں ستو کا ایک پیالہ پلایا پھر انہوں نے پانی طلب کیا اور کلی کی۔ تو ام المومنین نے کہا: اے میرے بھانجے! کیا تو وضو نہیں کرے گا؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایسی شے کھانے کے بعد وضو کرو جسے آگ نے پکایا ہو یا مس کیا ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ زہری کی حدیث میں یا ابن اخی (اے میرے بھتیجے!) کے الفاظ ہیں۔

بَاب فِي الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ (دودھ پینے کے بعد وضو کا بیان)

168۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی طلب کیا اور کلی کی۔ پھر فرمایا: اس میں چکناہٹ ہے۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس میں رخصت کا بیان)٭

169۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِي شُعْبَةُ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ

حضرت توبہ العنبری سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو نہ کلی کی اور نہ ہی وضو کیا اور نماز پڑھائی۔ زید نے بیان کیا ہے کہ اس شیخ پر میری رہنمائی حضرت شعبہ نے کی ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الدَّمِ (خون نکلنے سے وضو کرنے کا بیان)

170۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْنِي فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَحَلَفَ أَنْ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أُهَرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْزِلًا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلٰى فَمِ الشِّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأٰى شَخْصَهُ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةٌ لِلْقَوْمِ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ حَتّٰى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ انْتَبَهَ[1] صَاحِبُهُ فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ هَرَبَ وَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدَّمِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمٰى قَالَ كُنْتُ[2] فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ایک آدمی نے مشرکین میں سے ایک آدمی کی بیوی کو مار دیا۔ تو اس نے قسم کھائی کہ میں باز نہیں آؤں گا یہاں تک کہ میں اصحاب محمد ﷺ میں سے کسی کا خون بہا دوں۔ چنانچہ وہ حضور ﷺ کے نشان پر آپ کے پیچھے نکل پڑا۔ آپ ﷺ نے ایک مقام پر نزول فرمایا اور ارشاد فرمایا: کون آدمی ہماری حفاظت کرے گا؟ پس مہاجرین اور انصار میں سے ایک آدمی کو بلایا گیا اور آپ نے انہیں فرمایا: تم گھاٹی کے سرے پر چلے جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں آدمی گھاٹی کے سرے پر پہنچ گئے۔ تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں وہ آدمی آیا۔ جب اس کی نظر اس (انصاری) پر پڑی تو اس نے پہچان لیا کہ یہ قوم کا محافظ اور نگران ہے۔ چنانچہ اس نے تیر مارا اور اس کے جسم میں پیوست ہو گیا اور انصاری نے وہ تیر نکال دیا، یہاں تک کہ مسلسل تین تیر آ کر لگے پھر اس نے رکوع اور سجدہ کیا پھر اس کا مہاجر ساتھی بیدار ہوا۔ پس جب اس نے پہچان لیا کہ اب یہ اس سے آگاہ ہو چکے ہیں تو بھاگ گیا۔ جب مہاجر ساتھ نے انصاری کا بہتا ہوا خون دیکھا تو کہا: سبحان اللہ، تو نے مجھے پہلا تیر لگنے کے ساتھ ہی کیوں نہ بیدار کر لیا؟ تو اس نے جواب دیا: میں ایک سورت تلاوت کر رہا تھا اور میں نے اس کی قراءت کے تسلسل کو توڑنا پسند نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ (نیند کے سبب وضو کا بیان)

171۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ

1۔ ایک نسخہ میں انبہ ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں إن کنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات (عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں) مشغول ہو گئے اور آپ ﷺ نے نماز کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے پھر ہم بیدار ہوئے پھر ہم سو گئے پھر ہم دوبارہ بیدار ہوئے پھر ہم سو گئے۔ بعدازاں آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے سوا کوئی نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔

172۔ حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ فِيهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَخْفِقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب عشاء کی نماز کے لیے انتظار کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعبہ نے حضرت قتادہ سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں (نیند کے غلبہ کے سبب) جھکتے رہتے تھے اور ابن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ سے دوسرے الفاظ میں اسے روایت کیا ہے۔

173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي حَاجَةً فَقَامَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَعَسَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوءًا

حضرت ثابت البنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میری ایک حاجت ہے۔ تو آپ ﷺ اٹھے اور اس سے سرگوشی کرنے لگے یہاں تک کہ قوم یا اس کے کچھ افراد اونگھنے لگے پھر آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی اور انہوں نے تازہ وضو نہ کیا۔

174۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَقَدْ نِمْتَ فَقَالَ إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَّادٌ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُهُ الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَى أَوَّلَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا شَيْئًا مِنْ هَذَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَحْفُوظًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي وَقَالَ شُعْبَةُ إِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ حَدِيثَ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَحَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ وَحَدِيثَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَذَكَرْتُ حَدِيثَ يَزِيدَ الدَّالَانِيِّ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَانْتَهَرَنِي اسْتِعْظَامًا لَهُ وَقَالَ مَا لِيَزِيدَ الدَّالَانِيِّ يُدْخِلُ عَلَى أَصْحَابِ قَتَادَةَ وَلَمْ يَعْبَأْ بِالْحَدِيثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے اور سو جاتے اور خراٹوں کی آواز آنے لگتی پھر آپ ﷺ قیام فرماتے اور نماز پڑھتے رہتے اور وضو نہ کرتے۔ تو میں نے عرض کی: آپ نے نماز پڑھی ہے اور وضو نہیں کیا حالانکہ آپ سو گئے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وضو کرنا اس پر لازم ہے جو پہلو کے بل لیٹ کر سو جائے۔ تو عثمان اور ہناد نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کیونکہ جب کوئی پہلو کے بل لیٹ جاتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ روایت کہ وضو کرنا اس پر واجب ہے جو پہلو کے بل لیٹ کر سو جائے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ اسے ابو خالد یزید الدالانی کے سوا کسی نے حضرت قتادہ سے روایت نہیں کیا اور اس کے اول حصہ کو ایک جماعت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ محفوظ تھے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ حضرت شعبہ نے کہا ہے کہ حضرت قتادہ نے ابوالعالیہ سے چار حدیثیں سنی ہیں: ایک یونس بن متی کی حدیث، دوسری نماز کے بارے میں ابن عمر کی حدیث، تیسری یہ حدیث کہ قضاۃ تین ہیں اور چوتھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث "حدثنی رجال مرضیون منهم عمر وارضاهم عندی عمر"۔

ابوداؤد نے بیان فرمایا: اور میں نے یزید دالانی کی حدیث کا تذکرہ امام احمد بن حنبل سے کیا ہے تو انہوں نے اس کی عظمت کے پیش نظر مجھے جھڑکا اور فرمایا: یزید دالانی کو کیا ہے کہ وہ اصحاب قتادہ پر کسی کو داخل کرے اور حدیث کی پرواہ نہ کرے۔

175۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرین کا بندھن دو آنکھیں (بیداری) ہیں۔ پس جو کوئی سو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ (اس شخص کے بارے حکم جو نجاست پر چلتا ہے)

176۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ فِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ نے فرمایا: ہم راستے میں نجاست پر چلنے کے سبب وضو نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بالوں اور کپڑوں کو سمیٹتے تھے (یعنی دوران نماز مٹی سے بچنے کے لیے ہم انہیں نہیں سمیٹتے تھے۔ بلکہ انہیں چھوڑ دیتے اور حالت سجدہ میں دیگر اعضاء کے ساتھ یہ بھی زمین پر لگتے تھے)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابراہیم بن ابی معاویہ نے اس بارے میں اعمش عن شقیق عن مسروق کی

سند سے بیان کیا ہے یا حدثه عنه فرمایا، عبد اللہ نے کہا اور ہناد نے عن شقیق یا حدثه عنه کہا۔

بَابُ مَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلَاةِ (اس شخص کا بیان جسے نماز میں حدث لاحق ہو جائے)

177۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو حالت نماز میں گوز آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز سے لوٹ جائے اور وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے (یعنی حدث لاحق ہونے کی صورت میں نماز سے باہر نکل آئے اور پھر وضو کے ساتھ اس کا اعادہ کرے)۔

بَابٌ فِي الْمَذْيِ (مذی کا بیان)

178۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ فَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک ایسا آدمی تھا جس کی مذی کثرت سے خارج ہوتی تھی تو میں (بار بار) غسل کرتا رہا یہاں تک کہ میری پیٹھ (کی جلد ٹھنڈے پانی کے استعمال کے سبب) پھٹ گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس کا ذکر حضور ﷺ سے کیا یا آپ کو بتایا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ایسا نہ کر، جب تو مذی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھو لیا کر اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے اور جب تو پانی (منی) ٹپکائے تو پھر غسل کیا کر۔

179۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِلْمِقْدَادِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَسَأَلَهُ الْمِقْدَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ[1] عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ

1۔ ایک نسخہ میں وجماعۃ نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَجَمَاعَةٌ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ أُنْثَيَيْهِ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھے کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہو اور اس سے مذی خارج ہو اس کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ میرے پاس آپ ﷺ کی صاحبزادی ہے اور مجھے آپ ﷺ سے پوچھتے ہوئے حیاء آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اس طرح پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور اسے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہیے۔

حضرت عروہ سے روایت منقول ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو فرمایا اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنے ذکر اور خصیتین کو دھولے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایک جماعت نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں ''الانثیین'' کا ذکر نہیں کیا ہے۔

180۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنَ الِاغْتِسَالِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے مذی کے سبب انتہائی تکلیف اور پریشانی تھی۔ اس کے سبب اکثر غسل کرتا تھا۔ تو میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے سبب تیرے لیے وضو کافی ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے ان کپڑوں کا کیا حکم ہے جن پر وہ لگ جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ کافی ہے کہ تو ہتھیلی پر پانی لے اور اپنے کپڑے میں سے جہاں تو اسے لگا ہوا دیکھے اس کے ساتھ دھو ڈال۔

181۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذَلِكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يَمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذَلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ

وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ

حضرت حرام بن حکیم نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شے کے بارے میں پوچھا جو غسل واجب کر دیتی ہے اور اس پانی کے بارے میں پوچھا جو پانی کے بعد رستا رہتا ہے (یعنی مذی)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مذی ہے اور ہر نر کی مذی خارج ہوتی ہے، پس تجھے چاہیے کہ اس کے سبب اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

182۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَذَكَرَ مُؤَاكَلَةَ الْحَائِضِ أَيْضًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میری بیوی میرے لیے حلال ہوتی ہے درآنحالیکہ وہ حائضہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو حصہ چادر (ازار) سے اوپر ہے (وہاں سے استمتاع) تیرے لیے جائز ہے اور انہوں نے حائضہ کے کھانے پینے کا بھی ذکر کیا اور آگے حدیث بیان کی۔

183۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدٍ الْأَغْطَشِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمْصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ يَعْنِي الْحَدِيثَ[1] بِالْقَوِيِّ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ عورت کے ان مقامات کے بارے میں پوچھا جو مرد کے لیے حلال ہوتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ازار سے اوپر ہیں (ان سے استمتاع صحیح ہے) اور اس سے بچنا افضل اور بہتر ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الْإِكْسَالِ (اکسال کا بیان)

184۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ ذَلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں کپڑوں کی قلت کے سبب (بغیر انزال کے دخول کے سبب) غسل نہ کرنے کی لوگوں کو رخصت دی تھی پھر آپ ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم ارشاد فرمایا اور اس سے (غسل نہ کرنے سے) منع فرما دیا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ ذلک کا اشارہ حدیث ''الماء من الماء'' کی طرف ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں هو یعنی الحدیث کے الفاظ نہیں ہے۔

185۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْبَزَّازُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللهِ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْاغْتِسَالِ بَعْدُ

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ بے شک یہ فتویٰ جو وہ دیا کرتے تھے کہ غسل منی نکلنے کے سبب واجب ہوگا، یہ ایک رخصت تھی جو رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں دی تھی پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

186۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی چاروں شاخوں (یعنی دو پنڈلیوں اور دورانوں) کے درمیان بیٹھ جائے اور اپنی شرمگاہ اس کی شرمگاہ کے ساتھ ملا دے (یعنی حشفہ فرج میں داخل ہو جائے) تو اس پر غسل واجب ہے۔

187۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پانی سے واجب ہوتا ہے (یعنی منی کا انزال ہونے سے غسل واجب ہوتا ہے)۔ حضرت ابو سلمہ اسی طرح کرتے تھے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَعُودُ (جنبی کے لیے (غسل سے قبل) دوبارہ جماع کرنے کا حکم)

188۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور تمام کے ساتھ مقاربت فرمائی اور آخر میں ایک غسل کیا۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح یہ حدیث ہشام بن زید نے حضرت انس سے، معمر نے قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس سے اور صالح بن ابی الاخضر نے الزہری سے پھر تمام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ (دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا بیان)

189۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَجْعَلُهُ

غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک رات اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس غسل کرتے رہے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ (تمام سے فراغت کرنے کے بعد) آپ ایک ہی بار غسل کیوں نہیں کر لیتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ پاکیزہ طیب اور طہارت کے لیے ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت انس کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

190 ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُعَاوِدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے (یعنی اس سے جماع کرے) پھر اس میں دوبارہ (جماع) کی خواہش پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ دونوں (جماعوں) کے درمیان وضو کر لے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ (حالت جنابت میں سونے کا بیان)

191 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کر اور اپنے ذکر کو دھولے پھر سو جا۔

بَابُ الْجُنُبِ يَأْكُلُ (جنبی کے لیے کھانے کا بیان)

192 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُورًا وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کبھی حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ اس طرح وضو فرماتے جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ یونس نے زہری سے اسی سند اور معنی کے ساتھ اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ جب آپ حالت جنابت میں کچھ کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو دھو لیتے۔ ابوداؤد

نے کہا: اس حدیث کو ابن وہب نے یونس سے روایت کیا ہے اور کھانے کے قصے کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے اور صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے اس طرح روایت کیا ہے جیسے ابن مبارک نے کہا ہے مگر اس میں انہوں نے ''عن عروۃ یا عن ابی سلمہ'' کہا ہے اور اس حدیث کو اوزاعی نے یونس سے انہوں نے زہری سے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضور ﷺ سے اس طرح بیان کیا ہے جیسے ابن مبارک نے کہا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يَتَوَضَّأُ الْجُنُبُ (جنبی کے لیے وضو کرنے کا بیان)

193۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حالت جنابت میں جب کبھی کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو وضو کرتے۔

194۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلٌ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جنبی کے لیے یہ رخصت دی ہے کہ وہ جب کھائے پیے یا سوئے تو وہ وضو کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن یعمر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک اور آدمی ہے اور حضرات علی بن ابی طالب، ابن عمر اور عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہم تمام نے کہا ہے کہ جنبی جب کچھ کھانے پینے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ (جنبی کے لیے غسل کو مؤخر کرنے کا بیان)

195۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَمْ يَخْفُتُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

حضرت غضیف بن حارث نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ

نے رسول اللہ علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ آپ غسل جنابت اول رات میں کرتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ علیہ السلام نے غسل جنابت کبھی اول رات میں کیا ہے اور کبھی آخر رات میں۔ تو میں نے کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھ دی۔ میں نے پھر پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ آپ وتر اول رات میں ادا کرتے تھے یا آخر رات میں؟ تو آپ نے جواب دیا: آپ علیہ السلام نے بسا اوقات وتر اول رات میں ادا کیے ہیں اور بسا اوقات آخر رات میں۔ تو میں نے کہا: ''اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة'' میں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ علیہ السلام کو دیکھا ہے آپ قرآن کریم بلند آواز سے پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ کبھی آپ علیہ السلام نے بلند آواز سے پڑھا ہے اور کبھی آہستہ آواز سے۔ تو میں نے کہا: ''اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة''۔

196۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ اس میں جس میں کتا ہو اور نہ اس میں جہاں جنبی ہو۔

فائدہ: امام خطابی نے معالم السنن میں کہا ہے کہ ملائکہ سے مراد رحمت و برکت کے فرشتے ہیں۔ ان سے مراد کراما کاتبین نہیں ہیں۔ فرمایا: ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو، مراد ذی روح شے کی تصویر ہے، چاہے وہ دیوار پر ہو یا پہنے ہوئے کپڑے پر۔

197۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي إِسْحَقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام (کبھی کبھار) پانی کو استعمال کیے بغیر حالت جنابت میں ہی سو جاتے تھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے: حسن بن علی واسطی نے کہا ہے: میں نے یزید بن ہارون کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابواسحاق کی اس حدیث میں وہم ہے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ (جنبی کے لیے قرآن پڑھنے کے حکم کا بیان)

198۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَجْهًا وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ

يَحْجُبُهُ أَوْ قَالَ يَحْجِزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو آدمی بھی تھے۔ ایک آدمی ہم میں سے تھا اور ایک بنی اسد سے تعلق رکھتا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک طرف بھیج دیا اور فرمایا: بلاشبہ تم دونوں مضبوط اور قوی الجثہ ہو۔ لہٰذا اپنے اپنے دین کے بارے میں خوب محنت اور کوشش کرو۔ پھر آپ اٹھے اور بیت الخلاء میں چلے گئے۔ جب باہر آئے تو پانی طلب کیا اور اس سے ایک چلو بھر لیا اور اس سے اپنے ہاتھوں کو دھولیا پھر آپ قرآن کریم پڑھنے لگے۔ تو لوگوں نے اسے ناپسند کیا (اور آپ سے بلاوضو پڑھنے کے بارے استفسار کیا)۔ تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے اور ہمیں قرآن کریم پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے تھے اور جنابت کے سوا کوئی شے آپ کے لئے قرآن کریم پڑھنے سے مانع نہیں ہوتی تھی۔

فائدہ: حدیث طیبہ سے صراحۃً یہ معلوم ہو رہا ہے کہ حالت حدث میں قرآن کریم پڑھنا درست ہے جبکہ حالت جنابت میں قراءت قرآن ممنوع ہے۔ اسی طرح حالت حیض میں بھی قراءت قرآن ممنوع ہے کیونکہ اس کا حدث حدث جنابت سے زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔ یہی قول امام خطابی اور دیگر اکثر علماء کا ہے اور جہاں تک قرآن کریم کو مس کرنے اور اس سے دیکھ کر پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بغیر طہارت کے جائز نہیں۔ جیسا کہ دار قطنی میں حدیث مروی ہے: عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه و سلم کتب الی اهل الیمن کتابا و کان فیه لایمس القرآن الا طاهر (عون المعبود صفحہ 91، هکذا فی العینی)

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ (جنبی کے مصافحہ کرنے کا بیان)

199۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ(1)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان سے ملے اور (مصافحہ) کے لیے آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی: میں جنبی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مسلمان نجس (ناپاک) نہیں ہوتا۔

200۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَاخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي بَكْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے کسی راستے میں رسول اللہ ﷺ مجھ سے ملے اور میں

1۔ ایک نسخہ میں لَيْسَ بِنَجَسٍ ہے۔

حالت جنابت میں تھا تو میں پیچھے ہٹ کر چلا گیا اور جا کر غسل کیا۔ پھر حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تو کہاں گیا تھا؟ میں نے عرض کی: میں جنبی تھا۔ لہٰذا میں نے یہ ناپسند کیا کہ طہارت اور پاکیزگی کے بغیر آپ کی مجالست اختیار کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بلاشبہ مسلمان نجس نہیں ہوتا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ بشر کی حدیث میں ہے: حدثنا حمید حدثنی بکر۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ (جنبی کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان)

201۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَفْلَتُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ

حضرت جسرہ بنت دجاجہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اس وقت صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان گھروں کے دروازے مسجدوں سے پھیر دو۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے اور قوم نے ابھی کچھ بھی نہیں کیا تھا اس امید پر کہ ان کے لئے رخصت نازل ہوگی۔ پھر (کچھ وقت کے بعد) آپ ﷺ ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: ان کے گھروں کے رخ مسجد سے پھیر دو کیونکہ میں کسی حائضہ عورت اور کسی جنبی آدمی کے لیے مسجد حلال نہیں کروں گا (یعنی انہیں مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ افلت بن خلیفہ کو ہی فلیت العامری بھی کہا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ (جنبی کے بھول کر قوم کو نماز پڑھانے کا بیان)

202۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ فَكَبَّرَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ[1] وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ[2] إِلَى الْقَوْمِ أَنِ اجْلِسُوا فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَاهُ

1۔ ایک نسخہ میں ابن عوف ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں بیدہ نہیں ہے۔

مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ كَبَّرَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اور تکبیر تحریمہ کا ارادہ کیا) پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر آپ علیہ تشریف لائے اور آپ علیہ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حماد بن سلمہ نے اسی سند اور معنی کے ساتھ حدیث کو بیان کیا اور حدیث کی ابتدا میں کہا ہے: ''پس آپ علیہ نے تکبیر تحریمہ کہی'' اور حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ ''جب آپ علیہ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: بلاشبہ میں بھی بشر ہوں اور میں جنبی تھا۔'' ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایوب، ابن عون اور ہشام نے محمد سے مرسل نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ علیہ نے تکبیر کہی اور پھر اشارہ فرمایا: قوم کی طرف کہ تم بیٹھ جاؤ اور خود تشریف لے گئے اور غسل فرمایا۔ اسی طرح اس حدیث کو مالک نے اسماعیل بن ابی حکیم سے اور انہوں نے عطاء ابن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ نے اپنی نماز کی تکبیر کہی۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح مسلم بن ابراہیم نے روایت کیا ہے کہ ابان نے یحییٰ سے اور انہوں نے ربیع بن محمد سے اور انہوں نے حضور علیہ سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ نے تکبیر کہی۔

203۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ ح وحَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْأَزْرَقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ إِمَامُ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَقَامِهِ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ حَرْبٍ وَقَالَ عَيَّاشٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور لوگوں نے اپنی صفیں باندھ لیں تو اتنے میں رسول اللہ علیہ (اپنے کاشانہ اقدس سے) باہر تشریف لائے یہاں تک کہ جب آپ اپنے مقام پر آ کر کھڑے ہو گئے تو آپ کو یاد آیا کہ آپ نے غسل نہیں کیا۔ پس آپ علیہ نے لوگوں سے فرمایا: تم اپنی جگہ ٹھہرو پھر آپ علیہ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آئے پھر آپ ہماری طرف تشریف لے آئے درآنحالیکہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ تحقیق آپ علیہ نے غسل فرمایا اور ہم صفیں باندھے کھڑے تھے۔ یہ ابن حرب کے الفاظ ہیں اور عیاش نے اپنی حدیث میں کہا ہے۔ پس ہم کھڑے ہو کر انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ علیہ ہماری طرف تشریف لائے اس حال میں کہ آپ علیہ نے غسل فرمایا تھا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ فِي مَنَامِهِ (اس آدمی کا بیان جو حالت خواب میں تری پاتا ہے)

204۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ

يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ الْمَرْأَةُ تَرَى ذَلِكَ أَعَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو تری کو پاتا ہے اور اسے احتلام یاد نہیں ہوتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کرے۔ اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن وہ (کپڑوں پر) تری کے آثار نہیں پاتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر کوئی غسل نہیں ہے۔ پھر ام سلیم نے کہا: عورت بھی اسی طرح دیکھتی ہے کیا اس پر بھی غسل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بلاشبہ عورتوں (کے احکام) مردوں (کے احکام) کی مثل ہیں۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ (اس کا بیان کہ عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے)

205۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيَّةَ هِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي النَّوْمِ[1] مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ أَمْ لَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَا عَائِشَةُ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَى عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَوَافَقَ الزُّهْرِيَّ مُسَافِعٌ الْحَجَبِيُّ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَمَّا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم انصاریہ والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے حیاء نہیں کرتا، آپ کا کیا خیال ہے کہ جب عورت حالت نیند میں وہی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے گی یا نہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب وہ تری پائے تو غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سو میں اس کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا: تجھ پر افسوس ہے کہ کیا عورت بھی دیکھتی ہے؟ تو پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو پھر یہ مشابہت کہاں سے آجاتی ہے (یعنی بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے یا کبھی ماں کے مشابہ تو اس کا سبب یہ ہے کہ پانی کا نزول دونوں سے ہوتا ہے) ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح یہ حدیث عقیل، زبیدی، یونس، ابن اخی الزہری اور ابراہیم ابن ابی الوزیر نے مالک سے اور انہوں نے زہری سے بیان کی ہے اور زہری کی موافقت مسافع الحجبی نے کی ہے اور انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

1۔ ایک نسخہ میں المنام ہے۔

رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

لیکن ھشام بن عروہ نے اس طرح سند بیان کی ہے: عن عروۃ عن زینب بنت ابی سلمہ عن ام سلمۃ کہ ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔

بَابٌ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزِئُ فِي الْغُسْلِ
پانی کی اس مقدار کا بیان جو غسل کے لیے کافی ہوتی ہے

206۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ[1] هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيهِ قَدْرُ الْفَرَقِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الْفَرَقُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ قَالَ فَمَنْ قَالَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِمَحْفُوظٍ قَالَ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرِطْلِنَا هَذَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا فَقَدْ أَوْفَى قِيلَ الصَّيْحَانِيُّ ثَقِيلٌ قَالَ الصَّيْحَانِيُّ أَطْيَبُ قَالَ لَا أَدْرِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل جنابت کرتے تھے جو فرق کے برابر تھا۔ ابوداؤد نے کہا: معمر نے زہری سے اس حدیث میں روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرتے تھے۔ اس میں فرق کی مقدار پانی آتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے حضرت مالک کی حدیث کی طرح اسے بیان کیا ہے (یعنی پہلی روایت کی طرح)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک فرق میں سولہ رطل ہوتے ہیں اور میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب کا صاع پانچ رطل اور ایک رطل کے تہائی کے برابر ہے۔ فرمایا: جنہوں نے یہ کہا ہے کہ ایک صاع آٹھ رطل کے برابر ہوتا ہے تو وہ قول غیر محفوظ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے امام احمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس نے صدقہ فطر ہمارے اس رطل کے ساتھ دیا یعنی ایک صاع برابر پانچ رطل اور ایک رطل کے تہائی کے تو اس نے پورا پورا ادا کیا۔ آپ سے کہا گیا کہ صیحانی (مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی ایک قسم) بوجھل ہوتی ہے۔ تو فرمایا: صیحانی عمدہ اور بہتر ہے۔ ساتھ کہا: میں نہیں جانتا۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ (غسل جنابت کا بیان)

207۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں وَاحِدٍ نہیں ہے۔

مُطْعِمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا

حضرت سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں غسل کروں تو میں اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیا (یعنی دونوں ہتھیلیاں پانی سے بھر کر سر پر ڈالتا ہوں)۔

208۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ مِنْ(1) نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفَّيْهِ(2) فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو ایسے برتن کی طرح کوئی شے طلب کرتے جس میں دودھ دوہا جاتا ہے پھر ہاتھ میں لیتے اور پہلے اپنے سر کی دائیں جانب پانی ڈالتے پھر بائیں جانب پھر اسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ پکڑتے اور اس کے ساتھ اپنے سر پر پانی ڈالتے۔

209۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضُّفُرِ

حضرت جمیع بن عمیر جو بنی تیم اللہ بن ثعلبہ میں سے تھے، نے بیان کیا ہے کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو ان دونوں میں سے کسی نے آپ سے پوچھا: تم لوگ غسل کے وقت کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس طرح وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے پھر اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے تھے اور ہم مینڈھیوں کی وجہ سے پانچ بار اپنے سروں پر پانی بہاتی تھیں۔

210۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاشِحِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ(3) وَقَالَ مُسَدَّدٌ غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرُبَّمَا كَنَتْ عَنِ الْفَرْجِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ الْبَشَرَةَ أَوْ أَنْقَى الْبَشَرَةَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَضَلَ فَضْلَةٌ صَبَّهَا عَلَيْهِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تھے، سلیمان

1۔ ایک نسخہ میں من نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں بکفہ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں علی شمالہ نہیں ہے۔

نے کہا: آپ غسل میں شروع ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ پانی انڈیلتے اور مسدد نے کہا: آپ اپنے ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ پر برتن کے ساتھ پانی انڈیلتے۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے (اس پر دونوں متفق ہیں)۔ مسدد نے کہا: آپ اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلتے۔ بسا اوقات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے شرمگاہ کا ذکر کنایۃً کیا ہے۔ پھر آپ وضو کرتے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر آپ برتن میں اپنے ہاتھ داخل کرتے اور اپنے بالوں کا خلال کرتے یہاں تک کہ جب آپ دیکھتے کہ پانی ساری جلد تک پہنچ گیا ہے، یا اس نے جلد کو صاف کر دیا ہے تو پھر اپنے سر پر تین بار پانی انڈیلتے اور جب بھی پانی بچ جاتا تو اسے بھی اپنے اوپر بہا دیتے۔

211۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِكَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَافِغَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَإِذَا أَنْقَاهُمَا أَهْوَى بِهِمَا إِلَى حَائِطٍ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوءَ وَيُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں سے شروع کرتے اور انہیں دھوتے پھر اپنے جوڑوں (یعنی وہ مقامات جہاں میل جم جاتی ہے مثلاً ران، بغلیں اور کہنیاں وغیرہ) کو دھوتے اور ان پر پانی بہاتے اور جب انہیں صاف کر چکتے تو انہیں دیوار پر رگڑتے پھر وضو شروع کرتے اور پھر اپنے سر پر پانی بہاتے۔

212۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُرِيَنَّكُمْ أَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

حضرت شعبی نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیوار پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کے نشان دکھا دوں جہاں آپ غسل جنابت کرتے تھے۔

213۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى فَرْجِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَغَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ الْمِنْدِيلَ فَلَمْ يَأْخُذْهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْ جَسَدِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ كَانُوا لَا يَرَوْنَ بِالْمِنْدِيلِ بَأْسًا وَلَكِنْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ دَاوُدَ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ لِلْعَادَةِ فَقَالَ هَكَذَا هُوَ وَلَكِنْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي هَكَذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا جس سے آپ غسل جنابت کریں گے۔ تو آپ ﷺ نے برتن کو اپنے دائیں ہاتھ پر انڈیلا اور

دونوں ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا پھر اپنی شرمگاہ پر پانی انڈیلا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا اور پھر دونوں کو دھویا پھر کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا پھر اپنے سر اور جسم پر پانی انڈیلا پھر ایک طرف ہٹ کر اپنے پاؤں کو دھویا پھر میں نے آپ علیہ السلام کو رومال پیش کیا لیکن آپ نے نہ لیا اور آپ علیہ السلام اپنے جسم سے پانی جھاڑنے لگے۔ میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم سے کیا تو انہوں نے کہا: وہ رومال (تولیہ) کے استعمال میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے، البتہ عادۃً وہ ناپسند کرتے تھے۔ مسدد نے کہا: میں نے عبداللہ بن داؤد سے کہا: کیا صحابہ عادۃً ناپسند کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: یہ اسی طرح ہے اور میں نے اپنی کتاب میں بھی اسی طرح پایا ہے۔

214۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي كَمْ أَفْرَغْتُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَطَهَّرُ

حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات بار پانی بہاتے تھے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ بھول گئے کہ کتنی بار پانی ڈالا ہے۔ تو آپ نے مجھ سے پوچھا۔ تو میں نے کہا: میں تو نہیں جانتا۔ تو فرمایا: تیری ماں نہ ہو، تیرے لیے جاننے سے کون سی شے مانع ہے؟ پھر آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے پھر فرماتے: اسی طرح رسول اللہ علیہ السلام طہارت اور پاکیزگی حاصل کرتے تھے۔

215۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ نمازیں پچاس تھیں، غسل جنابت سات بار دھونا تھا اور کپڑے سے پیشاب کو بھی سات بار دھونا تھا (یعنی اگر کپڑے پر پیشاب لگ جاتا تو اسے پاک کرنے کے لیے سات بار دھونے کی ضرورت ہوتی تھی)۔ پس رسول اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ کردی گئیں، غسل جنابت میں بدن کو صرف ایک بار دھونے کا حکم دیا گیا اور اسی طرح کپڑے پر پیشاب لگنے کی صورت میں اسے بھی ایک بار دھونے کا حکم دیا گیا۔

216۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا تم بالوں کو دھوؤ اور جلد کو اچھی طرح صاف کرو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حارث بن وجیہ کی حدیث منکر ہے اور وہ ضعیف ہے۔

217۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسل جنابت کے وقت ایک بال کی جگہ چھوڑ دی، اسے نہ دھویا اس کے بدلے اسے جہنم میں کئی گنا عذاب دیا جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اسی وجہ سے میں اپنے سر (کے بالوں) کے ساتھ دشمن کا سا سلوک کرتا ہوں۔ آپ نے یہ جملہ تین بار کہا اور آپ اپنے بال کٹوا دیا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)۔

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ (غسل کے بعد وضو کرنے کا بیان)

218۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ وَلَا أَرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوءًا بَعْدَ الْغُسْلِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرتے تھے اور پھر دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) اور صبح کی نماز (فجر کے فرض) ادا فرماتے تھے اور غسل کے بعد نیا وضو کرتے ہوئے میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ
کیا عورت غسل کے وقت اپنے بال کھولے گی؟

219۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ زُهَيْرٌ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضُفُرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تُحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ وَاغْمِزِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ

حضرت زہیر نے بیان کیا ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے سر کے بال انتہائی سختی اور مضبوط گندھے ہوئے ہیں، کیا غسل جنابت کے لیے میں انہیں کھولوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ کافی ہے کہ تو دونوں ہتھیلیاں پانی سے بھر کر تین بار اس پر ڈال دے۔ زہیر نے کہا: تو اس پر ایک

ہاتھ کے تین چلو بھر کر پانی ڈال دے پھر سارے جسم پر پانی بہادے۔ جب تو نے ایسا کرلیا تو تو پاک ہو جائے گی۔

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک عورت ان کے پاس آئی۔ اسامہ نے مذکورہ حدیث بیان کی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں نے اس عورت کے لیے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آگے اسامہ نے مذکورہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا کہ ہر چلو کے ساتھ اپنے بالوں کی مینڈھیوں کو خوب نچوڑے۔

220۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ هَكَذَا تَعْنِي بِكَفَّيْهَا جَمِيعًا فَتَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا وَأَخَذَتْ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَصَبَّتْهَا عَلَى هَذَا الشِّقِّ وَالْأُخْرَى عَلَى الشِّقِّ الْآخَرِ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کو جب جنابت لاحق ہوجاتی تو وہ دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے اس طرح تین چلو پانی لیتی اور اسے اپنے سر پر انڈیل لیتی اور پھر ایک ہاتھ کے ساتھ پانی لیتی اور اسے ایک طرف پر انڈیلتی اور دوسری بار لے کر دوسری طرف پر ڈال لیتی۔

221۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحِلَّاتٌ وَمُحْرِمَاتٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم غسل کرتی تھیں درآنحالیکہ ہمارے سر پر ضماد (لیپ وغیرہ) لگا ہوتا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتیں درآنحالیکہ کبھی بغیر احرام کے ہوتیں اور کبھی حالت احرام میں۔

222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَفْتَانِي جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمُ اسْتَفْتَوُا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتَّى يَبْلُغَ أُصُولَ الشَّعْرِ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ لِتَغْرِفْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا

حضرت شریح بن عبید نے بیان کیا ہے کہ حضرت جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے بارے میں مجھے فتویٰ دیا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے فتویٰ طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مرد کے لیے (لازم ہے) کہ وہ اپنے سر (کے بالوں) کو کھولے اور اسے دھوئے تاکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے اور رہی عورتیں، تو ان کے لیے بالوں کو نہ کھولنے میں کوئی حرج نہیں عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالے۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ أَيُجْزِئُهُ ذَلِكَ

جنبی کے لیے اپنے سر کو خطمی کے ساتھ دھونے کا بیان

223۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَائَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذَلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خطمی کے ساتھ اپنے سر کو دھوتے تھے درآنحالیکہ آپ جنبی ہوتے، اسے کافی جانتے تھے اور اس پر مزید پانی نہ بہاتے تھے۔

بَاب فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ

مرد اور عورت کے درمیان بہنے والے پانی کا بیان

224۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَائَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ يَصُبُّ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ يَصُبُّهُ عَلَيْهِ

اس کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہتھیلی پانی میں سے لیتے تھے۔ آپ اسے مجھ پر انڈیل دیتے پھر پانی سے ایک ہتھیلی لیتے اور اسے اپنے اوپر ڈال لیتے۔

بَاب فِي مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا

(حیض والی عورت کے ساتھ کھانے اور رہن سہن کا بیان)

225۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ الْمَرْأَةُ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی کسی عورت کو جب حیض آتا تو وہ اسے گھر سے نکال دیتے اور گھر میں نہ اسے اپنے ساتھ کھلاتے اور نہ پلاتے اور نہ اس کے ساتھ رہن سہن رکھتے۔ پس رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو رب کریم نے یہ آیت نازل فرمائی: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ الی آخر الآیۃ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھو اور ان کے ساتھ وطی کے سوا جمیع معاملات کرو۔ تو یہودیوں نے کہا: یہ آدمی ہمارے امور میں سے کسی کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر اس میں ہماری مخالفت کرتا

ہے۔ پس حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہودی اس طرح کہتے ہیں۔ کیا ہم حالت حیض میں ان کے ساتھ وطی نہ کیا کریں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ کو ان دونوں پر غصہ آیا ہے۔ پس وہ دونوں نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس کہیں سے دودھ کا تحفہ پیش ہوا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلا بھیجا اور انہیں دودھ پلایا۔ تب ہمیں یقین ہوا کہ آپ کو غصہ ان پر نہیں تھا۔

226۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُعْطِيهِ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ وَأَشْرَبُ الشَّرَابَ فَأُنَاوِلُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ہڈی سے دانتوں کے ساتھ گوشت اتارتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور پھر میں حضور نبی کریم ﷺ کو پیش کرتی تو آپ ﷺ اپنا دہن مبارک اس جگہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا تھا اور میں پانی پی کر (پیالہ) آپ ﷺ کو پیش کرتی تو آپ ﷺ اپنا دہن مبارک اس جگہ رکھتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔

227۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر میری گود میں رکھتے تھے اور قرآن کریم پڑھتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابٌ فِي الْحَائِضِ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ (حائضہ کا مسجد سے کوئی چیز اٹھا کر دینے کا بیان)

228۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد سے سجدہ گاہ (چٹائی) اٹھا کر مجھے دے دو۔ تو میں نے عرض کی: میں تو حائضہ ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھوں میں نہیں ہے۔

فائدہ: اس میں مقصود مسجد سے باہر کھڑے ہو کر اندر سے چٹائی اٹھانا ہے نہ کہ حالت حیض میں مسجد میں داخل ہونا مراد ہے۔ اور اس حالت میں فقط ہاتھ داخل کر کے کوئی شے اندر رکھنا یا باہر لانا ممنوع نہیں ہے۔ (عون المعبود صفحہ 108، هكذا فی بذل المجهود صفحہ 273)

بَابٌ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ (حائضہ کے نمازیں قضا نہ کرنے کا بیان)

229۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ لَقَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ

حضرت معاذہ (بنت عبداللہ) سے روایت ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ (ایام حیض کی) نمازوں کی قضا کرے گی؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ تحقیق ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حائضہ ہوتی تھیں۔ لیکن (نمازوں کی) قضا نہیں کرتی تھیں اور نہ ہمیں قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔ معاذہ العدویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے (لیکن سفیان بن عبدالملک کی سند کے ساتھ جو روایت آپ سے مروی ہے) اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ (حائضہ سے مقاربت اختیار کرنے کا بیان)

230۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو حالت حیض میں اپنی بیوی کے قریب آتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے گا۔'' ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح روایت صحیح ہے: ایک دینار یا نصف دینار۔ اور بسا اوقات شعبہ نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا۔

231۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کوئی حیض کے ابتدائی ایام میں بیوی کے قریب گیا ہو تو اس پر ایک دینار ہے اور جو انقطاع خون کے وقت قریب گیا تو اس پر نصف دینار ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح ابن جریج نے عبدالکریم سے اور انہوں نے مقسم سے روایت کیا ہے۔

232۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بُذَيْمَةَ عَنْ

مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مُرْسَلًا وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ وَهَذَا مُعْضَلٌ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی زوجہ سے مقاربت کرے اس حال میں کہ وہ حائضہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نصف دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح علی بن بذیمہ نے مقسم سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ (ابوداؤد نے کہا ہے) کہ اس حدیث کو اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے اور انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: میں اسے حکم دیتا ہوں کہ وہ ایک دینار کے دوخمس صدقہ کرے۔ اور یہ روایت معضل ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ

حائضہ عورت سے جماع کے سوا استمتاع کا بیان

233۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام اپنی ازواج میں سے کسی سے (جماع کے سوا) مباشرت (ملامست وغیرہ) کرتے تھے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی جبکہ اس پر نصف رانوں یا گھٹنوں تک چادر ہوتی اور اس طرح عورت جماع سے رکی رہتی۔

234۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجُهَا وَقَالَ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا

حضرت اسود سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام ہم سے کسی کو حکم دیتے تھے جبکہ وہ حائضہ ہوتی کہ وہ چادر باندھ لے پھر اس کا خاوند اس کے ساتھ مضاجعت (ایک بستر پر ساتھ ساتھ لیٹنا) کرسکتا ہے اور ایک بار فرمایا: مباشرت (بوس وکنار اور ملامست وغیرہ) کرسکتا ہے۔

235۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى[2] فِيهِ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ

حضرت خلاس الہجری نے کہا: میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور رسول اللہ

1۔ ایک نسخہ میں وھذا معضل نہیں ہے۔　　2۔ ایک نسخہ میں ثم یصلی ہے۔

ﷺ ایک ہی چادر میں رات گزارتے تھے حالانکہ مجھے حیض جاری ہوتا۔ اگر مجھ سے کوئی شے چادر کو لگ جاتی تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھوڈالتے اور اس سے (آگے اور پیچھے) تجاوز نہ کرتے پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے اور اگر آپ ﷺ کے کپڑے کو مجھ سے کوئی شے لگ جاتی تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھوڈالتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے اور پھر اسی جگہ نماز پڑھ لیتے۔

236۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ قَالَ إِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ قَالَتْ أُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَ فَمَضَى إِلَى مَسْجِدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد تَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِهِ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ ادْنِي مِنِّي فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ وَإِنْ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلَى فَخِذِي وَحَنَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى دَفِئَ وَنَامَ

حضرت عمارہ بن غراب نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ہے کہ اس نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی ہے حالانکہ وہ اور اس کا خاوند ایک ہی بستر پر ہوتے ہیں؟ تو ام المومنین نے فرمایا: میں تجھے وہ بتاتی ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ آپ ﷺ داخل ہوئے اور اپنی مسجد کی طرف گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس سے مراد آپ ﷺ کے گھر کی مسجد (جائے نماز) ہے اور آپ ﷺ واپس نہیں پھرے یہاں تک کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی اور آپ ﷺ کو سردی ستانے لگی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آجا۔ تو میں نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رانیں کھول دے۔ پس میں نے رانیں کھول دیں۔ تو آپ ﷺ نے اپنا رخسار اور سینہ میری رانوں پر رکھ دیا اور میں آپ ﷺ پر جھک گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کو گرمائش محسوس ہوئی اور آپ ﷺ سو گئے۔

237۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهُرَ

حضرت ام ذرہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب مجھے حیض آتا تو میں بستر سے چٹائی پر اتر جاتی پھر رسول اللہ ﷺ کے قریب نہ جاتی یہاں تک کہ پاک ہو جاتی۔

238۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقَى عَلَى فَرْجِهَا ثَوْبًا

حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب حیض والی زوجہ سے کسی شے (استمتاع) کا ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے۔

239۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا فِي فَوْحِ حَيْضَتِنَا أَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے حیض کی شدت کے وقت ہمیں چادر باندھنے کا حکم دیتے تھے پھر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنے شہوانی جذبات کو روکنے کا اختیار رکھتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے جذبات پر اختیار رکھتے تھے (یعنی تم میں سے جو جماع سے باز رہنے پر قادر نہ ہو اسے حائضہ عورت کے ساتھ مقاربت اختیار نہیں کرنی چاہیے)۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي عِدَّةِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ

مستحاضہ عورت کے احکام کا بیان

240۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْهُنَّ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَبِمَعْنَاهُ قَالَ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ وَتَغْتَسِلُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّى الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتْ اسْتُحِيضَتْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو خون جاری رہتا تھا تو اس کے بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس عارضہ کے لاحق ہونے سے قبل مہینے میں جتنے دن اور رات اسے حیض کا خون آتا تھا اسے چاہیے کہ وہ انہیں شمار کرلے اور پھر ہر مہینے ان دنوں کی مقدار نماز چھوڑ دے۔ جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور مضبوطی کے ساتھ (لنگوٹ باندھ لے) اور پھر نماز پڑھتی رہے۔

سلیمان بن یسار نے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت کو

خون جاری رہتا تھا۔ آگے مذکورہ حدیث کی ہم معنی روایت بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اس کے (مقررہ) ایام گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے۔ اور آگے اسی طرح روایت چلائی۔ نافع نے لیث کی سند کے ساتھ اسی حدیث کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے: ''اسے چاہیے کہ وہ مقررہ ایام کی تعداد کے مطابق نمازیں ترک کر دے پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو وہ غسل کر کے کپڑے کے ساتھ لنگوٹ کس لے اور نماز پڑھتی رہے۔ سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی قصہ بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے: اسے چاہیے کہ وہ معینہ ایام میں نماز چھوڑتی رہے اور ان کے سوا بقیہ ایام میں غسل کرے، کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں جس مستحاضہ کا ذکر ہے۔ حماد بن زید نے ایوب سے اس کا نام فاطمہ بنت ابی حبیش ذکر کیا ہے۔

241۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَرَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافِ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي آخِرِهَا وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس کے کپڑے دھونے کے برتن کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اتنے (دنوں تک نماز سے) رکی رہ جتنی مقدار تجھے حیض روکے رکھتا تھا پھر غسل کر لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ قتیبہ نے اس حدیث کو جعفر بن ربیعہ کی حدیث کی مانند بیان کرتے ہوئے اس کے آخر میں روایت کیا ہے اور علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا: جعفر بن ربیعہ۔

242۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور خون (استحاضہ) کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بلاشبہ یہ رگ کا خون ہے، پس تو دیکھ (انتظار کر) جب تجھے حیض آ جائے تو تو نمازیں نہ پڑھنا اور جب تیرے حیض (کے دن) گزر جائیں تو تو پاک ہو جا۔ پھر دو حیضوں کے درمیان جتنے ایام ہیں ان میں نمازیں پڑھتی رہ۔

243۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءُ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا أَمَرَتْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَّاظِ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَرَوَتْ قَمِيرُ بِنْتُ عَمْرٍو زَوْجُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَرَوَى أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ سَوْدَةَ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرْئِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَطَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَكَذَلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء کو کہا، یا حضرت اسماء نے مجھے بتایا کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش نے انہیں کہا کہ وہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اتنے ایام بیٹھی رہے جتنے دن اس سے قبل بیٹھا کرتی تھی (یعنی حیض کے معینہ دنوں میں نماز روزے سے رکی رہے) پھر غسل کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے زہری عن عمرۃ عن عائشہ کی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ کا خون آتا تھا تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے حیض کے ایام کی مقدار نمازیں چھوڑ دے۔ اور یہ ابن عیینہ کا وہم ہے کیونکہ حفاظ نے جو حدیث زہری سے نقل کی ہے اس میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں جو سہیل بن ابی صالح نے ذکر کیا ہے اور حمیدی نے یہ حدیث ابن عیینہ سے نقل کی ہے۔ اس میں بھی ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑنے کا ذکر نہیں ہے اور قمیر بنت عمرو زوجہ مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار نمازیں ترک کرے گی اور پھر غسل

کرے گی۔ عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مستحاضہ کو اپنے حیض کے دنوں کی مقدار نمازیں چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور ابوالبشر جعفر بن ابی وحشیہ نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہ ام حبیبہ بنت ابی حبیش مستحاضہ ہوئیں۔ اور آگے مذکورہ روایت کی مثل روایت ذکر کی۔ اور شریک نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے باپ اور دادا کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑ دے گی بعد ازاں غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔ اور حضرت سعید بن جبیر نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار بیٹھی رہے گی (یعنی نماز روزے سے رکی رہے گی) اسی طرح یہ حدیث عمار مولی بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور معقل خثعمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کی ہے اور اسی طرح شعبی نے مسروق کی بیوی قمیر سے اور اس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہی حسن، سعید بن مسیب، عطاء، مکحول، ابراہیم، سالم اور قاسم کا قول ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑے رکھے گی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت قتادہ نے عروہ سے کوئی شے نہیں سنی۔

بَابُ مَنْ رَوَى أَنَّ الْحَيْضَةَ إِذَا أَدْبَرَتْ لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ

اس کا بیان کہ جب (مستحاضہ کے) ایام حیض گزر جائیں تو پھر وہ نماز نہ چھوڑے

244۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں استحاضہ والی عورت ہوں اور میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑے رکھوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے، لہٰذا جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب حیض (کے دن) گزر جائیں تو اپنے اس خون کو دھو ڈال اور پھر نماز پڑھ لے۔

ہشام نے زہیر کی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور کہا ہے: جب حیض آ جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب اس کی مقدار (دن) گزر جائیں تو اپنے خون کو دھو ڈال اور پھر نماز پڑھ لے۔

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا عبد اللہ بن مسلمة تا آخر نہیں ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ

اس کا بیان کہ جب (مستحاضہ کے) ایام حیض آ جائیں تو وہ نماز چھوڑ دے

245۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنْ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنْ الْأَيَّامِ ثُمَّ لِتَدَعْ الصَّلَاةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ

حضرت بہیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ایک عورت کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا جس کا حیض عادت کے مقررہ ایام سے آگے گزر چکا ہو اور اسے استحاضہ کا خون جاری ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: میں اسے بتاؤں کہ اسے چاہیے وہ ہر مہینے حیض کی مقدار کو شمار کرے (یعنی اتنے دن) جبکہ اس کا حیض درست تھا۔ پس اسے چاہیے کہ وہ اتنے دنوں کی مقدار انتظار کرے اور ان دنوں میں نماز چھوڑے رکھے پھر وہ غسل کرلے کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھتی رہے۔

246۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَاهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَمَعْمَرٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحَقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَإِنَّمَا هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضًا أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ يَقْرُبُ مِنْ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ

حضرت عروہ بن زبیر اور عمرہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش جو کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کی رشتہ دار (بہن) تھی۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی۔ سات برس تک اسے استحاضہ کا خون جاری رہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ حیض نہیں

ہے بلکہ یہ رگ (کا خون) ہے، لہٰذا تو غسل کر اور نماز پڑھ لے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اوزاعی نے اس حدیث میں زہری عن عروہ کی سند سے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوئی۔ وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے عقد میں تھی۔ سات برس تک اسے (خون جاری رہا) تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیتے ہوئے فرمایا: جب حیض آجائے تو نماز چھوڑ دے اور جب وہ منقطع ہوجائے تو غسل کر اور نمازیں پڑھ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: زہری کے اصحاب میں سے کسی نے سوائے اوزاعی کے یہ کلام ذکر نہیں کیا اور اسے زہری سے عمرو بن حارث، لیث، یونس، ابن ابی ذئب، معمر، ابراہیم بن سعد، سلیمان بن کثیر، ابن اسحاق اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے اور کسی نے بھی یہ کلام ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ الفاظ ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے ہیں اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے بھی اس میں اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ایام حیض کی مقدار نمازیں چھوڑنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے اور وہ حدیث جو محمد بن عمرو نے زہری سے روایت کی ہے وہ اس کے قریب قریب ہے جو اوزاعی نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے۔

247۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ[1] أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هَكَذَا ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي وَقَالَ مَكْحُولٌ إِنَّ النِّسَاءَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ فَإِذَا ذَهَبَ ذَلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَقَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ وَقَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغَتْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت نقل کی ہے کہ اسے استحاضہ کا خون آتا تھا تو حضور نبی کریم

1۔ ایک نسخہ میں یہاں دم ہے۔

علیہ السلام نے اسے فرمایا: جب حیض کا خون ہوتا ہے تو وہ پہچانا جاتا ہے کیونکہ وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، لہٰذا جب وہ ہو تو نماز سے رک جا اور جب دوسرا (استحاضہ کا) ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کیونکہ وہ رگ سے آتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن مثنیٰ نے کہا ہے: ابن ابی عدی نے اپنی کتاب سے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے پھر اس کے بعد ہمیں اس طرح بیان کی ہے کہ محمد بن عمرو نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فاطمہ کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔ پھر آگے اسی کی ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ انس بن سیرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مستحاضہ کے بارے میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ جب وہ گاڑھا وسیع (وافر) خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور اگر وہ طہر دیکھے اگرچہ وہ ایک ساعت (لمحے) کا ہی ہو تب بھی غسل کرے اور نماز پڑھے اور مکحول نے کہا ہے کہ عورتوں پر حیض کا خون مخفی نہیں ہوتا۔ بلاشبہ حیض کا خون گاڑھا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور جب وہ ختم ہو جائے تو پیلا زرد رنگ کا ہو جاتا ہے تو کیونکہ وہ مستحاضہ ہو چکی ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے مستحاضہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ جب اسے حیض آئے تو وہ نماز چھوڑ دے اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سمی اور دوسروں نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض کی مقدار بیٹھی رہے گی اور اسی طرح حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یونس نے حسن سے بیان کیا ہے کہ حائضہ عورت کا خون اس (کی عادت معینہ کے) ایام سے بڑھ جائے تو وہ اپنے حیض کے بعد ایک یا دو دن انتظار کرے گی پھر یہ مستحاضہ ہو جائے گی اور تیمی نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جب اس کے ایام حیض سے پانچ دن بڑھ جائیں تو پھر اسے چاہیے کہ وہ نماز پڑھے۔ تیمی نے کہا ہے کہ میں انہیں کم کرتا رہا یہاں تک کہ میں دو دنوں تک پہنچ گیا اور کہا: جب دو دن زائد ہوں گے تو وہ اس کے حیض میں شمار ہوں گے۔ ابن سیرین سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: عورتیں اس کے بارے بہتر جانتی ہیں۔

248۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يَجْزِيكِ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتُ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ

وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ قَالَ فَقَالَتْ حَمْنَةُ فَقُلْتُ هَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ[1] قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَهُ كَلَامَ حَمْنَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ[2] عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيٌّ رَجُلُ سُوءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ صَدُوقًا فِي الْحَدِيثِ وَثَابِتُ بْنُ الْمِقْدَامِ رَجُلٌ ثِقَةٌ[3] وَذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ حَدِيثُ ابْنِ عَقِيلٍ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ[4]

حضرت ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا حضرت عمران بن طلحہ سے اور انہوں نے اپنی ماں حضرت حمنہ بنت جحش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے بہت زیادہ استحاضہ کا خون آتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تا کہ اس کے بارے میں آپ سے استفسار کروں اور آپ کو آگاہ کروں۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر پایا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں انتہائی زیادہ اور شدید استحاضہ والی عورت ہوں، آپ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ تحقیق اس نے مجھے نماز اور روزے سے روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے لیے روئی تجویز کرتا ہوں کیونکہ وہ خون کو ختم کرے گی۔ اس نے کہا: وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کپڑا باندھ لو۔ اس نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ وہ ہمہ وقت کثرت سے جاری رہتا ہے گویا کہ میں خود بہہ رہی ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا مشورہ دیتا ہوں، ان میں جو بھی تم نے اپنالی دوسری کی جانب سے تیرے لیے کافی ہوگی اور اگر تو دونوں پر قادر ہو تو تو بہتر جانتی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: بے شک یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے پاؤں کی ایک ٹھوکر ہے (یعنی اس کے وساوس میں سے ایک وسوسہ ہے) پس تو چھ یا سات دن حیض کے شمار کر جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے پھر غسل کر، یہاں تک کہ جب تجھے معلوم ہو جائے کہ تو پاک ہو چکی ہے اور تو نے صفائی حاصل کر لی ہے تو تیئیس یا چوبیس دن رات اپنی نمازیں پڑھ اور روزے رکھ۔ پس اگر تیرے لیے کافی ہو تو تو ہر مہینے اسی طرح کر جیسا کہ حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جس طرح کہ وہ اپنے حیض اور طہر کے اوقات میں پاک ہوتی ہیں۔ اگر تو یہ قوت رکھے کہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز کو جلدی پڑھ لے تو تو غسل کرے گی اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازوں کی جمع کرے گی (پھر اسی طرح) مغرب کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عشاء کی نماز کو جلدی پڑھے گی پھر غسل کرے گی اور دونوں نمازوں کو اکٹھا کرے گی۔ پس تو اس طرح کر فجر کی نماز سے پہلے غسل کر سکتی ہے تو تو اس طرح کر اور روزے رکھ اگر تو اس پر قادر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں امروں میں سے یہ دوسرا امر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کی ہے اور حمنہ نے کہا: ان دو امروں میں سے یہ امر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یعنی انہوں نے اسے حضور ﷺ کا قول قرار نہیں دیا

1۔ ایک نسخہ میں مِنْ نہیں ہے۔
2۔ ایک نسخہ میں یہاں وَکَانَ ہے۔
3۔ ایک نسخہ میں ولکنہ کان صدوقا ... رجل ثقة کے الفاظ نہیں ہیں۔
4۔ ایک نسخہ میں قال ابو داؤد سمعت احمد تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

بلکہ حمنہ کا کلام قرار دیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ثابت کی جو حدیث عقیل سے حیض کے بارے میں منقول ہے میرے دل میں اس کے بارے میں اشکال ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا، برا آدمی تھا لیکن وہ حدیث میں سچا تھا اور ثابت بن مقدام ثقہ آدمی تھا۔ انہوں نے اسے یحییٰ بن معین سے ذکر کیا ہے۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

اس کا بیان کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے

249۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِمَعْنَاهُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ أَيْضًا قَالَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش جو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ زینب کی بہن تھی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی۔ وہ سات برس تک مستحاضہ رہی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے مسئلہ دریافت کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ خون حیض کے سبب نہیں بلکہ یہ رگ (سے نکلنے والا) خون ہے۔ لہٰذا تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ پس وہ اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں کپڑے دھونے کے ایک برتن میں غسل کرتی تھیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی تھی۔

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ عمرہ بنت عبدالرحمن نے ام حبیبہ سے اس حدیث کے بارے میں مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ قاسم بن مبرور عن یونس، عن ابن شہاب، عن عمرو، عن عائشہ، عن ام حبیبہ بنت جحش اور اسی طرح معمر نے اسے عن زہری، عن عمرہ، عن عائشہ کی سند سے روایت کیا ہے اور بسا اوقات معمر نے اس طرح کہا: عن عمرہ، عن ام حبیبہ۔ اسی طرح یہ حدیث ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری عن عمرہ عن عائشہ سے روایت کی ہے اور ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے ''ولم یقل ان النبی علیہ السلام امرھا ان تغتسل'' اور زہری نے نہیں کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ غسل کرے اور اسی طرح اوزاعی نے بھی زہری سے نقل کیا ہے اور اس میں ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔

250۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ[1] حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ام حبیبہ سات برس تک مستحاضہ رہی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔

عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا اور آگے حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابوالولید طیالسی نے روایت کیا ہے لیکن میں نے ان سے یہ نہیں سنی (بلکہ بالواسطہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے) انہوں نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوئیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو ہر نماز کے لیے غسل کیا کر۔ اور آگے حدیث مکمل کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی حدیث عبدالصمد نے سلیمان بن کثیر سے روایت کی ہے اور اس میں آپ نے فرمایا: ہر نماز کے لیے وضو کر۔ یہ عبدالصمد کا وہم ہے اور اس میں قول ابوالولید کا صحیح ہے۔

251۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ کے الفاظ ہیں۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ إِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ أَوْ قَالَ عُرُوقٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا وَقَالَ إِنْ قَوِيتِ فَاغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِلَّا فَاجْمَعِي كَمَا قَالَ الْقَاسِمُ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک عورت کو (استحاضہ) کا خون آتا تھا اور وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور ابوسلمہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نے انہیں خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کے لیے فرمایا ہے جسے طہر کے بعد ایسی شے نظر آئے جو اسے شک میں ڈال دے کہ یہ رگ یا رگوں سے آنے والا خون ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ ابن عقیل کی حدیث میں دونوں امر اکٹھے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تو طاقت رکھے تو ہر نماز کے لیے غسل کرلے ورنہ دو نمازوں کو جمع کرلے جیسا قاسم نے اپنی حدیث میں کہا ہے اور یہ قول سعید بن جبیر عن علی وابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا

اس کے قول کا بیان جس نے کہا ہے کہ مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے

252۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأُمِرَتْ أَنْ تُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَأَنْ تُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِشَيْءٍ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت مستحاضہ ہوئی تو اسے یہ حکم دیا گیا کہ عصر کی نماز جلدی پڑھے اور ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے اور پھر مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء میں جلدی کرے اور دونوں کے لیے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لیے علیحدہ غسل کرے۔ تو میں نے (شعبہ نے) عبدالرحمن سے پوچھا: کیا یہ حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں تجھے کوئی شے بیان نہیں کرتا مگر رسول اللہ ﷺ سے۔

253۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا بِمَعْنَاهُ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ سہل بنت سہیل مستحاضہ ہوئی اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے ہر نماز کے ساتھ غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور جب اس کے لیے ہر امر باعث مشقت بن گیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرے، مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور صبح کی نماز کے لیے علیحدہ غسل کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن عیینہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت مستحاضہ ہوئی اور اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا۔ اور آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

254۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنْ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأْ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ

حضرت اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ فاطمہ بنت ابی حبیش اتنے عرصہ سے مستحاضہ ہے اور اس نے نماز نہیں پڑھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ شیطان کی طرف سے ہے، اسے چاہیے کہ وہ ٹب میں بیٹھ جائے۔ جب پانی کے اوپر زردی دکھائی دے تو وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے بھی غسل کرے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے لیے وضو کرے گی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب اس پر غسل باعث مشقت ہو گیا تو آپ نے اسے دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم دیا اور ابراہیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہی قول ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ (مستحاضہ کے لیے ایک بار غسل کرنے کا بیان)

255۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ

ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي

حضرت عدی بن ثابت نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے کہ وہ اپنے ایام حیض کی مقدار نماز چھوڑے رکھے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور وضو کرنا ہر نماز کے لیے ضروری ہے۔ عثمان نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

256۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ خَبَرَهَا وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے معاملہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا: پھر تو غسل کر پھر ہر نماز کے لیے وضو کر اور نماز پڑھ۔

257۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مِسْكِينٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ تَعْنِي مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّأُ إِلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ وَأَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لَا تَصِحُّ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَوْقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ حَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَأَوْقَفَهُ أَيْضًا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوفٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا أَوَّلُهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ هَذَا أَنَّ رِوَايَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِي حَدِيثِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَرَوَى أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه وَعَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَبَيَانٌ وَالْمُغِيرَةُ وَفِرَاسٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَدِيثِ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَرِوَايَةُ دَاوُدَ وَعَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَرَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ إِلَّا حَدِيثَ قَمِيرَ وَحَدِيثَ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَحَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَالْمَعْرُوفُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغُسْلُ

حضرت ام کلثوم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک بار غسل کرے گی اور اپنے حیض کے دن آنے تک ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

ابن شبرمہ نے مسروق کی بیوی سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ عدی بن ثابت اور اعمش کی حبیب اور ایوب ابو العلاء سے تمام کی تمام

احادیث ضعیف ہیں، ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں اور اعمش عن حبیب کی حدیث کے ضعف پر دلیل یہ حدیث ہے۔ اسے حفص بن غیاث نے اعمش سے موقوف ذکر کیا ہے اور حفص بن غیاث نے حبیب کی حدیث کے مرفوع ہونے کا انکار کیا ہے اور اسباط نے بھی اعمش سے اس حدیث کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف: ریا ہے اور ابن داؤد نے اس کے پہلے حصہ کو اعمش سے مرفوع ذکر کیا ہے اور اس میں وضو کرنے کا انکار کیا ہے۔ اور حبیب کی حدیث کے ضعیف ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں انہوں نے بیان کیا ہے: پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی رہے گی۔ یہ حدیث مستحاضہ کے بارے میں ہے اور ابو الیقظان نے اس سند سے بیان کی ہے: ابو الیقظان عن عدی، عن ابیہ، عن علی رضی اللہ عنہ وعمار مولیٰ بنی ہاشم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اور عبد الملک بن میسرہ، بیان، مغیرہ، فراس اور مجالد نے حضرت شعبی سے انہوں نے حدیث قمیر سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی ہے۔ اس میں ہے: تو ہر نماز کے لیے وضو کر۔ اور داؤد اور عاصم کی جو روایت شعبی عن قمیر، عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس میں ہے کہ وہ ہر روز ایک مرتبہ غسل کرے گی۔ اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں سوائے تین احادیث کے: قمیر کی حدیث، دوسری عمار مولیٰ بنی ہاشم کی حدیث اور تیسری ہشام بن عروہ عن ابیہ کی حدیث اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت معروف ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ

اس کا بیان کہ مستحاضہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک غسل کرے گی

258۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الْقَعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَكَذَلِكَ رَوَى دَاوُدُ وَعَاصِمٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ إِلَّا أَنَّ دَاوُدَ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ عِنْدَ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِنِّي لَأَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ وَلَكِنَّ الْوَهْمَ دَخَلَ فِيهِ فَقَلَبَهَا النَّاسُ فَقَالُوا مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَرَوَاهُ مِسْوَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ فِيهِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ فَقَلَبَهَا النَّاسُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ

حضرت سمی مولیٰ ابی بکر سے روایت ہے کہ قعقاع اور زید بن اسلم دونوں نے انہیں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ مستحاضہ عورت کیسے غسل کرے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک دن کی ظہر سے دوسرے دن کی ظہر تک غسل کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی اور اگر اس پر خون غالب آجائے (یعنی کثرت سے بہنے لگے) تو کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک غسل کرے گی اور اسی طرح داؤد اور عاصم شعبی سے انہوں نے ایک عورت کے واسطہ سے قمیر سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے مگر داؤد نے کل یوم کے الفاظ کہے ہیں اور عاصم کی حدیث میں عند الظھر کے الفاظ ہیں اور یہی قول سالم بن عبداللہ، حسن اور عطاء کا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مالک نے کہا ہے: بلاشبہ میں حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ کی حدیث ''من ظھر الی ظھر'' کے بارے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ وہ الفاظ ''من طھر الی طھر'' ہیں یعنی ایک طہر سے دوسرے طہر تک وہ غسل کرے گی۔ لیکن اس میں وہم ہو گیا ہے تو لوگوں نے اس کو تبدیل کر دیا ہے اور کہا ہے ''من ظھر الی ظھر'' اور اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع نے روایت کیا ہے اس میں کہا ہے ''من طھر الی طھر'' پھر لوگوں نے اسے ''من ظھر الی ظھر'' سے بدل دیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ

مستحاضہ کے لیے ہر روز ایک بار غسل کرنے کا بیان

259۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَعْقِلِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ صُوفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مستحاضہ عورت کا حیض ختم ہو جائے تو وہ ہر روز غسل کرے اور ایک کپڑا گھی یا روغن میں تر کر کے (خون نکلنے کے محل میں) رکھے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ (دوران ایام غسل کرنے کا بیان)

260۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّي ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْأَيَّامِ

حضرت محمد بن عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ اپنے ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور پھر ایام طہر کے درمیان غسل کرے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ (ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا بیان)

261۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حِفْظًا فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ (1) قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَشُعْبَةَ

1۔ ایک نسخہ میں ان فاطمۃ نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں حتی ابی جعفر کے الفاظ نہیں ہیں۔

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَوْقَفَهُ شُعْبَةُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ اسے استحاضہ کا خون آتا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: جب حیض کا خون ہو تو وہ پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور جب وہ ہو تو نماز سے رکی رہ اور جب دوسرا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ لے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن مثنیٰ نے کہا: ابن عدی نے ہمیں یہ حدیث حفظاً بیان کی اور اس طرح کہا: ''عن عروۃ عن عائشہ ان فاطمۃ'' ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسے علاء بن مسیب اور شعبہ نے حکم سے اور انہوں نے ابوجعفر سے بیان کیا ہے۔ علاء نے تو اسے حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور شعبہ نے اسے ابوجعفر پر موقوف ذکر کیا ہے کہ وہ ہر نماز کیلئے وضو کرے گی۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوءَ إِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ

مستحاضہ کے لیے صرف حدث لاحق ہونے کے وقت وضو کرنے کا بیان

262۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَنْتَظِرَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوگئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے ایام حیض کا انتظار کرے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر اس (خون) میں سے کوئی شے دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے۔

263۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوءًا عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ

حضرت لیث نے ربیعہ سے حدیث بیان کی ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت مستحاضہ پر وضو کرنے کے لزوم کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے مگر اس صورت میں جبکہ اسے خون کے علاوہ حدث لاحق ہو تو وضو کرے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہی قول حضرت مالک ابن انس رضی اللہ عنہ کا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

اس کا بیان کہ عورت طہر کے بعد جو گدلا رنگ اور زردی دیکھے

264۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا: ہم طہر

(پاکیزگی) کے بعد گدلا زرد رنگ کا مواد آنے کو کوئی شے شمار نہیں کرتی تھیں (یعنی اسے حیض تصور نہیں کرتی تھیں)۔ محمد بن سیرین نے ام عطیہ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے (پہلی حدیث کو ام عطیہ سے روایت کرنے والی ام ہذیل ہے) ام ہذیل یہ حفصہ بنت سیرین ہیں، ان کے بیٹے کا نام ہذیل تھا اور ان کے خاوند کا نام عبدالرحمن تھا۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا

(مستحاضہ کے ساتھ اس کے خاوند کی مقاربت کرنے کا بیان)

265۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ مستحاضہ ہوتی تھی اور ان کا خاوند ان سے مقاربت (وطی) کرتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہے: معلّٰی ثقہ راوی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ اس سے روایت نہ کرتے تھے کیونکہ وہ رائے میں غور وفکر کرتے تھے (یعنی وہ رائے کا لحاظ رکھتے تھے)۔

266۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا

حضرت عکرمہ نے حضرت حمنہ بنت جحش سے روایت بیان کی ہے کہ وہ مستحاضہ تھی اور ان کا خاوند ان سے مجامعت کیا کرتا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ (نفاس (بچے کی ولادت کے بعد آنے والے خون) کا بیان)

267۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ تَعْنِي مِنَ الْكَلَفِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بچے کو جنم دینے والی عورت اس جنم کے بعد چالیس دن یا چالیس راتوں تک بیٹھی رہتی تھی اور ہم اپنے چہروں پر ورس (یمن کے علاقے میں پائی جانے والی خوشبودار بوٹی) ملا کرتی تھیں یعنی چھائیوں کو دور کرنے کے لیے۔

268۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ يَعْنِي حِبِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الْأَزْدِيَّةُ يَعْنِي مُسَّةَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلَاةَ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي

ابْنَ حَاتِمٍ وَاسْمُهَا مُسَّةُ تُكْنَى أُمَّ بُسَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ كُنْيَتُهُ أَبُو سَهْلٍ

حضرت کثیر بن زیاد نے کہا ہے کہ ازدیہ یعنی مسہ نے مجھے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: میں حج کے لیے گئی اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: اے ام المومنین! حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ عورتوں کو حیض کے دنوں میں نمازیں قضا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ قضا نہ کریں گی کیونکہ حضور نبی مکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی عورت حالت نفاس میں چالیس رات تک بیٹھی رہتی تھی تو آپ ﷺ اسے نفاس کے دنوں کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیتے۔ محمد بن حاتم نے کہا ہے کہ ازدیہ کا نام مسہ ہے اور اس کی کنیت ام بسہ ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے: کثیر بن زیاد کی کنیت ابو سہل ہے۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ (غسل حیض کرنے کا بیان)

269۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ أُمَيَّةَ بِنْتِ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا لِي قَالَتْ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى حَقِيبَةِ رَحْلِهِ قَالَتْ فَوَاللهِ لَمْ يَزَلْ[1] رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الصُّبْحِ فَأَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيبَةِ رَحْلِهِ فَإِذَا بِهَا دَمٌ مِنِّي فَكَانَتْ أَوَّلَ حَيْضَةٍ حِضْتُهَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ إِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بِي وَرَأَى الدَّمَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَصْلِحِي مِنْ نَفْسِكِ ثُمَّ خُذِي إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَاطْرَحِي فِيهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِي مَا أَصَابَ الْحَقِيبَةَ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ عُودِي لِمَرْكَبِكِ قَالَتْ فَلَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ رَضَخَ لَنَا مِنَ الْفَيْءِ قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَطَّهَّرُ مِنْ حَيْضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ فِي طَهُورِهَا مِلْحًا وَأَوْصَتْ بِهِ أَنْ يُجْعَلَ فِي غُسْلِهَا حِينَ مَاتَتْ

حضرت امیہ بنت ابی صلت نے بنی غفار کی ایک عورت سے روایت بیان کی ہے (ابن اسحاق کہتے ہیں: سلیمان بن سحیم نے اس کا نام بھی مجھے بتایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نام لیلیٰ تھا اور وہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھی) اس نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے کجاوے کے پچھلے حصہ پر اپنے پیچھے سوار کیا۔ اس نے بتایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت ایک مقام پر اترے اور سواری کو بٹھایا اور میں وہاں سے حقیبۃ الرحل سے نیچے اتری تو اچانک دیکھا کہ وہاں میرے خون کا نشان ہے اور اس وقت مجھے پہلی بار حیض آیا۔ اس نے بتایا: میں تو انتہائی شرم وحیاء کے سبب ناقہ کے ساتھ سکڑ گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا اور آپ کی نظر خون پر بھی پڑی تو فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ شاید تجھے حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو درست کر لے (یعنی کپڑے سنبھال لے تاکہ خون کے اثرات باہر ظاہر نہ ہوں) پھر ایک برتن میں پانی لے اور اس میں نمک ڈال لے پھر اس خون کو دھو ڈال جو حقیبہ پر لگا ہے پھر اپنی اسی جگہ پر سوار ہو جا۔ اس نے بتایا: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو ہمیں بھی مال غنیمت میں سے تھوڑا سا دیا۔ راوی کا بیان ہے: وہ

1۔ ایک نسخہ میں لَمْ يَزَلْ کے بجائے لَمْ يَنْزِلْ ہے۔

عورت جب بھی حیض سے پاک ہوتی تھی تو نمک ملے پانی کے ساتھ صفائی اور طہارت کا اہتمام کرتی تھی بلکہ یہاں تک کہ اس نے وصیت کی کہ جب وہ مرجائے تو نمک ملے پانی کے ساتھ اسے غسل دیا جائے۔

270۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ تَأْخُذُ سِدْرَهَا وَمَاءَهَا فَتَوَضَّأُ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهَا وَتَدْلُكُهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَاءُ أُصُولَ شَعْرِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطَّهَّرُ بِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يَكْنِي عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا تَتَبَّعِينَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ أَبُو عَوَانَةَ يَقُولُ فِرْصَةً وَكَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يَقُولُ قَرْصَةً حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتِرِي بِثَوْبٍ وَزَادَ وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذِينَ مَاءَكِ فَتَطَهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ ثُمَّ تَصُبِّينَ عَلَى رَأْسِكِ الْمَاءَ ثُمَّ تَدْلُكِينَهُ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِكِ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ

حضرت صفیہ بنت شیبہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسماء رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کوئی جب حیض سے پاک ہو تو وہ کیسے غسل کرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بیری کے پتے اور پانی لے اور پھر وضو کرے اور اپنے سر کو دھوئے اور اسے اچھی طرح رگڑے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر وہ روئی یا اون کا ایک ٹکڑا لے اور اس کے ساتھ اچھی طرح صفائی کرے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اس کے ساتھ کیسے صفائی کرسکتی ہوں؟ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اسے جان لیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کنایۃً بیان فرمایا ہے۔ تو پھر میں نے اسے بتایا تو اس کے ساتھ جہاں کہیں خون لگا ہوا ہے صاف کرے گی۔ صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور آپ نے ان کے لیے خیر اور نیکی کے کلمات کہے۔ فرمایا: ان میں سے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی مگر اس میں یہ الفاظ کہے "فرصة ممسكة" یعنی روئی اور اون کا ایسا ٹکڑا جس پر خوشبو لگائی گئی ہو (یعنی وہ بدبو کو ختم کرنے کے لیے خوشبو لگی روئی محل خاص میں استعمال کرے) مسدد نے کہا ہے کہ ابوداؤد کہتے ہیں: یہ لفظ "فرصة" ہے اور ابوداؤد الاحوص

کہتے ہیں کہ یہ لفظ "قرصة" ہے (فرصة، فرصة، قرصة تینوں کا مفہوم ایک ہے)۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اسماء نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "فرصة ممسكة" تو اس نے کہا: میں اس کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کروں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تو اس کے ساتھ طہارت حاصل کر اور اپنے کپڑے کے ساتھ چہرہ ڈھانپ لے اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ اس نے آپ ﷺ سے غسل جنابت کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پانی لے اور مکمل طور پر انتہائی احسن طریقہ سے طہارت کا اہتمام کر پھر اپنے سر پر پانی انڈیل پھر اس سے اس طرح رگڑ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ بعد ازاں اپنے اوپر پانی بہا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصار کی عورتیں انتہائی اچھی عورتیں ہیں۔ دین کے بارے میں سوال کرنے اور اس میں فقاہت اور سمجھ پیدا کرنے کے لیے حیاء ان کے مانع نہیں ہوتا (یعنی انتہائی شوق کے ساتھ ہر شے کے بارے میں سوال کرتی ہیں)۔

بَاب التَّيَمُّمِ (تیمم کا بیان)

271۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأُنَاسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ قِلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ نُفَيْلٍ فَقَالَ لَهَا أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَرْحَمُكِ اللهُ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكِ فِيهِ فَرَجًا

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطے سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسید بن حضیر اور ان کے ساتھ دوسرے لوگوں کو وہ ہار تلاش کرنے کو بھیجا جسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے گم کیا تھا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ تب آیت تیمم نازل ہوئی۔ ابن نفیل نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ کو جب بھی کوئی ایسا امر پیش آیا جسے آپ ناپسند کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں مسلمانوں کے لیے اور آپ کے لیے کشادگی اور بھلائی رکھ دی۔

272۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمْ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمْ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَنَاكِبَ وَالْآبَاطَ قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ إِلَى مَا فَوْقَ الْمِرْفَقَيْنِ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے نماز فجر کے لیے مٹی سے مسح کیا درآنحالیکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر ماریں پھر اپنے چہروں کا ایک بار مسح کیا پھر وہ لوٹے اور دوسری بار اپنی ہتھیلیاں مٹی پر ماریں اور اپنے ہاتھوں کے باطن (اندرونی حصہ) سے اپنے پورے ہاتھوں کو کندھوں اور بغلوں تک مسح کیا۔ عبدالملک بن شعیب نے ابن وہب سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا: مسلمان کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہتھیلیوں کے ساتھ مٹی پر ضرب لگائی۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی اور اس میں کندھوں اور بغلوں کا ذکر نہیں کیا۔ ابن لیث نے کہنیوں کے اوپر تک کا ذکر کیا۔

273۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَّسَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ ﷺ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ زَادَ ابْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَا يَعْتَبِرُ بِهَذَا النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ كَمَا ذَكَرَ يُونُسُ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَرْبَتَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَشَكَّ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَرَّةً قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اضْطَرَبَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ وَفِي سَمَاعِهِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الضَّرْبَتَيْنِ إِلَّا مَنْ سَمَّيْتُ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اولات الجیش (مدینہ طیبہ کے قریب ذوالحلیفہ اور برثان کے درمیان ایک وادی ہے اس کو ذات الجیش بھی کہا جاتا ہے) میں رات کے آخری حصہ میں استراحت کے لیے اترے۔ (آپ ﷺ غزوۂ بنی مصطلق سے واپس آرہے تھے) اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ تھیں تو آپ کے گلے کا ہار جو کہ ظفار (یمن کے ساحل پر ایک بستی کا نام ہے) کے نگینوں کا بنا ہوا تھا، ٹوٹ کر گر گیا۔ آپ نے اسے تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو روک لیا یہاں تک کہ فجر روشن ہوگئی اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تو اس وجہ

سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر خاصے ناراض ہوئے اور کہا کہ تو نے لوگوں کو روک رکھا ہے حالانکہ ان کے پاس پانی موجود نہیں ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم ﷺ پر پاکیزہ مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی رخصت نازل فرمائی۔ تو مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھے اور اپنے ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی پھر انہیں اٹھالیا اور کوئی مٹی وغیرہ نہیں اٹھائی اور ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کندھوں تک مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کے باطن سے بغلوں تک مسح کیا۔ ابن یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن شہاب نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ لوگ اس کا (ایک ضرب کے ساتھ تیمم کرنے یا پھر کندھوں تک مسح کرنے کا) اعتبار نہیں کرتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح ابن اسحاق نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں کہا ہے: عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دو ضربوں کا ذکر کیا ہے جیسا کہ یونس نے اس کا ذکر کیا ہے اور معمر نے بھی دو ضربیں روایت کی ہیں۔ مالک نے اس طرح سند ذکر کی ہے: عن الزهري، عن عبدالله، عن ابيه، عن عمار اور اسی طرح ابواویس نے زہری سے ذکر کیا ہے اور اس میں ابن عیینہ نے شک کیا ہے۔ انہوں نے ایک بار کہا ہے: عن عبيدالله، عن ابيه، یا عبيدالله عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اس میں انہیں اضطراب ہے اور ایک بار کہا ہے: عن ابیہ اور ایک بار کہا ہے: عن ابن عباس اس میں اور زہری سے سماع میں ابن عیینہ کو اضطراب ہے اور اس میں سفیان کے سوا کسی نے بھی دو ضربوں کا ذکر نہیں کیا۔

274۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ فَقَالَ لَا وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَهَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

حضرت ابومعاویہ الضریر نے حضرت اعمش کے واسطہ سے حضرت شقیق سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں عبداللہ اور ابوموسیٰ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا تو ابوموسیٰ نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! تیرا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی جنبی ہو جائے اور ایک مہینہ تک وہ پانی نہ پائے تو کیا وہ تیمم نہیں کر سکتا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں اگرچہ وہ ایک مہینہ تک پانی نہ پائے۔ تو ابوموسیٰ نے کہا: تو پھر سورۃ مائدہ کی اس آیت کا کیا کرو گے فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر لوگوں کو اس بارے رخصت دی گئی تو قریب ہے کہ جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے تو وہ مٹی کے ساتھ تیمم کرنے لگیں۔ تو

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: تم اسی وجہ سے اسے ناپسند کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔ تو پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور میں نے پانی پایا۔ چنانچہ میں مٹی میں اس طرح لیٹا جیسے جانور لیٹتے ہیں۔ بعد ازاں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سب واقعہ گوش گزار کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے لیے کافی تھا تو اس طرح کرتا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر انہیں جھاڑا پھر بائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اور دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا مسح کیا اور پھر اپنے چہرے کا مسح کیا۔ تو جواباً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا تم جانتے نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر قناعت نہیں کی۔

275۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أُصَلِّي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ قَالَ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ وَاللَّهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلاَّ وَاللَّهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الأَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدَيْنِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لاَ أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ انْظُرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لاَ يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الأَرْضِ فَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ

عَنِ الْحَكَمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ نے کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: ہم ایک مہینہ یا دو مہینہ ایسی جگہ پر رہتے ہیں جہاں پانی میسر نہیں ہوتا اور ہمیں جنابت لاحق ہو جائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے ایسی حالت پیش آجائے تو میں تو نماز نہ پڑھوں یہاں تک کہ پانی کو پالوں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور تم اونٹوں میں تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور میں مٹی میں خوب لوٹ پوٹ ہوا پھر ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے کافی تھا کہ تو اس طرح کرتا پھر آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں جھاڑا پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا نصف بازوؤں تک مسح کیا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ کہیں تو میں قسم بخدا! کبھی اس کا ذکر نہ کروں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں یعنی ہم تجھے اس کے بیان سے منع نہیں کرتے۔ قسم بخدا! تم نے جو حدیث بیان کی اس کی ذمہ داری ہم تجھ پر ڈال لیں گے (تم جانو تمہارا کام جانے)۔

ابن ابزیٰ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے: پس فرمایا: اے عمار! بلاشبہ تیرے لیے اس طرح کافی تھا پھر اپنے ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی پھر ان میں سے ایک کو دوسرے پر مارا پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا نصف بازوؤں تک مسح کیا اور کہنیوں تک نہ پہنچے درآنحالیکہ ضرب ایک تھی۔ ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث وکیع نے اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت کی ہے اور جریر نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے "عن الاعمش بن سلمة بن كهيل عن سعيد بن عبدالرحمن بن ابزیٰ عن ابيه"۔

ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے اور کہا ہے: بلاشبہ تیرے لیے یہ کافی تھا اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اسے جھاڑا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ سلمہ کو شک ہوا اور فرمایا: اس کے بارے میں نہیں جانتا کہ "الی المرفقین" کہنیوں تک ہے یا "الی الکفین" ہتھیلیوں تک ہے۔

شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی حدیث کو بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا اور پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کہنیوں یا بازوؤں تک کیا۔ شعبہ نے کہا: سلمہ کہتے تھے: دونوں ہاتھوں، چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا۔ تو ایک دن منصور نے انہیں کہا: غور کرو، تم کیا کہہ رہے ہو کیونکہ تمہارے سوا "ذراعین" بازوؤں کا ذکر کوئی نہیں کرتا۔

حکم نے ذر کے واسطہ سے ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرے لیے کافی تھا کہ تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ زمین پر ضرب لگاتا اور ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیتا۔ اور آگے مکمل حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعبہ

نے اسے حصین کے واسطہ سے ابو مالک سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اس کی مثل بیان کرتے ہوئے سنا مگر انہوں نے کہا: "لم ینفخ" یعنی آپ نے اپنے ہاتھوں کو نہیں جھاڑا اور حسین بن محمد نے شعبہ سے اور انہوں نے حکم سے اس حدیث میں یہ ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ زمین پر ضرب لگائی اور انہیں جھاڑا۔

276۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ التَّيَمُّمِ فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

حضرت یزید بن زریع نے سعید، قتادہ اور عزرہ کے واسطوں کے ساتھ سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے چہرے اور ہاتھوں کے مسح کے لیے ایک ضرب لگانے کا حکم فرمایا۔

277۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

حضرت محدث نے حضرت شعبی کے واسطہ سے حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ سے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بازوؤں کا مسح کہنیوں تک کرنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ (حضر میں تیمم کرنے کا بیان)

278۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَتَى عَلَى جِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

حضرت عبد الرحمن بن ہرمز نے حضرت عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ دونوں آئے یہاں تک کہ ہم ابو الجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کے پاس داخل ہو گئے تو ابو الجہیم بن حارث بن صمہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بیر جمل کی جانب تشریف لائے اور ایک آدمی آپ سے ملا اور اس نے سلام پیش کیا مگر رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ دیوار کے پاس آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

279۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ

ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيَمُّمِ قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى ضَرْبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَوْهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی کام کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا کام پورا کیا اور اس دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی کہ گلیوں میں سے کسی میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا درآنحالیکہ آپ ﷺ اسی وقت چھوٹے یا بڑے پیشاب سے فارغ ہو کر آئے تھے۔ تو اس نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہ لوٹایا یہاں تک کہ جب وہ آدمی گلی میں غائب ہونے کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ دیوار پر مارے اور ان کے ساتھ اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری ضرب لگائی تو اپنے بازوؤں کا مسح کیا اور پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اس پر سلام کو جواب لوٹانے میں میرے لیے کوئی شے مانع نہیں تھی مگر یہ کہ میں طہر اور پاکیزگی کی حالت پر نہ تھا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمد بن ثابت نے تیمم کے بارے میں منکر حدیث روایت کی ہے۔ ابن داسہ نے بیان کیا ہے کہ ابوداؤد نے کہا: محمد بن ثابت کی اس قصہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے دو ضربوں پر اتباع نہیں کی گئی اور انہوں نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل روایت کیا ہے۔

280۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ

حضرت ابن الہاد سے روایت ہے کہ حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے بعد آئے تو بیر جمل کے پاس آدمی آپ ﷺ سے ملا۔ اس نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ دیوار کے پاس آئے اور اپنا دست مبارک دیوار پر رکھا پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے اس آدمی پر سلام کا جواب لوٹایا۔

بَابُ الْجُنُبِ يَتَيَمَّمُ (جنبی آدمی کے لیے تیمم کا بیان)

281۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيهَا فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الْخَمْسَ وَالسِّتَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَسَكَتُّ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنِّي أَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غُنَيْمَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَمْرٍو أَتَمُّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ بکریاں جمع ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! انہیں جنگل میں لے جاؤ۔ چنانچہ میں انہیں ربذہ (مدینہ طیبہ کے قریب معروف گاؤں ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی قبر اسی گاؤں میں ہے) کی طرف لے گیا۔ وہاں مجھے جنابت لاحق ہو جاتی تھی اور میں پانچ پانچ، چھ چھ دن پانی نہ ملنے کے سبب اسی حالت پر رہتا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا (اور صورت حال آپ کے گوش گزار کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوذر! کیا اس طرح کرتا رہا۔ میں خاموش رہا۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تیری ماں تجھے گم پائے اور روئے، تیری ماں کے لیے حزن و غم اور ہلاکت ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سیاہ رنگ کی لونڈی کو میرے لیے بلایا اور وہ ایک بہت بڑے برتن میں پانی لے کر آئی۔ پس اس نے کپڑے کے ساتھ میرے لیے پردہ کیا اور دوسری جانب سے میں نے اونٹ کو پردہ بنالیا اور میں نے غسل کر لیا۔ تو مجھے ایسا محسوس ہوا گویا میں نے ایک پہاڑ اپنے سر سے اتار پھینکا ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ اور طیب مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے اگرچہ دس سال تک وہ اسی حالت میں رہے اور جب تو پانی پالے تو پھر اسے اپنے بدن پر بہالے کیونکہ وہ بہتر اور افضل ہے۔ مسدد نے کہا ہے کہ یہ صدقے کی بکریاں تھیں۔ ابوداود نے کہا: اور عمرو کی حدیث مکمل ہے۔

282۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ فَقَالَ لِي اشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَشُكُّ فِي أَبْوَالِهَا هَذَا قَوْلُ حَمَّادٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طَهُورٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طَهُورٍ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْآنَ فَتَسَتَّرْتُ إِلَى بَعِيرِي فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ تَفَرَّدَ

بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ

حضرت ابوقلابہ بنی عامر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بتایا: میں اسلام میں داخل ہوا تو مجھے امور دینیہ سیکھنے کے شوق نے مضطرب کر دیا۔ تو میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں مدینہ طیبہ میں آب و ہوا راس نہ آنے کے سبب پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے کچھ اونٹوں اور بکریوں کا حکم ارشاد فرمایا اور مجھے ارشاد فرمایا کہ ان کا دودھ پی لے اور حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھے شک ہے، آپ نے فرمایا: ان کا پیشاب پیا کر۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں پانی سے بہت دور ہو گیا اور میری اہلیہ میرے ساتھ تھی پس مجھے غسل کی حاجت پیش آ جاتی لیکن میں بغیر طہارت کے نمازیں پڑھتا رہتا پھر میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صحابہ کرام کی ایک جماعت میں مسجد کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ابوذر ہے؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! ﷺ میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس شے نے تجھے ہلاک کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں پانی سے دور رہتا ہوں اور میری اہلیہ میرے ساتھ ہے پس مجھے غسل کی حاجت پیش آ جاتی اور میں بغیر طہارت کے نمازیں پڑھتا رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے پانی لانے کا حکم فرمایا۔ تو ایک سیاہ رنگ کی کنیز بڑے برتن میں پانی لے کر آئی۔ وہ پانی اس میں حرکت کر رہا تھا کیونکہ برتن بھرا ہوا نہ تھا۔ میں اونٹ کے پردے میں ہو گیا اور میں نے غسل کیا پھر حاضر خدمت ہوا۔ تو کریم آقا ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! بلاشبہ مٹی پاک ہے اور پاک کرنے والی ہے اگرچہ دس سال تک بھی تو پانی نہ پائے اور جب تو پانی پالے تو اسے اپنی جلد پر بہا لے، غسل کر لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حماد بن زید نے ایوب سے روایت کیا ہے اور اس میں ان کا پیشاب پینے کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث میں (ابوالھا کا ذکر) صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث انس کے سوا اس کا ذکر کہیں نہیں اور اسے روایت کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں۔

بَاب إِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبَرْدَ أَيَتَيَمَّمُ

اس کا بیان کہ جب جنبی کو سردی کا خوف ہو تو کیا وہ تیمم کر لے

283۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الِاغْتِسَالِ وَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ مِصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ قَالَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ فِيهِ فَتَيَمَّمَ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: غزوہ ذات السلاسل کے دوران ایک سخت ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہوجاؤں گا۔ چنانچہ میں نے تیمم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ ساتھیوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تو نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی ہے حالانکہ تو جنبی تھا؟ تو میں نے آپ ﷺ کو اس (سبب) سے آگاہ کیا جو میرے لیے غسل سے مانع تھا اور ساتھ عرض کی: بلاشبہ میں نے سن رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا پس حضور نبی کریم ﷺ مسکرا دیے اور کچھ بھی ارشاد نہ فرمایا۔

حضرت ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ پر تھے۔ اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور فرمایا کہ انہوں نے اپنی رانوں کے جوڑوں کو دھویا یعنی پانی کے ساتھ استنجاء کیا اور اس طرح وضو کیا جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے پھر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی ہے اور تیمم کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ واقعہ اوزاعی عن حسان بن عطیہ سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس میں یہ مذکور ہے کہ انہوں نے تیمم کیا۔

بَابٌ فِي الْمَجْرُوحِ يَتَيَمَّمُ (زخمی آدمی کے لیے تیمم کرنے کا بیان)

284۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ فَقَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ شَكَّ مُوسَى عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر پر نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا اور اس کا سر زخمی ہوگیا پھر اسے احتلام ہوگیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم میرے لیے تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم تیرے لیے تیمم کی کوئی رخصت نہیں پاتے ہیں کیونکہ تو پانی کے استعمال پر قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے تو آپ ﷺ کو واقعہ سے آگاہ کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے۔ انہوں نے کیوں کر نہیں پوچھا جب وہ نہیں جانتے تھے؟ کیونکہ جہالت اور عدم علم کا علاج سوال کرنا اور پوچھنا ہے۔ بلاشبہ اس کے لیے کافی تھا کہ وہ تیمم کرتا اور اپنے زخم پر کوئی کپڑا باندھ لیتا اور پھر اس کے اوپر مسح کر لیتا اور بقیہ سارے بدن کو دھو ڈالتا۔

285۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک آدمی کو زخم ہوگیا پھر اسے احتلام ہوگیا تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔ پس اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ جب اس کی خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اسے قتل کیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے۔ کیا عدم علم کا علاج پوچھ لینا اور سوال کرنا نہیں ہے؟

بَابٌ فِي الْمُتَيَمِّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ

تیمم کرنے والے کا نماز کے بعد وقت میں پانی پانے کا بیان

286۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيْرُ ابْنِ نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمی سفر پر نکلے۔ نماز کا وقت ہوا۔ ان کے پاس پانی نہیں تھا۔ لہٰذا ان دونوں نے پاک مٹی کے ساتھ تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر ابھی نماز کا وقت باقی تھا کہ انہوں نے پانی پالیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دوبارہ وضو کے ساتھ اپنی نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے ایسا نہ کیا۔ بعد ازاں وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اپنی صورت حال پیش کی۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا: تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری نماز تیرے لیے کافی ہے اور جس نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی اسے فرمایا: تیرے لیے دو اجر ہیں (یعنی ایک اجر پہلی نماز پڑھنے کا اور دوسرا اجر دوسری نماز پڑھنے کا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن رافع کے علاوہ دیگر راوی (ابن مبارک اور عبداللہ بن یزید المقری وغیرہ) اسی روایت کو لیث عن عمیرۃ بن ابی ناجیۃ عن بکر بن سوادۃ عن عطاء بن یسار عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر محفوظ نہیں بلکہ یہ روایت مرسل ہے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی سفر پر گئے۔

آگے مذکورہ حدیث کی مثل روایت بیان کی اور یہ روایت بھی مرسل ہے۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنے کا بیان)

287۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَوَ لَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: اس اثناء میں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اپنے کاموں میں مشغول ہونے کے سبب نماز سے رکے رہتے ہو یعنی نماز کے لیے آنے میں دیر کرتے ہو۔ تو اس آدمی نے کہا: میں نے جونہی اذان کی آواز سنی تو میں نے وضو کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا صرف وضو ہی کیا ہے؟ کیا تم نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے نہیں سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے اسے چاہیے کہ پہلے غسل کرے؟

288۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔

فائدہ: اصحاب ظواہر کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور بعض لوگوں نے امام مالک اور امام احمد بن حنبل کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی ہے۔ ان کا استدلال مذکورہ روایات سے ہی ہے جبکہ احناف اور شوافع کے نزدیک غسل جمعہ سنت ہے۔ ان کے دلائل الرخصة فی ترک الغسل کے باب میں آئیں گے ان شاء اللہ۔

289۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَجْنَبَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: ہر بالغ آدمی پر جمعہ کی نماز کے لیے جانا لازم ہے اور جو بھی جمعہ کی نماز کے لیے جائے اس پر غسل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: جب کسی آدمی نے طلوع فجر کے بعد غسل کیا تو وہ غسل جمعہ کی جانب سے اسے کافی ہے اگرچہ اس نے غسل جنابت کیا ہو (چاہے غسل جمعہ کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو)۔

290۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى

الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَزِيدُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا قَالَ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَيَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ كَلَامَ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اپنے کپڑوں میں سے خوب صورت لباس پہنا اور خوشبو لگائی اگر اس کے پاس موجود ہو پھر وہ نماز جمعہ کے لیے آیا اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں (یعنی لوگوں کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی) پھر اس نے وہ نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر بنائی پھر جب امام خطبہ کے لیے نکلا تو وہ خاموش رہا یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ جمعہ اپنے اور اپنے سے پہلے والے جمعہ کے درمیان اس سے صادر ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ یزید بن خالد نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''وزیادۃ ثلاثۃ ایام'' (یعنی آپ نے سات دنوں پر مزید تین دنوں کا اضافہ کیا ہے) کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ اس کی مثل دس نیکیاں ہیں (یعنی ایک جمعہ دس دنوں کے گناہوں کا کفارہ ہے) ابوداؤد نے کہا ہے کہ محمد بن سلمہ کی حدیث مکمل ہے۔ حماد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ذکر نہیں کیا۔

291۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنْ الطِّيبِ مَا قُدِّرَ لَهُ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ آدمی پر غسل اور مسواک کرنا لازم ہے اور ایسی خوشبو لگائے جو اسے میسر ہو مگر بکیر نے (سند میں) عبدالرحمن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں یہ کہا ہے (کہ وہ خوشبو لگائے) اگرچہ وہ عورتوں کی خوشبو میں سے ہو (یعنی خوشبو جس کی رنگت ظاہر اور بو مخفی ہو)۔

292۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ حِبِّي حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنْ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ

أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے جمعہ کے دن بیوی پر غسل زوجیت کے سبب غسل لازم کیا اور خود بھی غسل کیا پھر اول وقت میں نماز جمعہ کے لیے آیا اور پہلے خطبہ کو پالیا، پیدل چل کر آیا سوار نہ ہوا، امام کے قریب بیٹھا اور خطبہ توجہ سے سنا اور کوئی لغو گفتگو نہ کی تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر روزے رکھنے اور قیام کرنے کے عمل کی مثل اجر ہے۔

حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اپنے سر کو اچھی طرح دھویا اور غسل کیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

293۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنی بیوی کی خوشبو میں سے کچھ خوشبو لگائی اگر اس کے پاس ہو اور اپنے اچھے کپڑے پہنے پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا اور وعظ و نصیحت کے وقت کوئی لغو گفتگو نہ کی تو یہ دو جمعوں کے درمیان ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور جس نے لغو گفتگو کی اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا تو یہ جمعہ اس کے لیے فقط ظہر ہے (یعنی اس کا اجر ظہر کی نماز کی مثل ہے)۔

فائدہ: یہ روایات اس پر دال ہیں کہ اگر جمعہ کے دن طہارت و نظافت کا پورا اہتمام کر کے نماز جمعہ کے لیے جایا جائے اور مسجد میں جہاں جگہ میسر آجائے وہیں بیٹھا جائے اور بغیر کوئی لغو بات کیے خطبہ پورے انہماک اور آداب کے ساتھ سنا جائے تو یہ دو جمعوں کے مابین ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔

294۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ چار چیزوں کے سبب غسل کرتے تھے: غسل جنابت، جمعۃ المبارک کے دن، پچھنے لگوانے کے سبب اور میت کو غسل دینے کے سبب۔

295۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ فَقَالَ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ[1] جَسَدَهُ

حضرت علی بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے اس ارشاد ''غسل و اغتسل'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا (اس کا معنی ہے) اس نے اپنے سر اور جسم کو اچھی طرح دھویا۔

296۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ

حضرت سعید بن عبدالعزیز نے اس ارشاد ''غسل و اغتسل'' کے بارے میں فرمایا: اس نے اپنے سر کو اچھی طرح دھویا اور پھر اپنے سارے بدن کو دھویا۔

297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتْ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر جمعہ کی نماز کے لیے چلا گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربانی کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اس نے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اس نے انڈے کی قربانی کی (یعنی اس ترتیب سے اس کے لیے اجر و ثواب ہوگا) اور جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو فرشتے وہاں حاضر ہو کر ذکر اور نصائح سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کی نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بروقت اہتمام کر کے آنا زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے۔ اور کاہلی و سستی اجر میں نقصان کا سبب ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (غسل جمعہ چھوڑنے کی رخصت کا بیان)

298۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے مشقت آمیز کاموں میں مشغول ہوتے تھے اور پھر اپنی اسی حالت میں جمعہ کی طرف چل پڑتے تھے۔ تو انہیں کہا گیا: اگر تم غسل کر لیتے (تو یہ افضل اور پسندیدہ ہوتا)۔

1۔ ایک نسخہ میں وَغَسَلَ نہیں ہے۔

299۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاؤُا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل عراق میں سے کچھ لوگ آئے اور کہا: اے ابن عباس! کیا آپ جمعہ کے دن غسل کو واجب جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، البتہ یہ بدن کے لیے زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا سبب ہے اور ثواب میں غسل کرنے والے کے لیے بہتر اور افضل ہے اور جو کوئی غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ غسل کیسے شروع ہوا؟ لوگ تنگ دستی کے سبب محنت اور مشقت کرتے تھے۔ اونی لباس پہنتے تھے اور اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔ ان کی مسجد تنگ تھی۔ اس کی چھت بالکل قریب تھی۔ وہ صرف کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں وغیرہ سے بنی ہوئی تھی۔ پس ایک دن رسول اللہ علیہ السلام سخت گرم دن میں نکلے اور لوگ اونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے یہاں تک کہ ان سے ایسی بدبو اٹھنے لگی جو ان میں سے ایک دوسرے کے لیے اذیت کا باعث اور تکلیف دہ تھی۔ پس جب رسول اللہ علیہ السلام نے اس ہوا کو پایا تو فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن (یوم جمعہ) ہو تو غسل کیا کرو اور تم میں سے جو بھی اچھی خوشبو یا تیل پائے تو لگایا کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے خوشحالی عطا فرمائی اور لوگ اون کے علاوہ دوسرا لباس پہننے لگے اور کام کرنے کے لیے غلام اور کنیزیں میسر آگئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مسجد کی وسعت عطا فرمائی اور پسینے کی بدبو جو ان میں سے بعض کے لیے باعث اذیت تھی وہ ختم ہو گئی (لہٰذا اب غسل کرنا افضل ہے اور نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں)۔

300۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے وضو کیا تو بہتر اور اچھا ہے لیکن جس نے غسل کیا تو وہ افضل ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ

اس آدمی کا بیان جو اسلام لایا تو اسے غسل کا حکم دیا جائے گا

301۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَغَرُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں اسلام لانے کے ارادہ سے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے بیری کے پتے ملے پانی کے ساتھ غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

302۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ احْلِقْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ

حضرت ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ مجھے عثیم بن کلیب عن ابیہ عن جدہ کی جانب سے خبر دی گئی کہ وہ (عثیم کے دادا) حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اپنے سے کفر کے بال اتار دے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے سر وغیرہ منڈا دیا اور ایک دوسرے نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور ﷺ نے اس کے ساتھ دوسرے آدمی کو فرمایا: اپنے آپ سے کفر کے بال اتار دے اور ختنہ کرلے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا

عورت جو لباس ایام حیض میں پہنتی ہے اسے دھونے کا بیان

303۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ قَالَتْ تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنْتُ أَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حِيَضٍ جَمِيعًا لَا أَغْسِلُ لِي ثَوْبًا

حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی حائضہ کے بارے میں پوچھا جس کے کپڑوں کو خون لگ جاتا ہے کہ وہ کیا کرے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ کپڑے کو دھوڈالے اور اگر اس کا نشان ختم نہ ہو تو پھر اسے کسی زرد شے کے ساتھ تبدیل کردے۔ مزید آپ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلسل تین تین حیض آتے تھے اور میں اپنا کپڑا نہیں دھوتی تھی (اس لیے کہ آپ اپنی نظافت وصفائی کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ کپڑے داغدار نہ ہوتے تھے)۔

304۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس

صرف ایک کپڑا ہوتا جس میں وہ ایام حیض گزارتی تھی۔ اگر اسے کہیں خون لگ جاتا تو وہ اسے اپنے لعاب کے ساتھ تر کرتی اور پھر اسے ناخن کے ساتھ کھرچ ڈالتی۔

305۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا

حضرت بکار بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میری دادی نے مجھے یہ بتایا کہ وہ حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہاں قریش میں سے ایک عورت نے حیض والے کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہمیں حیض آتا تھا اور ہم میں سے کوئی اپنے ایام حیض میں ٹھہری رہتی تھی پھر وہ پاک ہوتی تو اپنے اس کپڑے کو غور سے دیکھتی جسے اس نے ان ایام میں پہنے رکھا۔ پس اگر اسے خون لگا ہوتا تو ہم اسے دھو ڈالتیں اور اس میں نماز پڑھ لیتیں اور اگر اسے کوئی شے نہ لگی ہوتی تو ہم اسے چھوڑ دیتیں اور کوئی شے بھی ہمارے لیے اس میں نماز پڑھنے کے مانع نہ ہوتی۔ رہی وہ عورت جس کے بال گوندھے ہوئے ہوں تو ہم میں سے جس کسی کے بال گوندھے ہوئے ہوتے تھے جب وہ غسل کرتی تو وہ اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولتی۔ البتہ اپنے سر میں دونوں ہاتھوں کے ساتھ تین بار پانی ڈالتی اور جب وہ دیکھتی کہ پانی کی تری بالوں کی جڑوں تک پہنچ چکی ہے تو وہ اسے رگڑ دیتی اور پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہا دیتی۔

306۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک عورت کو سنا وہ حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کرنے لگی: ہم میں سے کوئی جب طہر اور پاکیزگی کو دیکھ لے تو وہ اپنے کپڑے کے ساتھ کیا کرے؟ کیا وہ اس میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اچھے طریقے سے اپنے کپڑے کو دیکھے گی۔ اگر اس میں وہ خون دیکھ لے تو اس پر پانی وغیرہ کوئی شے ڈال کر اوپر سے کھرچ دے اور اگر کچھ دیکھے تو اس پر پانی چھڑک دے اور اس میں نماز پڑھے۔

307۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّ حَدَّثَنَا

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے ہم میں سے کسی کے بارے میں کہ جب اس کے کپڑوں پر خون حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے کپڑوں کو جب حیض کا خون لگ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کرچ دے پھر پانی کے ساتھ دھوڈالے پھر اس میں نماز پڑھتی رہے۔

308۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

حضرت عدی بن دینار نے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ام قیس بنت محصن کو کہتے سنا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس خون حیض کے بارے پوچھا جو کپڑے کے ساتھ لگ جاتا ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کسی لکڑی وغیرہ کے ساتھ کھرچ دے اور اسے بیری کی پتوں سے ابلے ہوئے پانی کے ساتھ دھوڈال۔

309۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ قَدْ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کے پاس کبھی ایک قمیص ہوتی تھی، اس میں حیض کے ایام گزارتی اور اس میں جنابت بھی لاحق ہوتی پھر وہ اس میں خون کا لگا ہوا قطرہ دیکھتی تو اسے اپنے لعاب کے ساتھ کھرچ دیتی۔

310۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسَارٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَأَنَا أَحِيضُ فِيهِ فَكَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ إِذَا طَهُرْتِ فَاغْسِلِيهِ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ فَقَالَتْ فَإِنْ لَمْ يَخْرُجِ الدَّمُ قَالَ يَكْفِيكِ غَسْلُ الدَّمِ وَلَا يَضُرُّكِ أَثَرُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خولہ بنت یسار نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے پاس نہیں ہے سوائے ایک کپڑے کے اس میں میں حیض کے ایام گزارتی ہوں تو میں اس کے ساتھ کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو پاک ہو جائے تو اس کو دھوڈال پھر اس میں نماز پڑھ۔ عرض کی: اگر اس سے خون نہ نکلے؟ فرمایا: صرف خون کو دھودینا تیرے لیے کافی ہے اور اس کا داغ نقصان دہ نہیں ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس میں اہلیہ کے ساتھ مجامعت کرے

311- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ اس کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں جس میں آپ ان سے مجامعت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں جبکہ آپ ﷺ اس میں کوئی نجاست نہ دیکھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ

عورتوں کے بدن کے ساتھ لگنے والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا بیان

312- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ فِي لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ شَكَّ أَبِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے جسموں کے ساتھ لگے ہوئے کپڑوں یا ہماری چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا: اس میں میرے باپ معاذ کو شک ہوا۔

313- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ وَلَا أَدْرِي أَسَمِعْتُهُ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوا عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہماری اوپر اوڑھنے والی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

حماد نے کہا ہے کہ میں نے سعید بن ابی صدقہ سے سنا ہے، اس نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا اور کہا: میں نے اسے کتنے زمانے سے سن رکھا ہے اور میں نہیں جانتا کہ میں نے اسے کس سے سنا ہے اور نہ یہ جانتا ہوں کہ میں نے اسے کسی ثقہ اور ثبت راوی سے سنا ہے یا نہیں۔ پس تم اس کے بارے میں میرے سوا کسی اور سے سوال کرو۔

بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (اس میں رخصت کا بیان)

314- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَيْهِ

حضرت ابو اسحاق شیبانی نے حضرت عبداللہ بن شداد سے حدیث سنی ہے اور وہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی درآنحالیکہ آپ وہ چادر لئے ہوئے تھے جس کا کچھ حصہ آپ کی زوجہ محترمہ پر تھا اور وہ حائضہ تھی اور آپ ﷺ نماز پڑھتے رہے حالانکہ وہی چادر آپ پر تھی۔

315۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ لِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کے وقت رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے حالانکہ میں آپ ﷺ کے پہلو میں ہوتی اور حائضہ ہوتی اور جو چادر مجھ پر ہوتی وہی بعض آپ ﷺ پر ہوتی تھی۔

فائدہ: دونوں روایات اس پر دال ہیں کہ اگر ایک ہی کپڑے کا کچھ حصہ نمازی پر ہو اور کچھ حصہ پہلو میں پڑی ہوئی حائضہ عورت پر ہو تو اس کے ساتھ نماز جائز ہوتی ہے اور شیخ محی الدین نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے کہ اگر نمازی کے پہلو میں عورت پڑی ہوئی ہو تو یہ نماز کے باطل ہونے کا سبب نہیں اور یہی روایات اس پر دلیل ہیں (عینی صفحہ 195)۔

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ (کپڑے کے ساتھ منی لگ جانے کا بیان)

316۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی الله عنها فَاحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْأَعْمَشُ كَمَا رَوَاهُ الْحَكَمُ

حضرت ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے تو انہیں احتلام ہو گیا، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کنیز نے انہیں دیکھ لیا کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت کے اثر کو دھو رہے ہیں، یا اپنا کپڑا دھو رہے ہیں۔ تو اس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے اسے کھرچ ڈالتی تھی۔

317۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُصَلِّي فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَوَاصِلٌ

حضرت اسود سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ ڈالتی تھی اور پھر آپ اس میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مغیرہ، ابومعشر اور واصل نے روایت میں انہی سے موافقت کی ہے۔

فائدہ: منی کے بارے علماء کے مابین اختلاف ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ منی نجس ہے۔ جبکہ امام شافعی نے کہا ہے کہ یہ طاہر ہے پھر اسے صاف کرنے کے بارے میں امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ اگر منی خشک ہو تو اسے کھرچ دیا جائے اور اگر تر ہو تو اسے دھو ڈالا جائے۔ امام احمد سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے جبکہ امام

مالک کے نزدیک ہر صورت میں دھونا لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

318۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ الْمَعْنَى وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ ثُمَّ أَرَى[1] فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا

حضرت عمرو بن میمون بن مہران نے کہا: میں نے حضرت سلیمان بن یسار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ فرماتی ہیں: بلاشبہ آپ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی دھوڈالتی تھیں پھر آپ کے کپڑے میں دھونے کا ایک یا کئی نشان دکھائی دیتے تھے۔

بَاب بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ (کپڑے کے ساتھ بچے کا پیشاب لگ جانے کا بیان)

319۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

حضرت ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کا کم سن بچہ تھا جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے پانی منگایا اور اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

320۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ

حضرت لبابہ بنت حارث نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھے۔ تو آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، تو میں نے عرض کی: آپ دوسرے کپڑے پہن لیجیے اور اپنی چادر مجھے عطا فرمایئے تاکہ میں اسے دھو ڈالوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچی کے پیشاب کے سبب کپڑا دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب کے سبب صرف پانی چھڑک دیا جاتا ہے۔

321۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ رضی اللہ عنہما فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ

1۔ ایک نسخہ میں آراہ ہے۔

فَجِئْتُ أَغْسِلُهُ فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو الزَّعْرَاءِ قَالَ هَارُونُ بْنُ تَمِيمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ

حضرت ابو سمح نے بیان کیا ہے کہ میں حضور علیہ کی خدمت کی سعادت حاصل کرتا اور جب آپ علیہ غسل کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو ارشاد فرماتے تھے: اپنی پیٹھ میری طرف پھیر دے۔ پس میں اپنی پشت آپ علیہ کی طرف پھیر دیتا اور اس کے ساتھ آپ کو پردہ مہیا کرتا۔ پس ایک مرتبہ حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو انہوں نے آپ علیہ کے سینہ اطہر پر پیشاب کر دیا تو میں اسے دھونے کے لیے بڑھا۔ تو آپ علیہ نے فرمایا: بچی کے پیشاب کے سبب کپڑا دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب کے سبب صرف پانی چھڑک دیا جاتا ہے۔ عباس نے کہا ہے کہ ہمیں یحییٰ بن ولید نے یہ حدیث بیان کی ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ وہ ابوالزعراء ہیں۔ ہارون بن تمیم نے حسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: تمام کے تمام پیشاب (حکم میں) برابر ہیں۔

322۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچی کا پیشاب دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب کے سبب پانی چھڑکا جائے گا جب تک کہ وہ کھانا نہ کھائے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ نے فرمایا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا جب تک وہ کھانا نہ کھائے اور معاذ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت قتادہ نے فرمایا: یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ دونوں کھانا نہ کھائیں۔ پھر جب وہ کھانا کھالیں تو بچی اور بچے دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

323۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ

حضرت حسن (البصری) نے اپنی ماں (خیرہ) سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکتی ہیں جب تک وہ کھانا نہ کھائے اور جب کھانے لگے تو اسے دھو ڈالتی ہیں اور بچی کے پیشاب کو دھوتی ہیں۔

بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ (اس زمین کا بیان جس پر پیشاب ہوا ہو)

324۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِي آخَرِينَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ

عَبْدَةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ صُبُّوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ابن عبدہ نے کہا: اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفی ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ حضور نبی کریم ﷺ نے سنا تو فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع (رحمت) کو تنگ کر دیا ہے۔ پھر وہ (تھوڑی دیر بھی) نہ ٹھہرا کہ اس نے مسجد کے کونے میں پیشاب کر دیا۔ پس اسے روکنے کے لیے لوگ جلدی سے اس کی جانب بڑھے لیکن آپ ﷺ نے انہیں منع فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ تم آسانی بہم پہنچانے کے لیے بھیجے گئے ہو نہ کہ تنگی اور دشواری کے لیے تمہیں بھیجا گیا ہے۔ تم اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ عبدالملک یعنی ابن عمیر، عبداللہ بن معقل بن مقرن سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آگے مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ اس میں کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہاں پر اس نے پیشاب کیا ہے وہاں سے مٹی لے کر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہا دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے حضور نبی کریم ﷺ کو نہیں پایا۔

بَابٌ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ (زمین پاک ہونے کا بیان جب وہ خشک ہو جائے)

325۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے، فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مقدس میں مسجد میں رات گزارتا تھا اور میں غیر شادی شدہ، انتہائی قوی اور مضبوط جوان تھا۔ کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کرتے تھے اور وہ لوگ اس پر پانی وغیرہ کوئی چیز نہیں چھڑکتے تھے۔

بَابٌ فِي الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ (دامن کے ساتھ نجاست لگ جانے کا بیان)

326۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت ہے کہ اس نے ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے پوچھا اور کہا: میں ایک عورت ہوں، میں اپنا دامن لمبا رکھتی ہوں اور محل نجاست میں بھی گزر رہوتا ہے۔ تو حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نجاست سے بعد والی پاکیزہ جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔

327۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ

بنی عبدالاشہل کی ایک عورت نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام ہمارا راستہ انتہائی بدبودار اور غلیظ ہے، ہمیں کیا کرنا چاہیے جب ہم پر بارش برستی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اس کے بعد بھی راستہ ہے جو اس کی نسبت صاف اور پاکیزہ ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس یہ پاکیزہ راستہ اس غلیظ راستہ کا بدل ہے۔

بَابٌ فِي الْأَذَى يُصِيبُ النَّعْلَ (نجاست جب جوتے کو لگ جائے تو اس کا بیان)

328۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ح وحَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح وحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ الْمَعْنَى قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفَّيْهِ فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنا جوتا پہن کر نجاست پر چلے تو بلاشبہ مٹی اس کے لیے باعث طہارت و پاکیزگی ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہم معنی روایت حضور نبی کریم علیہ السلام سے بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب چلتے ہوئے کسی کے خفین کے ساتھ نجاست لگ جائے تو ان کے لیے سبب طہارت و پاکیزگی مٹی ہے۔

حضرت سعید بن ابی سعید نے حضرت قعقاع بن حکیم سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ نے رسول اللہ علیہ السلام سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ

کپڑے کے ساتھ لگی ہوئی نجاست کے سبب نماز کے اعادہ کا بیان

329۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا ثُمَّ أَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ

حضرت ام جحدر العامریہ نے کہا کہ اس نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کپڑے کے ساتھ لگے ہوئے خون حیض کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس تھی اور ہم پر ہمارے شعار (وہ کپڑے جو بدن کے ساتھ لگے ہوتے ہیں) بھی تھے اور کبھی کبھار ہم اس کے اوپر چادر ڈال لیتے۔ پس ایک دفعہ رسول اللہ علیہ السلام نے صبح کی چادر اٹھائی اور اسے پہن لیا۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام یہ خون کا داغ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ علیہ السلام نے اس کے آس پاس سے اسے پکڑ لیا اور پھر اسے اکٹھا کر کے غلام کے ہاتھ میری طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ اسے دھو کر خشک کرو اور پھر اسے میری طرف بھیج دو۔ چنانچہ میں نے پانی کا اپنا پیالہ منگایا اور اسے دھو ڈالا پھر اسے خشک کیا اور پھر آپ علیہ السلام کی طرف لوٹا دیا۔ پس رسول کریم علیہ السلام دوپہر کے وقت تشریف لائے اور وہی چادر آپ اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔

بَابُ الْبُصَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ (کپڑے کے ساتھ تھوک لگ جائے تو حکم)

330۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رضی الله عنه قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِهِ

حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے اپنے کپڑے میں لعاب ڈالا اور کپڑے کو آپس میں رگڑ دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی حضور نبی کریم علیہ السلام سے اس کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّلَاةِ (نماز کا بیان)

بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ (نماز کی فرضیت کا بیان)

331۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجد میں سے ایک آدمی آیا۔ اس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی اور جو کچھ وہ کہتا تھا سمجھا نہیں جا سکتا تھا، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ سے ارکان اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے عرض کی: کیا ان کے سوا بھی مجھ پر ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔ فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے رمضان المبارک کے روزوں کا ذکر کیا۔ تو اس نے عرض کی: کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزے رکھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ پھر اس نے عرض کی: کیا مجھ پر اس کے سوا بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو نفل صدقہ ادا کرے۔ راوی نے کہا: وہ آدمی واپس مڑا اور آنحالیکہ وہ کہہ رہا تھا: قسم بخدا! نہ میں اس پر زیادتی کروں گا اور نہ ہی اس میں کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاح پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے باپ کی قسم! وہ فلاح پا گیا اگر اس نے سچ کہا۔ اس کے باپ کی قسم! وہ جنت میں داخل ہو گیا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

فائدہ: حضور نبی رحمت ﷺ کا سائل کو فلاح و کامرانی اور دخول جنت کی بشارت دینا اس پر شاہد عادل ہے کہ اگر آدمی

اخلاص نیت کے ساتھ حق بندگی ادا کرے اور احکام شرعیہ پر عمل پیرا رہے تو دونوں جہاں میں کامیابی اس کے قدم چومے گی اور وہ بالیقین اپنے معاشرے اور قوم کے لیے نفع بخش ثابت ہوگا۔ ابن رسلان نے فلاح کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

الفلاح هو الفوز و قيل هو اسم لاربعة اشياء و بقاء بلا فناء و غناء بلا فقر و عز بلا ذل و علم بلا جهل

بَابٌ فِي الْمَوَاقِيتِ (نماز کے اوقات کا بیان)

332۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْعَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل امین علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کرائی۔ پس انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ سورج ڈھل گیا اور ابھی اس کی مقدار تسمے کے برابر تھی اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ سایہ ایک مثل ہوا تھا اور مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غروب ہوا اور فجر کی نماز پڑھائی جبکہ روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ سایہ ایک مثل تھا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ سایہ دو مثل تھا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھائی جبکہ رات کا تیسرا حصہ گزر چکا تھا اور صبح کی نماز پڑھائی اور اسے خوب روشن کیا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے محمد ﷺ! یہ آپ سے پہلے آنے والے انبیاء علیہم السلام کا وقت نماز ہے اور نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

333۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا ﷺ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ

وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ التَّغْلِيسَ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الْوَقْتَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يُفَسِّرُوهُ وَكَذَلِكَ أَيْضًا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْمَرٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا أَنَّ حَبِيبًا لَمْ يَذْكُرْ بَشِيرًا وَرَوَى وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقْتَ الْمَغْرِبِ قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ يَعْنِي مِنَ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ حَدِيثِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت اسامہ بن زید لیثی سے روایت ہے کہ حضرت ابن شہاب نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے عصر کی نماز میں کسی وجہ سے دیر کر دی۔ تو حضرت عروہ بن زبیر نے انہیں کہا: بلاشبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی رحمت ﷺ کو نماز کے وقت کے بارے میں مطلع کر دیا۔ تو حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں کہا: اس میں غور کرو جو کہہ رہے ہو۔ تو عروہ نے آپ سے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے ان کے ساتھ پڑھی۔ آپ ﷺ اپنی انگلیوں کے ساتھ پانچ نمازیں گنتے رہے۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھلتا ہے اور بسا اوقات آپ اسے مؤخر کرتے جب گرمی شدید ہوتی اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ عصر کی نماز پڑھاتے تھے درآنحالیکہ سورج زردی میں داخل ہونے سے پہلے ابھی خوب روشن اور بلند ہوتا اور ایک آدمی نماز سے واپس آکر سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ جاتا تھا اور آپ مغرب کی نماز پڑھاتے تھے جب سورج غروب ہوتا اور عشاء کی نماز پڑھاتے جب افق سیاہ ہو جاتا اور بسا اوقات آپ اسے مؤخر کرتے تا کہ لوگ جمع ہو جائیں اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز ایک بار تاریکی میں پڑھائی اور پھر دوسری بار پڑھائی اور اسے خوب روشن کیا پھر اس کے بعد آپ نماز تاریکی میں پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور روشنی کی طرف آپ مراجعت فرما نہیں ہوئے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو زہری سے معمر، مالک، ابن عیینہ، شعیب بن ابی حمزہ اور لیث بن سعد وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس وقت کا ذکر نہیں کیا جس میں آپ نے نماز پڑھائی اور نہ اس کی تفسیر بیان کی ہے اور اسی طرح

ہشام بن عروہ اور حبیب بن ابی مرزوق نے عروہ سے اسے روایت کیا ہے جیسے معمر اور اس کے ساتھیوں کی روایت ہے مگر حبیب نے بشیر کا ذکر نہیں کیا۔ اور وہب بن کیسان نے حضرت جابر سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز کے وقت کے بارے میں فرمایا کہ جب سورج غروب ہوا تو وہ مغرب کی نماز کے لیے آئے یعنی دوسرے دن یعنی مغرب کا وقت ایک ہی رہا اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: پھر انہوں نے دوسرے دن مغرب کی نماز ایک ہی وقت میں پڑھائی اور اسی طرح یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے حدیث حسان بن عطیہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی علیہ السلام سے بھی مروی ہے۔

334۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى حِينَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهِ أَوْ أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتَّى قَالَ الْقَائِلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْفَجْرَ وَانْصَرَفَ فَقُلْنَا أَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ قَالَ أَمْسَى وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ هَذَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى شَطْرِهِ وَكَذَلِكَ رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے سوال کیا مگر آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، یا انہوں نے نماز فجر کے لیے اقامت کہی جب فجر پھوٹی اور آپ علیہ السلام نے اس وقت نماز پڑھائی جبکہ آدمی اپنے ساتھی کا چہرہ نہیں پہچان سکتا تھا یا آدمی یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلو میں کون ہے؟ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی جب سورج ڈھلا یہاں تک کہ کہنے والے نے کہا: دن نصف ہو گیا، حالانکہ آپ بہتر اور خوب جانتے ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی حالانکہ سورج ابھی روشن اور بلند تھا اور پھر آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج غروب ہوا اور آپ علیہ السلام نے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی جبکہ شفق غروب ہوا اور جب دوسرا دن آیا تو آپ علیہ السلام نے فجر کی نماز پڑھائی، جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے کہا ... ج طلوع ہو چکا ہے؟ آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جس میں پہلے دن عصر کی نماز پڑھائی تھی اور عصر کی نماز

پڑھائی حالانکہ سورج زردی مائل ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا یا سورج شام کے وقت میں داخل ہونے کے قریب تھا اور مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے پہلے پڑھائی اور عشاء کی نماز تقریباً رات کے تیسرے حصہ میں پڑھائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ بے شک نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اس حدیث کو سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں اسی طرح روایت کیا ہے۔ پھر کہا: پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ بعض نے کہا: رات کے تیسرے حصہ میں اور بعض نے کہا: نصف رات کے وقت۔ اسی طرح اس حدیث کو ابن بریدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

335۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ظہر کا وقت تب تک ہے جب تک عصر کا وقت شروع نہ ہو اور عصر کا وقت تب تک ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت تب تک ہے جب تک شفق کی روشنی زائل نہ ہو اور عشاء کا وقت رات کے نصف تک ہے اور فجر کی نماز کا وقت تب تک ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّيهَا

حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کے وقت کا بیان، آپ کس طرح نماز ادا فرماتے تھے

336۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرًا عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ

حضرت محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ سورج ڈھلنے کے فوراً بعد شدید گرمی کے وقت ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور آپ عصر کی نماز پڑھتے درآنحالیکہ سورج کی تمازت ابھی شدید ہوتی اور مغرب کی نماز پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور آپ ﷺ عشاء کی نماز جلدی پڑھتے جب لوگ زیادہ ہوتے اور جب لوگوں کی تعداد کم ہوتی تو آپ دیر سے نماز پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

337۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ

وَكَانَ لَا يُبَالِي تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر کی نماز پڑھتے تھے کہ فارغ ہونے کے بعد ہم میں سے کوئی مدینہ طیبہ کی آخری حد تک چلا جاتا اور پھر واپس لوٹ آتا تو ابھی سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب کے وقت کے بارے میں بھول گیا ہوں اور آپ ﷺ کبھی کبھی عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا ناپسند کرتے تھے اور آپ ﷺ صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھاتے تھے کہ ہم میں سے کوئی اپنے ہم نشین کو نہیں پہچان سکتا تھا جسے وہ خوب پہچانتا ہو اور آپ ﷺ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو تک آیات قراءت کرتے تھے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ (ظہر کی نماز کے وقت کا بیان)

338۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا اور ایک مشت کنکریاں اٹھالیتا تاکہ وہ میری ہتھیلی میں ٹھنڈی ہو جائیں۔ گرمی کی شدت کے سبب میں انہیں اپنی پیشانی کی جگہ رکھتا اور ان پر سجدہ کرتا۔

فائدہ: علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کنکریاں ہاتھ میں لینا اس غرض سے کہ وہ ٹھنڈی ہو جائیں اور پھر انہیں سجدہ کرتے وقت محل سجدہ پر رکھنا عمل قلیل ہے جو مفسد صلاۃ نہیں۔ لہٰذا شدید گرمی کی حالت میں ایسا کرنا مباح ہے۔

339۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اندازہ گرمی کے موسم میں تین قدم سے پانچ قدم تک تھا اور سردی کے موسم میں پانچ قدم سے سات قدم تک تھا۔

فائدہ: چونکہ اس دور میں اوقات کا حساب اور ان کی معرفت طلوع و غروب اور دھوپ سائے کے لحاظ سے حاصل کی جاتی تھی اس لیے اس روایت میں یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ آپ ﷺ موسم گرما کے آغاز میں نماز ظہر اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ ابھی سایہ تین قدم کے برابر ہوتا تھا۔ لیکن جب گرمی شدید ہو جاتی تو پھر آپ نماز تاخیر سے ادا فرماتے یعنی جب سایہ پانچ قدم تک پہنچ جاتا تب آپ نماز ظہر ادا فرماتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شدید گرمی کی حالت میں نماز تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔ واللہ اعلم

340۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ أَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ

زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم حضور نبی رحمت ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرلو۔ پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرلو۔ آپ نے یہ دو بار یا تین بار فرمایا یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے کو دیکھا پھر فرمایا: بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کی حرارت اور گرمی سے ہے۔ پس جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔

341۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔ اور ابن موہب نے عن الصلوٰۃ کی بجائے بالصلوٰۃ کہا ہے کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی حرارت سے ہے۔

فائدہ: چونکہ گرمی کی شدت باعث اذیت و مشقت ہے بالخصوص جبکہ مسجد خاصے فاصلے پر ہو اور پھر حرارت کی تیزی نماز میں خشوع و خضوع کے لیے بھی رکاوٹ ہے۔ جبکہ نماز کی روح اس میں خشوع و خضوع کا ہونا ہے۔ اس لیے ایسے حالات میں نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

342۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتْ الشَّمْسُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان اس وقت کہا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔

بَاب فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ (نماز عصر کے وقت سے متعلقہ احادیث کا بیان)

343۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ أَوْ أَرْبَعَةٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ سورج ابھی

روشن، بلند اور زندہ ہوتا اور جانے والا العوالیٰ مدینہ کی طرف چلا جاتا تھا حالانکہ سورج ابھی بلند ہوتا (سورج کے زندہ ہونے سے مراد اس کی حرارت اور گرمی کا تیز ہونا ہے)۔

حضرت معمر نے زہری سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عوالی (وہ بستیاں جو مدینہ طیبہ کی بلند زمین پر واقع ہیں) مدینہ طیبہ سے دو یا تین میل کے فاصلے پر ہیں۔ راوی کا بیان ہے: میرا گمان یہ بھی ہے کہ انہوں نے چار میل بھی کہا۔

حضرت خیثمہ سے روایت ہے کہ سورج زندہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ تو اس کی گرمی اور حرارت کو پالے۔

344۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

حضرت عروہ نے کہا ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ دھوپ (بلند ہو کر ان کے حجرہ سے نکلنے سے پہلے) ابھی ان کے حجرہ میں ہوتی۔

345۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ (اتنے وقت تک) عصر کی نماز مؤخر کرتے تھے جب تک کہ سورج روشن اور صاف رہتا۔

346۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن فرمایا: انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ یعنی عصر کی نماز سے روکا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ اس کے بارے میں کئی اقوال ذکر کیے گئے ہیں لیکن تین قول معروف ہیں جو امام ترمذی نے ذکر کیے ہیں: (1) اس سے مراد صلوٰۃ عصر ہے۔ یہ احناف اور حنابلہ کا مشہور قول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: وھو قول اکثر العلماء ترمذی میں حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عبداللہ بن مسعود دونوں سے مرفوعاً یہ مروی ہے۔ (2) اس سے مراد نماز فجر ہے۔ اس کے قائل حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور پھر امام شافعی اور امام محمد ہیں۔ (3) اس سے مراد نماز ظہر ہے۔ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ صدیقہ سے یہی مروی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ واللہ اعلم۔

347۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رضی اللہ

عنها أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابو یونس مولیٰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے کہا: مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنے لئے مصحف لکھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: جب تو اس آیت پر پہنچے تو مجھے آگاہ کرنا: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى۔ سو جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اس طرح مجھے یہ آیت املاء کرائی: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ پھر فرمایا: میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

348۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزِّبْرِقَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے فوراً بعد پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب پر اس سے بڑھ کر ثقیل اور بھاری نماز اور کوئی نہیں ہوتی تھی۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى اور فرمایا: بلاشبہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

349۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالیا تو اس نے اس کے (وجوب کو) پالیا اور جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل فجر کی ایک رکعت پالی تحقیق اس نے اسے پالیا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں احناف کے نزدیک نماز کو پالینے سے مراد نماز کے وقت اور وجوب کو پالینا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی بچہ اس حال میں بالغ ہوا یا کوئی کافر مسلمان ہوا یا کوئی حائضہ عورت حیض سے پاک ہوئی تو اس کے ذمے یہ نماز واجب ہو جائے گی اور اس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی۔ هكذا قال الامام الطهري۔

350۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا

حضرت علاء بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ ہم ظہر کی نماز کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اٹھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگے اور جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے نماز میں جلدی کرنے کا ذکر کیا یا انہوں نے اس کا ذکر کیا اور پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ منافقین کی نماز ہے، وہ منافقین کی نماز ہے، وہ منافقین کی نماز ہے۔ ان میں سے کوئی بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج کا رنگ زرد ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان یا شیطان کے دو سینگوں پر ہوتا ہے تو وہ اٹھتا ہے اور (کسی بھی پرندے کی طرح) چار ٹھونگیں مارتا ہے (چار رکعتیں انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور اس میں آداب نماز کا لحاظ نہیں رکھتا) اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا مگر بالکل قلیل۔

351۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أُوتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وُتِرَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذَلِكَ أَنْ تَرَى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس کی نماز عصر فوت ہو جاتی ہے تو گویا اسے اس کے اہل و مال سے خالی کر دیا گیا (یعنی اہل و عیال اور مال و منال برباد ہو گئے)۔ ابوداود نے کہا ہے کہ عبیداللہ بن عمر (القواریری) نے "وتر" کی بجائے "اوتر" کہا ہے اور ایوب (سختیانی) کی روایت میں اختلاف ہے اور زہری نے سالم، عن ابیہ، عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا ہے "وتر"۔

ابوعمرو یعنی الاوزاعی نے کہا ہے کہ عصر کی نماز کا ضائع ہونا اور فوت ہونا یہ ہے کہ تو زمین پر سورج کی دھوپ کو زرد دیکھنے لگے (سورج کا رنگ متغیر ہو کر زرد ہو جائے)۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ (نماز مغرب کے وقت کا بیان)

352۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَرْمِي فَيَرَى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم تیر پھینکتے تھے تو ہم میں سے ہر کوئی اس کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا (یعنی سورج غروب ہونے کے بعد ابھی روشنی باقی ہوتی)۔

353۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اسی ساعت میں مغرب کی نماز پڑھتے تھے جس

ساعت سورج غروب ہوتا جونہی اس کا اوپر والا کنارہ (حاجب) غائب ہوتا۔

354- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ

حضرت مرثد بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے ارادہ سے آئے۔ ان دنوں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مصر کے حاکم تھے۔ تو انہوں نے نماز مغرب میں دیر کر دی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان سے کہنے لگے: اے عقبہ! یہ کیسی نماز ہے؟! تو انہوں نے آپ سے کہا: ہم مشغول رہے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ میری امت ہمیشہ خیر اور بھلائی کے ساتھ رہے گی، یا فرمایا: فطرت پر رہے گی جب تک انہوں نے مغرب کی نماز کو ستاروں کے ظاہر ہونے اور ان کے باہم ملنے تک مؤخر نہ کیا۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ (عشاء کی نماز کے وقت کا بیان)

355- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں لوگوں سے بہتر اور بڑھ کر اس نماز کے وقت یعنی عشاء کے نماز کے وقت کو جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ تیسری رات کا چاند غروب ہونے کے وقت پر نماز پڑھتے تھے۔

356- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَمْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ أَتَنْتَظِرُونَ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَوْلَا أَنْ تَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم ایک رات عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ پس آپ ﷺ اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ رات کا تیسرا حصہ گزر چکا تھا۔ اس کے بعد آئے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا کسی شے نے آپ کو مشغول رکھا ہے یا اس کے سوا کوئی اور سبب تھا؟ جس وقت آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: کیا تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو؟ اگر میری امت پر یہ ثقیل اور بھاری نہ ہوتا تو میں اسی ساعت میں انہیں نماز پڑھاتا۔ بعد ازاں آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

357۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ أَبْقَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ فَتَأَخَّرَ حَتَّى ظَنَّ الظَّانُّ أَنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ صَلَّى فَإِنَّا لَكَذَلِكَ حَتَّى خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ كَمَا قَالُوا فَقَالَ لَهُمْ أَعْتِمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم صلاۃ العتمہ (عشاء کی نماز) کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ پس آپ ﷺ نے (اس میں) تاخیر کردی یہاں تک کہ گمان کرنے والوں نے یہ گمان کیا کہ آپ باہر تشریف نہیں لائیں گے اور ہم میں سے کوئی یہ کہنے لگا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں۔ ہم اسی کیفیت میں تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کو اسی طرح کہا جیسے انہوں نے پہلے کہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نماز کو دیر سے پڑھو کیونکہ تمہیں اس کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے، تم سے قبل کسی امت نے اسے نہیں پڑھا۔

358۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ نصف رات گزر چکی تھی اور فرمایا: تم اپنے بیٹھنے کی جگہ بیٹھے رہو۔ پس ہم بیٹھے رہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ نماز پڑھ چکے اور اپنے بستروں میں چلے گئے اور بلاشبہ تم مسلسل نماز میں رہے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔ اگر ضعیف کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خوف نہ ہوتا تو میں یقیناً اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کرتا۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الصُّبْحِ (صبح کی نماز کے وقت کا بیان)

359۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تھے اور عورتیں اپنی چادریں لپیٹے ہوئے نماز سے واپس آتی تھیں۔ وہ تاریکی کے سبب پہچانی نہیں جاسکتی تھیں (یعنی آپ ﷺ اول وقت میں اندھیرے میں نماز پڑھاتے تھے)۔

360۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو کیونکہ یہ تمہارے لیے اجروں کے اعتبار سے انتہائی عظیم ہے یا اجر کے اعتبار سے اعظم ہے۔

بَابٌ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى وَقْتِ الصَّلَوَاتِ (نمازوں کے اوقات کی پابندی کا بیان)

361۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

حضرت عبداللہ بن صنابحی نے کہا ہے کہ ابومحمد (مسعود البدری) رضی اللہ عنہ کا گمان ہے کہ وتر واجب ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابومحمد نے جھوٹ بولا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہیں۔ جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور انہیں اپنے اوقات میں ادا کیا اور ان کے رکوع وخشوع کو مکمل کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ عہد ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمادے گا اور جس نے اس طرح نہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ پر کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرمائے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

362۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا قَالَ الْخُزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا أُمُّ فَرْوَةَ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنا افضل ترین عمل ہے۔ خزاعی نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ان کی پھوپھی جسے ام فروہ کہا جاتا ہے، سے روایت ہے۔ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا۔

363۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ

حضرت ابوبکر بن عمارہ بن رؤیبہ نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی نے ان سے پوچھا: جو

کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے مجھے بتایئے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: وہ آدمی آتش جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج کے طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی۔ تو اس نے پھر پوچھا: کیا تم نے آپ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ تین بار اس نے کہا: تو انہوں نے فرمایا: ہاں ہر بار کہتے رہے: میرے کانوں نے اسے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد کیا ہے۔ تو اس آدمی نے کہا: اور میں نے بھی سنا ہے کہ آپ ﷺ اسی طرح فرماتے ہیں۔

364۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّي فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا

حضرت عبداللہ بن فضالہ نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی اور اس میں مجھے یہ تعلیم بھی دی کہ پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کر۔ تو میں نے عرض کی: یہ ایسے اوقات ہیں جن میں میری بہت مشغولیت ہوتی ہے، لہٰذا آپ مجھے ایسے جامع امر کے بارے بتا دیجئے کہ جب میں وہ کرلوں تو وہ میرے لیے کافی ہو جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عصرین کی محافظت اور پابندی کر۔ یہ لفظ عصرین ہماری لغت میں نہ تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کی: عصرین کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ایک نماز سورج طلوع ہونے سے پہلے اور ایک نماز سورج غروب ہونے سے پہلے، یعنی فجر و عصر۔

365۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَأَبَانُ كِلَاهُمَا عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ قَالُوا يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ عمل ایسے ہیں کہ جس نے ایمان کے ساتھ انہیں ادا کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا: جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو، رکوع، سجود اور ان کے اوقات کی محافظت کی، رمضان المبارک کے روزے رکھے، بیت اللہ شریف کا حج کیا اگر وہ اس کی استطاعت رکھے اور زکوٰۃ ادا کی اس کے ساتھ اپنے نفس کو پاک کرتے ہوئے اور امانت ادا کی۔ انہوں نے پوچھا: اے ابو الدرداء! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ فرمایا: غسل جنابت کرنا۔

366۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّلِيكِ الْأَلْهَانِيِّ أَخْبَرَنِي ابْنُ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي

حضرت سعید بن المسیب نے بیان کیا ہے کہ ابوقتادہ بن ربعی نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے پاس ایک عہد کیا ہے کہ جو کوئی ان کی وقت کے اعتبار سے پابندی کرے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو اس کے لیے میرا کوئی عہد نہیں۔

بَابٌ إِذَا أَخَّرَ الْإِمَامُ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ (اس کا بیان جب امام نماز کو وقت سے مؤخر کردے)

367۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ يَعْنِي الْجَوْنِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ أَوْ قَالَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّهَا فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! تو کیا کرے گا جب تجھ پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو مؤخر کریں گے یعنی اسے اتنا لیٹ کردیں گے کہ وہ میت کی طرح بے جان ہو جائے گی، یا فرمایا: وہ نماز کو مؤخر کریں گے؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ مجھے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا اور اگر تو اسے ان کے ساتھ بھی پالے تو پڑھ لینا کیونکہ وہ تیرے لئے نفل ہو جائے گی۔

368۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَيْنَا قَالَ فَسَمِعْتُ تَكْبِيرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ أَجَشُّ الصَّوْتِ قَالَ فَأُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ مَيِّتًا ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْقَهِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَلَزِمْتُهُ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَتَتْ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً

حضرت عمرو بن میمون الاودی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے فرستادہ کی حیثیت سے تشریف لائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے فجر کے قریب آپ کی تکبیر سنی (آپ سحری کے وقت فجر کے قریب تکبیر کہتے ہوئے وہاں داخل ہوتے تھے) آپ انتہائی بلند آواز آدمی تھے جن کی آواز میں غنہ بھی تھا۔ حضرت عمرو بن میمون نے بیان کیا ہے کہ آواز سنتے ہی میں نے آپ سے رشتہ محبت مستحکم کرلیا اور پھر میں کبھی آپ سے جدا نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے شام میں آپ کو فوت ہونے کے بعد دفن کیا پھر ان کے بعد میں نے لوگوں میں سب سے بڑھ کر فقیہ کو

دیکھا۔ چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے لوگ امراء ہوں گے جو نماز بے وقت پڑھیں گے؟ تو میں نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں یا رسول اللہ! ﷺ اگر ایسے حالات مجھے پیش آ جائیں؟ فرمایا: تو نماز اپنے وقت پر پڑھ لینا اور ان کے ساتھ بھی اپنی نماز بطور نفل پڑھ لینا۔

369۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الْمَعْنَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَالَ سُفْيَانُ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر ایسے امراء ہوں گے جنہیں کئی چیزیں نمازیں اپنے اوقات میں ادا کرنے سے مشغول رکھیں گی یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے گا۔ پس تم نماز اس کے وقت میں ادا کرو۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ اور سفیان نے کہا: اگر میں ان کے ساتھ نماز کو پالوں تو کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔

370۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ يَعْنِي الزَّعْفَرَانِيَّ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو مؤخر کریں گے۔ پس یہ نماز وقت پر پڑھنے کا اجر تمہارے لیے ہے اور نماز میں دیر کرنے کا بوجھ ان پر ہے۔ پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھنا جب تک کہ وہ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہیں۔

بَابٌ فِي مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا (اس کا بیان جو نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے)

371۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَرَ

بِلَالًا فَأَقَامَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِي عَنْ يُونُسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِلذِّكْرَى قَالَ أَحْمَدُ الْكَرَى النُّعَاسُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحَوَّلُوا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِي أَصَابَتْكُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ إِسْحَقَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْأَذَانَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ هَذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَأَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے تو آپ ﷺ رات کے وقت چلتے رہے یہاں تک کہ جب ہم پر نیند اور اونگھ غالب آ گئی۔ تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں ایک مقام پر استراحت فرما ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آج کی رات تم ہمارے محافظ اور نگران ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تو ان پر بھی نیند غالب آ گئی اور وہ سو گئے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب میں سے کوئی بھی بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ جب انہیں دھوپ لگی تو رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ آپ گھبرا گئے اور فرمایا: اے بلال! یہ کیا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میری جان کو اسی نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ کی جان کو پکڑ رکھا تھا، یعنی جس نے آپ پر نیند طاری کی اسی نے مجھ پر بھی نیند طاری کر دی۔ پس وہ سواریوں کو لے کر کچھ چلے پھر حضور نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا: جو نماز بھول جائے تو وہ اسے پڑھ لے جب اسے یاد آ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى۔ یونس نے کہا: ابن شہاب اس کی قراءت اسی طرح کرتے تھے۔ احمد نے کہا: عنبسہ یعنی یونس سے اس حدیث میں ''لِذِكْرِی'' مروی ہے۔ احمد نے کہا: الکری کا معنی اونگھ ہے۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اس جگہ سے کوچ کرو جہاں تمہیں غفلت آ پہنچی ہے۔ فرمایا: پس حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو مالک، سفیان بن عیینہ، اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر اور ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے کسی نے زہری کی اس حدیث میں اذان کا ذکر نہیں کیا۔ ان میں سے کسی نے اسے بیان نہیں کیا سوائے اوزاعی اور ابان العطار کے حضرت معمر سے۔

372۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَمَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمِلْتُ مَعَهُ فَقَالَ انْظُرْ فَقُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَانِ

رَاكِبَانِ هٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ حَتّٰى صِرْنَا سَبْعَةً فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا يَعْنِي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ فَمَا أَيْقَظَهُمْ إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَسَارُوا هُنَيَّةً ثُمَّ نَزَلُوا فَتَوَضَّئُوا وَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ وَرَكِبُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاةٍ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ تُوقِظْنَا إِلَّا الشَّمْسُ طَالِعَةً فَقُمْنَا وَهِلِينَ لِصَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدًا رُوَيْدًا حَتّٰى إِذَا تَعَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَرْكَعْهُمَا فَقَامَ مَنْ كَانَ يَرْكَعُهُمَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَرْكَعُهُمَا فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُنَادَى بِالصَّلَاةِ فَنُودِيَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَلَا إِنَّا نَحْمَدُ اللّٰهَ أَنَّا لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلَاتِنَا وَلٰكِنَّ أَرْوَاحَنَا كَانَتْ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَهَا أَنّٰى شَاءَ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حَيْثُ شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ شَاءَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ فَقَامُوا فَتَطَهَّرُوا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَتَوَضَّأَ حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے۔ پس آپ راستے سے ایک طرف ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس طرف ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: غور سے دیکھ۔ تو میں نے عرض کی: یہ ایک سوار ہے، یہ دو سوار ہیں، یہ تین ہیں حتی کہ ہم سات ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری نماز یعنی نماز فجر کی حفاظت کرنا، پس ان کے کان بند کر دیے گئے (یعنی وہ سو گئے) اور انہیں سورج کی گرمی کے سوا کسی نے بیدار نہ کیا۔ پس وہ اٹھے اور تھوڑا سا چلے پھر ایک مقام پر اترے اور وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور انہوں نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اس سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں اور پھر فجر کی نماز (فرض) ادا کی اور سوار ہو کر چل پڑے اور ان میں سے بعض نے بعض کو کہا: ہم نے اپنی نماز میں غفلت اور کوتاہی کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ کوتاہی نہیں ہے کیونکہ ایسا حالت نیند میں ہوا اور کوتاہی حالت بیداری میں ہوتی ہے۔ پس تم میں سے جب کوئی نماز کو بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ پڑھ لے جب اسے یاد آئے اور دوسرے دن اسے وقت پر پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ کے گھوڑ سوار حضرت ابوقتادہ انصاری نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش الامراء بھیجا۔ آگے مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا: ہمیں کسی نے بیدار نہیں کیا مگر طلوع ہونے والے آفتاب نے۔ پس ہم اٹھے درآنحالیکہ ہم اپنی نماز کے لیے مضطرب اور گھبرائے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تھوڑا ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھتا تھا وہ انہیں پڑھ لے۔ پس جو پڑھتے تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے وہ اٹھے اور انہوں نے دو رکعتیں سنت پڑھیں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے نماز کے لیے اذان کا حکم فرمایا۔ اذان دی گئی اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں اس پر کہ ہم دنیوی امور میں سے کسی کام میں مشغول نہ تھے جس نے ہمیں اپنی نماز سے غافل کیا ہو۔ ہماری ارواح اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تھیں۔ اس نے انہیں جب چاہا چھوڑ دیا۔ پس تم میں سے جو کوئی کل صبح کی نماز پورے وقت پر پا لے تو اسے چاہیے کہ اس کے ساتھ اس کی مثل نماز قضا کرے۔

ابن ابی قتادہ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ارواح کو جتنا چاہا قبض رکھا اور جب چاہا انہیں لوٹا دیا۔ اٹھو اور نماز کے لیے اذان کہو۔ پس وہ اٹھے اور وضو کیا یہاں تک کہ سورج اچھی طرح بلند ہو گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے اور انہوں حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ روایت کی مثل بیان کی ہے اور کہا ہے: پس انہوں نے وضو کیا۔ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔

373۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاةً حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ أُخْرَى

حضرت عبداللہ بن رباح نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حالت نیند میں تقصیر اور کوتاہی نہیں ہے بلکہ تقصیر حالت بیداری میں ہوتی ہے کہ تو نماز کو مؤخر کرتا رہے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہو جائے۔

374۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نماز کو بھول جائے تو اسے پڑھ لے جب اسے یاد آ جائے۔ اس کا اس کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔

375۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو وہ نماز فجر کے وقت سو گئے اور وہ سورج کی گرمی کے سبب بیدار ہوئے اور تھوڑی دور تک وہ چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو

حکم فرمایا تو اس نے اذان کہی اور فجر سے پہلے دو رکعتیں سنت پڑھیں پھر اقامت کہی اور آپ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

376۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَهَذَا لَفْظُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي الْقِتْبَانِيَّ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الزِّبْرِقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ تَنَحَّوْا عَنْ هَذَا الْمَكَانِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الصُّبْحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي الْحَلَبِيَّ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ(1) عَنْ ذِي مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَتَوَضَّأَ يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وُضُوءًا لَمْ يَلْثَ مِنْهُ التُّرَابُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ عَجِلٍ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ أَقِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى الْفَرْضَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ قَالَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ حَدَّثَنِي ذُو مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَقَالَ عُبَيْدٌ يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ(2) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَرِيزٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صَالِحٍ(3) عَنْ ذِي مِخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَذَّنَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ

حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس آپ ﷺ صبح کی نماز کے وقت سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: اس جگہ سے کوچ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان کہی۔ بعد ازاں لوگوں نے وضو کیا اور فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔

یزید بن صالح نے ذی مخبر حبشی رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں بیان کیا ہے اور ذی مخبر حضور نبی کریم ﷺ کے خادم تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور اس سے مٹی ملوث نہ ہوئی۔ پانی کی مقدار اتنی قلیل تھی کہ اس کے ساتھ زمین پر کیچڑ نہیں بنا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان کہی پھر حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور آہستہ آہستہ دو رکعت سنتیں ادا فرمائیں پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ نماز کے لیے اقامت کہو۔ پھر آپ ﷺ نے ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھائی۔

377۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ يَكْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ

1۔ ایک نسخہ میں یزید بن صُلیح ہے۔ 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً

تَفْعَلُوْنَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَكَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا لِمَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ

حضرت عبدالرحمن بن ابی علقمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حدیبیہ سے آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ہماری نگرانی اور حفاظت کرے گا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں۔ پس وہ سب سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: تم اسی طرح کرو جیسے تم کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: پس ہم نے اسی طرح کیا (معمول کی نماز پڑھی) پس تم بھی اس کے لیے اسی طرح کرو جو سو جائے یا بھول جائے (یعنی تم انہیں یہی تعلیم دو)۔

بَابٌ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ (مسجد بنانے کا بیان)

378۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مساجد کو بلند و بالا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم مساجد کو اس طرح مزین اور آراستہ کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنی (مساجد کو) مزین کیا۔

فائدہ: مسجد کی ایسی زیب و آرائش جو اسراف کے زمرے میں داخل ہو اور اس سے ریاکاری اور دکھاوے کی بو آنے لگے وہ قطعاً جائز نہیں۔ البتہ طہارت و نظافت کے لحاظ سے اور مسجد کو آباد کرنے کی غرض سے نمازیوں کو جو سہولت بہم پہنچائی جا سکے وہ درست ہے۔ واللہ اعلم۔

379۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مساجد کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

فائدہ: بسا اوقات مساجد کی تعمیر سے مقصود دوسروں پر اظہار فخر و مباہات ہوتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں چاہیے بلکہ ان کی بنیاد اخلاص اور قرب خداوندی کے حصول کے ارادہ پر ہونی چاہیے۔

380۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَوَاغِيتُهُمْ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ وہ طائف میں اس

جگہ مسجد بنائیں جہاں ان کے بت ہوا کرتے تھے۔

381۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَعُمُدُهُ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بِنَائِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهُ خَشَبًا وَغَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَّفَهُ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ: وَسَقَّفَهُ السَّاجَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْقَصَّةُ الْجِصُّ

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں مسجد (نبوی) کچی اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے بنی ہوئی تھی۔ حضرت مجاہد نے کہا: اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اضافہ کیا اور اسے رسول پاک ﷺ کے زمانہ مقدس کی بنیادوں پر ہی کچی اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کے ساتھ ازسرنو تعمیر کیا اور اس میں دوبارہ وہی ستون لگادیے۔ حضرت مجاہد نے کہا: دوبارہ اس کے ستون لکڑی کے بنائے اور پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت زیادہ اضافہ کیا۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں اور اس کے ستون بنائے۔ حضرت مجاہد نے کہا: اس کے ستون منقش پتھروں سے بنائے اور اس کی چھت ساگوان کی لکڑی سے بنائی۔ حضرت مجاہد نے کہا: اور اس کی چھت ساگوان سے بنائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ القصہ کا معنی گچ ہے۔

382۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ سَوَارِيهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ أَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْآجُرِّ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْآنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں اس کے ستون کھجور کے تنوں سے بنے ہوئے تھے۔ اس کی چھت کھجور کی شاخوں سے سایہ دار بنائی گئی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بوسیدہ ہوگئی تو آپ نے اسے کھجور کے تنوں اور کھجور کی شاخوں کے ساتھ پھر بنادیا۔ بعدازاں وہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بوسیدہ ہوئی تو آپ نے اس کی تعمیر پکی اینٹوں کے ساتھ کرائی اور وہ ابھی تک قائم ہے۔

383۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي

النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا فَقَالُوا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ الْمَسْجِدِ حَائِطًا لِبَنِي النَّجَّارِ فِيهِ حَرْثٌ وَنَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَامِنُونِي بِهِ فَقَالُوا لَا نَبْغِي بِهِ ثَمَنًا فَقُطِعَ النَّخْلُ وَسُوِّيَ الْحَرْثُ وَنُبِشَ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فَاغْفِرْ مَكَانَ فَانْصُرْ قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بِنَحْوِهِ وَكَانَ عَبْدُ الْوَارِثِ يَقُولُ خَرِبٌ وَزَعَمَ عَبْدُ الْوَارِثِ أَنَّهُ أَفَادَ حَمَّادًا هَذَا الْحَدِيثَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ کی بلند جانب ایک محلہ میں نزول فرمایا۔ اس کے باسیوں کو بنو عمرو بن عوف کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ چودہ راتیں اس میں قیام فرمار ہے پھر آپ ﷺ نے بنی نجار کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ آئے درآنحالیکہ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا میں اب رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے ہیں اور بنی نجار کے اشراف آپ کے اردگرد ہیں۔ رسول کریم ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے جہاں وقت ہوجاتا اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم ارشاد فرمایا اور بنی نجار کو بلا بھیجا اور فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنا یہ باغ مجھے قیمتاً دے دو۔ تو انہوں نے عرض کی: قسم بخدا! ہم اس کے ثمن (اجر) صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کریں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں جو کچھ تھا اس کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس میں مشرکین کی قبریں تھیں، اس میں کئی گڑھے تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے بارے حکم دیا کہ وہ اکھیڑ دی جائیں اور گڑھوں کے بارے میں فرمایا کہ انہیں ہموار اور برابر کر دیا جائے اور درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے کھجور کی لکڑیاں مسجد کے سامنے کھڑی کر دی اور دروازے کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی۔ وہ پتھر اٹھاتے جاتے اور ساتھ ساتھ رجز (اشعار) پڑھتے جاتے اور حضور نبی رحمت ﷺ بھی ان کے ساتھ ہوتے اور آپ اس طرح گویا ہوتے "اللّٰهم لا الخير الا خير الآخرة، فانصر الانصار والمهاجرة"۔ اے اللہ! خیر اور بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ بنو نجار کا باغ تھا۔ اس میں گڑھے، کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اس کی قیمت وصول

کرلو۔ تو انہوں نے عرض کی: ہم قطعاً اس کا مطالبہ نہیں کرتے۔ پھر درخت کاٹ دیے گئے، گڑھے ہموار کر دیے گئے اور مشرکین کی قبریں اکھیڑ دی گئیں۔ آگے پوری حدیث بیان کی اور شعر میں ''فانصر'' کی جگہ ''فاغفر'' ذکر کیا، یعنی اے اللہ! انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ موسیٰ نے کہا: عبدالوارث نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور عبدالوارث ''خرب'' کہا کرتے تھے، عبدالوارث نے کہا: انہوں نے یہ حدیث حماد کو سکھائی۔

بَاب اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ (گھروں میں مساجد بنانے کا بیان)

384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں مساجد بنانے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ کہ انہیں صاف ستھرا اور پاکیزہ و معطر رکھا جائے۔

385۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى بَنِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ أَنْ نَصْنَعَهَا فِي دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا

حضرت سلیمان بن سمرہ نے اپنے باپ حضرت سمرہ بن (جندب) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا: امابعد! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے گھروں میں مساجد بنانے کا حکم دیتے تھے اور یہ کہ ہم ان کی بناوٹ کی اصلاح کریں (گھر کی دیگر جگہوں سے اسے الگ اور ممتاز رکھیں) اور ہم ان کی طہارت اور صفائی کا خاص اہتمام کریں۔

بَاب فِي السُّرُجِ فِي الْمَسَاجِدِ (مساجد میں چراغ جلانے کا بیان)

386۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ائْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ وَكَانَتِ الْبِلَادُ إِذْ ذَاكَ حَرْبًا فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ وَتُصَلُّوا فِيهِ فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ

حضور نبی کریم ﷺ کی خادمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ ارشاد فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہاں جاؤ تو اس میں نماز پڑھو۔ اس وقت شہر جنگ کی لپیٹ میں تھے (یعنی وہ دار الحرب میں واقع تھی) اس لیے فرمایا: اگر تم وہاں نہ جاسکو اور نہ اس میں نماز پڑھ سکو تو تیل بھیج دو جو اس کی قندیلوں میں ڈالا جائے گا۔

بَاب فِي حَصَى الْمَسْجِدِ (مسجد کی کنکریوں کا بیان)

387۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحَصَى

الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مُطِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ مُبْتَلَّةً فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْحَصَى فِي ثَوْبِهِ فَيَبْسُطُهُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الصَّلَاةَ قَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا

حضرت ابو الولید نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسجد کی کنکریوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ایک رات ہم پر بارش برسی اور زمین تر (کیچڑ کی طرح) ہوگئی۔ پس آدمی اپنے اپنے کپڑوں میں کنکریاں لانے لگے اور انہیں اپنے نیچے بچھانے لگے۔ جب رسول اللہ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کتنا اچھا اور حسین اقدام ہے۔

388۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَخْرَجَ الْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُهُ

حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جب آدمی کسی کنکری کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ اسے اللہ کی قسم دے کر کہتی ہے (کہ اسے نہ نکالو)۔

فائدہ: چونکہ مسجد میں موجود اشیاء جب تک مسجد میں رہا کرتی ہیں ان کی عزت وتکریم کی جاتی ہے، ان پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح وتحمید بیان کی جاتی ہے اور غلاظت سے وہ محفوظ رہتی ہیں جبکہ مسجد سے باہر یہ اہتمام نہیں ہوسکتا اس لیے وہ باہر نکلنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ عینی۔

389۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الصَّاغَانِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو بدر نے کہا: میرا گمان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضور نبی کریم علیہ السلام تک مرفوع ذکر کیا۔ فرمایا: بے شک کنکریاں اسے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتی ہیں جو انہیں مسجد سے نکالتا ہے کہ انہیں نہ نکالے۔

بَابٌ فِي كَنْسِ الْمَسْجِدِ (مسجد میں جھاڑو دینے کا بیان)

390۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے اجر اور ثواب پیش کیے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے۔ پس میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو اور پھر وہ اسے بھلا دے۔

فائدہ: علامہ عینی نے فرمایا ہے کہ اجر و ثواب پیش کیے جانے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام کو محیط کیے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فی الحقیقت نیکیاں اچھی صورت میں اور برائیاں بری صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں ہوں۔ جیسا کہ قیامت کے دن اسی طرح اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ واللہ اعلم (عینی۔ صفحہ 369)

بَابٌ فِي اعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ

مساجد میں عورتوں کا مردوں سے الگ رہنے کا بیان

391۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ أَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ (1) بِمَعْنَاهُ وَهُوَ أَصَحُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں تو یہ اولیٰ اور اچھا ہے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ پھر تادم وصال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس سے داخل نہیں ہوئے۔ عبدالوارث کے سوا کسی نے کہا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور یہی زیادہ صحیح ہے (یعنی یہ روایت حضرت ابن عمر کی بجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے) محمد بن قدامہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت نافع سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

392۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عورتوں کے دروازے سے (مسجد میں) داخل ہونے سے منع فرماتے تھے۔

بَابٌ فِيمَا يَقُولُهُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

ان کلمات کا بیان جو آدمی مسجد میں داخل ہوتے وقت کہے

393۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں حذف کیا گیا ہے۔

حضرت عبدالملک بن سعید بن سوید نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوحمید یا ابواسید الانصاری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور پھر کہے: ''اللّٰهم افتح لی ابواب رحمتك'' اور جب باہر نکلے تو اسے یہ کہنا چاہیے: ''اللّٰهم انی اسألك من فضلك''۔

394۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ کلمات ادا فرماتے: ''اعوذ بالله العظیم و بوجه الكریم و سلطانه القدیم من الشیطان الرجیم'' (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو عظمت و شان والا ہے، اس کی ذات کی جو انتہائی کریم اور سخی ہے اور اس کی قدیم ادلہ کی اس شیطان سے جسے دھتکار دیا گیا ہے) اس (حیوہ بن شریح) نے عقبہ بن مسلم سے کہا: کیا یہ کافی ہے؟ تو میں (عقبہ) نے کہا: ہاں۔ اس (عقبہ یا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب مسجد میں داخل ہونے والا یہ کہہ دیتا ہے: تو شیطان کہتا ہے: وہ سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ (مسجد میں داخل ہو کر فوراً نماز پڑھنے کا بیان)

395۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ لِيَقْعُدْ بَعْدُ إِنْ شَاءَ أَوْ لِيَذْهَبْ لِحَاجَتِهِ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے اس میں دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھے۔

بنی زریق کے کسی آدمی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو بیٹھ جائے یا اپنے کام کے لیے چلا جائے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان)

396۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ

تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى (1) فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اس جگہ میں رہے جہاں اس نے نماز پڑھی (جائے نماز) تو فرشتے اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو یا وہ وہاں سے اٹھ نہ جائے: ''اللّٰھم اغفرلہ، اللّٰھم ارحمہ'' (اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم کر)۔

397۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے اور نماز کے سوا اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے سے کوئی شے اسے مانع نہیں ہوتی۔

398۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ فَقِيلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلسل نماز میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ ملائکہ کہتے رہتے ہیں: ''اللّٰھم اغفرلہ اللّٰھم ارحمہ'' یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے یا اسے حدث لاحق ہو جائے۔ تو عرض کی گئی: حدث کیسے لاحق ہوتا ہے؟ فرمایا: اس کی ہوا خارج ہو یا وہ گوز مارے۔

399۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ الْأَزْدِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جس ارادے اور کام سے مسجد میں آئے گا وہی اس کا حصہ ہوگا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

(مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان کی کراہیت کا بیان)

400۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ يَعْنِي ابْنَ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلَى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَدَّاهَا اللهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا

1۔ ایک نسخہ میں یُصَلِّی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جو کسی آدمی کو سنے کہ وہ مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو وہ کہے: اللہ تعالیٰ تجھ تک اس چیز کو نہ پہنچائے (یعنی تجھے یہ چیز نہ ملے) کیونکہ مساجد اس کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں تھوکنے کی کراہیت کا بیان)

401۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تُوَارِيَهُ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے (زمین میں) چھپا دینا ہے۔

فائدہ: مسجد میں تھوکنا مطلق غلطی اور آداب مسجد کے خلاف ہے، چاہے تھوکنے کی حاجت ہو یا نہ ہو بلکہ حاجت کے وقت کپڑے میں تھوکنا چاہیے جیسا کہ متعدد روایات موجود ہے۔ اگر کوئی ایسا فعل کرے تو اسے چاہیے کہ تھوک کو مٹی میں چھپا دے یا پھر اچھے طریقے سے صاف کر دے۔ (عینی صفحہ۔383)

402۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں ناک (پھینکنا) غلطی ہے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

403۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ هَذَا الْمَسْجِدَ فَبَزَقَ فِيهِ أَوْ تَنَخَّمَ فَلْيَحْفِرْ فَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ لِيَخْرُجْ بِهِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی حدرد اسلمی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس مسجد میں داخل ہوا اور اس میں تھوکا یا ناک سے خارج ہونے والا مادہ پھینکا تو اسے چاہیے کہ وہ جگہ کھود کر اسے دفن کر دے اور اگر اس طرح نہ کر سکے تو پھر وہ اپنے کپڑے میں تھوکے پھر اس کے ساتھ باہر نکل جائے۔

404۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ أَوْ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ[2] أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں أَنْ تُوَارِيَهُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں فَلَا يَبْزُقَنَّ ہے۔

يَسَارِهِ إِنْ كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ لِيَقُلْ بِهِ

حضرت طارق بن عبد اللہ المحاربی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو یا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ نہ اپنے سامنے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے، البتہ اپنی بائیں جانب (تھوک سکتا ہے) بشرطیکہ وہ فارغ ہو، یا اپنے بائیں قدم کے نیچے پھر اسے چاہیے کہ وہ اسے دفن کردے۔

405۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْزُقْ[1] بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ وَمَالِكٍ وَعُبَيْدِ اللهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ حَمَّادٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُوا الزَّعْفَرَانَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَأَثْبَتَ الزَّعْفَرَانَ فِيهِ وَذَكَرَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ الْخَلُوقَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس اثناء میں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کی نظر مسجد کے قبلہ کی طرف پڑے ہوئے مادہ ناک پر پڑی۔ تو آپ ﷺ لوگوں پر بہت ناراض ہوئے اور پھر اسے کھرچ ڈالا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پھر آپ ﷺ نے زعفران طلب فرمایا اور اس کے ساتھ اس جگہ کو لت پت کر دیا۔ حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جب تم نماز پڑھتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے کی جانب ہوتا ہے۔ پس کوئی بھی اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکا کرے (یہاں علی سبیل التکریم والتعظیم جہت کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ بیت اللہ، کعبۃ اللہ اور ناقۃ اللہ وغیرہ۔ شرح سنن ابی داود)۔

406۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هَكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذَلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ کھجور کی چھڑیاں پسند فرماتے تھے اور ہمیشہ آپ کے دست مبارک میں ان میں سے ایک رہا کرتی تھی۔ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ نے مسجد کے قبلہ کی سمت ناک کا مادہ دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ ڈالا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف حالت غضب میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اس کے منہ کے سامنے تھوک دیا جائے؟ بلاشبہ تم میں سے کوئی جب قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے تو وہ اپنے رب

1۔ ایک نسخہ میں فَلَا يَبْزُقَنَّ ہے۔

کی طرف منہ کرتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں جانب ہوتا ہے۔ پس اسے چاہیے کہ نہ وہ اپنی دائیں جانب تھوکے اور نہ ہی اپنے سامنے کی جانب بلکہ وہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر کسی پر تھوک غالب آجائے تو وہ اس طرح کرے اور ابن عجلان نے ہمیں اس طرح بتایا کہ وہ اپنے کپڑے میں تھوکے پھر اسے آپس میں اچھی طرح رگڑ دے۔

407۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَحْمَدُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللهَ وَرَسُولَهُ

حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد سے روایت ہے کہ احمد (ابن صالح) نے کہا: حضور نبی رحمت ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے ایک قوم کی امامت کرائی اور اس نے قبلہ شریف کی طرف تھوکا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہیں نماز نہیں پڑھائے گا۔ پس اس کے بعد جب اس نے انہیں نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے بارے مطلع کر دیا۔ چنانچہ اس نے اس کا ذکر رسول پاک ﷺ سے کیا (اور منع کرنے کے بارے استفسار کیا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میں نے اس سے منع کیا ہے) راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: بے شک تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔

408۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ دَلَكَهُ بِنَعْلِهِ

حضرت ابوالعلاء مطرف سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا درآنحالیکہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا۔

حضرت ابوالعلاء نے اپنے باپ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: پھر اسے اپنے نعل (جوتے) کے ساتھ رگڑ دیا۔

409۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ بَصَقَ عَلَى الْبُورِيِّ ثُمَّ مَسَحَهُ بِرِجْلِهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُه

حضرت ابوسعید نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو مسجد دمشق میں دیکھا کہ انہوں نے چٹائی پر تھوکا پھر اسے اپنے پاؤں کے ساتھ رگڑ دیا۔ تو ان سے کہا گیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

410۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيَّانِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَهَذَا لَفْظُ يَحْيَى بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَتَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَتَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا وَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ ثُمَّ دَلَكَهُ ثُمَّ قَالَ أَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ

حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ مسجد میں تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ ہماری اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں ابن طاب (مدینہ طیبہ میں کھجور کی ایک قسم ہے) کی ٹہنی تھی۔ آپ ﷺ کی نظر اچانک مسجد کے قبلہ کی طرف پڑے ہوئے مادہ ناک پر پڑ گئی۔ سو آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے اس لکڑی کے ساتھ کھرچ دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمالے۔ بلاشبہ تم میں سے کوئی جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی جانب ہوتا ہے۔ پس کوئی آدمی اپنے سامنے کی جانب اور نہ ہی دائیں جانب تھوکے بلکہ اسے اپنی بائیں جانب اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے اور اگر (تھوک کے غالب آجانے کے سبب) اسے بہت جلدی ہو تو وہ اپنے کپڑے کے ساتھ اس طرح کرلے۔ آپ ﷺ نے اپنا کپڑا منہ میں رکھا پھر اسے رگڑ دیا۔ پھر فرمایا: مجھے عبیر (خوشبو) دکھاؤ۔ تو محلے کا ایک نوجوان اٹھا اور تیزی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور اپنی ہتھیلی پر خوشبو لے کر آیا۔ تو رسول کریم ﷺ نے اسے لیا اور اس چھڑی کے سر پر لگایا پھر اس کے ساتھ اسے ناک والی جگہ پر اچھے طریقے سے لگایا۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اسی وجہ سے تم اپنی مساجد میں خوشبو لگاتے ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ (مشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا بیان)

411۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَائِلُكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ

بَنِي بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت عیسیٰ بن حماد اپنی سند سے حضرت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی اونٹ پر مسجد میں آیا۔ اس نے اونٹ بٹھا دیا اور پھر پوچھا: تم میں محمد (ﷺ) کون ہیں؟ اور رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ تو ہم نے اسے کہا: یہ سفید رنگ والے تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں۔ تو اس آدمی نے آپ سے کہا: اے ابن عبدالمطلب! تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فرمایا: میں نے تجھے جواب دیا۔ تو اس آدمی نے کہا: اے محمد! (ﷺ) میں تم سے پوچھتا ہوں۔ آگے مذکورہ حدیث تک بیان کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ پس وہ آیا اور اس نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا پھر اسے باندھ دیا اور مسجد میں داخل ہوا اس طرح ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے کہا: تم میں ابن عبدالمطلب کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ابن عبدالمطلب ہوں۔ اس نے کہا: اے ابن عبدالمطلب! آگے حدیث بیان کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشرک کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے، چاہے وہ حربی ہو یا ذمی اور ''انما المشرکون نجس'' میں مراد نجاسۃ الاعتقاد ہے نہ کہ نجاست ذات۔ احناف کا موقف یہی ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک مشرک کا مسجد میں داخل ہونا ناجائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک مسجد حرام کے سوا دیگر مساجد میں داخل ہونا جائز ہے۔ (العینی والدر المنضود)

412۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْيَهُودُ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے درآنحالیکہ آپ ﷺ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ جلوہ افروز تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے ابا القاسم (ﷺ)! مسئلہ بتائیے ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ (ان جگہوں کا بیان جن میں نماز جائز نہیں ہوتی)

413۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے زمین ذریعہ طہارت اور مسجد

بنادی گئی ہے۔

فائدہ: حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے وسیلہ سے ساری زمین پاک اور سجدہ گاہ بنادی گئی کہ جہاں بھی انسان رب العالمین کے حضور سجدۂ بندگی ادا کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے بشرطیکہ کوئی ظاہری نجاست موجود نہ ہو۔ اسی روایت سے احناف نے یہ استدلال کیا ہے کہ زمین کے جمیع اجزاء ریت، مٹی، پتھر وغیرہ سے تیمم کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (عینی صفحہ 407)

414۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ مَرَّ بِبَابِلَ وَهُوَ يَسِيرُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَلَمَّا بَرَزَ مِنْهَا أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ حَبِيبِي[1] ﷺ نَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَنَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي أَرْضِ بَابِلَ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ[2] مَكَانَ فَلَمَّا بَرَزَ

حضرت ابوصالح غفاری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بابل کے پاس سے چلتے ہوئے گزرے تو مؤذن آپ کے پاس حاضر ہوا کہ وہ آپ کو نماز عصر کے بارے میں آگاہ کرے۔ پس آپ اس زمین سے آگے گزر گئے۔ تو آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے حبیب ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں قبرستان میں نماز پڑھوں اور آپ نے مجھے بابل کی زمین میں بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔

حضرت ابوصالح غفاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مذکورہ حدیث بیان کی ہے، یہ روایت حضرت احمد بن صالح نے اپنی سند سے بیان کی ہے جبکہ سابقہ روایت سلیمان بن داؤد نے اپنی سند سے بیان کی تھی۔ دونوں ایک جیسی ہیں، فرق صرف اس قدر ہے کہ اس روایت میں "فلما برز" کی جگہ "فلما خرج" ہے۔

415۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فِيمَا يَحْسَبُ عَمْرٌو إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور موسیٰ نے اپنی حدیث میں کہا ہے جس میں عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری زمین مسجد ہے سوائے حمام اور قبرستان کے۔

فائدہ: اگر قبرستان میں علیحدہ نماز کیلئے جگہ بنائی گئی ہو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ بنائی گئی ہو تو پھر قبرستان میں نماز مکروہ ہے۔ هكذا في حاشية الطحطاوي۔

1۔ ایک نسخہ میں حبّیٰ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یہاں ومنها ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ
(اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے نہی کا بیان)

416- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تم اونٹوں کو بٹھانے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیاطین کی جگہ ہے۔ اور پھر بکریوں کے باڑے میں نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس میں نماز پڑھو کیونکہ وہ برکت والی جگہ ہے۔

بَابُ مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ (اس کا بیان کہ کب بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے)

417- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا

حضرت عبدالملک بن ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے اور جب وہ دس سال کا ہو جائے تو اسے اس پر سزا دو (نماز نہ پڑھے تو مار پیٹ کر نماز پڑھاؤ)۔

418- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ سَوَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهِمَ وَكِيعٌ فِي اسْمِهِ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَوَّارٌ الصَّيْرَفِيُّ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو درآنحالیکہ وہ سات برس کے ہوں اور انہیں نماز کے لیے مارو جبکہ ان کی عمر دس برس ہو اور ان کے بستر الگ کر دو (انہیں علیحدہ علیحدہ سلاؤ)۔ وکیع نے بیان کیا ہے کہ داؤد بن سوار مزنی نے مذکورہ حدیث کی مثل روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اور جب تم میں سے کوئی اپنی خادمہ کی شادی اپنے غلام یا اپنے

نوکر سے کردے تو پھر اسے چاہیے کہ ناف کی نیچے سے لے کر گھٹنوں کے اوپر تک کے مقام کی طرف نہ دیکھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ وکیع کو راوی کے نام میں وہم ہوا ہے۔ انہیں ابوداؤد طیالسی نے یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: ہمیں حمزہ سوار الصیرفی نے حدیث بیان کی ہے۔

419۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَتَى يُصَلِّي الصَّبِيُّ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوهُ بِالصَّلَاةِ

حضرت ہشام بن سعید نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب الجہنی نے مجھے حدیث بیان کی جبکہ ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا: بچہ کب نماز پڑھا کرے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہم میں سے کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ سے ذکر کر رہا تھا کہ آپ سے اس کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: جب وہ دائیں ہاتھ کو بائیں سے پہچان لے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دو۔

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ (ابتدائے اذان کا بیان)

420۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ زِيَادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ النَّبِيُّ ﷺ لِلصَّلَاةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذَلِكَ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ يَعْنِي الشَّبُّورَ وَقَالَ زِيَادٌ شَبُّورُ الْيَهُودِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذَلِكَ وَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ الْيَهُودِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارَى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأُرِيَ الْأَذَانَ فِي مَنَامِهِ قَالَ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَبَيْنَ نَائِمٍ وَيَقْظَانَ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَأَرَانِي الْأَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَدْ رَآهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَكَتَمَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرَنِي فَقَالَ سَبَقَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ فَافْعَلْهُ قَالَ فَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ أَبُو بِشْرٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو عُمَيْرٍ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَزْعُمُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ مَرِيضًا لَجَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنًا

حضرت ابوعمیر بن انس انصاری نے اپنے چچاؤں میں سے کسی ایک سے روایت کیا کہ اس نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے اہتمام کیا کہ اس کے لیے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے؟ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا لہرائیں۔ جو لوگ اسے دیکھیں گے وہ ایک دوسرے کو مطلع کریں گے۔ تو آپ ﷺ نے اس رائے کو پسند نہیں فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے لیے قنع یعنی شبور (بوق، نرسنگا) بجانے کا مشورہ دیا گیا۔ زیاد نے کہا ہے: یہ یہودیوں کا سینگ ہے (بگل، جسے وہ لوگوں کو عبادت کے لیے جمع کرنے کی غرض سے بجاتے ہیں) تو آپ ﷺ نے اسے بھی پسند نہ فرمایا۔

پھر آپ کے لیے ناقوس (ایک چھوٹی دو بڑی لکڑیاں ہوتی ہیں اور ایک دوسری پر مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے (اور اس میں ان سے مشابہت لازم آتی ہے۔ آپ ﷺ ایسی مشابہت کو قطعاً ناپسند کرتے تھے) چنانچہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ واپس آ گئے درآنحالیکہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خواہش اور ارادہ کا پورا خیال تھا۔ پس آپ کو حالت خواب میں اذان سکھلا دی گئی۔ چنانچہ وہ صبح حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو مطلع کر دیا۔ سو عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نیند اور بیداری کے درمیان میں تھا، تب میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے اذان سکھلا دی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس سے بیس دن قبل یہی منظر دیکھ چکے تھے مگر آپ نے اسے چھپائے رکھا پھر اس کے بعد انہوں نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اطلاع دینے سے تمہیں کس شے نے روکے رکھا؟ تو انہوں نے عرض کی: میں حیا کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن زید مجھ سے سبقت لے گئے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھ، اس میں اچھی طرح غور کر جس کے بارے میں عبداللہ بن زید تجھے حکم دیتے ہیں اور پھر اسی طرح کر۔ راوی نے کہا: پھر حضرت بلال نے اذان کہی۔ ابو بشر نے کہا ہے: مجھے ابو عمیر نے خبر دی ہے کہ انصار یہ گمان کرتے تھے کہ اگر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ان دنوں بیمار نہ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ انہیں مؤذن بناتے۔

بَاب كَيْفَ الْأَذَانُ (کیفیت اذان کا بیان)

421۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّي غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ وَتَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَيَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَمْ يُثَنِّيَا

حضرت محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ حضرت عبداللہ بن زید نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ ناقوس بنایا جائے تاکہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کی غرض سے بجایا جائے تو اس حال میں کہ میں سویا ہوا تھا، ایک آدمی مجھے ملا۔ وہ اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ تو میں نے اس سے کہا: اے عبداللہ! کیا تو ناقوس بیچے گا؟ اس نے جواب دیا: تو اسے کیا کرے گا؟ تو میں نے کہا: ہم اس کے ساتھ لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں گے۔ تو اس نے کہا: میں تمہاری رہنمائی ایسی شے پر نہ کروں جو اس سے کہیں بہتر ہے؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس آدمی نے کہا: تم کہو: ''الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لااله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوٰة، حی علی الصلوٰة، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، الله اکبر، الله اکبر، لا اله الا الله''۔ فرمایا: پھر اس کے بعد وہ مجھ سے تھوڑی دور ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: جب تم اقامت کہو تو اس طرح کہو: ''الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوٰة، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰة، قد قامت الصلوٰة، الله اکبر، الله اکبر، لااله الا الله''۔ پس جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا وہ سب آپ کے گوش گزار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ خواب حق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سو تم بلال کو ساتھ لے کر اٹھو اور جو دیکھا وہ اسے سکھا دو تاکہ یہ اس کے مطابق اذان دے کیونکہ تمہاری نسبت ان کی آواز اونچی اور بلند ہے۔ پس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اٹھا۔ سو میں بتاتا رہا اور وہ اس کے مطابق با آواز بلند کہتے رہے۔ جونہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ آواز اپنے گھر میں سنی تو آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! میں نے بھی اسی طرح دیکھا جس طرح انہیں دکھایا گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فللّٰه الحمد۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ ابوداؤد نے کہا: اسی طرح زہری نے سعید بن المسیب سے اور انہوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحاق نے اس میں زہری سے نقل کیا ہے: ''الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر'' اور معمر اور یونس نے زہری سے روایت کیا ہے: الله اکبر، الله اکبر ان دونوں نے یہ کلمہ دو دو بار نہیں کہا۔

422۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِي وَقَالَ تَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَفِيهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَبْيَنُ قَالَ فِيهِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ أَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا

حضرت محمد بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجیے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر کے سامنے والے حصہ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا: کہو: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، انہیں بلند آواز سے کہو، پھر کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ انہیں تو آہستہ آواز سے کہے گا۔ پھر کلمات شہادت بلند آواز کے ساتھ کہہ: اشہد ان لا الہ اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمد ا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح اور اگر صبح کی نماز ہو تو پھر کہو: الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی ہے اور اس میں ہے ''الصلوٰۃ خیر من النوم، الصلوٰۃ خیر من النوم صبح کی پہلی اذان میں کہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے: حضرت مسدد کی حدیث (یعنی اوپر کی حدیث) زیادہ واضح ہے۔ اس میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے اقامت دو دو بار کہنے کی تعلیم دی: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ''۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالرزاق نے کہا: جب تم اقامت کہو تو اس میں دو مرتبہ کہو: قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ۔ کیا تو نے سن لیا؟ فرمایا: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال نہ کٹواتے تھے اور ان کی مانگ نکال کر ان کی تقسیم کرتے تھے اس لیے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

423۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَحَجَّاجٌ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْأَذَانُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ

لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والإقامة الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله كذا في كتابه في حديث أبي محذورة

حضرت مکحول نے بیان کیا ہے کہ ابن محیریز نے انہیں بتایا کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان میں انیس کلمات سکھائے اور اقامت میں سترہ کلمات۔ اذان اس طرح ہے: "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ" اور اقامت یہ ہے: "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ" اسی طرح ان کی کتاب میں حدیث ابی محذورہ رضی اللہ عنہ میں ہے۔

424۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا أبو عاصم حدثنا ابن جريج أخبرني ابن عبد الملك بن أبي محذورة يعني عبد العزيز عن ابن محيريز عن أبي محذورة قال ألقى علي رسول الله ﷺ التأذين هو بنفسه فقال قل الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله مرتين مرتين[1] قال ثم ارجع فمد من صوتك أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح حي على الفلاح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله

حضرت ابن محیریز نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بذات خود مجھے اذان دینے کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: کہو: "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، پھر فرمایا: انہی کلمات کو دوبارہ بلند آواز کے ساتھ کہو: اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

1۔ بیروت نسخہ میں مرتین مرتین نہیں ہے۔

فائدہ: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے حضرت امام مالک، شافعی، حسن بصری اور اہل مدینہ نے کہا ہے کہ اذان کے دوران شہادتین میں ترجیع ہے یعنی مجموعی طور پر کلمات شہادت کو آٹھ بار کہا جائے گا، چار بار آہستہ اور چار بار بلند آواز سے جبکہ ان کے برعکس احناف اور حنابلہ نے کہا ہے کہ شہادتین میں ترجیع نہیں ہے اور ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس کے بعد آگے مروی ہے اور محدثین مثلاً حضرت امام طحاوی رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

425۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ فِي الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْجُمَحِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيِّ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ أَذَانِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ قُلْتُ حَدِّثْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَطْ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ تَرْجِعُ فَتَرْفَعُ صَوْتَكَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

حضرت عبدالملک بن ابی محذورہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حرف حرف کر کے مجھے اذان کی تعلیم دی: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح۔ فرمایا: فجر کی اذان میں وہ کہا کرتے تھے: الصلوٰۃ خیر من النوم۔

محمد بن داؤد الاسکندرانی نے بیان کیا ہے کہ زیاد یعنی ابن یونس نے نافع بن عمر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز جمحی کے واسطے سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان کی تعلیم دی۔ وہ فرماتے ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر ابن جریج عن عبدالعزیز بن عبدالملک کی حدیث کی مثل حدیث ذکر کی۔ اور مالک بن دینار کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے اپنے باپ کی اذان سے متعلقہ روایت

مجھے بتایئے۔ تو انہوں نے صرف یہ کہا: الله اکبر، الله اکبر (یعنی انہوں نے اذان کی ابتداء میں دو بار تکبیر کہی) اسی طرح جعفر بن سلیمان عن ابن ابی محذورہ عن عمہ عن جدہ کی حدیث بھی ہے مگر اس میں یہ کہا ہے: پھر تم دوبارہ کہو اور اپنی آواز کو ان کلمات کے ساتھ بلند کرو "الله اکبر، الله اکبر"۔

426۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ أَعْجَبَنِي أَنْ تَكُونَ صَلَاةُ الْمُسْلِمِينَ أَوْ قَالَ الْمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةً حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبُثَّ رِجَالًا فِي الدُّورِ يُنَادُونَ النَّاسَ بِحِينِ الصَّلَاةِ وَحَتَّى هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رِجَالًا يَقُومُونَ عَلَى الْآطَامِ يُنَادُونَ الْمُسْلِمِينَ بِحِينِ الصَّلَاةِ حَتَّى نَقَسُوا أَوْ كَادُوا أَنْ يَنْقُسُوا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمَّا رَجَعْتُ لِمَا رَأَيْتُ مِنِ اهْتِمَامِكَ رَأَيْتُ رَجُلًا كَأَنَّ عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ أَخْضَرَيْنِ فَقَامَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَلَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى أَنْ تَقُولُوا لَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ يَقْظَانَ غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لَقَدْ أَرَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو لَقَدْ أَرَاكَ اللهُ خَيْرًا فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنِّي لَمَّا سُبِقْتُ اسْتَحْيَيْتُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ يَسْأَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَامُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِهَا حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَتَّى جَاءَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَأَشَارُوا إِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهَذِهِ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ وحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ أُنْزِلَ رَمَضَانُ وَكَانُوا قَوْمًا لَمْ يَتَعَوَّدُوا الصِّيَامَ وَكَانَ الصِّيَامُ عَلَيْهِمْ شَدِيدًا فَكَانَ مَنْ لَمْ يَصُمْ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ فَكَانَتِ الرُّخْصَةُ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ فَأُمِرُوا بِالصِّيَامِ قَالَ وحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَفْطَرَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَرَادَ امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ نِمْتُ فَظَنَّ أَنَّهَا تَعْتَلُّ فَأَتَاهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالُوا حَتَّى نُسَخِّنَ لَكَ شَيْئًا فَنَامَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ، أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ نماز کو تین حالتوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمارے اصحاب نے حدیث بیان کی ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں گھروں میں لوگوں کو بھیجوں جو نماز کے وقت لوگوں کو پکاریں گے۔ پھر میں نے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں فیہا ہے۔

ارادہ کیا کہ میں لوگوں کو حکم دوں کہ وہ اونچی عمارتوں پر کھڑے ہو جائیں اور مسلمانوں کو نماز کے وقت بلند آواز سے پکاریں یہاں تک کہ انہوں نے ناقوس بجائے یا قریب تھا کہ ناقوس بجاتے۔ فرمایا: پس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! علیہ السلام جب میں واپس لوٹ کر گیا تو میری توجہ آپ کے اس اہتمام کی طرف تھی۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے تھے۔ وہ مسجد میں کھڑا ہوا اور اذان دینے لگا پھر وہ تھوڑی دیر بیٹھا پھر کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا: ''قد قامت الصلوٰۃ'' (یعنی ان کلمات کا اضافہ کیا) اگر یہ نہ ہو کہ لوگ کہیں گے (یہ جھوٹ ہے) ابن مثنیٰ نے کہا (اگر یہ نہ ہو) کہ تم کہو گے تو میں یقینا کہہ سکتا ہوں: میں جاگ رہا تھا، سویا ہوا نہیں تھا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اور ابن مثنیٰ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر اور بہتری دکھائی ہے اور عمرو نے یہ جملہ ''لقد اراك الله خيراً'' کا ذکر نہیں کیا۔ پس تم بلال کو حکم دو کہ وہ اذان کہے۔ راوی نے کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے بھی اسی طرح خواب دیکھا جس طرح انہوں نے دیکھا ہے لیکن چونکہ بیان میں وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اس لیے میں نے اب بیان کرنے سے حیاء محسوس کی۔ ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ بیان کیا ہے کہ کوئی آدمی جب (مسجد) میں آتا تو وہ دو رکعتوں کے بارے سوال کرتا۔ پس اسے ان رکعتوں کے بارے میں بتایا جاتا جو اس سے پہلے پڑھی جا چکی ہوتیں اور وہ رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تو کوئی رکوع میں ہوتا، کوئی قیام میں اور کوئی قعدہ کی حالت میں ہوتا اور کچھ لوگ رسول اللہ علیہ السلام کے موافق نماز پڑھ رہے ہوتے یعنی ہر کوئی امام کے پیچھے نیت باندھ کر اپنی پہلی رکعتیں مکمل کرتا رہتا۔ گویا وہ ایک ساتھ امام کے ساتھ بھی ہوتا اور جو رکعتیں اس سے پہلے پڑھی جا چکی ہوتیں انہیں بھی پڑھ رہا ہوتا۔

ابن مثنیٰ نے کہا ہے کہ عمرو نے بیان کیا ہے اور حصین نے بھی اسی کے متعلق ابن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کی ہے یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک دن پیچھے سے آئے۔ شعبہ نے کہا: میں نے حصین سے یہ روایت سنی ہے۔ انہوں نے کہا: ''لا اراہ علی حال تاقولہ کذلك فافعلوا'' پھر میں عمر بن مرزوق کی روایت کی طرف لوٹتا ہوں۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (صحابہ کرام نے جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کی طرف پڑھی جانے والی رکعتوں کے بارے اشارہ کیا۔ شعبہ نے کہا: میں نے حضرت حصین سے یہ سنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جس حال پر آپ علیہ السلام کو دیکھوں گا اسی حالت پر آپ علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤں گا، یعنی کسی حال میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ معاذ تمہارے لیے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ پس تم اسی طرح کیا کرو۔ اور ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ علیہ السلام نے انہیں تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر رمضان المبارک کے روزہ کا حکم نازل ہوا اور وہ ایک ایسی قوم تھے جو روزے رکھنے کے عادی نہ تھے اور روزہ ان پر سخت گراں گزرتا تھا۔ پس جو روزہ نہ رکھتا وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ پس یہ رخصت صرف مریض اور مسافر کے لیے رہی اور روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ کوئی آدمی جب روزہ افطار کرتا اور کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو پھر نہ کھا سکتا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی

اور راوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ عمل زوجیت کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: میں تو سوگئی تھی۔ تو آپ کو یہ گمان ہوا کہ یہ صرف بہانہ کر رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس سے وہ عمل کر لیا۔ اسی طرح انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ اس نے کھانا کھانا چاہا تو انہوں نے کہا: ٹھہرو یہاں تک کہ ہم تیرے لیے کھانا گرم کر لیں۔ پس وہ سو گیا۔ جب صبح ہوئی تو اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ

427۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَسَاقَ نَصْرٌ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاقْتَصَّ ابْنُ الْمُثَنَّى مِنْهُ قِصَّةَ صَلَاتِهِمْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْ قَالَ الْحَالُ الثَّالِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى يَعْنِي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَوَجَّهَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَسَمَّى نَصْرٌ صَاحِبَ الرُّؤْيَا قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ فِيهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَأَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ وَقَالَ فِي الصَّوْمِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَيَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَهَذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى أَيَّامٍ أُخَرَ فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ اللَّذَيْنِ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَ صِرْمَةُ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کو تین حالتوں میں تبدیل کیا گیا اور روزے کو بھی تین احوال میں بدلا گیا۔ آگے نصر نے طویل حدیث بیان کی ہے اور ابن المثنیٰ نے صرف بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے قصہ پر اکتفا کیا ہے۔ فرمایا: تیسری حالت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ قدم رنجہ فرما ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے تیرہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ پس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا چہرہ مقدس کعبہ معظمہ کی طرف پھیر دیا۔ یہاں ابن مثنیٰ کی حدیث مکمل ہوگئی اور نصر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا اور کہا: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو انصار میں سے ایک آدمی تھے، تشریف لائے اور اس روایت میں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں

نے قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور کہا: الله اکبر، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله یہ کلمات دو بار کہے: حی علی الصلوة دو بار کہا: حی علی الفلاح دو بار کہا: الله اکبر الله اکبر، لا اله الا الله۔ پھر تھوڑی دیر رکے رہے اور پھر کھڑے ہوئے اور اسی کی مثل کلمات کہے مگر ان میں حی علی الفلاح کے بعد ان کلمات کا اضافہ کیا: قد قامت الصلوة، قد قامت الصلوة۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تلقین کردو (یاد کراؤ) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے انہی کلمات کے ساتھ اذان کہی۔ اور روزے کے متعلق یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے اور آپ ﷺ یوم عاشوراء کا روزہ بھی رکھتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ طَعَامُ مِسْكِينٍ۔ پس جو روزہ رکھنا چاہتا تھا وہ روزہ رکھتا اور جو افطار کرنا چاہتا تھا وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ تو یہ اس کے لیے روزے کا بدل بن جاتا۔ پس (تین حالتوں میں سے) ایک یہ حالت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى اٰخِرِ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ پس جس نے اس مہینے کو پالیا اس پر روزے لازم ہو گئے اور مسافر پر بھی کہ وہ قضا کرے اور ان بوڑھے مرد و عورت کے لیے کھانا کھلانا لازم ہو گیا جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے اور صرمہ (بن قیس) رضی اللہ عنہ آئے درآنحالیکہ وہ دن بھر کام کرتے رہے۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ (اقامت کا بیان)

428۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمَعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت (دو دو بار) کہیں اور اقامت کے کلمات طاق (ایک ایک بار) کہیں۔ حماد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے سوائے قد قامت الصلوة کے یعنی یہ کلمات دو بار کہیں۔ ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہیب کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اسماعیل نے کہا: میں نے یہ حدیث ایوب کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا: سوائے قد قامت الصلوة کے۔

429۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْأَكْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے سوائے اس کے کہ وہ کہتے: قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ۔ پس جب ہم اقامت سنتے تو وضو کرتے اور پھر نماز کی طرف نکل پڑتے۔ شعبہ نے کہا ہے: میں نے ابوجعفر سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث نہیں سنی۔

حضرت شعبہ، مسجد العریان کے مؤذن ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے مسجد الاکبر (یہ دونوں مساجد کوفہ میں ہیں) کے مؤذن ابوالمثنیٰ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ اور آگے یہی حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ آخَرُ (اس کا بیان کہ اذان ایک آدمی کہے اور اقامت دوسرا)

430۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْأَذَانِ أَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَأُرِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَقَامَ جَدِّي

حضرت محمد بن عبداللہ نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے اذان کے بارے میں کئی چیزوں کا ارادہ کیا لیکن ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حالت خواب میں اذان دکھلا دی گئی۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو اس سے مطلع کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھلا دو۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے وہ اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دی۔ پس انہوں نے اذان کہی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ اذان میں نے دیکھی تھی اور میں ہی اسے کہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اقامت کہو۔

انصار اہل مدینہ کے شیخ محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن محمد سے سنا ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ میرے دادا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ فرمایا: پس میرے دادا نے اقامت کہی۔

431۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْأَفْرِيقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَمَرَنِي يَعْنِي

النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَأَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أُقِيمُ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَا حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ أَصْحَابُهُ يَعْنِي فَتَوَضَّأَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ هُوَ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ قَالَ فَأَقَمْتُ

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی سے سنا، انہوں نے کہا: جب حضور نبی کریم علیہ السلام نے مجھے صبح کی پہلی اذان کہنے کا حکم ارشاد فرمایا تو میں نے اذان کہی اور میں کہنے لگا: میں اقامت کہوں یارسول اللہ علیہ السلام؟ تو آپ علیہ السلام مشرق کی جانب طلوع فجر کی جانب دیکھنے لگے اور فرمانے لگے: نہیں یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوئی۔ آپ اترے اور باہر تشریف لائے۔ پھر آپ علیہ السلام میری طرف پھرے اور آپ علیہ السلام کے اصحاب آپ علیہ السلام سے ملنے لگے۔ یعنی آپ علیہ السلام نے وضو فرمایا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے ان کو فرمایا: بلاشبہ صدائی نے یہ اذان کہی ہے اور جو اذان کہے گا وہی اقامت کہے گا۔ چنانچہ پھر میں نے اقامت کہی۔

بَاب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ (اذان کے ساتھ آواز بلند کرنے کا بیان)

432۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ[1] عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: مؤذن کے لیے اس کی حد آواز تک مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک وتر شے اس کی شہادت دے گی اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہ اس سے مٹا دیے جاتے ہیں۔

433۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَضِلَّ الرَّجُلُ أَنْ يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اسے گوز آنے لگتے ہیں یہاں تک کہ وہ اذان کی آواز نہیں سن سکتا اور جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آجاتا ہے یہاں تک کہ پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ جاتا ہے اور جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی اور اس کے نفس کے درمیان وسوسہ اندازی کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر جو کہ اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ آدمی اس طرح بھٹک جاتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی

1۔ ایک نسخہ میں موسیٰ بن ابی عائشہ ہے۔

رکعتیں پڑھی ہیں۔

بَاب مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ مِنْ تَعَاهُدِ الْوَقْتِ (مؤذن پر وقت کی پابندی کرنے کا بیان)

434۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ضامن ہے اور مؤذن (نمازوں کا) امین ہے۔ اے اللہ! ائمہ کی رہنمائی اور انہیں ہدایت عطا فرما اور اذان دینے والوں کی مغفرت فرما۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی مثل ارشاد فرمایا۔

بَاب الْأَذَانِ فَوْقَ الْمَنَارَةِ (منارہ پر اذان دینے کا بیان)

435۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً تَعْنِي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بنی نجار کی ایک عورت سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میرا گھر اردگرد کے تمام گھروں سے بلند تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر صبح کی اذان دیتے تھے۔ وہ سحری کے وقت آتے اور مکان پر بیٹھ کر طلوع فجر کا انتظار کرنے لگتے۔ پس جب آپ اسے پھوٹتا دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دعائیہ کلمات کہتے: ''اللهم انی احمدك واستعينك على قريش ان يقيموا دينك'' (اے اللہ! بلاشبہ میں تیری حمد وثناء کرتا ہوں اور قریش پر تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں) بعد ازاں آپ اذان کہتے۔ بنی نجار کی اس عورت نے کہا: قسم بخدا! میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مذکورہ کلمات کہنا کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو۔

بَاب فِي الْمُؤَذِّنِ يَسْتَدِيرُ فِي أَذَانِهِ (دوران اذان مؤذن کے (دائیں بائیں) پھرنے کا بیان)

436۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَمَهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ بُرُودٌ يَمَانِيَةٌ

قِطْرِيٌّ وَقَالَ مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوَى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَسَاقَ حَدِيثَهُ

حضرت عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا در آنحالیکہ آپ چمڑے کے سرخ قبہ میں تشریف فرما تھے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور انہوں نے اذان کہی اور میں ان کے منہ کو ادھر ادھر دائیں بائیں ہوتا دیکھتا رہا۔ فرمایا: پھر حضور نبی مکرم ﷺ نکلے اور آپ ﷺ سرخ رنگ کا حلہ پہنے ہوئے تھے اور اپنے اوپر قطر کی بنی ہوئی یمنی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور موسیٰ نے کہا: انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ابطح کی طرف نکلے اور اذان کہی۔ پس جب آپ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا، گھومے نہیں۔ پھر داخل ہوئے اور چھوٹا نیزہ نکالا۔ اور آگے مکمل حدیث بیان کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ (اذان اور اقامت کے درمیان دعا کا بیان)

437۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ (اس کا بیان کہ آدمی اذان سن کر کیا کہے)

438۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے موذن کہتا ہے۔

439۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کی اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک بار درود

پاک پڑھا تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا پھر میرے لیے وسیلہ کی التجا کرو کیونکہ یہ جنت میں ایک مقام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو عطا ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔ پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

440۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْحُبُلِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ اذان دینے والوں کو ہم پر فضیلت دی جائے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کہو جیسے وہ کہتے ہیں۔ تو جب تو ختم کر چکے تو پھر رب کریم سے مانگ، تجھے عطا کیا جائے گا۔

441۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس وقت یہ کہا جب وہ موذن کی اذان سنتا ہے "وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دينا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

442۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب موذن کو کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرماتے تھے: میں بھی یہ شہادت دیتا ہوں، میں بھی شہادت دیتا ہوں۔

443۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت حفص بن عاصم بن عمر نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے جدامجد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے بھی کوئی کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر اور جب مؤذن کہے: اشھد ان لا الہ الا اللہ وہ بھی کہے: اشھد ان لا الہ الا اللہ، جب مؤذن کہے: اشھد ان محمدا رسول اللہ وہ بھی کہے: اشھد ان محمدا رسول اللہ، پھر جب مؤذن کہے: حی علی الصلوٰۃ، وہ کہے: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر مؤذن کہے: حی علی الفلاح وہ کہے: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر وہ بھی کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے: لا الہ الا اللہ وہ بھی اپنے دل سے کہے: لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ (اس کا بیان کہ جب کوئی اقامت سنے تو کیا کہے)

444۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي الْأَذَانِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں سے کسی اور نے بیان کیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنی شروع کی، جب انہوں نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اقامھا اللہ و أدامھا (اللہ اسے قائم رکھے اور اسے دوام دے) اور بقیہ ساری اقامت میں اسی طرح کہا جیسا حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں اذان کے متعلق گزر چکا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ (اذان کے بعد دعا کا بیان)

445۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ دعا مانگی: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ تو قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ (اذان مغرب کے وقت کی دعا کا بیان)

446۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ تعلیم دی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت کہوں اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي (اے اللہ! یہ وقت تیری رات آنے کا ہے، تیرے دن کے واپس جانے کا ہے، تجھے پکارنے والوں کی آوازوں کا ہے، پس تو میری مغفرت فرما)۔

بَابُ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّأْذِينِ (اذان پر اجرت لینے کا بیان)

447۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے میری قوم کا امام بنادیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن قراءت کرتے وقت ان میں سب سے کمزور کی رعایت کرو اور ایسے آدمی کو مؤذن بناؤ جو اپنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔

بَابٌ فِي الْأَذَانِ قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ (وقت کے داخل ہونے سے پہلے اذان ہونے کا بیان)

448۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ زَادَ مُوسَى فَرَجَعَ فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَيُّوبَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَوْ غَيْرُهُ[1] قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ مُؤَذِّنٌ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ ذَاكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہی تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ لوٹ کر جائیں اور پکار کر یہ کہیں الا ان العبد قد نام آگاہ رہو، یہ بندہ سوگیا (اس وجہ سے غلطی ہوئی)۔ موسیٰ نے (اپنی روایت میں) ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: چنانچہ وہ لوٹ کر آئے اور بلند آواز سے پکار کر کہا: الا ان العبد قد نام (آگاہ رہو، بندہ سوگیا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ایوب سے حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

حضرت نافع نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مؤذن سے جس کا نام مسروح تھا، روایت کیا ہے کہ اس نے طلوع فجر سے پہلے اذان کہہ دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اسی طرح حکم دیا (جیسا سابقہ حدیث میں مذکور ہے) ابوداؤد نے کہا

1۔ [illegible]

ہے کہ یہ حدیث حماد بن زید نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع یا کسی اور سے روایت کی ہے کہ ایک مؤذن تھا جسے مسروح کہا جاتا تھا یا کوئی اور۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اور دراوردی نے اسے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مؤذن تھا جس کا نام مسعود تھا۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ اس سے زیادہ صحیح ہے۔

449۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ لَا تُؤَذِّنْ حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَدَّادٌ مَوْلَى عِيَاضٍ لَمْ يُدْرِكْ بِلَالًا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو اذان نہ کہہ یہاں تک کہ فجر اس طرح ظاہر ہوجائے اور آپ ﷺ نے عرضاً اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شداد نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

بَاب الْأَذَانِ لِلْأَعْمَى (نابینے آدمی کے اذان کہنے کا بیان)

450۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ أَعْمَى

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن تھے اور وہ نابینے تھے۔

بَاب الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ (اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان)

451۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے۔ جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی تو ایک آدمی مسجد سے نکلا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی نے ابوالقاسم محمد ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

بَاب فِي الْمُؤَذِّنِ يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ (اذان کے بعد مؤذن کیلئے امام کا انتظار کرنے کا بیان)

452۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے پھر آپ انتظار کرتے تھے اور جب دیکھتے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لا رہے ہیں تو نماز کے لیے اقامت کہتے۔

بَابٌ فِي التَّثْوِيبِ (تثویب کا بیان)

453۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هَذِهِ بِدْعَةٌ

حضرت مجاہد نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو کسی آدمی نے ظہر یا عصر کی نماز میں تثویب یعنی اذان کے بعد دوبارہ (الصلاۃ وغیرہ کے الفاظ کہہ کر) نماز کی دعوت دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے ساتھ نکل چلو کیونکہ یہ بدعت ہے۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ تُقَامُ وَلَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُونَهُ قُعُودًا

اس کا بیان کہ اگر امام کے آنے سے پہلے اقامت ہو جائے تو بیٹھ کر امام کا انتظار کیا جائے

454۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى وَهِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَقَالَا فِيهِ حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ قَدْ خَرَجْتُ إِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ قَدْ خَرَجْتُ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو تم نہ کھڑے ہوا کرو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث ایوب اور حجاج الصواف نے یحییٰ اور ہشام دستوائی سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا ہے: میری طرف یحییٰ نے لکھا اور اسے معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور دونوں نے اس میں کہا ہے: یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو اور تم پر سکینہ (یعنی عبث حرکات سے اجتناب کرتے ہوئے باوقار بیٹھنا) لازم ہے۔

معمر نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ اس طرح روایت کیا ہے: یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو درآنحالیکہ میں نکل پڑوں (یعنی ظاہر ہو جاؤں) ابوداؤد نے کہا ہے کہ معمر کے سوا کسی نے ''قد خرجت'' ذکر نہیں کیا اور ابن عیینہ نے معمر سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں ''قد خرجت'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

455۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَقَامَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نماز کے لیے اقامت کہی جاتی اور لوگ اپنے اپنے مقام پر صف میں کھڑے ہو جاتے اس سے قبل کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ پر تشریف لائیں۔

فائدہ: ابن رسلان نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر دال ہے کہ امام کا کھڑے ہو کر انتظار کرنا جائز ہے۔

456۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

حمید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ثابت البنانی سے اس آدمی کے بارے پوچھا جو نماز کے لیے اقامت کہے جانے کے بعد گفتگو کرتا ہے۔ انہوں نے مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنائی کہ انہوں نے فرمایا: نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہوا تو اس نے نماز کے لیے اقامت کہے جانے کے بعد آپ ﷺ کو روکے رکھا اور گفتگو کرتا رہا۔

457۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ بِمِنًى وَالْإِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هَذَا السُّمُودُ فَقَالَ لِي الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا

حضرت عون بن کہمس اپنے باپ کہمس سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم منیٰ میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور امام ابھی تک حاضر نہیں ہوئے تھے۔ پس ہم میں سے بعض بیٹھ گئے۔ تو اہل کوفہ میں سے ایک شیخ نے مجھے کہا: تجھے کس نے بٹھا دیا؟ میں نے جواب دیا: (عبداللہ) بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے کہا: یہ سمود ہے (اس کے دو معنی بیان کیے گئے ہیں: ایک غفلت دوسرا غرور کے ساتھ سر اونچا کرنا۔ دونوں معنوں کے اعتبار سے یہ مکروہ ہے۔ تو اس شیخ نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن عوسجہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں تکبیر کہے جانے سے قبل کافی دیر تک صفوں میں کھڑے رہتے تھے اور مزید فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے ان پر رحمتیں بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کے قریب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدم سے بڑھ کر کوئی قدم زیادہ پسندیدہ نہیں جس کے ساتھ وہ پہلی صف میں پہنچنے کے لیے چلتا ہے۔

458۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَجِيٌّ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: نماز کے لیے اقامت کہی گئی درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ مسجد

کے کونے میں کسی کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے اور آپ علیہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ قوم سوگئی۔

459۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَقَ الْجَوْهَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا رَآهُمْ قَلِيلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَإِذَا رَآهُمْ جَمَاعَةً صَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت سالم بن ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ کے زمانہ میں مسجد میں نماز کے لیے اقامت کہی جاتی تھی تو اگر آپ نمازیوں کی تعداد کو کم پاتے تو آپ علیہ بیٹھ جاتے اور نمازیوں کے آنے پر نماز پڑھتے اور جب آپ انہیں اجتماعی صورت میں کثیر پاتے تو آپ علیہ نماز پڑھا دیتے۔ حضرت ابو مسعود زرقی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کے ساتھ نماز ترک کرنے کے بارے میں اظہار ناراضگی

460۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ

حضرت زائدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سائب بن حبیش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گاؤں یا جنگل میں تین افراد اکٹھے ہوں اور وہ جماعت کے ساتھ اکٹھی نماز نہ پڑھتے ہوں تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا تجھ پر جماعت کے ساتھ (نماز پڑھنا) لازم ہے۔ کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے دور جانے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔ زائدہ نے کہا کہ سائب نے کہا: حدیث طیبہ میں بالجماعۃ سے مراد جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہے۔

461۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لیے اقامت کہی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود کچھ ایسے مردوں کو ساتھ

لے کر جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، اس قوم کی طرف چلا جاؤں جو نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتے اور آگ کے ساتھ ان کے گھروں کو جلا دوں۔

فائدہ: نماز دین کا ستون ہے اور بندۂ مومن کی معراج ہے اس لیے اسے پورے آداب کے ساتھ اپنے وقت میں ادا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ لہٰذا جو عمداً غفلت اور کاہلی کا مرتکب ہو اور بلا عذر جماعت کا اہتمام نہ کرے تو اسے مذکورہ حدیث طیبہ میں غور کرنا چاہیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور کیسی ناراضگی کا اظہار فرمایا رب کریم نماز باجماعت کی توفیق عطا فرمائے (امین)۔

462۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةَ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا

حضرت یزید بن الاصم نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے قصد کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس آؤں جو اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ان کو کوئی بیماری یا عذر نہیں اور میں ان کے گھروں کو جلا دوں۔ یزید بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن الاصم سے پوچھا: اے ابوعوف! کیا آپ نے جمعہ کا ارادہ فرمایا یا کسی اور کا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہ سنا ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اسے نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے جمعہ یا کسی اور کا ذکر نہیں کیا (تو معلوم ہوا کہ اشارہ ہر وقتی نماز کی طرف ہے)۔

463۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ لَكَفَرْتُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو جبکہ ان کے لیے اذان کہی جائے کیونکہ یہی ہدایت کے راستے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لیے ہدایت کے راستے بیان فرما دیے ہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق بالکل ظاہر ہوتا، کوئی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا اور ہم یہ دیکھتے کہ ایک آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے پر لایا جا رہا ہے اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اور تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر اس کے لیے اس کے گھر میں مسجد ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے اور اپنی مساجد کو چھوڑ دو گے تو

تم نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کی سنت کو چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم نے کفر کیا۔ (معلوم یہ ہوا کہ مساجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کر کے انہیں آباد کرنا لازم اور ضروری ہے، یقینا جب اللہ تعالیٰ کے گھر آباد ہوں گے تو تبھی ہمارے اپنے گھر بھی آباد رہیں گے)۔

464۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عَنْ مَغْرَاءَ أَبُو إِسْحَقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اذان سنی اور اس کے لیے اس کی اتباع اور پیروی کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: عذر کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: خوف یا مرض (جان پر دشمن یا درندوں وغیرہ کا خطرہ ہو یا مریض ہو، مسجد میں جانے پر قادر نہ ہو) تو اس کی وہ نماز قبول نہیں کی جائے گی (یعنی اذان سن کر بلا عذر جو نماز گھر پر پڑھی وہ قبول نہ کی جائے گی)۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے مغراء سے ابواسحاق نے روایت کیا ہے۔

465۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام میں ایک نابینا آدمی ہوں، گھر مسجد سے دور فاصلے پر ہے، میرے ساتھ معاونت کرنے والا میرا قائد کوئی نہیں تو کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لوں؟ تو آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا تو اذان سنتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔

466۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ حَيَّ هَلًا (1)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت ابن ام مکتوم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! علیہ السلام بلاشبہ مدینہ طیبہ میں کیڑے اور درندے کثرت سے موجود ہیں۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے کلمات سنتا ہے؟ تو پھر بالضرور جلدی کے ساتھ آ (یعنی جماعت کے ساتھ بالضرور نماز ادا کیا کر)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث قاسم جرمی نے سفیان سے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں حی ھلا کے الفاظ نہیں ہیں۔

1۔ ایک نسخہ میں لیس فی حدیثہ حتی ھلاً کے الفاظ نہیں ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ (جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت کا بیان)

467۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور فرمایا: کیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ دونوں نمازیں منافقین پر تمام نمازوں سے زیادہ ثقیل ہیں۔ اگر دونوں (فجر اور عشاء) کے اجر وثواب کے بارے میں تم جانتے ہوتے تو بالیقین تم ان کے لیے آتے اگرچہ تمہیں گھٹنے گھسیٹ کر آنا پڑتا۔ اور پہلی صف ملائکہ کی صف کی مثل ہے اور اگر تم اس کی فضیلت جانتے ہوتے تو تم اس کی طرف تیزی سے بڑھتے۔ بے شک ایک آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ (مل کر پڑھنا) اس کے اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت زیادہ اجر وثواب والی ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر پڑھنے کا اجر وثواب ایک کے ساتھ پڑھنے کی نسبت کہیں زیادہ ہے اور جتنے لوگ کثیر اور زیادہ ہوں وہ جماعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ پسندیدہ ہے (کیونکہ جماعت پسندیدہ ہے)۔

468۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو یہ نصف رات قیام کرنے کی مانند ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں تو یہ اجر وثواب میں پوری رات قیام کرنے کی مثل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف چل کر آنے کی فضیلت کا بیان)

469۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد سے بہت دور رہنے والے اجر کے اعتبار سے انتہائی عظیم ہیں (یعنی جو جتنا دور سے چل کر مسجد کی طرف آتا ہے اس کا اجر وثواب بھی اتنا عظیم ہوتا ہے)۔

470۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ

كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ[1] ذَلِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يُكْتَبَ لِي إِقْبَالِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي إِذَا رَجَعْتُ فَقَالَ أَعْطَاكَ اللهُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَنْطَاكَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مَا احْتَسَبْتَ كُلَّهُ أَجْمَعَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی تھا، اہل مدینہ میں سے جتنے لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے میں کسی آدمی کا گھر اس آدمی سے زیادہ دور نہیں پاتا تھا اور اس کی کوئی نماز مسجد سے خطا نہیں ہوتی تھی۔ تو میں نے اس سے کہا: تو ایک گدھا خرید لے اور تو شدید گرمی اور تاریکی میں اس پر سوار ہو کر مسجد کی طرف آیا کر۔ تو اس نے کہا: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو۔ پھر یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کے قول کے بارے میں اس سے دریافت فرمایا۔ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس طرح میرے لیے مسجد کی طرف آنے کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے اور جب میں واپس لوٹتا ہوں تو میرے گھر والوں کی طرف میرے لوٹنے کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ تجھے عطا فرمائے جو تو نے اللہ کی رضا اور اجر و ثواب کے لیے کیا ہے۔

471۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کے لیے نکلا تو اس کے لیے احرام باندھ کر حج کے لیے جانے والے کی طرح اجر و ثواب ہے اور جو چاشت کے نفل ادا کرنے کے ارادہ سے نکلا اور وہ ان کی مشقت برداشت کرتا ہے تو اس کے لیے عمرہ کرنے والے کے اجر کی مثل اجر ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز جن کے درمیان کوئی لغو عمل نہ ہو وہ علیین میں لکھی جائے گی۔

472۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ

1۔ ایک نسخہ میں قولہ نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی نسبت پچیس درجے افضل اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ وہ اس لیے کہ تم میں سے جب کسی نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا اور اس کا سوائے نماز کے اور کوئی ارادہ نہیں ہوتا اور اسے نماز کے سوا کوئی شے اس پر برانگیختہ کرنے والی اور چلانے والی نہیں ہوتی، وہ ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ (اس طرح چلتے چلتے) وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے، تو پھر وہ اس نماز میں ہو جاتا ہے جو نماز اسے باہر نکلنے سے منع کرتی ہے اور ملائکہ اس کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی مجلس میں رہے جس میں اس نے نماز پڑھی۔ وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر نظر التفات فرما۔ (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) جب تک وہ اس مجلس میں اپنے قول وفعل سے کسی کو اذیت نہ پہنچائے یا اسے حدث لاحق نہ ہو۔

473۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي الْجَمَاعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ ایک نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جب اس نے جنگل میں نماز پڑھی ہو اور اس کا رکوع اور سجود صحیح طریقہ سے مکمل ادا کیے ہوں۔ تو وہ نماز پچاس نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں کہا ہے کہ آدمی کے لیے جنگل میں نماز پڑھنے کا اجر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ (اندھیرے میں نماز کے لیے چل کر آنے کا بیان)

474۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَبُو سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن اوس نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تاریکی میں مساجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن نور تام کی بشارت دے دو۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْهَدْيِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آتے وقت پرسکون چال کا بیان)

475۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ فَوَجَدَنِي وَأَنَا مُشَبِّكٌ بِيَدَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ

وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ

حضرت ابوثمامہ الحناط نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ انہیں ملے درآنحالیکہ وہ مسجد میں جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تو دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو پالیا۔ فرمایا: انہوں نے مجھے اس حال میں پایا کہ میں اپنے ہاتھوں کا جال بنا رہا تھا (یعنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر داخل کر رہا تھا)۔ تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھے طریقے سے وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف جانے کے ارادہ سے نکلے تو وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ جال نہ بنائے کیونکہ وہ نماز میں ہے (یعنی اسے ہر قدم پر نماز کا ثواب ملتا ہے اس لیے اسے نماز کے منافی اعمال کرنے سے باز رہنا چاہیے)۔

476۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبْعِدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذَلِكَ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی قریب الموت ہوا تو اس نے کہا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر تمہیں بیان کروں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے پھر نماز کے ارادہ سے نکلے تو جب اس نے اپنا دایاں قدم اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی اور جب اس نے بایاں قدم رکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے ایک گناہ مٹا دیا۔ چاہے وہ قدم قریب قریب رکھے یا دور دور رکھے۔ پس اگر وہ مسجد میں آیا اور اس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اسے بخش دیا گیا اور اگر وہ مسجد پہنچا اس حال میں کہ لوگ کچھ نماز پڑھ چکے تھے اور کچھ ابھی باقی تھی اور اس نے جو نماز ان کے ساتھ پائی وہ پڑھ لی اور بقیہ مکمل کر لی تو پھر بھی حکم اسی طرح ہے۔ اور اگر وہ مسجد میں آیا درآنحالیکہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے اور اس نے مکمل نماز خود پڑھی تو بھی حکم اسی طرح ہے (یعنی اس کی مغفرت کر دی جائے گی)۔

بَابُ فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا

اس کا بیان جو جماعت کے ساتھ نماز کے ارادہ سے نکلا لیکن شامل نہ ہو سکا

477۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ

النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا پھر گھر سے چل پڑا اور لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس آدمی کے اجر کی مثل اجر عطا فرمائے گا جس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ ان کے اجروں سے کوئی شے کم نہیں کرے گا (یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے برابر برابر اجر انہیں بھی عطا فرمائے گا)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسْجِدِ (عورتوں کے مسجد کی طرف نکلنے کا بیان)

478۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو، البتہ انہیں چاہیے کہ وہ اس حال میں نکلیں کہ خوشبو نہ لگائے ہوئے ہوں۔

479۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے منع نہ کرو۔

480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجد سے منع نہ کرو اور ان کے گھر (مسجد میں حاضر ہونے کی نسبت) ان کے لیے بہتر ہیں۔

481۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے وقت عورتوں کو مساجد جانے کی اجازت دو۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے (بلال) نے باپ سے کہا: قسم بخدا! ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے کیونکہ وہ اس سبب سے مکر اور دھوکہ کریں گی۔ قسم بخدا! انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خوب سخت سست کہا اور اظہار ناراضگی کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اجازت دو اور تو کہتا ہے: ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ (عورتوں کو مسجد سے روکنے کا بیان)

482۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَهُ[1] نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَمُنِعَهُ[2] نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَتْ نَعَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ نے فرمایا: اگر آقائے دو جہاں ﷺ اسے پا لیتے جو کچھ عورتوں نے آپ ﷺ کے وصال کے بعد کیا تو بالیقین آپ انہیں مسجد جانے سے منع فرما دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ یحییٰ نے کہا: میں نے عمرہ سے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

483۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت کے لیے اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے حجرے (گھر) میں نماز پڑھنے کی نسبت افضل ہے اور اس کے لیے چھوٹے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے رہائشی کمرے (بیت) میں نماز پڑھنے سے بہتر اور افضل ہے۔

484۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهَذَا أَصَحُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں؟ حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تادم وصال اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اور انہوں نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَاب السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف دوڑ کر جانے کا بیان)

485۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي

1۔ ایک نسخہ میں مُنِعَتْ ہے۔ 2۔ ایضاً

ذِئْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوا فَأَتِمُّوا

حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب جماعت کھڑی ہوجائے تو تم دوڑتے ہوئے نماز کی طرف نہ آؤ بلکہ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ اور تم پر وقار اور تمکنت لازم ہے۔ پس جتنی نماز تم پالو وہ پڑھ لو اور جو تم نہ پاؤ اسے مکمل کرو (یعنی جو تم سے پہلے پڑھی جائے اسے مکمل کرلو)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح زبیدی، ابن ابی ذئب، ابراہیم بن سعد، معمر اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے نقل کیا ہے ''وما فاتکم فاتموا'' لیکن ابن عیینہ نے اکیلے زہری سے ''فاقضوا'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور جعفر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اعرج کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ''پس تم مکمل کرلو'' اور ابن مسعود نے حضور نبی کریم ﷺ سے اور ابوقتادہ اور انس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے ان تمام نے یہی نقل کیا ہے: ''فاتموا'' پس تم مکمل کرلو۔

486۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ائْتُوا الصَّلَاةَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو ذَرٍّ رُوِيَ عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا وَاخْتُلِفَ فِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز کے لیے آؤ اور اطمینان اور وقار کو لازم پکڑو۔ پس وہ نماز پڑھ لو جتنی تم پالو اور اس کو پورا کرلو جو تم سے پہلے پڑھی جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''ولیقض'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اسی طرح ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے ''فاتموا واقضوا'' کے الفاظ روایت کیے ہیں اور ان الفاظ میں مذکورہ رواۃ کا اختلاف ہے۔

بَابٌ فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ (مسجد میں دوبارہ جماعت کرانے کا بیان)

487۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا کوئی آدمی نہیں جو اس پر صدقہ کرسکتا ہو کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھے (اور اس کے اجر وثواب میں اضافہ کا سبب بنے)۔

بَاب فِيمَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ

اس کا بیان کہ جو آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت کو پالے وہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لے

488۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ بِمِنًى بِمَعْنَاهُ

حضرت جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور (اس وقت) وہ نوجوان لڑکا تھا۔ پس جب آپ ﷺ نماز پڑھا چکے تو اچانک آپ کی نظر مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے دو آدمیوں پر پڑی جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا۔ (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) ان کی پسلی کا گوشت کانپنے لگا۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کس شے نے تم دونوں کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے ہیں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو۔ جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر وہ امام کو پالے اس حال میں کہ اس نے ابھی تک نماز نہ پڑھی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ پھر نماز پڑھ لے کیونکہ یہ اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ حضرت جابر بن یزید نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں صبح کی نماز پڑھی۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

489۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى يَزِيدَ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي وَأَنَا أَحْسَبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ

حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں آیا اور حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا۔ فرمایا: نماز سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ ہماری طرف پھرے اور یزید کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور فرمایا: اے یزید! کیا تو اسلام نہیں لایا؟ عرض کی: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! ﷺ میں اسلام لا چکا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس شے نے روکا ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہوتا؟ عرض کی: بلاشبہ میں

نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی تھی اور میرا گمان یہ تھا کہ آپ نماز پڑھا چکے ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے آئے اور لوگوں کو نماز میں پالے تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔ وہ تیرے لیے نفل ہو جائیں گے اور یہ فرض ہوں گے۔

490۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَفِيفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذَلِكَ[1] لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ

حضرت بکیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عفیف بن عمرو بن مسیب کو یہ کہتے سنا ہے کہ مجھے بنی اسد بن خزیمہ کے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیتا ہوں لیکن میں اپنے دل میں اس کے بارے کچھ خلش سی پاتا ہوں۔ تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اسی بارے حضور نبی مکرم ﷺ سے استفسار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دو نمازوں کو جمع کرنے کا حصہ (ثواب) ہے۔

بَابٌ إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً أَيُعِيدُ

اس کا بیان کہ گھر میں نماز پڑھنے والا جب جماعت کو پالے تو کیا وہ اس کا اعادہ کرے گا؟

491۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ يَعْنِي مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

حضرت سلیمان مولیٰ میمونہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس مقام بلاط پر آیا درآنحالیکہ وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: بالیقین میں نماز پڑھ چکا ہوں، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم ایک دن میں دو بار نماز نہ پڑھو۔

بَابٌ فِي جُمَّاعِ الْإِمَامَةِ وَفَضْلِهَا (امامت اور اس کے فضائل کے مجموعہ کا بیان)

492۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ

1۔ ایک نسخہ میں فَذَلِكَ ہے۔

حضرت ابوعلی ہمدانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کی امامت کرائی اور صحیح وقت پر کرائی تو اس کا اجر و ثواب اس کے لیے بھی ہے اور ان مقتدیوں کے لیے بھی اور جس نے اس میں کسی قسم کی کمی کی (یعنی صحیح وقت پر امامت نہ کرائی اور ادائیگی فرائض میں غفلت اور سستی کا مظاہرہ کیا) تو اس کا بوجھ (گناہ) امام پر ہوگا، ان (مقتدیوں) پر نہیں ہوگا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَافُعِ عَلَى الْإِمَامَةِ

(امامت کے لیے ایک دوسرے کو دھکیلنے کی کراہیت کا بیان)

493۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عَقِيلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ

حضرت خرشہ بن الحر الفزاری کی بہن حضرت سلامہ بنت الحر نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اہل مسجد (امامت کے لیے) ایک دوسرے کو آگے دھکیلیں گے۔ وہ امام نہیں پائیں گے جو انہیں نماز پڑھائے۔

بَابٌ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ (اس کا بیان کہ امامت کا زیادہ اہل کون ہے؟)

494۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ[1] وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمَعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى تَكْرِمَةِ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قوم کی امامت کا زیادہ اہل وہ ہے جو کتاب اللہ کا ان تمام میں بہترین اور اعلیٰ قاری ہو اور قراءت سیکھنے میں ان سے مقدم ہو اور اگر قراءت میں سب برابر

1۔ایک نسخہ میں بِكِتَابِ اللهِ ہے۔

ہوں تو پھر وہ امامت کرائے جو ہجرت کرنے میں ان سے مقدم ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرائے جو عمر میں ان سے بڑا ہو اور کسی آدمی کے گھر میں امامت نہیں کرائی جائے گی اور نہ کسی کی سلطنت میں اور نہ ہی کسی کی جائے تکریم (یعنی مسند وغیرہ) پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جائے گا۔ شعبہ نے کہا ہے کہ میں نے اسماعیل سے پوچھا: تکرمۃ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کی مسند مراد ہے۔ ابن معاذ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے شعبہ سے اس حدیث کے بارے پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے کہا: کوئی آدمی کسی آدمی کی امامت نہ کرائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یحییٰ القطان نے شعبہ سے نقل کیا ہے: ''اقدمھم قراءۃ'' (کہ علم قراءت میں ان تمام سے مقدم اچھا قاری ہو)۔ اوس بن ضمعج حضرمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر وہ قراءت میں سب برابر ہوں تو پھر جو سنت کا زیادہ عالم ہو (وہ امامت کرائے) اور اگر سنت کا علم رکھنے میں سب برابر ہوں تو پھر جو ہجرت کرنے میں ان سے مقدم ہو اور انہوں نے ''فاقدمھم قراءۃ'' کا ذکر نہیں کیا۔

495۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذَلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ فَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ وَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ لِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي قَمِيصًا عُمَانِيًّا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحِي بِهِ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ فِي بُرْدَةٍ مُوَصَّلَةٍ فِيهَا فَتْقٌ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ خَرَجَتْ اسْتِي

حضرت عمر بن سلمہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے مقام پر رہ رہے تھے کہ لوگ ہمارے پاس سے گزرتے تھے۔ جب وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے اور جب واپس لوٹ کر جاتے تو ہمارے پاس سے ان کا گزر ہوتا اور وہ ہمیں بتلاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا۔ میں ان دنوں میں قوی حافظہ رکھنے والا ایک بچہ تھا۔ چنانچہ میں نے ان سے (سن سن کر) بہت سا قرآن کریم حفظ کر لیا۔ پھر ایک دن میرا باپ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کا وفد لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے چلا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں نماز کی تعلیم دی اور فرمایا: تمہاری امامت وہ کرائے جو تم میں سے زیادہ قاری ہو۔ چونکہ میں ہی قرآن کریم زیادہ حفظ ہونے کی وجہ سے ان تمام سے بڑھ کر قاری تھا پس انہوں نے مجھے ہی آگے کیا۔ میں ان کی امامت کرانے لگا۔ میں زرد رنگ کی چھوٹی سی چادر پہنے ہوئے تھا۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ کھل جاتی۔ تو عورتوں میں سے ایک نے کہا: اپنے قاری کی شرم گاہ ہم سے چھپاؤ۔ چنانچہ انہوں نے میرے لیے عمان کی بنی ہوئی ایک قمیص خریدی۔ اسلام کے بعد میں کسی شے سے اتنا خوش نہیں ہوا جتنا اس قمیص سے ہوا۔ پس ان کی امامت کراتا رہا

درآنحالیکہ میں سات یا آٹھ برس کا تھا۔ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر کے بارے میں کہا: میں ان کی امامت کراتا تھا۔ ایک ایسی چادر میں جو (پرانا ہونے کے سبب) درمیان سے سِلی ہوئی تھی اور پھٹی ہوئی بھی تھی۔ فرمایا: میں سجدے میں جاتا تھا تو میری سرین اس سے ظاہر ہو جاتی۔

فائدہ: اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے حضرت امام شافعی اور بعض نے کہا ہے کہ نابالغ کی امامت درست ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ستر عورت نماز کی صحت کیلئے شرط نہیں بلکہ سنت ہے اور اس کے بغیر نماز جائز ہوتی ہے۔ لیکن علامہ عینی نے شرح الہدایہ میں فرمایا ہے کہ بچے کی نماز نفل کے حکم میں ہے اور فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی کیونکہ صحت وفساد کے اعتبار سے امام کی نماز مقتدی کی نماز کو متضمن ہوتی ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''الامام ضامن'' اور بلاشبہ ایک شے اپنے سے ادنیٰ درجے والے کو تو شامل ہوتی ہے لیکن اپنے سے اعلیٰ درجے کو شامل نہیں ہوتی، لہٰذا بالغ کے لیے بچے کی اقتداء کرنا جائز نہیں۔ امام اوزاعی، ثوری، مالک، احمد اور اسحاق نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ حسن عمر بن سلمہ کی حدیث کو ضعیف قرار دیتے تھے اور انہوں نے ایک بار کہا اسے چھوڑ دو یہ کوئی واضح شے نہیں ہے اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ امام احمد سے عمر کی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا یہ کیا ہے حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے کسی حکم کا آنا تو ثابت نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بچہ امامت نہیں کراسکتا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا بچہ امامت نہیں کراسکتا جس پر حدود واجب نہ ہوں۔ دونوں قول اثرم نے اپنی سند میں نقل کیے ہیں۔ واللہ اعلم۔

496۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَؤُمُّنَا قَالَ أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مَا جَمَعْتُهُ قَالَ فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِي فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إِلَّا كُنْتُ إِمَامَهُمْ وَكُنْتُ أُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِلَى يَوْمِي هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا وَفَدَ قَوْمِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ وہ ایک وفد کی صورت میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔ عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہماری امامت کون کرائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو زیادہ قرآن کریم کو جمع کرنے والا ہے یا قرآن کو لینے والا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قوم کے افراد میں سے کسی نے اتنا قرآن جمع نہیں کیا تھا جتنا میں نے یاد کر لیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ہی آگے کر دیا حالانکہ میں بچہ تھا اور صرف ایک تہبند باندھا ہوا تھا۔ پھر میں کسی قبیلے کے کسی اجتماع میں حاضر ہوتا تو میں ہی ان کا امام ہوتا اور میں آج دن تک ان کی میتوں کی نماز جنازہ پڑھا رہا ہوں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کی روایت کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب جرمی کے واسطہ سے عمرو بن سلمہ سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ جب میری قوم وفد کی صورت میں حضور نبی مکرم

ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ اس میں ''عن ابیه'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

497۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وحَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا زَادَ الْهَيْثَمُ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کے ہجرت فرما ہونے سے قبل پہلے پہلے مہاجرین آئے تو وہ عصبہ (قباء کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) میں اترے۔ ان کی امامت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم کرایا کرتے تھے اور ان میں انہیں ہی زیادہ قرآن کریم یاد تھا۔ ہیثم نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ ان مہاجرین میں حضرت عمر بن خطاب اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی تھے۔

498۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ لِصَاحِبٍ لَهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِي حَدِيثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقُرْآنُ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے یا اس کے ساتھی کو فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اذان کہو، پھر اقامت کہو اور تم دونوں میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے اور مسلمہ کی حدیث میں ہے کہ ان دنوں ہم دونوں علم میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے اور حدیث اسماعیل میں ہے کہ خالد نے کہا: میں نے ابوقلابہ سے پوچھا: قراءت کہاں گئی؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ دونوں برابر تھے۔

499۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ تم میں سے جو زیادہ نیک اور اچھا ہو وہ اذان کہے اور جو اچھا قاری ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

بَابُ إِمَامَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی امامت کا بیان)

500۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ مَعَكَ أُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ قَرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةُ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ

فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَأَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا إِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيفَةٍ لَهَا حَتَّى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذَيْنِ عِلْمٌ أَوْ مَنْ رَآهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبٍ بِالْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا

حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے بھی اپنے ساتھ غزوہ میں جانے کی اجازت عطا فرمائیے۔ میں آپ کے مریضوں (زخمیوں) کی دیکھ بھال (مرہم پٹی وغیرہ) کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کی سعادت سے بہرہ ور فرما دے۔ تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا: تو اپنے گھر میں ہی ٹھہر۔ اللہ تعالیٰ تجھے شہادت عطا فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے۔ اس دن سے انہیں شہیدہ کے (لقب سے) پکارا جاتا تھا۔ وہ قرآن کریم کی قاریہ تھیں۔ لہٰذا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے گھر میں ایک مؤذن رکھے، جو ان کے لیے اذان کہے۔ اس نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر بنایا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں رات کے وقت اٹھے اور اسے کپڑے کے ساتھ اس طرح ڈھانپا اور لپیٹ دیا کہ وہ فوت ہو گئی اور دونوں چلے گئے (یہ دور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تھا) آپ نے صبح کے وقت لوگوں کو اکٹھا کیا اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس ان دونوں کا علم ہو جو انہیں دیکھے وہ ان دونوں کو پکڑ کر لے آئے۔ چنانچہ وہ لائے گئے اور آپ نے دونوں کے لیے سولی کا حکم صادر فرمایا اور انہیں سولی دے دی گئی اور انہی دو کو سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں سولی دی گئی۔ عبدالرحمن بن خلاد نے ام ورقہ بنت عبداللہ ابن الحارث سے یہی مذکور حدیث نقل کی ہے اور پہلی حدیث مکمل ہے اور اس میں کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی ملاقات کے لیے اس کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کے لیے ایک مؤذن مقرر کیا، جو اذان کہا کرتا تھا اور آپ ﷺ نے اسے حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرایا کرے۔ عبدالرحمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس کے مؤذن کو دیکھا ہے وہ بہت بوڑھا آدمی تھا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث طیبہ سے شوافع اور حنابلہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ عورت کا امامت کرانا صحیح ہے اور ان کی جماعت مستحب ہے لیکن احناف کے نزدیک عورت کی امامت مکروہ ہے اگرچہ اس کی اقتداء میں صرف عورتیں ہی ہوں لیکن بنیادی نماز جائز ہوگی۔ اگر عورتیں جماعت کا اہتمام کریں تو پھر امام کو چاہیے کہ وہ صف کے درمیان میں کھڑی ہو جیسا کہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے مذکور ہے کہ انہوں نے صف کے درمیان میں کھڑے ہو کر عورتوں کی امامت کرائی۔ احناف کے نزدیک جتنی روایات بھی عورتوں سے متعلقہ موجود ہیں وہ ابتدائے اسلام کے زمانے کی ہیں بعد ازاں وہ منسوخ ہو گئیں اور ناسخ حضور نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ہے جسے ابوذر اور ابن

حزیمہ نے ذکر کیا ہے "صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی محذعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا" کہ عورت کا اپنے بیت میں نماز پڑھنا حجرہ میں نماز پڑھنے کی نسبت افضل ہے اور پھر کمرے میں موجود اندرونی کوٹھری میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے کی نسبت افضل ہے" اور محذع جماعت کیلئے ہرگز موزوں نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (حاشیہ طحطاوی، بذل المجہود وغیرہ)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

ایسا امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں اس کی امامت کا بیان

501۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ صَلَاةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔ وہ امام جو قوم کے آگے کھڑا ہو حالانکہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں، وہ آدمی جو اکثر اوقات نماز قضا پڑھتا ہو اور وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو غلام بنا رکھا ہو۔

بَابُ إِمَامَةِ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ (نیک اور فاجر آدمی کی امامت کا بیان)

502۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَاجِبَةٌ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز ہر مسلمان کے پیچھے پڑھنا جائز ہے، چاہے وہ نیک ہو یا فاجر ہو اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔

بَابُ إِمَامَةِ الْأَعْمَى (نابینے آدمی کی امامت کا بیان)

503۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کے لیے اپنا نائب مقرر فرمایا حالانکہ وہ نابینے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں مُحَرَّرَةً ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں یہ مکمل حدیث نہیں ہے۔

بَابُ إِمَامَةِ الزَّائِرِ (ملاقات کے لیے آنے والے کی امامت کا بیان)

504۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ حُوَيْرِثٍ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هَذَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

ایک آزاد شدہ غلام ابو عطیہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مالک بن حویرث ہماری اس جائے نماز میں تشریف لائے اور نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو ہم نے انہیں کہا: آگے بڑھیے اور نماز پڑھایئے۔ تو انہوں نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم اپنے میں سے کسی آدمی کو آگے کرو جو تمہیں نماز پڑھائے اور میں تمہیں ایک حدیث پاک سناؤں گا کہ میں تمہیں کیوں نماز نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کسی قوم کی ملاقات کے لیے آئے وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی ان کی امامت کرائے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ

مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر امامت کرانے کا بیان

505۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي

ہمام سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن (دریائے دجلہ کے کنارے ایک قدیمی شہر ہے جہاں کسریٰ ایران کا محل تھا) میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر لوگوں کی امامت کرانے لگے تو ابو مسعود (عقبہ بن عمرو البدری رضی اللہ عنہ) نے انہیں قمیص سے پکڑ کر کھینچ لیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں کہ لوگوں کو اس سے منع کیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں، مجھے بھی یاد آیا جب آپ نے مجھے کھینچا۔

506۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذَلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا: وہ مدائن میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے اور

آپ نماز پڑھانے کے لیے ایک دکان پر کھڑے ہوئے اور لوگ نیچے کھڑے تھے۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے آئے یہاں تک کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نیچے اتار دیا۔ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ جب کوئی آدمی لوگوں کی امامت کرائے تو وہ ان کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ یا اس کی مثل کہا۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی لیے میں نے آپ کی اتباع کی جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا۔

بَابُ إِمَامَةِ مَنْ يُصَلِّي بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلَاةَ

ایسے آدمی کی امامت کا بیان جو لوگوں کو وہی نماز پڑھائے جو خود پڑھ چکا ہو

507۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے پھر وہ اپنی قوم کے پاس آتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے۔

فائدہ: داؤد ظاہری اور شافعیہ کے نزدیک نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتداء صحیح ہے۔ ان کا استدلال اسی روایت سے ہے جبکہ احناف، مالکیہ اور حنابلہ کے مشہور قول میں یہ جائز نہیں۔ ایک دلیل یہ ہے کہ اگر مفترض کے لئے نفل پڑھنے والے کی اقتداء صحیح ہوتی تو پھر صلوۃ خوف کا طریقہ جاری کرنے کی کیا حاجت تھی بلکہ ایک فریق کو فرض نماز کی نیت سے نماز پڑھا دی جاتی اور دوسرے کو نفل کی نیت سے نماز پڑھا دی جاتی حالانکہ ایسا نہیں اور حدیث الباب کا جواب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے کہ حضرت معاذ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اقتداء میں نفل پڑھتے ہوں لہٰذا احتمال کے سبب استدلال باطل ہوگا۔

508۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس آ کر اپنی قوم کو وہی نماز پڑھاتے تھے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ (بیٹھ کر نماز پڑھانے کا بیان)

509۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر پڑے اور دائیں جانب سے آپ علیہ کا بدن متاثر ہوا تو آپ علیہ نے کئی نمازیں بیٹھ کر پڑھائیں اور ہم نے بھی بیٹھ کر ہی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہو کر پھرے تو فرمایا: امام بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اتباع اور پیروی کی جائے۔ پس جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (اپنا سر) اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ کہے: ''سمع اللہ لمن حمدہ'' تو تم کہو: ''ربنا لک الحمد'' اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

510۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ عَلَى جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا قَالَ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَسَكَتَ عَنَّا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى نَعُودُهُ فَصَلَّى الْمَكْتُوبَةَ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ مدینہ طیبہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ علیہ کو کھجور کے ایک تنے پر پچھاڑ دیا اور آپ علیہ کے پاؤں مبارک میں موچ آ گئی۔ ہم آپ علیہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ اقدس میں آپ علیہ کو دیکھا۔ آپ بیٹھ کر نفل نماز پڑھ رہے تھے تو ہم بھی آپ علیہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے ہم سے سکوت اختیار فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہم حاضر خدمت ہوئے تو اس وقت آپ علیہ فرض نماز بیٹھ کر پڑھ رہے تھے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ تو آپ علیہ نے ہماری طرف اشارہ کیا اور ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور تم اس طرح نہ کرو جس طرح اہل فارس اپنے شرفاء سے کرتے تھے۔

511۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَلَا تُكَبِّرُوا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَالَ مُسْلِمٌ وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَسْجُدُوا حَتَّى يَسْجُدَ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ[1]، قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ

1۔ ایک نسخہ میں أَجْمَعِينَ ہے۔

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ الْوَهْمُ عِنْدَنَا مِنْ أَبِي خَالِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور تم تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہہ دے اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور تم نہ رکوع کرو یہاں تک کہ وہ رکوع کرے اور جب وہ کہے: ''سمع اللہ لمن حمدہ'' تو تم کہو: ''اللّٰھم ربنا لك الحمد'' اور مسلم نے کہا ہے: ''ولك الحمد'' اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ نہ کرے اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم تمام بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد نے کہا ہے ''اللّٰھم ربنالك الحمد'' ہمارے بعض اصحاب نے مجھے سلیمان سے یہی سمجھایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا ''اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور یہ اضافہ ''اذا قرأ فانصتوا'' محفوظ نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک ابوخالد کی جانب سے وہم ہے۔

512- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں نماز پڑھی درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک قوم آپ ﷺ کے پیچھے نماز کے لیے کھڑی ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ بیٹھ جائیں۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہو کر پھرے تو فرمایا: بلاشبہ امام بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اتباع اور اقتداء کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے تھے اور اس کی آواز لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔

فائدہ: مذکورہ روایات سے استدلال کرتے ہوئے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر امام کسی عذر کے سبب بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کے لئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہے جبکہ اس کے برعکس جمہور کا موقف یہ ہے کہ مقتدی کھڑے ہو کر ہی اس کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے اور اس بارے میں حضور ﷺ کا یہی آخری عمل ہے کہ آپ ﷺ

مرض وصال میں تھے تو اس دوران آپ ﷺ نے بیٹھ کر امامت کرائی درآنحالیکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ علامہ خطابی نے اس مقام پر امام ابوداؤد کے اس طرز عمل پر حیرت اور تعجب کا اظہار کیا ہے کہ معلوم نہیں اس مقام پر آپ نے اپنے معروف طریقہ کے خلاف کیوں عمل کیا حالانکہ آپ ہر مسئلہ میں فریقین کی تائید میں معارض روایات ذکر کرتے ہیں لیکن اس مقام پر ایسا نہیں کیا۔ علامہ عینی نے کہا ہے کہ اس مقام پر سہواً آپ سے ایسا ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

513۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کی امامت کراتے تھے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہمارا امام بیمار ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ

اس کا بیان کہ دو آدمیوں میں سے ایک امام بنے تو وہ دونوں کیسے کھڑے ہوں؟

514۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هَذَا فِي وِعَائِهِ وَهَذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو گھی اور کھجوریں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کھجوروں کو اپنے برتن میں رکھ دو اور اس گھی کو اس کے مشکیزے میں ڈال دو کیونکہ میں تو روزے سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ اٹھے اور ہمیں دو رکعت نفل نماز پڑھائی۔ تو ام سلیم اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ ثابت نے کہا: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے چٹائی پر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا۔

515۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَّهُ وَامْرَأَةً مِنْهُمْ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَ ذَلِكَ

موسیٰ بن انس حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی امامت کرائی درآنحالیکہ ان میں سے ایک عورت بھی تھی تو آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں جانب اور عورت کو اس کے پیچھے کھڑا کیا۔

516۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي

مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَمِينِهِ فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَخَذَ بِرَأْسِي أَوْ بِذُؤَابَتِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کی تو رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اٹھے۔ آپ نے مشکیزے کا منہ کھولا اور وضو فرمایا اور پھر مشکیزے کو اس کے دھاگے کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر نماز کے لیے قیام فرما ہوئے تو میں بھی اٹھا اور اسی طرح وضو کیا جیسے آپ ﷺ نے وضو فرمایا تھا پھر آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑا اور پیچھے کی جانب سے پھیر کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی مذکورہ واقعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے سر سے یا سر کے بالوں سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

بَابُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً كَيْفَ يَقُومُونَ (اس کا بیان کہ جب نمازی تین ہوں تو کیسے کھڑے ہوں؟)

517۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ[1] صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ انہوں نے کھانا تیار کیا اور آپ ﷺ نے اس سے تناول فرمایا پھر ارشاد فرمایا اٹھو کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں اٹھ کر چٹائی کی طرف گیا جو کہ طویل عرصہ تک استعمال ہونے کے باعث سیاہ ہو چکی تھی اور میں نے اسے پانی کے ساتھ دھویا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ اس پر کھڑے ہوئے۔ میں اور یتیم (ضمیرہ بن اسعد الحمیری) نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا (دادی اماں) ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

518۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَقَدْ كُنَّا أَطَلْنَا الْقُعُودَ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُمَا فَأَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ

حضرت عبد الرحمان بن اسود نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ علقمہ اور اسود دونوں نے

1۔ ایک نسخہ میں بطعام ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی اور ہم کافی دیر تک آپ کے دروازے پر بیٹھے رہے۔ پھر ایک کنیز نکلی اور اس نے ان دونوں کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت فرمادی۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور میرے اور ان کے درمیان (یعنی علقمہ اور اسود کے درمیان) کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

بَابُ الْإِمَامِ يَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ (سلام کے بعد امام کے پھرنے کا بیان)

519۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ

حضرت جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب آپ (سلام پھیر کر) نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ پھرے (اور چہرہ قوم کی طرف کرلیا)۔

520۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ﷺ

حضرت براء نے بیان کیا: ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم آپ کی دائیں جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے اس لیے کہ آپ ﷺ اپنا رخ زیبا ہماری طرف متوجہ کریں گے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ (امام کیلئے فرضوں کی جگہ پر کھڑے ہو کر نفل پڑھنے کا بیان)

521۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّ الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس جگہ پر نماز نہ پڑھے جہاں وہ پہلے (فرض نماز) پڑھ چکا ہے۔ یہاں تک کہ وہاں سے تھوڑا سا ہٹ جائے۔ ابوداود نے کہا ہے (کہ اس سند میں) عطاء خراسانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ

آخری رکعت سے سر اٹھا لینے کے بعد امام کے حدث لاحق کرنے کا بیان

522۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ

يَتَكَلَّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام نماز پوری کر لے اور آخری قعدہ بیٹھ جائے اور پھر کوئی کلام کرنے سے پہلے حدث لاحق کرے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی اور جنہوں نے اس کے پیچھے مکمل نماز پڑھی ہے ان کی نماز بھی مکمل ہوگئی کیونکہ اب کوئی فرض ان کے ذمے باقی نہیں۔

523۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کی چابی وضو ہے، اس کی تحریم (یعنی منافی چیزوں کو حرام کرنے والی) تکبیر تحریمہ ہے اور اس کی تحلیل (یعنی ممنوع چیزوں کو حلال کرنے والا) سلام ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ الْمَأْمُومُ مِنِ اتِّبَاعِ الْإِمَامِ (اس کا بیان کہ مقتدی کو امام کی اتباع کا حکم دیا جائے گا)

524۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُودٍ فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رکوع اور سجود کرنے میں مجھ سے جلدی نہ کرو کیونکہ رکوع کرتے وقت جتنا میں تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہوں تو اسی قدر تم مجھے پا لیتے ہو جب میں (رکوع سے) اٹھتا ہوں کیونکہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

525۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ يَخْطُبُ النَّاسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا رَفَعُوا رُؤُسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَامُوا قِيَامًا فَإِذَا رَأَوْهُ قَدْ سَجَدَ سَجَدُوا

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن یزید خطمی کو سنا وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ ہمیں حضرت براء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے اور وہ جھوٹ بولنے والے نہیں ہیں کہ وہ جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب وہ آپ ﷺ کو دیکھتے کہ آپ ﷺ سجدے میں جا چکے ہیں تب وہ سجدہ کرتے تھے۔

526۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ زُهَيْرٌ[1] حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ

1۔ ایک نسخہ میں قال زھیر کے بجائے قال ابو داؤد ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ ٹیڑھی نہ کرتا یہاں تک کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کو سر سجدے میں رکھتے ہوئے دیکھ لیتا۔

527- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ ﷺ

حضرت محارب بن دثار نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو جب آپ رکوع کرتے تو وہ بھی رکوع کرتے اور جب آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ تو ہم کھڑے ہی رہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو زمین پر پیشانی رکھتے ہوئے دیکھ لیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کی اتباع کرتے۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِيمَنْ يَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَضَعُ قَبْلَهُ

امام سے پہلے سر اٹھانے یا اس سے پہلے سر رکھنے والے کے بارے میں وعید کا بیان

528- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا يَخْشَى أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی نہیں ڈرتا جب وہ اپنا سر سجدے سے اٹھاتا ہے اور امام ابھی سجدے میں ہوتا ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت سے بدل دے۔

بَاب فِيمَنْ يَنْصَرِفُ قَبْلَ الْإِمَامِ (امام سے پہلے (مسجد سے) واپس آنے والے کا بیان)

529- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ بُغَيْلٍ الْمُرْهِبِيُّ1 حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پر ابھارا کیا اور انہیں نماز سے فارغ ہو کر امام کے نکلنے سے پہلے واپس آنے سے منع فرمایا۔

بَاب جِمَاعِ أَثْوَابِ مَا يُصَلَّى فِيهِ (ان کپڑوں کا بیان جن میں نماز پڑھی جا سکتی ہے)

530- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

1- ایک نسخہ میں المرھبی کے بجائے الدھنی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم تمام کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

531۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے (اس طرح کہ) اس کا کوئی حصہ اس کے کندھوں پر نہ ہو۔

532۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت سے اپنے کندھوں پر ڈال لے (یعنی دائیں طرف بائیں کندھے پر اور بائیں طرف دائیں کندھے پر ڈال لے)۔

533۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اس حال میں کہ آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت سے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

534۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا تَرَى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَأَطْلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِزَارَهُ طَارَقَ بِهِ رِدَائَهُ فَاشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَنْ قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

قیس بن طلق نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر کو کھولا اور اسے اپنے تہبند کے اوپر رکھ کر دونوں کو ملا کر پہن لیا۔ (انہیں اکٹھا لپیٹ کر) آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور جب آپ نماز پوری کر چکے تو فرمایا: کیا تم میں سے ہر کوئی دو کپڑے پاتا ہے؟ (مراد یہ ہے کہ ہر ایک کو دو کپڑے میسر نہیں ہوتے۔ لہٰذا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔)

بَاب الرَّجُلِ يَعْقِدُ الثَّوْبَ فِي قَفَاهُ ثُمَّ يُصَلِّي (گردن میں کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا بیان)

535۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الصَّلَاةِ كَأَمْثَالِ الصِّبْيَانِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں کئی لوگوں کو دیکھا ہے۔ وہ اپنی چادریں تنگ ہونے کی وجہ سے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھے ہوئے تھے جیسا کہ بچے کرتے ہیں تو کسی کہنے والے نے کہا: اے عورتوں کے گروہ! تم اپنے سر نہ اٹھانا یہاں تک کہ مرد اپنے سر اٹھا لیں (کیونکہ اس طرح ان کی نظر مردوں کی شرمگاہ پر پڑنے کا اندیشہ ہے۔)

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ
ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان جس کا کچھ حصہ دوسرے پر ہو

536۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کا بعض حصہ مجھ پر ہوتا تھا۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ (ایک قمیص میں نماز پڑھنے کا بیان)

537۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قمیص میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور تو اسے باندھ لینا اگرچہ کانٹوں کے ساتھ ہی ہو۔

538۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَوْمَلٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ (1) أَبُو حَرْمَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ

محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے صرف

1۔ ایک نسخہ میں والصواب کے بجائے وھو ہے۔

قمیص میں ہماری امامت کرائی ان پر چادر نہ تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ میں نے ایک قمیص میں نماز پڑھتے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔

بَابٌ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا يَتَّزِرُ بِهِ (اس کا بیان کہ جب کپڑا تنگ ہو تو اسے باندھ لیا جائے)

539۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سِرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حِقْوِكَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: میں ایک غزوہ (بواط) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میرے اوپر صرف ایک چادر تھی۔ میں اس کی طرفوں کو مخالف سمت سے کندھوں پر ڈالنے کی کوشش کرنے لگا (یعنی دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کو دائیں کندھے پر) مگر وہ مجھے پوری نہ آئی۔ اس کی ایک طرف میں کناریاں (جھالر) لگی ہوئی تھیں۔ چنانچہ میں نے اسے الٹا کیا (یعنی اوپر والا حصہ نیچے کیا اور نیچے والا اوپر کیا) پھر میں نے مخالف سمت سے اسے کندھوں پر ڈالا اور تھوڑا جھک کر ٹھوڑی کے نیچے اسے دبا لیا تا کہ وہ گرنے نہ پائے۔ پھر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی دائیں جانب مجھے کھڑا کر دیا۔ پھر ابن صخر آیا اور وہ آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ہم دونوں کو پکڑا یہاں تک کہ اپنے پیچھے ہمیں کھڑا کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنکھیوں سے مجھے مسلسل دیکھتے رہے اور میں نہ سمجھ سکا لیکن پھر میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ نے میری طرف یہ اشارہ کیا ہے کہ میں اسے باندھ لوں۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! ﷺ تو فرمایا: جب کپڑا وسیع ہو تو اس کی دونوں طرفوں کو مخالف سمت سے اپنے کندھوں پر ڈال لے اور جب تنگ ہو تو اسے اپنی چادر باندھنے کی جگہ پر باندھ لے۔

540۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ رضی الله عنه إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ وَلَا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ان میں نماز پڑھے اور اگر صرف ایک کپڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے باندھ لے اور یہودیوں کے لپٹنے کی طرح اس میں پوری طرح نہ لپٹ جائے۔

541۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللهِ[1] الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ وَالْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ لحاف (یعنی ایسا کپڑا جو ہر جانب سے بندے کو ڈھانپ لے) میں نماز پڑھی جائے جبکہ اس کے ساتھ توشیح نہ کی جائے (توشیح کا مفہوم یہ ہے کہ کپڑے کا ایک کنارہ بائیں بغل کے نیچے سے گزار کر دائیں کندھے پر ڈالنا اور دوسرا دائیں کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینے پر گرہ دے دینا) اور آپ ﷺ نے دوسرا اس سے منع فرمایا ہے کہ تو صرف پاجامہ (شلوار) میں نماز پڑھے اور تیرے اوپر چادر نہ ہو۔

بَابُ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کا بیان)

542۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللهِ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا جَمَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے تکبر کرتے ہوئے حالت نماز میں اپنی چادر نیچے لٹکائی تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال وحرام میں سے کوئی بھی نہیں (یعنی وہ کوئی شے نہیں اس کا عمل قابل التفات نہیں) ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس روایت کو ایک جماعت نے حضرت عاصم سے موقوف علی ابن مسعود ذکر کیا ہے، ان میں حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ابوالاحوص اور ابو معاویہ ہیں۔

543۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ[2] فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس دوران کہ ایک آدمی اپنی چادر لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو جا اور وضو کر۔ پس وہ گیا اس نے وضو کیا اور پھر آیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تو جا اور وضو کر۔ پس وہ

1۔ ایک نسخہ میں عبد اللہ ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں ثم سکت عنہ نہیں ہے۔

گیا، اُس نے وضو کیا اور پھر آیا۔ تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کس وجہ سے آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے؟ پھر آپ اس سے خاموش ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اپنی چادر لٹکائے ہوئے تھا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ چادر لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

بَابٌ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ (اس کا بیان کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟)

544۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّي فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا

محمد بن زید بن قنفذ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ ایک اوڑھنی اور اس طرح ڈھانپنے والی قمیص جو اس کے قدموں کے ظاہر کو چھپا لے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

545۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ قَصَرُوا بِهِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا

محمد بن زید نے اسی حدیث کے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی رحمت ﷺ سے پوچھا: کیا ایک عورت صرف قمیص اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس پر چادر نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: جبکہ قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے قدموں کے ظاہر کو بھی ڈھانپے ہوئے ہو (تو وہ نماز پڑھ سکتی ہے) ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو مالک بن انس، بکر بن مضر، حفص بن غیاث، اسماعیل بن جعفر، ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید عن امہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بیان کیا ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے ام سلمہ پر ہی اس کو موقوف کیا ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ (عورت کے لیے بغیر دوپٹے کے نماز پڑھنے کا بیان)

546۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دوپٹے کے بغیر کسی بالغ عورت کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سعید بن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ سے،

انہوں نے حسن سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔

547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلَى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ وَفِي حُجْرَتِي جَارِيَةٌ فَأَلْقَى لِي حَقْوَهُ وَقَالَ لِي شُقِّيهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِي هَذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا طلحوں میں سے ایک طلحہ کی ماں حضرت صفیہ کے پاس تشریف لے گئیں اور اس کی بیٹیوں کو دیکھا تو فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام تشریف لائے تو میرے حجرہ میں ایک لڑکی تھی تو آپ علیہ السلام نے اپنے باندھنے کی چادر مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اس کے دو حصے بنالو پھر نصف اسے دے دو اور نصف اس دوشیزہ کو جو ام سلمہ کے پاس ہے کیونکہ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ یہ سن بلوغت کو پہنچ چکی ہے، یا فرمایا: میں ان دونوں کو دیکھتا ہوں کہ یہ بالغ ہیں۔ ابوداود نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح اسے ہشام نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں سدل کرنے کا بیان)

548۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے اس سے کہ کوئی آدمی اپنے منہ کو ڈھانپ لے (اس لیے کہ اس سے آتش پرستوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے) ابوداود نے کہا ہے کہ اس حدیث کو عسل نے عطاء کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے حالت نماز میں سدل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: سدل سے مراد یہ ہے کہ اپنے سر یا کندھوں پر کوئی کپڑا رومال وغیرہ ڈال کر اس کی دونوں طرفوں کو لٹکا کر کھلا چھوڑ دینا ہے حالت نماز میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔

549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي سَادِلًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يُضَعِّفُ ذَلِكَ الْحَدِيثَ[1]

حضرت ابن جریج نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت عطاء کو اکثر دیکھا ہے کہ وہ سدل کرتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ ابوداود نے کہا ہے: یہ اس حدیث کو ضعیف بنا رہا ہے۔

1۔ قال ابوداود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ

شعر النساء (عورتوں کے جسموں کے ساتھ ملے ہوئے کپڑے) میں نماز پڑھنے کا بیان

550۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ شَكَّ أَبِي[1]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے شعر یا لحف (ہر وہ شے جس کے ساتھ بدن کو مکمل طور پر ڈھانپ لیا جائے) میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا ہے کہ یہ شک میرے باپ کو لاحق ہوا ہے۔

فائدہ: شعر شعار کی جمع ہے، اس سے مراد وہ لباس ہے جو بدن کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور لحف لحاف کی جمع ہے، ہر وہ شے جس کے ساتھ بدن کو ڈھانپ لیا جائے (عینی صفحہ۔184)

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَاقِصًا شَعْرَهُ (مرد کیلئے اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنے کا بیان)

551۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرِزَ ضَفْرِهِ

حضرت سعید بن ابی سعید المقبری اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا کہ وہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے درآنحالیکہ وہ اپنے بالوں کی مینڈھیاں اپنی گدی پر باندھے ہوئے تھے تو ابورافع نے انہیں کھول دیا۔ پس حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ نہایت غصے کے ساتھ متوجہ ہوئے تو ابورافع نے کہا: اپنی نماز کی طرف توجہ کرو غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (یعنی جوڑا باندھنے کی جگہ) شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

552۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَاءَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ

کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو

1۔ یہ حدیث صرف مطبوعہ بیروت میں ہے۔

دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور اپنے سر کا جوڑا پیچھے باندھ رکھا ہے تو یہ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اسے کھولنا شروع کر دیا لیکن وہ اپنی حالت پر قائم اور برقرار رہے اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تمہارا میرے سر کے ساتھ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اس کی مثال (یعنی جوڑا باندھنے والے کی مثال) اس آدمی کی طرح ہے جو نماز پڑھتا ہے درآنحالیکہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی جس طرح پیچھے بندھے ہوئے ہاتھ سجدے سے محروم رہتے ہیں اسی طرح گوندھے ہوئے بال بھی سجدے سے محروم رہتے ہیں) یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ فِي النَّعْلِ (جوتوں سمیت نماز پڑھنے کا بیان)

553۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي يَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ نے اپنے نعلین اتار کر اپنی بائیں جانب رکھے۔

554۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ مُوسَى وَعِيسَى ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا أَخَذَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَعْلَةٌ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ لِذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے سورۂ مومنون شروع کی حتی کہ جب آپ ﷺ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے ذکر یا حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ذکر پر پہنچے، اس میں محمد بن عباد کو شک ہے یا پھر راویوں میں اختلاف ہے، تو حضور نبی کریم ﷺ کو کھانسی آنے لگی۔ پس آپ نے قراءت چھوڑ دی اور رکوع کیا اور حضرت عبداللہ بن سائب اس وقت حاضر تھے۔

555۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَاءِ نِعَالِكُمْ[1] قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ جِبْرِيلَ ﷺ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا أَوْ قَالَ أَذًى وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا حَدَّثَنَا

1۔ ایک نسخہ میں عَلَى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ ہے۔

مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا قَالَ فِيهِمَا خَبَثٌ قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ خَبَثٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اس اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو نماز پڑھانے لگے کہ اچانک آپ ﷺ نے اپنے نعلین اتارے اور اپنی بائیں جانب رکھ دیے۔ جب صحابہ کرام نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: تمہیں اپنے جوتے اتارنے کیلئے کس شے نے برانگیختہ کیا؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں قذر (نجاست) لگی ہوئی ہے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد کی طرف آئے تو اسے دیکھ لینا چاہیے اگر وہ قذر یا نجاست دیکھے تو اسے صاف کر لے اور پھر ان میں نماز پڑھ لے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس نے بتایا: ان میں خبث (نجاست) لگی ہوئی ہے۔ دونوں جگہوں پر خبث کا لفظ ذکر کیا ہے۔

556۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ

حضرت یعلیٰ بن شداد بن اوس نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے اور نہ ہی خفین پہن کر نماز پڑھتے ہیں۔

557۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا[1]

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ننگے پاؤں اور نعلین پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا

(اسکا بیان کہ جب نمازی اپنے جوتے اتارے تو کہاں رکھے)

558۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

1۔ ایک نسخہ میں مُتَنَعِّلًا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو جوتے اپنی دائیں جانب نہ رکھے اور نہ ہی اپنی بائیں جانب کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھڑے دوسرے کی دائیں جانب ہوگی مگر اس صورت میں وہ بائیں جانب رکھ سکتا ہے جبکہ اس کی بائیں جانب اور کوئی نہ ہو اور نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھے۔

559۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے جوتے اتار دے اور ان کے ساتھ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ پس اسے چاہیے کہ ان دونوں کو اپنے پاؤں کے درمیان رکھے یا پھر صاف ہونے کی صورت میں انہیں پہن کر نماز پڑھ لے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ (چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان)

560۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ میں آپ ﷺ کے برابر ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی اور بسا اوقات جب آپ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کا کپڑا میرے بدن سے مس کرتا اور آپ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ (چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان)

561۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِيَ بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ كَانَ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں ایک بھاری جسم والا آدمی ہوں اور وہ حقیقتاً ضخم الجثہ تھا، میں آپ کے ساتھ مل کر (تمام نمازیں) پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس نے آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر قدم رنجہ فرما ہونے کی دعوت دی کہ آپ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں آپ کو

دیکھوں کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں تاکہ پھر آپ کی اقتداء کروں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے چٹائی کی ایک طرف کو دھویا اور آپ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ فرمایا: فلاں (منذر) بن جارود نے انس بن مالک سے کہا: کیا آپ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے آپ ﷺ کو اس دن کے سوا پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

562۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الذَّارِعُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ نَنْضَحُهُ[1] بِالْمَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ام سلیم کی ملاقات کے لیے تشریف لاتے تھے اور کبھی کبھار وہیں نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ ﷺ ہمارے فرش پر ہی نماز پڑھ لیتے اور وہ ایک چٹائی تھی جسے ہم پانی کیساتھ دھوتے تھے۔

563۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی اور دباغت شدہ چمڑے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ (کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان)

564۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم شدید گرمی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور جب ہم میں سے کوئی استطاعت نہ رکھتا کہ وہ اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو وہ اپنا کپڑا بچھا لیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

1۔ ایک نسخہ میں تنضحہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الصُّفُوفِ (صفوں سے متعلقہ ابواب)

بَاب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ (صفوں کو برابر کرنے کا بیان)

565۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَلَّ وَعَزَّ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناؤ گے جیسے ملائکہ اپنے رب کے پاس بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کی: ملائکہ اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پہلی صف سے شروع ہو کر بالترتیب پیچھے صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں آپس میں جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

566۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجُدَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثَلَاثًا وَاللهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَلْزَقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ

حضرت قاسم جدلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کر لو اور تین بار یہ فرمایا: قسم بخدا! تم ضرور بضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ راوی فرماتے ہیں: پھر میں نے ہر آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اپنا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ اور اپنا ٹخنہ اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ ملا رہا ہے۔

567۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَخَذْنَا ذَلِكَ عَنْهُ وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

حضرت سماک بن حرب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمیں صفوں میں اس طرح سیدھا کرتے تھے جیسے تیر کی لکڑی کو سیدھا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ

کو یہ گمان ہوا کہ ہم نے اس کے بارے میں سیکھ لیا ہے اور ہم صفیں بنا لیتے ہیں تو ایک دن آپ ﷺ نے چہرۂ اقدس پھیر کر دیکھا تو ایک آدمی اپنا سینہ آگے نکالے کھڑا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

568۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صف میں ایک طرف سے دوسری طرف تک تشریف لے جاتے تھے اور ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھو کر سیدھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: صفوں میں اختلاف نہ کرو (یعنی انہیں ٹیڑھا نہ ہونے دو) ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور آپ ﷺ فرماتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صفوں پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

569۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ

حضرت سماک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو سنا: انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں سیدھی کرتے تھے جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور جب ہم سیدھے ہو جاتے تو آپ ﷺ تکبیر کہتے۔

570۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجَرَةَ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو شَجَرَةَ كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَعْنَى وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّفِّ فَذَهَبَ يَدْخُلُ فِيهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُلِينَ لَهُ كُلُّ رَجُلٍ مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو اور کندھے برابر کرو۔ اپنے درمیان خلا کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے سامنے نرم ہو جاؤ (یعنی کسی آدمی کی صف میں داخل ہونے کے لیے اپنے کندھوں کو نرم کرو۔) عیسیٰ نے بایدی اخوانکم کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور شیطان کے لیے اپنے درمیان خلا اور شگاف نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملا کر رکھا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کیساتھ اسے ملا دے گا اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو شجرہ سے مراد کثیر بن مرہ ہے۔ مزید فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کے سامنے نرمی کا

اظہار کرو۔ جب کوئی آدمی صف کی طرف آئے اور اس میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ ہر آدمی اس کے لیے اپنے کندھوں کو نرم کرلے تا کہ وہ صف میں داخل ہو سکے۔

571۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں میں ایک دوسرے کے ساتھ خوب مل کر کھڑے ہو اور صفوں کو آپس میں ایک دوسرے کے قریب رکھو اور گردنوں کو بھی برابر رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ میں صف کے خلا میں شیطان کو داخل ہوتے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا چھوٹا سا بچہ ہے۔

572۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صف کو سیدھا کرنا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔

573۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ صَاحِبِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي لِمَ صُنِعَ هَذَا الْعُودُ فَقُلْتُ لَا وَاللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ اسْتَوُوا وَعَدِّلُوا صُفُوفَكُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَخَذَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهِ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ

محمد بن مسلم بن سائب صاحب مقصورہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک دن نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے یہ لکڑی کیوں لگائی گئی ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں، قسم بخدا! تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: اپنی صفوں کو سیدھا اور درست کرلو۔

محمد بن مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں ہاتھ کے ساتھ اس لکڑی کو پکڑتے پھر توجہ فرماتے اور ارشاد فرماتے: اپنی صفوں کو درست اور سیدھا کرلو پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے پکڑتے اور فرماتے: اپنی صفوں کو درست اور سیدھا کرلو۔

574۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ

فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو پھر جو پیچھے اس کے ساتھ متصل ہے۔ پس جو کمی ہو وہ دوسری صف میں ہونی چاہیے۔

575۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے اچھے اور بہتر وہ لوگ ہیں جن کے کندھے نماز کے دوران نرم رہیں (یعنی دوسروں کے لیے وہ باعث اذیت نہ ہوں۔) ابوداؤد نے کہا ہے کہ جعفر بن یحییٰ اہل مکہ میں سے ہے۔

بَابُ الصُّفُوفِ بَيْنَ السَّوَارِي (ستونوں کے درمیان صف بنانے کا بیان)

576۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا إِلَى السَّوَارِي فَتَقَدَّمْنَا وَتَأَخَّرْنَا فَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

عبدالحمید بن محمود نے بیان کیا ہے کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو ہمیں ستونوں کے درمیان دھکیل دیا گیا۔ پس ہم (وہاں سے) آگے پیچھے ہو گئے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ان سے بچا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ

صف میں امام کے قریب ہونے کے مستحب اور دور ہونے کے مکروہ ہونے کا بیان

577۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ تم میں سے بالغ اور عقل مند میرے قریب رہیں پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں۔

حضرت عبداللہ نے حضور نبی پاک ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ تم اختلاف نہ

کرو (یعنی صفوں میں آگے اور پیچھے ٹیڑھے ہو کر نہ کھڑے ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا اور تم بازاروں کے شور و شغب یا بے ترتیبی سے بچو۔

578۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دائیں طرف والی صفوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کا نزول فرماتا ہے اور ملائکہ ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔)

بَاب مَقَامِ الصِّبْيَانِ مِنَ الصَّفِّ (صف میں بچوں کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان)

579۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَالَ صَلَاةُ أُمَّتِي

حضرت عبدالرحمن بن غنم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا: آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے مردوں کی صف بنوائی اور ان کے پیچھے بچوں کی صف بنوائی پھر انہیں نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ کی نماز کا ذکر کیا پھر فرمایا: اس طرح نماز ہے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا: میرا قرۃ بن خالد کے بارے میں یہ گمان ہے کہ آپ نے فرمایا "ھٰکذا صلاۃ امتی" میری امت کی نماز اسی طرح ہے۔

بَاب صَفِّ النِّسَاءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

عورتوں کی صف اور پہلی صف سے پیچھے رہنے کی کراہیت کا بیان

580۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سے بہترین پہلی صف ہے اور بری آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے بہتر ان کی آخری صف ہے اور بری ان کی پہلی صف ہے۔

581۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ فِي النَّارِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ پہلی صف سے مسلسل پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں آتش جہنم میں پیچھے کر دے گا۔

582۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: آگے آؤ اور میری اتباع واقتداء کرو تاکہ تمہارے بعد آنے والے تمہاری اقتداء کریں۔ کچھ لوگ مسلسل پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دے گا (یعنی انہیں اپنی رحمت اور فضل عظیم سے پیچھے کر دے گا۔)

بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّفِّ (صف سے آگے امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان)

583۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صف میں خالی جگہ کو بند کر دو۔

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ (اس کا بیان جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھتا ہے)

584۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الصَّلَاةَ

عمرو بن راشد نے حضرت وابصہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ سلیمان بن حرب نے الصلاۃ کا لفظ ذکر کیا ہے۔

بَاب الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ (اس کا بیان جو صف کے بغیر رکوع کرتا ہے)

585۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ رَاكِعٌ قَالَ فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ

حضرت حسن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکرہ نے بتایا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے درآنحالیکہ حضور اکرم ﷺ رکوع

میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے صف کے بغیر ہی رکوع کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری (عبادت کی) حرص میں اضافہ فرمائے پھر اس طرح نہ کرنا۔

586۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا زِيَادٌ الْأَعْلَمُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ جَاءَ وَرَسُولُ اللهِ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ أَبُو دَاوُد زِيَادٌ الْأَعْلَمُ زِيَادُ بْنُ فُلَانِ بْنِ قُرَّةَ وَهُوَ ابْنُ خَالَةِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ[1]

زیاد الاعلم نے ہمیں حضرت حسن سے خبر دی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ ﷺ رکوع کر رہے تھے تو انہوں نے صف کے بغیر ہی رکوع کر لیا پھر صف کی طرف چلے گئے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نماز مکمل کر چکے تو ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جس نے صف کے بغیر رکوع کیا ہے پھر چل کر صف میں داخل ہوا ہے؟ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یا رسول اللہ! ﷺ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری حرص میں اضافہ فرمائے پھر اس طرح نہ کرنا۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ زیاد الاعلم زیاد بن فلاں بن قرۃ ہے اور یونس ابن عبید کی خالہ کا بیٹا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّتْرَةِ (ابواب سترہ کا بیان)

بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ (سترہ کی مقدار کا بیان)

587۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَعَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ

حضرت موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مثل کوئی شے رکھ لے تو جو تیرے سامنے سے گزرے وہ تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا (یعنی کسی کے سامنے سے گزرنا باعث حرج نہیں۔)

588۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ آخِرَةُ الرَّحْلِ ذِرَاعٌ فَمَا فَوْقَهُ

حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے بیان کیا ہے کہ کجاوے کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ اور اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

589۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن نکلتے تو آپ چھوٹا نیزہ لانے کا حکم ارشاد فرماتے۔ پھر اسے آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی جہت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ آپ سفر میں اس طرح کرتے تھے۔ اسی وجہ سے امراء نے بھی اس طریقے کو اپنا لیا۔

590۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ خَلْفَ الْعَنَزَةِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ

حضرت عون ابن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بطحاء میں انہیں نماز پڑھائی یعنی ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا اور اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں اور گدھے گزرتے رہتے تھے۔

بَابُ الْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدْ عَصًا

اس کا بیان کہ جب زمین میں گاڑنے کے لیے لاٹھی وغیرہ نہ ہو تو خط کھینچ لیا جائے

591۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ حُرَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخَطِّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَشُدُّ بِهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَجِئْ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَحْفَظُ إِلَّا أَبَا مُحَمَّدِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ قَدِمَ هَاهُنَا رَجُلٌ بَعْدَ مَا مَاتَ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَطَلَبَ هَذَا الشَّيْخَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى وَجَدَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ وَصْفِ الْخَطِّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا عَرْضًا مِثْلَ الْهِلَالِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ مُسَدَّدًا قَالَ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ الْخَطُّ بِالطُّولِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَصَفَ الْخَطَّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا يَعْنِي بِالْعَرْضِ حَوْرًا دَوْرًا مِثْلَ الْهِلَالِ يَعْنِي مُنْعَطِفًا(1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے سامنے کوئی شے رکھ لے۔ اگر ایسی شے نہ پائے تو اپنی لاٹھی گاڑ دے اور اگر اس کے پاس لاٹھی بھی نہ ہو تو پھر خط کھینچ لے۔ پھر اس کے سامنے سے جو گزرا وہ اسے ضرر نہیں دے گا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ ان سے خط کے بارے میں کئی بار سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس طرح یعنی عرضاً پہلی رات کے چاند کی مثل۔ ابوداود نے کہا ہے: میں نے مسدد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن داود نے کہا: یہ خط طولاً کھینچا جائے گا۔

ابومحمد بن عمرو بن حریث اپنے دادا حریث سے جو کہ بنی عذرہ کے ایک آدمی تھے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ ابوالقاسم ﷺ سے بیان کرتے ہیں اور پھر آگے حدیث خط کا ذکر کیا۔ سفیان نے کہا: ہم نے اس میں کوئی شے نہیں پائی جس کے ساتھ ہم اس حدیث کو مضبوط اور پختہ کر سکیں اور یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے (علی بن عیاش) نے کہا: میں نے سفیان (بن عیینہ) سے کہا: بے شک لوگ اس حدیث کے راوی میں اختلاف کرتے ہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر غور و فکر کرنے کے بعد پھر کہا: مجھے تو صرف ابومحمد بن عمرو ہی یاد ہے۔ سفیان نے مزید بتایا کہ اسماعیل بن امیہ کے فوت ہونے کے بعد یہاں ایک آدمی آیا اور اس نے شیخ ابومحمد کو تلاش کیا یہاں تک کہ اس کو پالیا۔ ان سے اس کے بارے پوچھا تو ان پر اختلاط

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

طاری ہو چکا تھا (یعنی بوجوہ سوء حفظ کا شکار ہوئے اور احادیث و رواۃ سے متعلقہ معاملات خلط ملط ہو گئے) ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ ان سے کئی بار خط کے وصف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس طرح پہلی رات کے چاند کی مثل عرضا خط کھینچا جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے مسدد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن داؤد نے کہا: خط طولاً کھینچا جائے گا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور میں نے امام احمد بن حنبل سے خط کے وصف کے بارے میں کئی بار سنا کہ انہوں نے فرمایا: خط اس طرح یعنی عرضاً ہوگا جو کہ گہرائی اور گولائی میں چاند کی مثل یعنی مڑا ہوا ہوگا۔

592۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ رَأَيْتُ شَرِيكًا صَلَّى بِنَا فِي جَنَازَةِ الْعَصْرَ فَوَضَعَ قَلَنْسُوَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَعْنِي فِي فَرِيضَةٍ حَضَرَتْ

سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے شریک کو دیکھا انہوں نے ہمارے ساتھ جنازہ میں ایک وقت کی فرض نماز ادا کی اور اپنی ٹوپی اپنے سامنے رکھ لی۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ (اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان)

593۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ إِذَا صَلَّى إِلَى سَارِيَةٍ أَوْ نَحْوِهَا أَيْنَ يَجْعَلُهَا مِنْهُ

اس چیز کا بیان کہ سترہ کو کہاں گاڑنا چاہیے

594۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا

ضباعہ بنت مقداد بن اسود نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی لکڑی، ستون اور درخت وغیرہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ ﷺ نے اُسے اپنے دائیں یا بائیں ابرو کے سامنے رکھا۔ آپ بالکل پیشانی کی سیدھ میں نہیں رکھتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ

باتیں کرنے والے اور سونے والے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا بیان

595۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ

إِسْحٰقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَعْنِي لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: سونے والے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو یعنی اگر آدمی آگے سو رہا ہے یا بیٹھے باتیں کر رہا ہو تو اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا درست نہیں۔

بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ (سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا بیان)

596۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ

حضرت سہل بن ابی حثمہ حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ بنا کر نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے قریب کھڑا ہو، شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکے گا (یعنی اگر سترہ سے دور ہوگا تو کوئی انسان یا حیوان بیچ سے گزر کر اس کی نماز میں خلل پیدا کر سکتا ہے) ابوداؤد نے کہا: اسے واقد بن محمد نے اس سند سے بیان کیا ہے: واقد بن محمد عن صفوان عن محمد بن سهل عن ابيه يا عن محمد بن سهل عن النبی ﷺ اور بعض نے کہا ہے: عن نافع بن جبير عن سهل بن سعد اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔

597۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ بَيْنَ مَقَامِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَمَرُّ عَنْزٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَبَرُ لِلنُّفَيْلِيِّ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی حالت نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ اور قبلہ شریف کے درمیان بکری کی گزرگاہ کا فاصلہ ہوتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا: یہ خبر عبداللہ بن محمد نفیلی کی ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ الْمُصَلِّي أَنْ يَدْرَأَ عَنِ الْمَمَرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کا بیان

598۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ

وَلْيَدْنُ مِنْهَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے کی اجازت نہ دے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ حسب استطاعت اسے روکے اور اگر وہ رکنے سے انکار کرے تو اس سے جھگڑا کرے۔ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔

عبدالرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سترہ بنا کر نماز پڑھے اور اس کے قریب کھڑا ہو۔ پھر مذکورہ حدیث کے ہم معنی ذکر کی۔

فائدہ: اس میں نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے لیے شدید وعید ہے کہ اسے اس مکروہ اور ناپسندیدہ عمل کے سبب شیطان سے تشبیہ دی جا رہی ہے یعنی شیطان ہی اسے ایسا کرنے پر ابھار رہا ہے اور نمازی کو حسب استطاعت اسے روکنے کی اجازت دی جا رہی ہے حتیٰ کہ اس کے ساتھ جھگڑنے اور اسے لعن طعن کرنے کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم۔ (عینی صفحہ۔350)

599۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ أَخْبَرَنَا مَسَرَّةُ بْنُ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيُّ لَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ حَاجِبُ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّي فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِي ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ

سلیمان بن عبدالملک کے حاجب ابوعبید نے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے عطاء بن یزید لیثی کو دیکھا اس حال میں کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں تو میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا۔ پھر کہا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور قبلہ شریف کے درمیان کوئی حائل نہ ہو تو اس کو ایسا کرنا چاہیے (یعنی گزرنے والے کو روکنا چاہیے۔)

600۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ أُحَدِّثُكَ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ دَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَمُرُّ الرَّجُلُ يَتَبَخْتَرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَنَا أُصَلِّي فَأَمْنَعُهُ وَيَمُرُّ الضَّعِيفُ فَلَا أَمْنَعُهُ[1]

حضرت ابوسعید مروان کے پاس گئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ لوگوں سے کسی شے کو سترہ بنالے اور جب کوئی سامنے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اسے سینے پر ہاتھ مار کر روکے۔ اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے نماز کے بعد جھگڑا کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سفیان ثوری نے کہا:

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

جو آدمی متکبرانہ چال میں میرے سامنے سے گزرتا ہے درآنحالیکہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو میں اس کو روک لیتا ہوں اور کوئی کمزور گزرتا ہے تو میں اس کو منع نہیں کرتا۔

بَاب مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی نہی کا بیان

601۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے اسے ابوجہیم کی طرف بھیجا تاکہ وہ ان سے پوچھے کہ انہوں نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے؟ تو ابوجہیم نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہوگا تو وہ چالیس دن ٹھہرے رہنے کو اپنے لیے اس کے سامنے سے گزرنے کی نسبت بہتر اور فائدہ مند سمجھے۔ ابوالنصر نے کہا ہے: میں نہیں جانتا کہ انہوں نے چالیس دن یا مہینے یا سال، کیا کہا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کے گناہ کی شدت اور سختی کی طرف اشارہ ہے کہ یہ گناہ اتنا بڑا اور اسکی سزا اتنی شدید ہے کہ اگر گزرنے والے کو اس کا علم ہوتا تو وہ چالیس برس تک بھی کھڑا رہتا مگر نمازی کے سامنے سے نہ گزرتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں سو برس کا ذکر ہے (عینی صفحہ۔ 266)

بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ (ان چیزوں کا بیان جو نماز کو توڑ دیتی ہیں)

602۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَقَالَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قِيدُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ

حضرت حمید بن ہلال نے حضرت عبداللہ بن صامت سے اور انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حفص نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان دونوں عبدالسلام بن مطہر اور محمد بن کثیر نے سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب نمازی کے سامنے کجاوے کی پچھلی

لکڑی کی مثل کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو گدھا، کالا کتا اور عورت توڑ دیتے ہیں یعنی اس میں الفاظ یقطع صلاۃ الرجل ہیں۔ تو میں نے پوچھا: سیاہ رنگ کو سرخ، زرد اور سفید رنگ سے کیوں کر خاص کیا گیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تو نے مجھ سے پوچھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہے۔

603۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَفَهُ(1) سَعِيدٌ وَهِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت جابر بن زید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اور شعبہ نے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے، فرمایا: حیض والی عورت اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ سعید اور ہشام اور ہمام نے قتادہ سے انہوں نے جابر بن زید سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ذکر کیا ہے۔

604۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي نَفْسِي مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ شَيْءٌ كُنْتُ أُذَاكِرُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرَهُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا جَاءَ بِهِ عَنْ هِشَامٍ وَلَا يَعْرِفُهُ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ هِشَامٍ وَأَحْسَبُ الْوَهْمَ مِنِ ابْنِ أَبِي سَمِينَةَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ الْبَصْرِيَّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَالْمُنْكَرُ فِيهِ ذِكْرُ الْمَجُوسِيِّ وَفِيهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ وَذِكْرُ الْخِنْزِيرِ وَفِيهِ نَكَارَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي سَمِينَةَ وَأَحْسَبُهُ وَهِمَ لِأَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُنَا مِنْ حِفْظِهِ(2)

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور عکرمہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے: جب تم میں سے کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو بلا شبہ اس کی نماز کو کتا، گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی، عورت توڑ دیتے ہیں اور جب وہ سامنے کنکر پھینکنے کی مقدار فاصلے سے گزریں تو اس کی طرف سے نماز جائز ہو جائے گی۔ ابوداؤد نے بیان کیا اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں کچھ پیدا ہوا تو اس کے بارے میں ابراہیم وغیرہ سے تذکرہ کرتا رہا اور میں نے کوئی بھی نہیں دیکھا جس نے اسے ہشام سے روایت کیا ہو اور نہ میں اسے پہچانتا ہوں اور نہ ہی میں نے کسی کو دیکھا ہے جو اسے ہشام سے بیان کرتا ہو اور میں تو ابن ابی سمینہ یعنی محمد بن اسماعیل بصری مولیٰ بنی ہاشم کی طرف سے وہم گمان کرتا ہوں اور اس میں مجوسی کے ذکر سے انکار کیا گیا ہے اور اس میں ''قذفتہ بحجر اور خنزیر کے ذکر پر بھی اس میں نکارت موجود ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے یہ حدیث نہیں سنی مگر محمد بن اسماعیل بن ابی سمینہ سے اور میرا ان کے بارے میں یہ خیال ہے کہ اسے وہم ہوا ہے کیونکہ وہ ہمیں یاد حدیثیں بیان کرتے تھے۔

1۔ ایک نسخہ میں أوقفه ہے۔ 2۔ قال ابوداؤد فی نفسی تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

605۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوكَ مُقْعَدًا فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْطَعْ أَثَرَهُ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ يَعْنِي الْمَذْحِجِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ قَطَعَ صَلَاتَنَا

یزید بن نمران نے بیان کیا ہے کہ میں نے تبوک میں ایک اپاہج آدمی کو دیکھا تو اس نے بتایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزرا درآنحالیکہ میں گدھے پر سوار تھا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے نشانات قدم کو کاٹ دے۔ پس اس کے بعد میں ان پاؤں پر نہیں چل سکا۔

ابوحیوہ نے سعید سے اسی سند کے ساتھ اور اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو توڑا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نشان قدم کو کاٹ دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابومسہر نے سعید سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کو کاٹ دیا ہے (یعنی اس نے ایسا عمل کیا ہے جس سے نماز ٹوٹنے کا خوف ہوتا ہے نہ کہ اس نے حقیقتاً نماز کو توڑ دیا ہے۔)

606۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ح وحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَ بِتَبُوكَ وَهُوَ حَاجٌّ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُقْعَدٍ فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا فَلَا تُحَدِّثْ بِهِ مَا سَمِعْتَ أَنِّي حَيٌّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بِتَبُوكَ إِلَى نَخْلَةٍ فَقَالَ هَذِهِ قِبْلَتُنَا ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا فَأَقْبَلْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَسْعَى حَتَّى مَرَرْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ فَمَا قُمْتُ عَلَيْهَا إِلَى يَوْمِي هَذَا

حضرت سعید بن غزوان نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حج کے ارادہ سے جا رہے تھے اور تبوک میں ٹھہرے تو وہاں ایک اپاہج آدمی سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے اس سے حقیقت حال دریافت کیا تو اس نے کہا: تمہیں ایک بات بتاتا ہوں لیکن جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے سن کر آگے کسی سے بیان نہ کرنا۔ اس نے بتایا: بے شک رسول اللہ ﷺ تبوک میں ایک درخت کے قریب کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ ہمارا قبلہ ہے۔ پھر اسی کی طرف منہ کر کے آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اس آدمی نے بتایا: پس میں دوڑتے ہوئے آیا۔ اس وقت میں بچہ تھا حتی کہ میں، آپ اور اس درخت کے درمیان سے گزر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ہماری نماز کو کاٹا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نشانات قدم کو کاٹ دے۔ پس پھر میں آج کے دن تک اپنے ان پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔

بَابُ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ (اس کا بیان کہ امام کا سترہ ہی مقتدیوں کا سترہ ہے)

607۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَعْنِي فَصَلَّى إِلَى جِدَارٍ فَاتَّخَذَهُ قِبْلَةً وَنَحْنُ خَلْفَهُ

فَجَاءَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا حَتَّى لَصَقَ بَطْنَهُ بِالْجِدَارِ وَمَرَّتْ مِنْ وَرَائِهِ أَوْ كَمَا قَالَ مُسَدَّدٌ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے، انہوں نے بتایا: ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں اذاخر کی گھاٹی میں اترے۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔ سو آپ ﷺ نے اس کو بھی قبلہ بنایا اور ہم آپ کے پیچھے تھے۔ اس دوران ایک جانور آیا وہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ ﷺ مسلسل اس کو روکتے رہے حتی کہ آپ ﷺ کا بطن اقدس دیوار سے لگ گیا۔ وہ آپ ﷺ کے پیچھے سے گزر گیا جیسا کہ مسدد نے کہا۔

608۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ بھیڑ کا بچہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ ﷺ اس کو گزرنے سے روکتے رہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْمَرْأَةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ (عورت کا نماز کو نہ توڑنے کا بیان)

609۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهَا قَالَتْ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو الْأَسْوَدِ وَتَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَذْكُرُوا وَأَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں حضور پاک ﷺ اور قبلہ کے درمیان تھی۔ شعبہ نے کہا: میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: میں حائضہ تھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے زہری، عطاء، ابوبکر بن حفص، ہشام، ابن عروۃ، عراک بن مالک، ابواسود اور تمیم بن سلمہ تمام نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابوالضحیٰ نے مسروق کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور قاسم بن محمد اور ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے اور ان میں سے کسی نے بھی انا حائض کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

610۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ[1] عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نماز پڑھتے تھے اور وہ آپ ﷺ کے درمیان اس بستر پر آرام فرما ہوتیں جس پر آپ ﷺ استراحت فرما ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ وتر

1۔ ایک نسخہ میں تَرْقُدُ ہے۔

پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو انہیں بھی آپ ﷺ بیدار کر لیتے اور وہ نماز وتر ادا کرتیں۔

611۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ

حضرت عبید اللہ سے روایت ہے، میں نے قاسم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: برا کیا تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے مساوی قرار دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز پڑھتے اور میں سو رہی ہوتی اور جب آپ ﷺ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پاؤں کو دبا دیتے تو میں انہیں اپنی طرف سمیٹ لیتی اور پھر آپ ﷺ سجدہ کرتے۔

612۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلَايَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا فَسَجَدَ

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں سو رہی تھی اور میرے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوتے درآنحالیکہ آپ ﷺ رات کے وقت نماز تہجد پڑھ رہے ہوتے اور جب آپ ﷺ سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو آپ میرے پاؤں پر ضرب لگاتے پس میں انہیں سکیڑ لیتی اور آپ ﷺ سجدہ کر لیتے۔

613۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَمَامَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحَّيْ

حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سو رہی ہوتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹ رہی ہوتی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے درآنحالیکہ میں آپ کے سامنے ہوتی تھی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے، عثمان نے یہ زائد ذکر کیا ہے تو آپ میرے پاؤں دبا دیتے۔ پھر دونوں راویوں نے اتفاق کیا اور آپ فرماتے تھوڑا ہٹ جا۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ (گدھا گزرنے کے سبب نماز نہ ٹوٹنے کا بیان)

614۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ وَاسِعًا إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ ان دنوں میں قریب البلوغ تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو میں کچھ صف کے سامنے سے گزرا اور پھر میں اتر پڑا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا۔ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ یہ قعنبی کے الفاظ ہیں اور یہ مکمل ہیں۔ مالک نے کہا: میں اس کو جائز سمجھتا ہوں جب نماز کھڑی ہو۔

615۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا فَأَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوُدُ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا عَنِ الْأُخْرَى فَمَا بَالَى ذَلِكَ

حضرت ابو الصہباء سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ان چیزوں کا تذکرہ کیا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں اور بنی عبد المطلب میں سے ایک اور لڑکا گدھے پر آئے اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ پس وہ اور میں دونوں اترے اور گدھے کو صف کے سامنے چھوڑ دیا۔ پس دونوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر بنی عبد المطلب سے تعلق رکھنے والی دو لڑکیاں آئیں۔ وہ دونوں صف میں داخل ہو گئیں۔ پھر دونوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

جریر نے منصور سے یہی حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور کہا ہے کہ بنی عبد المطلب کی دو لڑکیاں آئیں اور وہ دونوں لڑ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے دونوں کو پکڑ لیا۔ عثمان نے کہا: پس آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی اور تفریق کر دی۔ اور داؤد نے کہا: پس آپ نے ان میں سے ایک کو دوسری سے علیحدہ کیا اور پھر اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

بَاب مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ (اس کا بیان کہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی)

616۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذَلِكَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم جنگل میں تھے اور آپ کے ساتھ حضرت عباس بھی تھے۔ پس آپ ﷺ نے صحراء میں نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے سترہ نہیں تھا۔ ہماری

گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیلتی رہیں لیکن آپ ﷺ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ (اس کا بیان کہ کوئی شے نماز کو نہیں توڑتی)

617۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شے نماز کو نہیں توڑتی اور اسے دور ہٹاؤ جتنی تم قدرت رکھتے ہو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

618۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ قَالَ مَرَّ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَفَعَهُ ثُمَّ عَادَ فَدَفَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَلَكِنْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُظِرَ إِلَى مَا عَمِلَ بِهِ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ

حضرت ابوالوداک نے بیان کیا ہے: قریش کا ایک نوجوان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے اسے پیچھے دھکیلا پھر وہ لوٹ کر آیا تو آپ نے اسے دوبارہ پیچھے ہٹایا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بے شک نماز کو کوئی شے نہیں توڑتی، البتہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنی قدرت رکھتے ہو (گزرنے والے) کو دور ہٹاؤ کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ سے مروی دو خبروں میں تنازع ہو جائے تو اس حدیث کو دیکھا جائے جس کے مطابق آپ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام نے عمل کیا۔

فائدہ: جمہور کا موقف اسی کے مطابق ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے کوئی گزرے تو نماز درست ہوگی، البتہ گزرنے والا گناہ گار ہوگا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ تَفْرِيعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ

(نماز شروع کرنے سے متعلقہ ابواب کا بیان)

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں رفع یدین کا بیان)

619۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يَقُولُ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو رسول اللہ ﷺ اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے اور اس کے بعد جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سفیان نے ایک بار کہا: واذا رفع رأسه (اور جب آپ اپنا سر اٹھاتے) اور اکثر یہ کہا کرتے تھے: وبعد مایرفع رأسه من الرکوع اور آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

فائدہ: اس باب کی احادیث سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعی، امام احمد، اسحاق بن راہویہ اور کئی دیگر افراد نے کہا ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا مستحب ہے۔ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ حضرات ابوبکر صدیق، علی بن ابی طالب، ابن عمر، ابوسعید خدری، ابن عباس، حضرت انس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور کئی تابعین کا بھی یہی قول ہے جبکہ اس کے برعکس امام اعظم ابوحنیفہ، سفیان ثوری، ابراہیم نخعی اور ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے کہا ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین مستحب نہیں۔ یہی موقف صحابہ کرام کی ایک جماعت کا ہے جن میں حضرات ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین، علی بن ابی طالب، طلحہ بن عبیداللہ، زبیر بن عوام، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم اور کئی دیگر صحابہ کرام اور تابعین شامل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت براء بن عازب، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اور کئی تابعین کی روایات سے یہ ثابت ہے۔ احناف کے نزدیک رفع یدین کا حکم پہلے تھا لیکن بعد میں وہ منسوخ ہو چکا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ''رفع رسول اللہ فرفعنا، وترک فترکنا'' کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کیا تو ہم نے بھی رفع یدین کیا اور پھر آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا تو ہم نے بھی اسے چھوڑ دیا اسی کے مطابق صحابہ کرام کا عمل بھی ہے جیسا کہ عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ''کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ

من الصلاۃ۔ ثم لا یعود یرفع وھو اثر صحیح کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اور پھر رفع کا اعادہ نہ کرتے تھے اور یہ اثر صحیح ہے۔ اسی طرح امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حضرت ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''کان عبداللہ بن مسعود لا یرفع یدیہ فی شیء من الصلوات الافی الافتتاح'' کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے دوران صرف ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود'' کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر اس کا اعادہ نہ کرتے تھے۔ اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں ''صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الافی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ'' کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے صرف نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ اٹھائے مذکورہ بالا روایات میں غور وفکر کرنے سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ رفع یدین پر بعد میں عمل ترک کر دیا گیا اگر ترک رفع یدین کا حکم نہ ہوتا تو قطعاً یہ صحابہ کرام اور تابعین اس میں خلاف سنت عمل نہ کرتے لیکن کثیر روایات اور آثار کا موجود ہونا اس پر واضح دلیل ہے کہ اول رفع یدین رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہوتا رہا اور بعد میں آقائے دو جہاں ﷺ نے اس پر عمل ترک کر دیا۔ تفصیلات کے لیے شرح سنن ابی داؤد از علامہ بدر الدین عینی، شرح معانی الآثار از علامہ طحاوی اور بذل المجہود اور دیگر شروح کی طرف رجوع کیا جائے (عینی صفحہ۔ 301 تا 303)

620۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ فَيَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر ہوتے پھر آپ تکبیر کہتے اور دونوں کو اسی طرح بلند کرتے اور پھر رکوع کرتے پھر جب آپ ﷺ اپنی صلب کو اٹھانے کا ارادہ کرتے تو آپ دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ اور آپ ﷺ سجود میں اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کرتے تھے اور آپ ہاتھوں کو ہر اس تکبیر میں اٹھاتے تھے جو آپ رکوع سے پہلے کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی۔

621۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِي قَالَ فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ

بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ مَعَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ

عبدالجبار بن وائل بن حجر نے بیان کیا ہے کہ میں لڑکا تھا اور اپنے باپ کی نماز کی سمجھ نہیں رکھتا تھا۔ پس وائل بن علقمہ نے میرے باپ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس جب آپ نے تکبیر کہی تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔ پھر فرمایا: پھر آپ ﷺ نے انہیں (کپڑے کے ساتھ) ڈھانپ لیا پھر اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں کو پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ کپڑے میں داخل کر لیے۔ فرمایا: پس جب آپ ﷺ نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا اپنے ہاتھوں کو باہر نکالا اور انہیں بلند کیا اور جب ارادہ کیا کہ اپنا سر رکوع سے اٹھائیں تو پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کیا پھر سجدہ کیا اور اپنا چہرہ اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھا اور جب اپنا سر سجدہ سے اٹھایا تو بھی اپنے ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ محمد نے کہا: میں نے اس کا ذکر حسن بن ابی الحسن سے کیا تو انہوں نے فرمایا: یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے جس نے اس کے مطابق عمل کیا سو اس نے عمل کیا اور جس نے چھوڑ دیا اس نے چھوڑ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ہمام نے ابن جُحادہ سے روایت کی ہے۔ اس میں سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

622۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ

عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ وہ دونوں کندھوں کے برابر ہو گئے اور آپ ﷺ کے انگوٹھے آپ کے کانوں تک ہو گئے تو پھر آپ نے تکبیر کہی۔

623۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ[1]

عبدالجبار بن وائل نے بیان کیا ہے کہ میرے گھر والوں نے میرے باپ سے مجھے یہ بتایا ہے کہ اس نے انہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

624۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

1۔ ایک نسخہ میں التکبیر ہے۔

حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ شَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے کہا: میں ضرور بالضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرف دیکھوں گا آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور قبلہ شریف کی طرف رخ زیبا کرلیا پھر تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر تک اٹھایا پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑا اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا پھر اسی کی مقدار ہاتھوں کو اٹھایا پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو اسی طرح پھر رفع یدین کیا پھر جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر آپ بیٹھے، اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کی کہنی کو اپنی دائیں ران سے جدا رکھا اور دو انگلیوں کو بند کیا اور ایک حلقہ بنایا اور میں نے ان کو اس طرح کہتے ہوئے دیکھا ہے اور بشر نے انگوٹھے اور وسطی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا اور سبابہ کے ساتھ اشارہ کیا (یعنی شہادت کی انگلی کے ساتھ)۔

عاصم بن کلیب نے اسی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے۔ اس میں کہا ہے: پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی کے ظاہر پر رکھا اور کلائی اور بازو پر رکھا اور اس روایت میں یہ بھی کہا ہے پھر اس کے بعد میں سخت سردی کے موسم میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا وہ اپنے اوپر کپڑے لپیٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھ کپڑے کے نیچے سے (رفع یدین کے وقت) حرکت کرتے ہیں۔

625۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جس وقت آپ نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر بلند کیا۔ وہ کہتے ہیں: پھر میں ان کے پاس آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے سینوں تک افتتاح صلوٰۃ کے وقت اٹھاتے ہیں اور ان پر جبے اور کمبل تھے۔

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ (نماز شروع کرنے کا بیان)

626۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَهُ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ فِي الصَّلَاةِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں سردیوں کے موسم میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ نماز کے وقت اپنے کپڑوں میں ہی اپنے ہاتھ بلند کرتے ہیں (یعنی سردی کی وجہ سے جو چادریں اپنے اوپر لپیٹے ہوئے تھے انہی کے اندر ہی اپنے ہاتھوں کو کانوں کی طرف اٹھا رہے ہیں۔)

627۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَلِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ(1) حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَيَسْجُدُ(2) ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ(3) وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي ﷺ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَذَاكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ وَقَالَ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا

1۔ ایک نسخہ میں وَكَبَّرَ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثُمَّ يَسْجُدُ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں رَأْسَهُ نہیں ہے۔

وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ يَعْنِي مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ فِي التَّشَهُّدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ وَقَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ

محمد بن عمر بن عطاء نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوحمید الساعدی سے سنا، وہ حضور نبی کریم ﷺ کے دس صحابہ کرام

1۔ ایک نسخہ میں یہ ترجمہ ہے۔

کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابو حمید نے کہا: میں تم تمام کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ فرمایا: کیوں قسم بخدا! تو ہم سے زیادہ محمد ﷺ کی اتباع کرنے والا نہیں اور نہ ہی آپ کا صحابی ہونے میں ہم سے مقدم ہے۔ اس نے کہا: ہاں صورت حال اسی طرح ہے پھر انہوں نے کہا: چلو بیان کیجئے۔ تو ابو حمید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے قیام فرما ہوتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک بلند کرتے اور پھر تکبیر کہتے حتی کہ جب ہر ہڈی سیدھی اپنی جگہ برقرار ہو جاتی تو پھر آپ قراءت فرماتے پھر تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور پیٹھ سیدھی رکھتے یعنی سر اور سرین کو برابر رکھتے۔ آپ نہ ہی سر کو جھکاتے اور نہ ہی سر کو اٹھا کر رکھتے۔ بعد ازاں آپ ﷺ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اور کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ پھر اپنے ہاتھ کو کندھوں کے برابر تک سیدھا اٹھاتے پھر فرماتے: اللہ اکبر پھر زمین کی طرف جھکتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے پھر اپنا سر سجدے سے اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے اور کہتے: اللہ اکبر اور اپنا سر سجدے سے اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ کی طرف واپس لوٹ آتی پھر آپ ﷺ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔ بعد ازاں جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھاتے جیسا کہ افتتاح صلوٰۃ کے وقت تکبیر کہی تھی پھر بقیہ نماز میں بھی آپ اسی طرح کرتے تھے حتی کہ آپ ﷺ آخری رکعت کا سجدہ کر لیتے جس کے بعد سلام ہوتا ہے تو آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو ایک طرف نکال کر اپنی بائیں طرف کی سرین پر بیٹھ جاتے۔ تو تمام اہل مجلس نے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ آپ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

محمد بن عمرو العامری نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی مجلس میں تھا تو انہوں نے آپ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابو حمید نے کہا اور انہوں نے مذکورہ حدیث کا کچھ حصہ ذکر کیا اور یہ بیان کیا کہ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تھے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے اور اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر رکوع کے لیے اپنی پیٹھ کو سیدھا جھکاتے درآنحالیکہ آپ ﷺ کا سر نہ پیٹھ سے بلند ہوتا اور نہ ہی زیادہ پست ہوتا۔ ابو حمید نے کہا: جب آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ چکتے تو آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور آپ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور جب چوتھی رکعت کے بعد قعدہ کرتے تو آپ اپنی بائیں سرین کو زمین پر بچھاتے اور اپنے دونوں قدم ایک طرف سے باہر نکال دیتے۔

محمد بن عمر بن عطاء نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھتے اور نہ آپ ان کو زمین پر بچھاتے اور نہ ہی ان کو پکڑتے اور اپنی انگلیوں کے منہ قبلہ شریف کی طرف کرتے۔

عباس یا عیاش بن سہل اسعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے اور اس میں ان کے والد بھی تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور اسی مجلس میں حضرات ابو ہریرہ، ابو اسید، ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انہوں نے اس خبر میں کچھ کمی بیشی کی ہے اور اس میں کہا ہے پھر آپ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا اور کہا: سمع اللہ لمن حمدہ اللّٰھم

ربنالک الحمد اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا پھر کہا: اللہ اکبر اور سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں کو اور اپنے پاؤں کے پنجوں کو زمین پر رکھا درآنحالیکہ آپ سجدہ کررہے تھے پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سرین کے بل بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا رکھا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور کھڑے ہوگئے اور سرین کے بل نہ بیٹھے۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ فرمایا: پھر دو رکعتوں کے بعد آپ ﷺ بیٹھے حتی کہ آپ نے اپنے قیام کے لیے اٹھنے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور انہوں نے تشہد میں سرین کے بل بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا۔

حضرات ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ذکر کیا تو حضرت ابوحمید نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تم تمام سے زیادہ جانتا ہوں۔ اور مذکورہ حدیث میں سے کچھ ذکر کیا (مزید کہا) پھر آپ نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ گویا آپ نے انہیں مضبوطی کے ساتھ پکڑا اور دونوں ہاتھوں کو ان پر پھیلا کر رکھا اور اپنے پہلوؤں سے دور رکھا۔ مزید کہا: پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکا کر رکھا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے کندھوں کے برابر رکھا پھر آپ نے سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی حتی کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے پھر آپ ﷺ بیٹھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ شریف کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں گھٹنے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث عقبہ بن حکیم نے عبداللہ بن عیسیٰ سے اور انہوں نے اسے عباس بن سہل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے تورک کا ذکر نہیں کیا ہے اور فلیح کی حدیث کی طرح ذکر کیا ہے اور حسن بن حر نے فلیح اور عقبہ کی حدیث میں بیٹھنے کی جو حالت ذکر کی گئی ہے وہی ذکر کی ہے۔

عباس بن سہل الساعدی نے ابوحمید سے اس حدیث میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں رانوں کے درمیان فاصلہ رکھا درآنحالیکہ آپ کا پیٹ آپ کی رانوں کے ساتھ نہیں چپکا ہوتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن مبارک نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ فلیح نے ہمیں خبر دی ہے اور کہا ہے: میں نے ابن سہل کو یہ حدیث بیان کرتے سنا: مجھے وہ یاد نہیں جو انہوں نے مجھے بیان کی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ کا ذکر کیا کہ انہوں نے یہ حدیث عباس بن سہل سے سنی۔ انہوں نے کہا: میں ابوحمید الساعدی کے پاس اس حدیث کے ساتھ حاضر ہوا۔

عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور انہوں نے حضور ﷺ سے یہ حدیث بیان کی اور اس میں فرمایا: پس جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا اپنے دونوں گھٹنے زمین پر اپنی ہتھیلیاں رکھنے سے پہلے رکھے اور جب سجدہ کیا تو اپنی پیشانی کو اپنے ہاتھوں کے درمیان رکھا اور اپنی بغلوں کو کھلا رکھا۔ حجاج نے کہا: ہمام سے شقیق نے اور اس سے عاصم بن کلیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور پاک ﷺ سے اس کی مثل حدیث بیان کی ہے اور ان میں سے ایک حدیث میں ہے کہ میرا ظن غالب یہ ہے کہ محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ ﷺ سجدے سے اٹھتے تو اپنے گھٹنوں پر اٹھتے اور اپنی رانوں پر زور ڈالتے۔

628۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ

حضرت عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نماز میں اپنے انگوٹھے اپنے کانوں کی لو تک بلند کرتے تھے۔

629۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ لِلسُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے تو آپ اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے تو پھر اسی طرح کرتے، جب سجدے کے لیے سر اٹھاتے تو پھر اسی طرح کرتے، جب دو رکعتوں کے درمیان اٹھتے تو پھر اسی طرح کرتے (یعنی رفع یدین کرتے۔)

630۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلَاةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هَذِهِ الْإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاقْتَدِ بِصَلَاةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت میمون مکی سے یہ روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے جب کھڑے ہوتے، جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے اور جس وقت قیام کے لیے اٹھتے اور کھڑے ہوتے اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے۔ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اس طرح نماز پڑھائی ہے کہ اس سے قبل میں نے کسی کو اس طرح پڑھتے نہیں دیکھا اور میں نے ان کے سامنے ان کے اس اشارے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تو پسند کرے کہ تو رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرف دیکھے تو پھر عبداللہ بن زبیر کی نماز کی پیروی کر۔

631۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي السَّعْدِيَّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ

نضر بن کثیر السعدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف میں میرے ساتھ نماز پڑھی۔ پس جب

انہوں نے پہلا سجدہ کیا اور اس سے اپنا سر اٹھایا تو انہوں نے اپنے چہرے کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ تو میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن خالد کو بتایا تو وہیب نے انہیں کہا: تو وہ عمل کر رہا ہے جو میں نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ تو ابن طاؤس نے کہا: میں نے اپنے باپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میرے باپ نے بتایا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور میں نہیں جانتا مگر یہ کہ انہوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ اس طرح کرتے تھے۔

632۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد الصَّحِيحُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ بِمَرْفُوعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بَقِيَّةُ أَوَّلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَأَسْنَدَهُ وَرَوَاهُ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَأَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلَى ثَدْيَيْهِ وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا وَأَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحْدَهُ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيُّوبُ وَمَالِكٌ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَذَكَرَهُ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْأُولَى أَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءٌ قُلْتُ أَشِرْ لِي فَأَشَارَ إِلَى الثَّدْيَيْنِ أَوْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب یہ کہتے: سمع اللہ لمن حمدہ اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے اور وہ اس روایت کو رسول اللہ ﷺ تک مرفوع بیان کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمر کا قول ہے، مرفوع حدیث نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ بقیہ نے اس کے اول کو عبید اللہ سے بیان کیا ہے اور اس کو مسند ذکر کیا ہے اور ثقفی نے بھی حدیث عبید اللہ سے روایت کی ہے، ابن عمر پر موقوف ذکر کی ہے اور اس نے کہا ہے کہ جب آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے سینے تک اٹھاتے تھے اور یہی صحیح ہے اور لیث بن سعد، مالک، ایوب اور ابن جریج نے بھی اس روایت کو موقوف ذکر کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے اکیلے حمید سے اس کو مسند ذکر کیا ہے۔ ایوب اور مالک نے دو سجدوں سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں کیا اور لیث نے اپنی حدیث میں اسی کا ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلی بار ہاتھوں کو زیادہ بلند کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ سب بار برابر اٹھاتے تھے۔ میں نے کہا: مجھے اشارہ کر کے بتائیے تو انہوں نے پستانوں تک یا اس سے بھی نیچے تک اشارہ کیا۔

633۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ رَفْعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِيمَا أَعْلَمُ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک اٹھاتے تھے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو انہیں اس سے ذرا کم بلند کرتے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ

جہاں تک میں جانتا ہوں مالک کے سوا کسی نے بھی ''رفعهما دون ذلك'' کا ذکر نہیں کیا۔

بَاب مَنْ ذَكَرَ أَنَّهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا قَامَ مِنْ الثِّنْتَيْنِ

دو رکعتوں کے بعد قیام کرتے وقت رفع یدین کرنے کا بیان

634۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنْ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے۔

635۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنْ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنْ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنْ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور پھر اسی طرح کرتے تھے جب آپ قراءت سے فارغ ہو کر رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے فارغ ہوتے تھے تو بھی اسی طرح کرتے تھے اور آپ اپنی نماز کے دوران رفع یدین نہیں کرتے تھے درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوتے اور جب دو سجدوں سے اٹھتے پھر اسی طرح اپنے ہاتھ بلند کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا: ابوحمید الساعدی کی حدیث میں ہے جبکہ انہوں نے حضور نبی پاک ﷺ کا طریقہ بیان کیا کہ آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ انہیں اپنے کندھوں کے برابر کیا جیسا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی۔

636۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہاتھ اٹھاتے ہیں جب تکبیر کہتے اور جب آپ رکوع کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ انہیں اپنے کانوں کی

لووں تک لے جاتے ہیں۔

637۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْمَعْنَى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ ﷺ لَرَأَيْتُ إِبْطَيْهِ زَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُولُ لَاحِقٌ أَلَا تَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَزَادَ مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ يَعْنِي إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اگر میں حضور نبی پاک ﷺ کے آگے ہوتا تو میں آپ کی بغل دیکھ لیتا۔ ابن معاذ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ لاحق کہتے ہیں کیا تو یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ نماز میں ہے اور رسول اللہ ﷺ کے آگے ہونے کی وہ قدرت نہیں رکھتے اور موسیٰ بن مروان الرقی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔

638۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أَمَرَنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان جوڑ کر رکھا۔ فرمایا: پس اس کی خبر حضرت سعد رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے تحقیق ہم اسی طرح کرتے تھے۔ بعد ازاں آپ نے ہمیں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا (یعنی پہلے طریقہ یہی تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔)

بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ (رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کا بیان)

639۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَلَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ[1]

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مثل نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ نماز کی ابتداء کے سوا رفع یدین نہ کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ ایک طویل حدیث سے مختصر کی گئی حدیث ہے اور ان الفاظ پر یہ صحیح نہیں ہے۔

فائدہ: امام ترمذی نے ان الفاظ میں یہ حدیث نقل کی ہے: ''عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰة رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة قال ابو عیسٰی حدیث ابن

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

مسعود حدیث حسن و به یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین " گویا آپ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین میں سے کئی اہل علم نے اسی طرح کہا ہے۔ باب میں موجود روایات سے ہی احناف نے یہ استدلال کیا ہے کہ رفع یدین فقط تکبیر اولیٰ میں ہے، رکوع سے پہلے یا بعد کہیں رفع یدین نہیں۔ علاوہ ازیں بھی کئی ایسی روایات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔ جرح وتعدیل کے اعتبار سے ان روایات پر کئی اعتراضات بھی کیے گئے ہیں جن کے شافی اور مسکت جوابات شروحات میں موجود ہیں لہٰذا ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ (عینی، بذل اور الدر المنضود)

640۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا بِالْكُوفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ لَمْ يَذْكُرُوا ثُمَّ لَا يَعُودُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے کانوں کے قریب تک اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور پھر اس کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔

سفیان نے یزید سے شریک کی طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں "ثم لا یعود" کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں اور سفیان نے کہا ہے کہ اس کے بعد یزید نے ہمیں کوفہ میں بتایا "ثم لا یعود" (یعنی پھر دوبارہ اس طرح نہ کرتے) ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہشیم، خالد اور ابن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے اور انہوں نے "ثم لا یعود" کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔ حضرت سفیان نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ انہوں نے صرف پہلی بار اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے صرف ایک بار رفع یدین کیا ہے۔

641۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا پھر (دوبارہ) انہیں نہ اٹھایا یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

642۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر بلند کرتے۔

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ (نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کا بیان)

643۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ

حضرت زرعہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن زبیر کو یہ کہتے سنا ہے کہ حالت قیام میں دونوں پاؤں کو برابر رکھنا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے۔

644۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

حضرت ابوعثمان نہدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھ لیا تو آپ نے ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

645۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

646۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ يَعْنِي ابْنَ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي بَدْرٍ عَنْ أَبِي طَالُوتَ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُمْسِكُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ عَلَى الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَوْقَ السُّرَّةِ قَالَ أَبُو مِجْلَزٍ تَحْتَ السُّرَّةِ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ

حضرت ابن جریر ضبی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑ کر ناف کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے فوق السرۃ (ناف کے اوپر) مروی ہے اور ابومجلز نے تحت السرۃ (ناف کے نیچے) کا ذکر کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ روایت قوی نہیں ہے۔

647۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُضَعِّفُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ إِسْحَقَ الْكُوفِيَّ

حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوران نماز ناف کے نیچے ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا سنت ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنا ہے کہ وہ عبدالرحمن بن اسحاق کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

648۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

سلیمان بن موسیٰ نے طاؤس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے پھران دونوں کو اپنے سینے پر باندھتے تھے اور آپ حالت نماز میں ہوتے تھے۔

بَاب مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنَ الدُّعَاءِ

(اس کا بیان کہ نماز کون سی دعا سے شروع کرنی چاہیے)

649۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ لِي إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ

صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور پھر یہ دعا کی: ''میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس اللہ کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالصتاً اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں اے اللہ تو بادشاہ ہے، میرے لیے کوئی الٰہ نہیں مگر تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے آپ سے زیادتی کی ہے اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کی مغفرت فرما، تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا۔ مجھے حسن اخلاق کی رہنمائی فرما اور تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی کرنے والا نہیں ہے، مجھ سے سوء اخلاق کو پھیر دے اور تیرے سوا کوئی بھی سوء اخلاق سے بچانے والا نہیں (یا اللہ) میں حاضر ہوں (تیری بارگاہ میں) اور میں تیرا مطیع و فرمانبردار ہوں اور تمام تر بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں، میں تجھ ہی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں ہی التجا کرنے والا ہوں، تو سراپا برکت ہے اور تو بلند اور رفیع الشان ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ اور جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو کہا: اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام لایا، تیرے لیے ہی میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے گودے (دماغ)، میری ہڈیوں اور میرے پٹھوں نے خشوع (وخضوع) اختیار کیا۔ اور جب آپ نے سر رکوع سے اٹھایا تو کہا: اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی تعریف ہے اتنی جو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان ہر شے کو بھر دے اور اس کے بعد جسے تو چاہے اسے بھر دے۔ اور جب آپ نے سجدہ کیا تو کہا: اے اللہ! میں نے صرف تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ساتھ ہی ایمان لایا اور تیرے لئے ہی اسلام لایا، میرا چہرہ سجدے میں اس ذات کے لیے جھکا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اسے شکل وصورت عطا فرمائی اور اسے انتہائی حسین صورت بنایا اور اسے کانوں اور آنکھوں کے لیے شق کیا اور اللہ تعالیٰ عظمت وشان والا ہے جو احسن الخالقین ہے اور جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو کہا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اس کی جو کچھ پہلے ہوا اور جو بعد میں ہوگا، جو سرًا ہوا اور جو اعلانیہ ہوا اور جو اسراف وزیادتی ہوئی اور تو اسے مجھ سے بہتر اور زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا کہ آپ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر تک اپنے ہاتھ اٹھاتے اور

اسی طرح کرتے تھے جب آپ ﷺ قراءت مکمل کرتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے اور اسی طرح کرتے تھے جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت میں آپ ﷺ اپنی نماز کے دوران رفع یدین نہ فرماتے تھے اور جب آپ ﷺ دوسجدے کرنے کے بعد قیام فرما ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے، تکبیر کہتے اور دعا مانگتے جیسا کہ حدیث عبدالعزیز میں دعا ہے اور یہ اس میں کچھ کمی بیشی کرتے ہیں، یہ الفاظ ذکر نہیں کیے "والخیر کله فی یدیك والشرّ لیس الیك" اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے اور آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے وقت یہ کہتے تھے: اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما اور جو میں نے سرا کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا تو ہی میرا اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا ہے کہ ابن منکدر اور ابن ابی فروہ وغیر ہما فقہائے اہل مدینہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ جب تو یہ دعا پڑھے تو یہ کہہ "وانا من المسلمین" یعنی بجائے "انا اول المسلمین" کہنے کے۔

650۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَهُ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے آیا درآنحالیکہ دوڑنے کے سبب اس کی سانس پھول گئی تھی تو اس نے کہا "الله اکبر الحمد لله کثیراً طیباً مبارکاً فیه" جب رسول اللہ ﷺ اپنے نماز مکمل کر چکے تو ارشاد فرمایا: تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے کیونکہ اس نے باعث حرج بات نہیں کی؟ تو اس آدمی نے عرض کی: میں ہوں یا رسول اللہ! ﷺ میں دوڑتے ہوئے آیا حالانکہ میری سانس پھول گئی تھی اور میں نے یہ کلمات کہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتے دیکھے ہیں جو تیزی سے ان کی جانب آرہے تھے کہ ان میں سے کون انہیں اٹھا کر لے جائے گا۔ حمید نے اس میں یہ اضافہ کیا: "اور جب تم میں سے کوئی مسجد کی طرف آئے تو اسے اس طرح چلنا چاہیے جس طرح وہ عام چلتا ہے اور وہ نماز پڑھ لے جتنی وہ پالے اور جو اس سے پہلے پڑھی جا چکی ہو اسے پورا کرلے۔

651۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً قَالَ عَمْرٌو لَا أَدْرِي أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت ابن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک نماز شروع کرنے کے وقت دیکھا۔ عمرو بن مرزوق نے کہا کہ میں نہیں جانتا یہ کونسی نماز تھی۔ تو آپ ﷺ نے کہا" الله اکبر کبیرا، الله اکبر کبیرا، الله اکبر کبیرا، الحمد لله کثیرا، الحمد لله کثیرا، الحمد لله کثیرا، سبحان الله بکرة واصیلا" آپ ﷺ نے یہ بھی تین بار کہا" اعوذ بالله من الشیطان من نفخه ونفثه وھمزه" یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے، اس کے کبر و نخوت سے، اس کے سحر اور برے اشعار سے اور اس کی وسوسہ اندازی سے۔

ابن جبیر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو نفل نماز میں یہ کہتے سنا ہے۔ آگے مذکورہ حدیث کی مثل ذکر کی۔

652۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللَّهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

عاصم بن حمید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے قیام کے وقت نماز تہجد کے وقت کون سی شے سے نماز کا آغاز کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس کے بارے تم نے مجھ سے سوال کیا ہے تجھ سے پہلے اس کے بارے میں کسی نے سوال نہ کیا۔ جب آپ ﷺ قیام فرما ہوتے تو دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ اللہ کی حمد بیان کرتے اور دس مرتبہ سبحان اللہ کہتے اور دس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے اور دس مرتبہ استغفار کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: اللھم اغفرلی واھدنی وارزقنی وعافنی" اے اللہ! میری مغفرت فرما، میری راہنمائی فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے معاف فرما۔ اور آپ ﷺ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے پناہ مانگتے تھے"۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی حدیث خالد بن معدان نے ربیعہ الجرشی کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔

653۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَادٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بِإِسْنَادِهِ بِلَا إِخْبَارٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ[1] كَبَّرَ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِهِ

1۔ ایک نسخہ میں باللیل نہیں ہے۔

وَأَوْسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ فِي الْفَرِيضَةِ وَغَيْرِهَا

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب رات کے وقت نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز کس شے سے شروع کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جب آپ علیہ رات کے وقت نماز کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز کا آغاز اس طرح کرتے تھے: ''اللّٰهم رب جبريل ومكائيل واسرافيل فاطر السموت والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلفوا فيه من الحق باذنك انك انت تهدي من تشاء الى صراط مستقيم '' (اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے، غیب وشہادت کو جاننے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، مجھے اپنے فضل کے ساتھ ان چیزوں میں حق پر ثبات اور استقامت عطا فرما کہ جن میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بلاشبہ تو ہی صراط مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے رہنمائی فرما دیتا ہے)۔

ابونوح قراد نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ نے اسی اسناد کے ساتھ بلا اخبار یہی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جب آپ علیہ کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فرض اور کسی دوسری نماز کے اول وسط اور آخر میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

654۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضور نبی کریم علیہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام رکوع سے اٹھے تو کہا ''سمع الله لمن حمده'' تو رسول اللہ علیہ کے پیچھے ایک آدمی نے کہا ''ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه'' جب آپ علیہ نماز سے فارغ ہو کر پھرے تو فرمایا: ''یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟'' تو اس آدمی نے عرض کی: ''میں ہوں یا رسول اللہ! علیہ۔ تو رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ تیزی سے ان کی طرف آ رہے ہیں کہ کون انہیں پہلے لکھے گا''۔

655۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ

وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي التَّهَجُّدِ يَقُولُ بَعْدَ مَا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت نماز کے لیے اٹھتے تو اس طرح کہتے: ''اے اللہ! تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کو قائم فرمانے والا ہے اور تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ان کا بھی جو ان میں ہے، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے لیے ہی میں اسلام لایا، تیرے ساتھ ہی میں ایمان لایا، تجھ پر ہی توکل اور بھروسہ کیا، تیری طرف ہی میں نے رجوع کیا ہے، تیری توفیق کے ساتھ ہی میں نے دفاع کیا ہے اور تیری طرف ہی اپنا معاملہ فیصلے کے لیے پیش کیا ہے۔ پس تو میرے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دے اور جو میں نے سراً کیے ہیں اور جو میں نے اعلانیہ کیے ہیں، تو ہی میرا اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز میں اللہ اکبر کہنے کے بعد کہا کرتے تھے۔ پھر آگے مذکورہ مفہوم کی حدیث بیان کی۔

656۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسَ رِفَاعَةُ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ رِفَاعَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَتَمَّ مِنْهُ

قتیبہ بن سعید اور سعید بن عبد الجبار نے بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔ قتیبہ نے کہا ہے کہ رفاعہ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن رفاعہ بن رافع نے اپنے باپ کے چچا معاذ بن رفاعہ بن رافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس رفاعہ کو چھینک آ گئی۔ قتیبہ نے رفاعہ کا ذکر نہیں کیا تو میں نے کہا: الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی'' پس جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: نماز کے دوران گفتگو کرنے والا کون تھا؟ پھر حضرت مالک کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور یہ اس سے زیادہ مکمل ہے۔

657۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَ مَا تَنَاهَتْ دُونَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے: انصار میں سے ایک نوجوان کو رسول اللہ علیہ کے پیچھے چھینک آئی دراں حالیکہ آپ علیہ حالت نماز میں تھے تو اس نے کہا "الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه حتى يرضى ربنا وبعد ما يرضى من امر الدنيا والآخرة" جب رسول اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "کلام کرنے والا کون تھا؟" راوی نے کہا: وہ نوجوان خاموش رہا۔ آپ علیہ نے فرمایا: گفتگو کرنے والا کون تھا؟ اس نے کوئی باعث حرج بات نہیں کی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ علیہ میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور میں نے اس سے صرف خیر ہی کا ارادہ کیا تھا۔ تو آپ علیہ نے فرمایا: وہ کلمہ بلندی کی منازل طے کرتے کرتے عرش الٰہی کے قریب تک پہنچ گیا ہے۔

بَابُ مَنْ رَأَى الِاسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

اس کا بیان کہ نماز کا آغاز "سبحانك اللّٰهم" سے کیا جائے

658۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ يَقُولُونَ هُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا الْوَهْمُ مِنْ جَعْفَرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ جب رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور پھر یہ پڑھتے: "سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك" پھر تین بار یہ کہتے "لا اله الا الله"، پھر تین بار یہ کہتے: الله اكبر كبيرا، اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه پھر آپ قراءت کرتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ علی بن علی عن حسن سے مرسلاً مروی ہے اور جعفر کی جانب سے اس میں وہم ہے۔

659۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ وَقَدْ رَوَى قِصَّةَ الصَّلَاةِ عَنْ بُدَيْلٍ جَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ شَيْئًا مِنْ هَذَا

حضرت ابوالجوزاء سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: "سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك"۔ ابوداؤد نے

کہا ہے کہ یہ حدیث عبد السلام بن حرب سے مشہور نہیں ہے۔ اسے طلق بن غنام کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا حالانکہ نماز کا قصہ کئی لوگوں کی جماعت نے بدیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں ایسی کوئی شے ذکر نہیں کی۔

بَاب السَّكْتَةِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ (افتتاح نماز کے وقت سکتہ کا بیان)

660۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عِنْدَ الرُّكُوعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ حُمَيْدٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ الْقِرَاءَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنْ الْقِرَاءَةِ كُلِّهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ

حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نماز میں دو سکتے (یعنی دو مقام پر خاموش رہنا) یاد کیے ہیں: ایک سکتہ ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو قراءت شروع کرنے کے وقت تک رہے اور دوسرا سکتہ ہے کہ جب وہ رکوع کے وقت فاتحۃ الکتاب اور سورت کی قراءت سے فارغ ہو جائے۔ فرمایا: عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا۔ پس انہوں نے اس کے بارے میں مدینہ طیبہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجا تو انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کر دی۔ ابوداؤد نے کہا کہ اسی طرح حمید نے کہا ہے کہ "ایک سکتہ وہ ہے کہ جب امام قراءت سے فارغ ہو جائے"۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام دو سکتوں کے ساتھ سکوت اختیار فرماتے تھے: ایک جب آپ علیہ السلام نماز شروع کرتے اور دوسرا جب آپ مکمل قراءت سے فارغ ہو جاتے پھر آگے حدیث یونس کے ہم معنی روایت بیان کی۔

661۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَحَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ

حضرت قتادہ نے حسن سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما دونوں نے مذاکرہ کیا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث طیبہ بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام سے دو سکتے یاد کیے ہیں: ایک سکتہ تب جب آپ تکبیر کہتے اور دوسرا تب جب آپ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے یعنی غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پس حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اسے یاد رکھا اور عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا پھر دونوں نے اس کے بارے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو انہوں نے ان کی طرف اپنے جواب میں یہ لکھا۔ بلاشبہ حضرت سمرہ

رضی اللہ عنہ نے صحیح یاد رکھا ہے۔

662۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فِيهِ قَالَ سَعِيدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: دو سکتے ہیں۔ میں نے یہ دونوں رسول اللہ ﷺ سے یاد کیے ہیں۔ سعید نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ دو سکتے کیا ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک جب کوئی نماز میں شروع ہو اور دوسرا جب وہ قراءت سے فارغ ہو۔ پھر اس کے بعد کہا اور جب وہ کہے: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

663۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ أَنْقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان سکتہ کرتے۔ تو میں نے آپ سے عرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں! کیا آپ مجھے تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنے سکتہ کے بارے میں بتائیں گے؟ آپ مجھے وہ بتایئے جو آپ کہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: "اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم انقنی من خطایای کالثوب الابیض من الدنس اللھم اغسلنی بالثلج والماء و البرد"۔ "اے میرے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری فرما دے جیسے مشرق اور مغرب کے درمیان تو نے دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے"۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

ان کے دلائل کا بیان جو بسم اللہ شریف جہراً پڑھنے کے قائل نہیں

664۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تمام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قراءت شروع کرتے تھے۔

665۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فِرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ

حضرت ابوالجوزاء نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ علیہ نماز تکبیر سے اور قراءت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع کرتے تھے اور جب آپ علیہ رکوع کرتے تھے تو نہ اپنے سر کو اٹھا کر رکھتے اور نہ ہی اسے زیادہ جھکا کر رکھتے تھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے بین بین رکھتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو آپ علیہ سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ آپ سیدھا کھڑے ہو جاتے اور جب آپ پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے تو سیدھا بیٹھنے سے پہلے آپ دوسرا سجدہ نہ کرتے اور جب آپ علیہ قعدہ کرتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور ہر دو رکعتوں کے آخر میں ''التحیات'' پڑھتے تھے اور آپ علیہ شیطان کی طرح بیٹھنے (یعنی دو سجدوں کے درمیان دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھنا) سے اور جانوروں کی طرح بچھنے سے (یعنی حالت سجدہ میں دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھا کر رکھنا) منع فرماتے تھے اور نماز کا اختتام سلام کے ساتھ کرتے تھے۔

666۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ

مختار بن فلفل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی پھر آپ علیہ نے پڑھا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ یہاں تک کہ آپ علیہ نے اسے آخر تک پڑھا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ''اللہ ورسولہ اعلم'' (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم علیہ ہی بہتر جانتے ہیں) تو آپ علیہ نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے میرے رب نے اس کے بارے میں میرے ساتھ وعدہ فرما رکھا ہے۔

667۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْإِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمْ يَذْكُرُوا هٰذَا الْكَلَامَ عَلٰى هٰذَا الشَّرْحِ وَأَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ أَمْرُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ كَلَامِ حُمَيْدٍ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے اور آپ پر لگائے جانے والے بہتان اور تہمت کا ذکر کیا۔ ام المومنین نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور کہا: اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ۔ ابو داؤد نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو زہری سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس شرح کے مطابق یہ کلام ذکر نہیں کیا اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ اس میں "اعوذ باللہ" الخ یہ حمید کے کلام سے ہو۔

بَابُ مَنْ جَهَرَ بِهَا (بسم اللہ شریف کو جہراً پڑھنے کا بیان)

668۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ وَإِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي فَجَعَلْتُمُوهُمَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا تَنَزَّلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَدْعُو بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ لَهُ وَيَقُولُ لَهُ ضَعْ هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَتَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ وَالْآيَتَانِ فَيَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَّلِ مَا أُنْزِلَ[1] عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ هُنَاكَ وَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ فَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَبُو مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حَتّٰى نَزَلَتْ سُورَةُ النَّمْلِ هٰذَا مَعْنَاهُ

حضرت یزید الفارسی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کس شے نے تمہیں اس پر برانگیختہ کیا کہ تم نے سورۂ براءت جو کہ مئین میں سے ہے۔ (یعنی وہ سورتیں جن کی آیات سو سے زائد ہیں) اور سورۃ الانفال جو کہ مثانی میں سے ہے (یعنی وہ سورتیں جن کی آیت سو سے کم ہیں یعنی مئین سے کم سورتیں مثانی کہلاتی ہیں) ان کا قصد کیا اور تم نے سورۂ انفال کو سات طوال سورتوں میں شامل کیا اور پھر ان کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی سطر نہیں لکھی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ پر جب آیات نازل ہوتی تھیں تو آپ ﷺ کاتبین وحی میں سے کسی کو بلاتے اور فرماتے تھے: تم اس آیت کو اس سورۃ میں رکھو جس میں اس طرح کا ذکر ہے اور کبھی آپ پر ایک اور دو آیتیں نازل ہوتی تھیں تو آپ ان کے بارے بھی اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ پس سورۂ انفال مدینہ طیبہ میں پہلے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہے اور سورۂ براءت آخر میں نازل ہونے

1۔ ایک نسخہ میں مَا نَزَلَ ہے۔

والے قرآن میں سے ہے اور اس کا واقعہ سورۂ انفال کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ حتی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ یہ سورہ اسی سورہ میں سے ہے۔ پس اس وجہ سے میں نے اسے سات طوال سورتوں میں شامل کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کی سطر نہیں لکھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعبی، ابومالک، قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نہیں لکھی یہاں تک کہ سورۃ النمل نازل ہوئی کیونکہ بِسْمِ اللّٰهِ شریف اسی سورت کا جزو ہے۔

669۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى تَنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور ﷺ سورتوں کے درمیان فاصلے اور فرق کو نہ پہچانتے تھے یہاں تک کہ آپ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نازل ہوئی۔ یہ ابن سرح کے الفاظ ہیں۔

بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

کسی پیش آنے والے واقعہ کے سبب نماز میں تخفیف کرنے کا بیان

670۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اسے (طویل قراءت کے سبب) لمبا کروں۔ پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مکمل کر دیتا ہوں اسے ناپسند کرتے ہوئے کہ میں بچے کی ماں کے لیے مشقت میں پڑنے کا سبب بنوں۔

بَابٌ فِي تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ (نماز میں تخفیف کرنے کا بیان)

671۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةً الصَّلَاةَ وَقَالَ مَرَّةً الْعِشَاءَ فَصَلَّى مُعَاذٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى فَقِيلَ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَإِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا اقْرَأْ بِكَذَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَذَكَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَتَى مُعَاذَ

بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِقَوْمٍ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَائَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ وَالْمُسَافِرُ

حضرت عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت سنی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس لوٹ کر ہماری امامت کراتے تھے اور ایک بار اس طرح بیان کیا کہ پھر لوٹ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ پس ایک رات حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کو لیٹ کر دیا اور کہا: ایک بار اس طرح کیا کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں نماز پڑھی پھر اپنی قوم کو امامت کرانے کے لیے آئے اور نماز میں سورۃ البقرہ کی قراءت کی۔ ایک آدمی قوم سے الگ ہو گیا اور اس نے نماز پڑھ لی تو اس سے کہا گیا: اے فلاں! تو منافق ہو گیا ہے۔ تو اس نے جواب دیا: میں کبھی منافق نہیں ہوا۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو پھر واپس لوٹ کر جاتے ہیں تو ہماری امامت کراتے ہیں۔ بلاشبہ ہم اونٹوں کے ساتھ زمینوں کو سینچنے والے لوگ ہیں اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ محنت و مشقت کرتے ہیں اور وہ ہماری امامت کے لیے آتے ہیں اور سورۃ البقرہ کی قراءت کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو لوگوں کو دین سے متنفر کرتا ہے۔ اس طرح کی سورتوں کی قراءت کیا کر۔ ابو الزبیر نے کہا: وہ سورتیں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ہیں۔ پس میں نے اس کا ذکر عمرو سے کیا تو انہوں نے کہا کہ میرا خیال بھی یہ ہے کہ آپ نے اس کا ذکر کیا۔ طالب بن حبیب نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن جابر کو حزم بن ابی بن کعب سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہ قوم کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اس خبر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! تو لوگوں کو دین سے متنفر کرنے والا نہ ہو کیونکہ تیرے پیچھے بوڑھے، کمزور، کاروباری لوگ اور حاجت مند اور مسافر نماز پڑھتے ہیں۔

672۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي وَمُعَاذًا حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هَذَا

ابو صالح نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے یہ روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی آدمی سے پوچھا تو نماز میں کیا کہتا ہے؟ تو اس نے عرض کی: میں تشہد پڑھتا ہوں اور یہ دعا مانگتا ہوں: ''اللّٰھم انی اسألك الجنة

واعوذبك من النار" "اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آتش جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ البتہ میں آپ کی آواز اور حضرت معاذ کی آواز کو اچھی طرح نہیں سمجھ پاتا کہ آپ کیا مانگتے ہیں۔ تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہماری طلب بھی انہی دو کے گرد گھومتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک نوجوان کو کہا: اے بھتیجے! جب تو نماز پڑھتا ہے تو کیسے دعا مانگتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آتش جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں اور میں یہ نہیں جانتا کہ آپ کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی آواز دعا کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں اور معاذ بھی انہی دو کے ارد گرد رہتے ہیں، یا فرمایا: (ہم بھی) اسی طرح کرتے ہیں۔

673۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمْ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

حضرت اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے خفیف اور ہلکا بنائے کیونکہ لوگوں میں بوڑھے، کمزور، کاروباری لوگ اور بیمار ہوتے ہیں اور جب کوئی اپنی الگ نماز پڑھے تو پھر جتنا چاہے اسے لمبا اور طویل کرے۔

674۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمْ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے خفیف اور ہلکا کرے کیونکہ لوگوں میں بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں مجموعی طور پر یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ جب کوئی آدمی نماز کے لیے امامت کے منصب پر فائز ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ہر حال میں لوگوں کی آسانی اور سہولت کو پیش نظر رکھے اور اس قدر ہی نماز کو طول دے جتنا آسانی سے قابل برداشت ہو۔ کیونکہ بسا اوقات طوالت باعث مشقت بن جاتی ہے اور دین سے نفرت پر منتج ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلَاةِ (نماز میں نقصان ہونے کا بیان)

675۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بیشک ایک آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے نماز کا دسواں حصہ یا نواں یا آٹھواں یا ساتواں یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا پھر اس کا

نصف حصہ ثواب میں سے لکھا جاتا ہے اور سعادت مند وہ آدمی ہے جو سارے کا سارا ثواب حاصل کرتا ہے۔

فائدہ: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی اپنے ذمہ سے نماز کا فریضہ ساقط کرنے کی غرض سے نماز پڑھتا تو ہے لیکن نماز کے آداب اور اس کی شرائط کا لحاظ نہیں رکھتا اور نہ ہی ادائیگی کے دوران خشوع وخضوع کو اپناتا ہے۔ تو اس طرح اس کی حالت اور کیفیت کے مطابق نماز کے اجر وثواب میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے اور بسا اوقات ساری نماز ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لیے آدمی کو چاہیے کہ رب کریم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھے اور جو ظاہری اور باطنی آداب وشرائط نماز کے لیے بیان کیے گئے ہیں ان کا خاطر خواہ اہتمام کرے تا کہ پورے اجر وثواب سے مستفید ہو سکے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ (ظہر کی نماز میں قراءت کا بیان)

676۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔ پس جن میں حضور نبی رحمت ﷺ نے ہمیں قراءت سنائی (یعنی قراءت بالجہر کی) ہم نے بھی تمہیں سنادی (ہم نے ان میں قراءت بالجہر کی) اور جن میں آپ ﷺ نے ہم پر قراءت مخفی رکھی۔ ہم نے بھی تم پر اسے مخفی رکھا (یعنی جن میں قراءت بالسر کی ہم نے بھی ان میں ایسا ہی کیا۔)

677۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ الْحَجَّاجِ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو سَلَمَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنْ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ بِبَعْضِ هَذَا وَزَادَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَزَادَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن مثنیٰ نے کہا اور ابو سلمہ سے بھی روایت ہے اور پھر ابو قتادہ پر دونوں متفق ہیں یعنی دونوں ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتوں کی قراءت کی اور آپ کبھی کبھار کوئی آیت ہمیں سنوا دیتے اور آپ ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے اور دوسری رکعت کو چھوٹا رکھتے تھے اور اسی طرح صبح

کی نماز میں بھی کرتے۔ ابوداؤد نے کہا کہ مسدد نے فاتحہ الکتاب اور سورت کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا ہے اور یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور ہمام سے یہ اضافہ منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ پہلی رکعت میں قراءت طویل کرتے تھے جب کہ دوسری رکعت میں اتنی طویل قراءت نہیں کرتے تھے۔ (یعنی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرتے تھے) اسی طرح عصر کی نماز میں اور اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمارا گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ کا اس سے مقصود یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت کو پاسکیں۔

678۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

عمارہ بن عمیر نے ابو معمر سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ تو انہوں نے کہا: تم کیونکر پہچانتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ریش مبارک کی حرکت سے۔

679۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى لَا يُسْمَعَ وَقْعُ قَدَمٍ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں اتنا قیام فرماتے تھے یہاں تک کہ قدم رکھنے کی آواز نہ سنائی دیتی (یعنی تمام لوگ جماعت میں شامل ہوجاتے۔)

بَابُ تَخْفِيفِ الْأُخْرَيَيْنِ (آخری دو رکعتوں میں تخفیف کا بیان)

680۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگ آپ کے بارے میں ہر شے میں شکایت کرتے ہیں حتی کہ نماز میں بھی۔ تو انہوں نے عرض کی: میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں یا جیسے انہوں نے کہا: اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں اور میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرنے میں قطعا کوتاہی اور سستی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان ہے۔

681۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ

أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے ظہر اور عصر کی نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی مقدار کا اندازہ لگایا تو ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار یعنی ''الم تنزیل السجدۃ'' کی مقدار کا اندازہ لگایا اور ہم نے آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف کا اندازہ لگایا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی آخری دو رکعتوں کی مقدار قیام کا اندازہ لگایا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس کی نصف مقدار قیام کا اندازہ لگایا۔

بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کی مقدار کا بیان)

682۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور انہی جیسی سورتوں کی قراءت کرتے تھے۔

683۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَأَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرَ كَذَلِكَ وَالصَّلَوَاتِ كَذَلِكَ[1] إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا

سماک نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا فرماتے تھے اور وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى جیسی سورتوں کی قراءت فرماتے تھے اور عصر کی نماز اور صبح کی نماز کے سوا بقیہ نمازیں بھی اسی طرح پڑھتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو لمبا کرتے تھے۔

684۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور رکوع کیا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''الم تنزیل السجدۃ'' قراءت کی ہے۔ ابن عیسیٰ نے کہا ہے کہ معتمر کے سوا کسی نے امیہ کا ذکر نہیں کیا۔

1۔ ایک نسخہ میں کذلک نہیں ہے۔

685۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا لَا فَقِيلَ لَهُ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هَذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ

عبداللہ بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں بنی ہاشم کے چند نوجوانوں کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو ہم نے اپنے ایک نوجوان کو کہا کہ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھ کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: نہیں نہیں، تو آپ کو کہا گیا: شاید آپ ﷺ اپنے دل میں آہستہ قراءت کرتے ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: تیرا چہرہ نوچ لیا جائے گا، یہ تو پہلے سے بھی زیادہ شر اور غلط نظریہ ہے۔ آپ ﷺ ایک بندے تھے اور حکم کے پابند تھے۔ آپ ﷺ کو جو پیغام دے کر بھیجا گیا آپ نے وہ آگے پہنچا دیا اور تین چیزوں کے سوا کوئی شے بھی عام لوگوں کے علاوہ ہم بنو ہاشم کے ساتھ مختص نہیں اور وہ تین یہ ہیں: آپ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ ہم وضو خوب اچھے طریقے سے کریں اور ہم صدقہ (زکوۃ) وغیرہ نہ کھائیں اور ہم گدھے کو گھوڑے پر جفتی کے لیے نہ ڈالیں۔

686۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے یا نہیں؟

بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ (مغرب کی نماز میں قراءت کی مقدار کا بیان)

687۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سورۃ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے ہوئے سنا: تو کہا: اے میرے بیٹے! تیری اس سورت کی قراءت نے مجھے یاد دلایا ہے کہ یہ وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنی۔

688۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز

میں الطُّورِ پڑھتے ہوئے سنا۔

689۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ قَالَ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ لِي مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تیرے لئے کیا ہے کہ تو مغرب کی نماز میں قصار مفصل سورتوں میں سے پڑھتا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا ہے۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ طویل سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا "الاعراف" اور دوسری "الانعام" ہے۔ مروان کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابن ابی ملیکہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنی طرف سے کہا "المائدہ اور الاعراف"۔

بَاب مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا (قراءت میں تخفیف کا بیان)

690۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَاكَ مَنْسُوخٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد مغرب کی نماز میں اس طرح کی سورتیں پڑھتے تھے جیسی تم پڑھتے ہو یعنی "والعادیات" اور اس جیسی سورتیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ مروان بن حکم والی حدیث منسوخ ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

691۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: مفصل میں سے کوئی چھوٹی اور بڑی سورت نہیں ہے مگر میں نے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو فرض نماز میں لوگوں کی امامت کرتے ہوئے سنا ہے۔

692۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی اور انہوں نے سورہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھی۔

بَاب الرَّجُلِ يُعِيدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ

اس کا بیان جو دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کا اعادہ کرتا ہے

693۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ قَرَأَ ذَلِكَ عَمْدًا

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی نے اسے خبر دی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ پڑھتے ہوئے سنا اور میں یہ نہیں جانتا کہ آیا رسول اللہ ﷺ بھول گئے یا آپ نے بالارادہ اسے پڑھا۔

بَاب الْقِرَائَةِ فِي الْفَجْرِ (فجر کی نماز میں قراءت کا بیان)

694۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَصْبَغَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَأَنِّي أَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ

حضرت عمرو بن حریث نے بیان کیا ہے گویا میں نبی کریم ﷺ کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ صبح کی نماز میں پڑھ رہے ہیں فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔

بَاب مَنْ تَرَكَ الْقِرَائَةَ فِي صَلَاتِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس کا بیان جس نے اپنی نماز میں فاتحۃ الکتاب کی قراءت ترک کر دی

695۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہمیں فاتحۃ الکتاب اور قرآن کریم میں سے جو آسان لگے وہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

696۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکل اور شہر میں اعلان کر دے کہ نماز

نہیں ہوتی مگر قرآن کے ساتھ اگر چہ وہ فاتحۃ الکتاب اور کچھ زائد ہو۔

697۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ مجھے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم ارشاد فرمایا کہ میں یہ اعلان کردوں بلاشبہ نماز نہیں ہوتی مگر فاتحۃ الکتاب اور کچھ زائد پڑھنے سے۔

698۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

حضرت علاء بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ اس نے ابو السائب مولیٰ ہشام بن زہرہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے، وہ نامکمل ہے، وہ نامکمل ہے۔

699۔ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَقُولُ اللهُ هَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ يَقُولُ اللهُ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

راوی نے کہا ہے: میں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! میں جس وقت امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ راوی نے کہا کہ پس انہوں نے میرا بازو دبایا اور کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کر کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ پس اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑھو بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد وثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ میرے بندے نے میری حمد وثناء اور تعریف بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت وبزرگی کا اظہار کیا ہے۔ بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے (بین بین ہے) اور

میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا۔ بندہ کہتا ہے: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو اس نے طلب کیا۔

700۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی نماز نہیں ہے جس نے سورۂ فاتحہ اور کچھ زائد قراءت نہ کی۔ سفیان نے کہا ہے: یہ اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔

701۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هَذًّا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم نماز فجر میں حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے قراءت کی اور آپ پر قراءت ثقیل ہوئی۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: شاید تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہاں! اسی طرح ہے یا رسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "فاتحہ الکتاب" کے سوا کچھ نہ پڑھو کیونکہ اس کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں کی۔

702۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى أَبُو نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ[1] قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ تَقْرَءُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا نَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوا فَكَانَ مَكْحُولٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُولٌ اقْرَأْ بِهَا[2] فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا فَإِنْ لَمْ يَسْكُتِ اقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ

1۔ ایک نسخہ میں القراءۃ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں بہا نہیں ہے۔

وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ[1]

نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح کی نماز سے لیٹ ہو گئے۔ پس ابونعیم مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہی اور ابونعیم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اتنے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ ہم نے ابونعیم کے پیچھے صف باندھ لی۔ پس انہوں نے بلند آواز سے قراءت کی اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی ام القرآن (سورۂ فاتحہ) پڑھنے لگے۔ پس جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا ہے حالانکہ ابونعیم بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی جن میں قراءت بالجہر کی جاتی ہے تو آپ ﷺ پر قراءت ملتبس ہو گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے اور ہماری طرف رخ زیبا متوجہ کیا تو فرمایا: کیا تم قراءت کرتے ہو جب میں قراءت بالجہر کرتا ہوں۔ تو ہم میں سے بعض نے عرض کی: بلاشبہ ہم اسی طرح کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو اسی وجہ سے میں کہہ رہا تھا: کیا ہوا مجھے قرآن مجھ سے چھینا جا رہا ہے۔ پس تم قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھو جبکہ میں قراءت بالجہر کرتا ہوں سوائے ام القرآن کے۔

حضرات ابن جابر، سعید بن عبدالعزیز اور عبداللہ بن العلاء نے مکحول کے واسطہ سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے ربیع بن سلیمان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکحول کہا کرتے تھے کہ تم مغرب، عشاء اور صبح کی نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔ مکحول نے کہا: تو اسے ان نمازوں میں بھی سراً پڑھ جن میں امام قراءت بالجہر کرتا ہے جبکہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور سکتہ کرے۔ اگر وہ سکتہ نہ کرے تو پھر اس سے پہلے یا اس کے بعد پڑھ لے اور کسی حال میں بھی اسے ترک نہ کر۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقِرَاءَةَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ

اس کا بیان کہ امام قراءت بالجہر کر رہا ہو تو سورۂ فاتحہ پڑھنا مکروہ ہے

703۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى حَدِيثَ ابْنِ أُكَيْمَةَ هَذَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى مَعْنَى مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا

1۔ ایک نسخہ میں علی حال ہے۔

الصُّبْحُ بِمَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَانْتَهَى النَّاسُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ مِنْ بَيْنِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ وَتَكَلَّمَ الزُّهْرِيُّ بِكَلِمَةٍ لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ مَعْمَرٌ إِنَّهُ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَانْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى قَوْلِهِ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِيهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُونَ مَعَهُ فِيمَا جَهَرَ بِهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ قَوْلُهُ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے قراءت بالجہر کی تھی تو فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کی: ہاں، یارسول اللہ! ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی سبب سے میں کہہ رہا تھا کہ کیا ہے مجھے قرآن کریم پڑھنے میں مداخلت کی جارہی ہے؟ راوی نے کہا: پس لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان نمازوں میں قراءت کرنے سے رک گئے جن میں آپ ﷺ قراءت بالجہر کرتے تھے جب سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن اکیمہ کی یہ حدیث معمر، یونس اور اسامہ بن زید نے حضرت مالک کی حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی۔ آگے "مالی انازع القرآن" تک اسی طرح حدیث ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ معمر نے کہا کہ لوگ ان نمازوں میں قراءت سے باز آگئے جن میں رسول اللہ ﷺ قراءت بالجہر کرتے۔

ابن سرح نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ معمر نے زہری سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پس لوگ باز آگئے۔ ان میں سے عبداللہ بن محمد الزہری نے کہا کہ سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے ایسا کلمہ کہا ہے جسے میں نے نہیں سنا اور معمر نے کہا کہ انہوں نے کہا: پس لوگ باز آگئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ان کی حدیث "مالی انازع القرآن" پر ختم ہوگئی۔

اوزاعی نے زہری سے یہ نقل کیا ہے کہ زہری نے کہا: پس مسلمانوں نے اس سے یہ نصیحت حاصل کی کہ وہ آپ کے ساتھ تو ان نمازوں میں قراءت نہ کرتے جن میں آپ قراءت بالجہر کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن یحییٰ بن فارس سے یہ قول سنا ہے کہ ان کا قول فانتھی الناس۔ زہری کے کلام میں سے ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ الْإِمَامُ بِقِرَاءَتِهِ

جب امام قراءت بالجہر نہ کررہا ہو تو مقتدی کی قراءت کا بیان

704۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ قَالُوا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَلَيْسَ قَوْلُ سَعِيدٍ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَهَرَ بِهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ لَوْ كَرِهَهُ نَهَى عَنْهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی تو جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے قراءت کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ایک آدمی نے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے پہچان لیا ہے کہ تم میں سے کسی نے مجھ سے قرآن چھین لیا ہے۔ ابوالولید نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ شعبہ نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا: کیا سعید کا یہ قول نہیں ہے: "انصت للقرآن" (قرآن پڑھنے کے وقت خاموش رہو)؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ تب ہے جب قراءت بالجہر ہو۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت قتادہ سے کہا: گویا آپ نے اسے (قراءت خلف الامام کو) ناپسند فرمایا۔ تو انہوں نے کہا: اگر آپ اسے ناپسند کرتے تو اس سے منع فرما دیتے۔

705۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کسی نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی ہے۔ تو ایک آدمی نے عرض کی: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جان لیا تھا کہ تم میں سے کسی نے مجھ سے قراءت کو چھینا ہے۔

بَاب مَا يُجْزِئُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنَ الْقِرَاءَةِ

اس کا بیان کہ امی اور عجمی کو جو قراءت کافی ہوتی ہے

706۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی اور عجمی بھی تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو پس یہ سب اچھے اور حسین ہیں۔ عنقریب ایسی اقوام آئیں گی جو اسے اس طرح سیدھا اور صحیح کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے (یعنی وہ تجوید میں مبالغہ کرینگے) وہ اس کی

قراءت کا اجر دنیا میں حاصل کرنے کے لیے جلدی کریں گے اور (آخرت میں ثواب لینے کے لیے) صبر نہیں کریں گے۔

707۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يُتَأَجَّلُهُ

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قراءت کر رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: الحمد للہ! کتاب اللہ ایک ہے اور تم میں کچھ سرخ ہیں اور کچھ سفید ہیں اور کچھ سیاہ ہیں۔ تم اسے پڑھو اس سے قبل کہ کچھ اقوام اسے پڑھیں۔ وہ اسے اس طرح صحیح اور درست کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے اس کا اجر دنیا میں طلب کیا جائے گا اور آخرت تک اسے مؤخر نہیں کیا جائے گا۔

708۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی: میں قرآن کریم میں سے کچھ بھی پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا آپ مجھے ایسی تعلیم دیجئے جو اس کی طرف سے مجھے کافی ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو ''سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ''۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ سب تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے میرے لئے کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو ''اللّٰھم ارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی'' (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف فرما دے، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما) پس جب وہ کھڑا ہوا تو اس نے (اظہار مسرت کرتے ہوئے) اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا: اسی طرح ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح ہے (یعنی اسے یاد رکھنا) تحقیق اس نے اپنا ہاتھ خیر و برکت سے بھر لیا ہے۔

709۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِمَامًا أَوْ خَلْفَ إِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ ق وَالذَّارِيَاتِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم نفل نماز پڑھتے تھے اور قیام و قعود اور رکوع و سجود میں دعا مانگتے تھے۔ حماد

نے حمید سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور انہوں نے نفل کا ذکر نہیں کیا۔ حسن ظہر اور عصر کی نماز میں امام ہونے کی صورت میں اور امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور سورۂ ''ق'' اور ''ذاریات'' کی مقدار تسبیح و تکبیر اور تہلیل کرتے تھے۔

بَابُ تَمَامِ التَّكْبِيرِ (دوران نماز تکبیر کہنے کے مقامات کا بیان)

710۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي وَقَالَ لَقَدْ صَلَّى هَذَا قَبْلُ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا قَبْلُ صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ

حضرت مطرف نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس جب وہ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں کو مکمل کر کے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ سو جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: تحقیق انہوں نے یہ نماز، یا کہا: تحقیق انہوں نے ہمیں یہ نماز حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرح پڑھائی۔

711۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي اثْنَتَيْنِ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْكَلَامُ الْأَخِيرُ يَجْعَلُهُ مَالِكٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَوَافَقَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ شُعَيْبَ بْنَ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر فرض نماز اور دوسری نماز میں تکبیر کہا کرتے تھے۔ پس جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے پھر یعنی رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور پھر سجدہ کرنے سے پہلی ربنا لک الحمد کہتے پھر کہتے۔ اللہ اکبر جبکہ سجدہ کرنے کے لیے جھکتے تھے اور پھر جب اپنا سر سجدے سے اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدے سے اپنا سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے پھر اس وقت تکبیر کہتے جب دو رکعتوں کے بعد قعدہ سے اٹھتے۔ پس وہ اسی طرح ہر رکعت میں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر منہ پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مشابہت سے قریب ہوں۔ بلاشبہ آپ ﷺ کی نماز اسی طرح تھی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو داغ مفارقت دیا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ آخری کلام ہے جسے مالک اور زبیدی وغیرہما نے زہری سے اور انہوں نے علی بن حسین سے روایت کیا ہے اور عبدالاعلیٰ نے معمر سے اور شعیب بن ابی حمزہ

نے زہری سے نقل کر کے اس کی موافقت کی ہے۔

712۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ الشَّامِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَاهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَمْ يُكَبِّرْ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يُكَبِّرْ

حضرت ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب آپ ﷺ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہ کہتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تب بھی تکبیر نہ کہتے۔

بَاب كَيْفَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

(سجدہ کے وقت) ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو (زمین پر) رکھنے کی کیفیت کا بیان

713۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ حَدِيثَ الصَّلَاةِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِ هَذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھا اور جب سجدہ سے اٹھے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔

حضرت عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور نماز کی حدیث ذکر کی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب سجدہ کیا تو آپ کے دونوں گھٹنے زمین پر آپ کے ہاتھوں سے پہلے لگے۔ ہمام نے بیان کیا ہے کہ شقیق نے کہا: عاصم بن کلیب نے اپنے باپ کی وساطت سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور دو میں سے ایک کی حدیث میں ہے اور میرا ظن غالب یہ ہے کہ وہ محمد بن جحادہ کی حدیث میں ہے اور جب آپ ﷺ اٹھے تو اپنے گھٹنوں پر اٹھے اور اپنی رانوں پر سہارا لیا۔

714۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ

قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اسے اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھنے چاہئیں۔

715۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی نماز میں یہ قصد کرتا ہے کہ وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھے؟

بَابُ النُّهُوضِ فِي الْفَرْدِ (پہلی اور تیسری رکعت سے اٹھنے کا بیان)

716۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ صَلَّى قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ إِمَامَهُمْ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَعَدَ ثُمَّ قَامَ

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا: میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور میں نماز کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ تمہیں دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ سے پوچھا پھر انہوں نے کیسے نماز پڑھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمارے اس شیخ کی طرح یعنی عمرو بن سلمہ جوان کے امام تھے اور یہ بھی ذکر کیا کہ جب آپ ﷺ اپنا سر پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے اٹھاتے تو بیٹھتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

717۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ

حضرت ابوقلابہ نے بیان کیا ہے کہ ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور فرمایا: قسم بخدا! میں نماز پڑھاؤں گا اور میں نماز کا قصد نہیں کرتا، البتہ میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں تمہیں یہ دکھاؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے نماز پڑھتے دیکھا ہے؟ فرمایا: پس آپ ﷺ پہلی رکعت میں بیٹھے جبکہ آپ نے دوسرے سجدہ سے اپنا سر اٹھایا۔

718۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

حضرت ابوقلابہ نے مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ

جب آپ ﷺ اپنی نماز کی پہلی یا تیسری رکعت میں ہوتے تو آپ ﷺ نہ اٹھتے یہاں تک کہ آپ سیدھے بیٹھ جاتے۔

بَابُ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (دو سجدوں کے درمیان اقعاء کرنے کا بیان)

719۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جُفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ

حضرت ابو الزبیر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت طاؤس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجدوں کے دوران پاؤں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا: بیشک ہم تو اسے ایک آدمی پر جفا اور زیادتی گمان کرتے ہیں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تیرے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

(اس کا بیان کہ آدمی رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو کیا کہے)

720۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِينَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا أَبَا الْحَسَنِ بَعْدُ[1] فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

حضرت عبید بن حسن نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو کہتے: "سمع الله لمن حمده، اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد"۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج نے عبید اللہ بن الحسن سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں "بعد الرکوع" کے الفاظ نہیں ہیں۔ سفیان نے کہا ہے کہ ہم اس کے بعد شیخ عبید اللہ بن الحسن سے ملے تو انہوں نے بھی اس میں "بعد الرکوع" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ ابو داؤد نے کہا ہے اور اس حدیث کو شعبہ نے ابو عصمہ سے اور انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے عبید سے روایت کیا ہے اور اس میں "بعد الرکوع" کے الفاظ کہے ہیں۔

721۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ

1۔ ایک نسخہ میں بَعْدُ نہیں ہے۔

الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُودٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ مَحْمُودٌ اللَّهُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: "سمع اللہ لمن حمدہ، اللّٰھم ربنالک الحمد ملء السماء" مؤمل (بن فضل) نے اس طرح کہا ہے: "ملء السموت وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد، اھل الثناء والمجد، احق ما قال العبد، وکلنا لک عبد، لا مانع لما اعطیت" اور محمود نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "ولا معطی لما منعت" پھران پر دونوں متفق ہیں "ولا ینفع ذا الجد منک الجد" بشر نے کہا ہے: "ربنا لک الحمد" محمود نے "اللّٰھم" کے الفاظ نہیں کہے بلکہ یہ کہا ہے: "ربنا ولک الحمد"۔

722۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام کہے: "سمع اللہ لمن حمدہ" تو تم کہو "ربنا لک الحمد" کیونکہ جس کا یہ قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

723۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُولُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَكِنْ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

حضرت مطرف نے حضرت عامر سے یہ بیان کیا ہے کہ کوئی قوم امام کے پیچھے "سمع اللہ لمن حمدہ" نہ کہے بلکہ کہے "ربنا لک الحمد"۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (دو سجدوں کے درمیان دعا کا بیان)

724۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا کرتے تھے "اللّٰھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی"۔ (اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت (پر استقامت) عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما)

بَاب رَفْعِ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الرِّجَالِ رُؤُسَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ

عورتیں جب مردوں کے ساتھ ہوں تو ان کے سجدہ سے سر اٹھانے کا بیان

725۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُؤُسَهُمْ كَرَاهَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتی ہے تو وہ (سجدے سے) اپنا سر نہ اٹھائے یہاں تک کہ مرد اپنے سر اٹھا لیں۔ اس لئے کہ یہ ناپسندیدہ اور مکروہ ہے کہ وہ عورتیں مردوں کی شرمگاہوں کو دیکھیں۔

بَاب طُولِ الْقِيَامِ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

رکوع سے اٹھنے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار کا بیان

726۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ سُجُودُهُ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سجود، رکوع اور دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی مقدار تقریباً برابر ہوتی۔

727۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي تَمَامٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ وَكَانَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مختصر نماز کسی آدمی کے پیچھے نہیں پڑھی درآنحالیکہ وہ (اقوال و افعال) میں مکمل ہو اور رسول اللہ ﷺ جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے کہ آپ بھول گئے ہیں پھر آپ ﷺ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم یہ کہتے کہ آپ بھول گئے ہیں۔

728۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ كَرَكْعَتِهِ وَسَجْدَتِهِ وَاعْتِدَالَهُ فِي الرَّكْعَةِ كَسَجْدَتِهِ وَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَسَجْدَتَهُ

مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَرَكْعَتُهُ وَاعْتِدَالُهُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کو غور سے دیکھا۔ ابو کامل نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حالت نماز میں غور سے دیکھا تو میں نے آپ کے قیام کو آپ کے رکوع وسجود کی مانند اور رکوع میں آپ کے اعتدال واطمینان کو آپ کے سجدہ کی مانند اور سجدوں کے درمیان آپ کے جلسہ کو اور آپ کے دوسرے سجدہ اور سلام پھیرنے اور لوگوں کی طرف منہ کرنے کے درمیان بیٹھنے کو تقریباً برابر پایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مسدد نے کہا: آپ کے رکوع اور دورکعتوں کے درمیان آپ کے اعتدال، آپ کے سجدہ اور دوسجدوں کے درمیان آپ کے جلسہ کو اور دوسرے سجدہ اور سلام پھیرنے اور لوگوں کی طرف منہ کرنے کے درمیان بیٹھنا تقریباً سب برابر اور مساوی تھا۔

بَاب صَلَاةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

اس کی نماز کا بیان جو رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرے

729۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "آدمی کی نماز جائز نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں سیدھا کرے"۔

730۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا شَيْئًا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَيَضَعَ الْوُضُوءَ يَعْنِي مَوَاضِعَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ بِمَا تَيَسَّرَ[1] مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُكَبِّرُ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ ثُمَّ يَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ فَيُمَكِّنَ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمَ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى تَفْرُغَ[2] لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَقَالَ إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا أَنْتَ قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَكَبِّرِ اللَّهَ تَعَالَى ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ فَاطْمَئِنَّ وَافْتَرِشْ فَخِذَكَ الْيُسْرَى ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ إِذَا قُمْتَ فَمِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَصَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ ثُمَّ كَبِّرْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ بِهِ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ وَقَالَ فِيهِ وَإِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے اس پر سلام کا جواب لوٹایا اور فرمایا: تو لوٹ جا

1۔ایک نسخہ میں تیسّر کے بجائے شاءَ ہے۔

2۔ایک نسخہ میں حتّٰی تفرغ ہے۔

اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پس وہ آدمی لوٹ کر گیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر وہ حضور نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے فرمایا: ''وعلیک السلام'' پھر ارشاد فرمایا: لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ نے تین بار اسی طرح کیا۔ تو اس آدمی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کیساتھ بھیجا! میں اس کے سوا اسے اچھا اور بہترین نہیں کرسکتا، آپ مجھے طریقہ نماز سکھائیے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر تو قراءت کر جو قرآن کریم میں سے تجھے آسان لگے پھر رکوع کر یہاں تک کہ تو پورے اطمینان سے رکوع کرلے پھر رکوع سے اٹھ یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو اطمینان سے سجدہ کرلے پھر جلسہ کر یہاں تک کہ تو اطمینان سے جلسہ کرلے پھر تو اپنی مکمل نماز اسی طرح ادا کر۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ قعنبی نے بیان کیا ہے کہ سعید بن ابی سعید المقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس کے آخر میں فرمایا: جب تو نے ایسا کرلیا تحقیق تیری نماز مکمل ہوگئی اور جو کچھ تو نے اس میں کمی کی بلاشبہ تو نے وہ اپنی نماز سے کم کیا اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ جب تو نماز کا ارادہ کرے تو خوب اچھے طریقے سے وضو کر۔ علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا اور اس میں کہا: تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ لوگوں میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ وضو کرے اور وضو کو اپنی جگہوں میں رکھے یعنی وضو کے تمام اعضاء کو پانی کے ساتھ اچھے طریقے سے دھوئے اور ہر اعتبار سے کامل وضو کرے۔ پھر تکبیر کہے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے اور قرآن میں سے جو چاہے پڑھے پھر کہے: اللہ اکبر، پھر رکوع کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ اپنی اپنی جگہ مطمئن ہو جائیں۔ پھر کہے سمع اللہ لمن حمدہ یہاں تک کہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر کہے: اللہ اکبر پھر وہ سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں پھر کہے: اللہ اکبر اور اپنا سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے پھر کہے اللہ اکبر پھر وہ سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا سر اٹھائے اور تکبیر کہے۔ جب اس نے اس طرح کیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اس طرح وضو کرے جیسے اللہ نے حکم ارشاد فرمایا: پس وہ اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرے پھر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے اور اس کی تعریف بیان کرے (یعنی تکبیر اور الحمد شریف پڑھے) پھر قرآن کریم میں سے جتنی اسے توفیق دی جائے اور جو اسے میسر ہو اس کی قراءت کرے۔ آگے حماد کی حدیث کی مثل بیان کیا۔ فرمایا: پھر وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور اپنا چہرہ اور ہمام نے بیان کیا ہے کہ بسا اوقات یہ کہا کہ وہ اپنی پیشانی زمین پر ٹکا کر رکھے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں پھر وہ تکبیر کہے اور اپنی مقعد کے بل سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا کرلے۔ پس انہوں نے نماز کی چاروں رکعتوں کے بارے میں اس طرح بیان کیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے۔ تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس طرح (نماز ادا) کرلے۔

علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے یہی حدیث بیان کی اور کہا: جب تو نماز کا ارادہ کرلے تو قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور تو تکبیر کہہ پھر تو سورۂ فاتحہ پڑھ اور جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ قراءت کر اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھے اور اپنی پیٹھ کو بچھادے اور فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو اپنے سجدہ کے لیے اپنی پیشانی خوب جما کر زمین پر رکھے اور جب اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جائے۔

علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تو اپنی نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر یہ بھی کہا: جب تو نماز کے درمیان میں بیٹھے تو پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ اور اپنی بائیں ران بچھادے پھر تشہد پڑھ پھر جب تو کھڑا ہو تو اسی طرح کر۔ یہاں تک کہ تو اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔

یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی اور اس میں فرمایا: تو اس طرح وضو کر جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے پھر اذان کہہ پھر نماز کے لیے اقامت کہہ پھر تکبیر کہہ اور اگر تجھے کچھ قرآن کریم یاد ہو تو اسے پڑھ ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تکبیر و تہلیل بیان کر۔ اس حدیث میں ہے کہ اگر تو نے ان میں سے کوئی شے کم کی تو تو نے اپنی نماز میں سے وہ کم کی ہے۔

731۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ هَذَا لَفْظُ قُتَيْبَةَ

حضرت عبدالرحمن بن شبل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کرتے وقت کوے کی طرح چونچ مارنے سے، درندے کی طرح بازو زمین پر بچھا لینے سے اور کسی آدمی کے مسجد میں کوئی جگہ اس طرح مخصوص کر لینے سے جیسا کہ اونٹ جگہ مختص کر لیتا ہے منع فرمایا (یعنی کوئی آدمی مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ مختص کرے اور اس سے آگے پیچھے نماز نہ پڑھے یہ ممنوع ہے۔) یہ قتیبہ کے الفاظ ہیں۔

732۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَجَلَسَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ مِثْلَ هَذِهِ الرَّكْعَةِ فَصَلَّى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي

حضرت سالم البراد نے بیان کیا ہے کہ ہم عقبہ بن عمرو انصاری ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیے۔ چنانچہ وہ ہمارے سامنے مسجد میں کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں ان سے نیچے رکھیں اور اپنی کہنیوں کو بدن سے دور رکھا۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پذیر ہو گیا۔ پھر کہا: سمع اللہ لمن حمدہ اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پذیر ہو گیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے ہٹا کر رکھا۔ یہاں تک کہ ہر شے اپنی جگہ پر قرار پکڑ گئی پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پذیر ہو گیا اور پھر دوبارہ بھی اسی طرح کیا یعنی دوسرا سجدہ کیا۔ پھر انہوں نے اسی رکعت کی مثل چار رکعتیں پڑھیں اور انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کیا۔ پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهِ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کا بیان کہ فرض نماز کی تکمیل نفل سے کی جائے

733۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ أَوْ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِينَةَ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ يَا فَتَى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا قَالَ قُلْتُ بَلَى رَحِمَكَ اللهُ قَالَ يُونُسُ وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُولُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَزَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذَاكُمْ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ

حضرت انس بن حکیم الضبی نے بیان کیا ہے کہ وہ زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے مدینہ طیبہ آئے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انہوں نے مجھ سے نسب پوچھا تو میں نے ان سے اپنا نسب بیان کیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے نوجوان! کیا میں تجھے ایک حدیث نہ بیان کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ یونس نے بیان کیا ہے کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے ہی یہ حدیث ذکر کی ہے۔ فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن اعمال میں سے نماز کے بارے میں سب سے پہلے لوگوں کا حساب لیا جائے گا۔ فرمایا: ہمارا رب عزوجل ملائکہ کو ارشاد فرمائے گا

حالانکہ وہ خود بہتر جانتا ہے میرے بندے کی نماز کے بارے میں دیکھو کیا اس نے اسے مکمل کیا ہے یا ناقص چھوڑ دیا ہے؟ پس اگر وہ نماز مکمل ہوگی تو اس کے لئے وہ مکمل لکھ دی جائے گی اور اگر اس نے نماز میں کچھ کمی کی ہوگی تو رب کریم فرمائے گا دیکھو کیا میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے؟ اگر اس کے نوافل ہیں تو تم میرے بندے کی فرض نماز کو اس کے نوافل سے مکمل کر دو پھر اسی طرز پر تمام اعمال کا حساب لیا جائیگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔ اس میں فرمایا: پھر زکوۃ کا حساب بھی اسی طرح لیا جائے گا پھر اسی حساب سے تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (رکوع وسجود کے ابواب کا بیان)

وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ (ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا بیان)

734- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاسْمُهُ وَقْدَانُ (1) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هَذَا فَإِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

حضرت مصعب بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھا تو انہوں نے اس سے مجھے منع فرمایا۔ میں نے دوبارہ اسی طرح کیا تو انہوں نے کہا: تو اس طرح نہ کر کیونکہ ہم اس طرح کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

735- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بازو اپنی رانوں پر بچھا دے اور اپنے ہاتھوں کو ملا کر جوڑ لے۔ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کو دیکھ رہا ہوں (یہی حدیث تطبیق ہے پہلے پہلے یہی حکم تھا مگر بعد میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔)

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ (رکوع وسجود کی تسبیحات کا بیان)

736- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَوْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ نَخَافُ أَنْ لَا تَكُونَ مَحْفُوظَةً قَالَ أَبُو دَاوُد انْفَرَدَ

1۔ ایک نسخہ میں قال ابو داؤد واسمہ وقدان کے الفاظ نہیں ہیں۔

أَهْلُ مِصْرَ بِإِسْنَادِ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ وَحَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ[1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے رکوع میں رکھ لو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے سجود میں رکھ لو۔ ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اور اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے: پس رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو کہتے: سبحان ربی العظیم وبحمدہ آپ یہ تین مرتبہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تین بار یہ کہتے: سبحان ربی الاعلی وبحمدہ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس زیادتی کے بارے میں مجھے یہ خوف ہے کہ یہ محفوظ نہ ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اہل مصر ان دونوں حدیثوں کو بیان کرنے میں منفرد ہیں یعنی حدیث ربیع اور حدیث احمد بن یونس۔

737۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ أَدْعُو فِي الصَّلَاةِ إِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوْرِدٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ

حضرت شعبہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے سلیمان سے کہا: میں نماز کے دوران دعا مانگتا ہوں جب میں کوئی خوفزدہ کرنے والی آیت پڑھوں؟ تو انہوں نے سعد بن عبیدہ عن مستورد عن صلہ بن زفر کی سند سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ اپنے رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور اپنے سجود میں "سبحان ربی الاعلی" کہتے تھے اور جب کوئی آیت رحمت پڑھتے تو وہاں توقف فرماتے اور رب کریم کی بارگاہ میں اس کی التجا کرتے اور جب کسی آیت عذاب سے گزرہوتا تو آپ ﷺ توقف فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگتے۔

738۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے رکوع وسجود میں یہ کہا کرتے تھے: "سبوح قدوس رب الملائکة والروح"۔

739۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ

1۔ قال ابو داؤد انفرد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةً سُورَةً

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں ایک رات نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا۔ پس آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور سورہ بقرہ پڑھی تو آپ ﷺ جب بھی آیت رحمت پڑھتے تو ٹھہرتے اور رب کریم سے اس کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب سے گزرتے تو ٹھہرتے اور اس سے پناہ طلب کرتے۔ راوی نے بیان کیا ہے: پھر آپ ﷺ نے اپنے قیام کی مقدار رکوع کیا اور اپنے رکوع میں یہ کہتے: ''سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ''۔ پھر آپ نے اپنے قیام کی مقدار سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نے اسی طرح اپنے سجدے میں کہا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے سورۂ آل عمران پڑھی۔ پھر آپ نے ایک ایک سورت کر کے پڑھی۔

740۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ[1] فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے تین بار کہا: اللہ اکبر کہہ کر کہا: ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ'' پھر آپ نے نماز شروع کی اور سورۃ البقرہ پڑھی پھر آپ نے رکوع کیا اور آپ کا رکوع تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا اور اپنے رکوع میں کہا ''سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم''، پھر آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور آپ کا یہ قیام تقریباً آپ کے پہلے قیام کے برابر تھا اور آپ نے کہا ''لربی الحمد'' پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجود بھی تقریباً آپ کے قیام کے برابر تھا اور آپ اپنے سجود میں یہ کہتے رہے: ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پھر آپ نے اپنا سر سجود سے اٹھایا اور آپ نے اپنے دونوں سجدوں کے درمیان اپنے سجود کی طرح قعدہ کیا اور یہ کہا: ''رب اغفرلی''۔ آپ ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورۃ البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ یا الانعام پڑھیں۔ اس میں حضرت شعبہ کو شک ہے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (رکوع وسجود میں دعا کا بیان)

741۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

1۔ ایک نسخہ میں ثُمَّ يَسْجُدُ ہے۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ حالت سجدہ میں ہو۔ پس تم اس حالت میں کثرت سے دعا مانگو۔

فائدہ: چونکہ حالت سجدہ غایت تذلل اور انتہائی عجز کی حالت ہے، اس میں اپنے بندہ ہونے اور رب العالمین کو اپنا رب تسلیم کرنے کا صریح اعتراف ہے، لہٰذا اس اعتبار سے بندہ رب کریم کی رحمت اور اس کے فضل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ چنانچہ اس حالت میں جو التجا اور دعا رب کریم کی بارگاہ میں کی جائے گی اس کے بارے میں ظن غالب یہی ہے کہ وہ مقبول اور مستجاب ہوگی۔ اسی لیے اس حالت میں کثرت سے دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

742۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پردہ اٹھایا اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مبشرات نبوت میں سے سوائے اچھے خوابوں کے کوئی شے باقی نہیں رہی جو ایک مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع یا سجود کرتے ہوئے قراءت کروں۔ پس رکوع میں تو تم رب کریم کی عظمت بیان کرو اور سجود میں اخلاص اور کوشش کے ساتھ مانگو۔ پس وہ اس لائق ہے کہ تمہارے لئے قبول کی جائے گی۔

743۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع وسجود میں کثرت سے یہ کہا کرتے تھے: "سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی" آپ قرآن کریم کا یہی معنی بیان کرتے تھے (یعنی آپ ﷺ اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرتے تھے فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا۔

744۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ زَادَ ابْنُ السَّرْحِ عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے سجود میں اس طرح دعا کرتے تھے: "اللهم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله واوله وآخره" ابن سرح نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "علانيته وسره" (اے اللہ! میرے

سارے گناہ معاف فرما دے چھوٹے اور بڑے، اگلے اور پچھلے، اعلانیہ اور پوشیدہ)

745۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کو مفقود پایا تو میں نے مسجد میں آپ کو تلاش کیا جبکہ آپ ﷺ سجدہ کر رہے تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ کہہ رہے تھے: "اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك اعوذبك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك" (اے اللہ! میں تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، تیرے عفو وکرم کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، میں تیری تعریف کا حق ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے)۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں دعا کا بیان)

746۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کرتے تھے: "اللّٰهم انى اعوذ بك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة المسيح الدجال واعوذبك من فتنة المحيا والممات اللّٰهم انى اعوذبك من المأثم والمغرم"۔ (اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں) تو کسی کہنے والے نے آپ سے عرض کی: آپ قرض سے اتنی زیادہ کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آدمی جب قرض لیتا ہے تو طرح طرح کی باتیں کرتا ہے اور پھر جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو پھر اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

747۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے

پہلو میں نفل نماز پڑھی تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اعوذ باللہ من النار، ویل لاھل النار'' میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں آتش جہنم سے اور اہل جہنم کے لیے ہلاکت (اور بربادی) ہے۔

748۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ تو ایک اعرابی نے نماز میں یہ کہا: ''اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر''۔ تو جب حضور نبی رحمت ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی کو فرمایا: تو نے اسے تنگ کر دیا جسے اللہ تعالیٰ نے وسیع بنایا ہے۔ آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

749۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ وَكِيعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ أَبُو وَكِيعٍ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے تو آپ کہتے: ''سبحان ربی الاعلی'' ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں وکیع سے اختلاف کیا گیا ہے۔ اسے ابووکیع اور شعبہ نے ابو اسحاق سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

750۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوْقَ بَيْتِهِ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَكَى فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ يُعْجِبُنِي فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَدْعُوَ بِمَا فِي الْقُرْآنِ

حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی ان کے گھر کے اوپر نماز پڑھ رہا تھا۔ جب اس نے یہ آیت پڑھی أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى تو اس نے کہا: ''سبحانک'' تیری ذات پاک ہے پھر رونے لگا۔ تو لوگوں نے اس کے بارے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ امام احمد نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ نمازی فرض نماز میں وہ دعائیں مانگے جو قرآن کریم میں ہیں۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (رکوع وسجود کی مقدار کا بیان)

751۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

حضرت سعدی نے اپنے باپ یا اپنے چچا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو نماز کی حالت میں غور سے دیکھا۔ آپ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں (اطمینان سے) تین بار "سبحان اللہ وبحمدہٖ" کہنے کی مقدار ٹھہرے رہتے تھے۔

752۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَذَلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین بار کہے: "سبحان ربی العظیم" اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین بار کہے: سبحان ربی الاعلی اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث مرسل ہے (اس کی سند میں) عون نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

753۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهَى إِلَى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهَى إِلَى أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى فَلْيَقُلْ بَلَى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللهِ قَالَ إِسْمَعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ

اسماعیل بن امیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک اعرابی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو پڑھے وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ آخر سورۃ تک أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ تو اسے یہ کہنا چاہیے "وانا علی ذلک من الشاهدين" (میں اس پر گواہوں میں سے ہوں) اور جو پڑھے لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ آخر سورۃ تک أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى تو اسے کہنا چاہیے "بلی" (ہاں تو اس پر قادر ہے) اور جو پڑھے: وَالْمُرْسَلَاتِ اور اس آیت پر پہنچے۔ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ تو اسے کہنا چاہیے "امنا باللہ" (ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے) اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ میں اس اعرابی آدمی کی جانب دوبارہ لوٹ کر گیا تاکہ میں یہ دیکھوں شاید وہ (اسے بھول گیا ہو؟) تو اس نے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے اسے یاد نہیں رکھا۔ تحقیق میں نے ساٹھ حج کیے ہیں اور ان میں سے کوئی حج نہیں مگر یہ کہ میں اس اونٹ کو بھی پہچانتا ہوں جس پر سوار ہو کر میں نے وہ حج کیا۔

754۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ هَذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهُ مَانُوسُ أَوْ مَابُوسُ قَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُولُ مَابُوسُ وَأَمَّا حِفْظِي فَمَانُوسُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت سعد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز اس نوجوان یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: پس ہم نے ان کے رکوع اور سجود میں دس دس تسبیحات کا اندازہ لگایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ احمد بن صالح نے کہا: میں نے اس سے پوچھا: مانوس یا مابوس؟ تو انہوں نے جواب دیا: عبدالرزاق کہتے ہیں: مابوس۔ لیکن میرے ذہن میں تو نام مانوس ہے۔ یہ الفاظ ابن رافع کے ہیں۔ احمد نے بیان کیا: سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

بَاب أَعْضَاءِ السُّجُودِ (اعضاء سجود کا بیان)

755۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا۔ حماد نے بیان کیا ''تمہارے نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ سات (اعضاء) پر سجدہ کرے اور اپنے بالوں کو (سر پر جوڑا بنا کر) نہ روکے، اور نہ ہی کپڑے کو (اوپر کھینچ کر یا اکٹھا کر کے) روکے۔

756۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: مجھے حکم ارشاد فرمایا گیا اور بسا اوقات یہ فرمایا: تمہارے نبی معظم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے۔

757۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب

بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں یعنی اس کا چہرہ، اس کے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔

758۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ بلاشبہ دونوں ہاتھ اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنا چہرہ زمین پر رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو بھی رکھے اور جب وہ اسے اٹھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ان دونوں کو اٹھالے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

اس کا بیان کہ آدمی امام کو حالت سجدہ میں پائے تو پھر کیا کرے؟

759۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور تم اس سجدہ کو کچھ شمار نہ کرو (یعنی اس نے رکعت کو نہ پایا) اور جس نے رکوع کو پالیا تحقیق اُس نے نماز کو پالیا۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْجَبْهَةِ (ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان)

760۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ نَحْوَهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور آپ کی ناک کی بینی پر اس نماز کے سبب مٹی کا اثر دیکھا گیا جو نماز آپ نے لوگوں کو پڑھائی۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدالرزاق نے معمر سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ السُّجُودِ (سجدہ کرنے کے طریقہ کا بیان)

761۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے یہ طریقہ بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنے

دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، اپنے گھٹنوں پر سہارا لیا اور اپنی سرین کو اٹھا کر رکھا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح سجدہ کیا کرتے تھے۔

762۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سجود میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی بھی کتے کی طرح اپنے بازو (زمین پر) بچھا کر نہ رکھے۔

763۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (اپنی بغلوں سے) ہٹا کر رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر بھیڑ کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا۔

764۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ التَّمِيمِيِّ الَّذِي يُحَدِّثُ بِالتَّفْسِيرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کے پیچھے کی جانب سے آیا تو میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ درآنحالیکہ آپ (حالت سجدہ میں) اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھے ہوئے تھے۔

765۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا أَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ حَتَّى نَأْوِيَ لَهُ

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت احمر بن جزء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے یہاں تک کہ ہمیں آپ کی (اس مشقت اور تکلیف پر) رحم آ جاتا۔

766۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ (زمین پر) کتے کی طرح نہ بچھادے اور اپنی رانوں کو ملا کر رکھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ لِلضَّرُورَةِ (''ضرورت کے وقت'' ہاتھوں کو بچھانے کی رخصت کا بیان)

767۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حالت سجود میں ہاتھوں کو کھول کر رکھنے کے سبب ہونے والی مشقت کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گھٹنوں سے مدد لے لیا کرو (یعنی اپنی کہنیوں کے سروں کو اپنے گھٹنوں سے ٹیک لیا کرو)۔

بَابٌ فِي التَّخَصُّرِ وَالْإِقْعَاءِ (ہاتھوں کو کمر پر رکھنے کا بیان)

768۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صَبِيحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَاصِرَتَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُ

حضرت زیاد بن صبیح الحنفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور میں نے اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھا تو جب وہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: یہ نماز میں سولی (کی مثل) ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے منع کرتے تھے۔

بَابُ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں رونے کا بیان)

769۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ ﷺ

حضرت مطرف اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رونے کے سبب آپ ﷺ کے سینہ میں چکی کی آواز کی مثل جوش مارنے کی آواز ہوتی تھی۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں وسوسہ اور دنیوی امور کے بارے میں دل میں خیالات آنے کی کراہیت کا بیان

770۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنا وضو خوب اچھی طرح کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان دونوں میں اسے سہو لاحق نہ ہوئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

771۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی وضو کرتا ہے اور وضو کو

خوب اچھی طرح کرتا ہے اور پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اپنے دل اور چہرے سے ان دونوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے لیے جنت ثابت ہو گئی۔

بَابُ الْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں امام کو لقمہ دینے کا بیان)

772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَحْيَى وَرُبَّمَا قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلَّا أَذْكَرْتَنِيهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ كُنْتُ أُرَاهَا نُسِخَتْ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُسَوَّرُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسَدِيُّ الْمَالِكِيُّ

مسور بن یزید اسدی مالکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، یحیٰی نے کہا کہ بسااوقات یہ کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا۔ آپ نے نماز میں قراءت کرتے ہوئے کوئی شے چھوڑ دی، اسے نہ پڑھا۔ تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو نے مجھے یہ یاد کیوں نہیں کرائی۔ سلیمان نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ اس آدمی نے عرض کی: اس کے بارے میں میرا گمان یہ تھا کہ وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ سلیمان نے بیان کیا ہے کہ مجھے یحیٰی بن کثیر نے بتایا ہے کہ ہمیں مسور بن یزید اسدی مالکی نے بیان کیا ہے۔

773۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً فَقَرَأَ فِيهَا فَلُبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأُبَيٍّ أَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ

یزید بن محمد دمشقی، ہشام بن محمد اسماعیل، محمد بن شعیب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن العلاء بن زبر نے سالم بن عبداللہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس میں قراءت کی اور آپ کو التباس ہو گیا (یعنی آپ قراءت میں بھول گئے)۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے تمہیں لقمہ دینے سے روکا؟

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّلْقِينِ (امام کو بتانے سے نہی کا بیان)

774۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَا تَفْتَحْ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو إِسْحَقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ لَيْسَ هَذَا مِنْهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! نماز میں امام کو لقمہ نہ دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابواسحاق نے حارث سے چار حدیثوں کے سوا کچھ نہیں سنا۔ یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے راوی حارث کے بارے ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حارث الاعور کذاب ہے۔ ابوزرعہ نے کہا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں، ابوحاتم نے کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے، لہٰذا اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ نتیجۃً علامہ عینی فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ قریب البطلان ہے (عینی صفحہ 132)۔

بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں ادھر اُدھر متوجہ ہونے کا بیان)

775۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے پر مسلسل نظر رحمت فرماتا رہتا ہے درآنحالیکہ وہ نماز میں ہو اور ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو اور جب وہ ادھر اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو وہ اس سے اپنی نظر التفات پھیر لیتا ہے۔

فائدہ: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ "جب تو حالت نماز میں ہوتا ہے تو تیرا رب تیرے سامنے ہوتا ہے اور تو اس کی بارگاہ میں مناجات پیش کر رہا ہوتا ہے، لہٰذا تو کسی اور طرف متوجہ نہ ہو" نماز کے آداب اور تکمیل کا تقاضا ہی یہ ہے کہ کسی غیر کا تصور بھی نہ کرے"۔

776۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنه قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّمَا[1] هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی آدمی کے حالت نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اچک لینا ہے۔ شیطان بندے کی نماز میں سے (اس کے ثواب کو) اچک لے جاتا ہے۔ (کیونکہ دائیں بائیں دیکھنے سے یکسوئی باقی نہیں رہتی، لہٰذا انسان حضور قلب نہ ہونے کی وجہ سے غافل ہو کر سہو وخطا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کے سبب نماز کامل نہیں رہتی۔ یہی اختلاس شیطان ہے۔)

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ (ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنے کا بیان)

777۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

1۔ ایک نسخہ میں إنما نہیں ہے۔

الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الرَّابِعَةِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک کی پھنگی پر اس نماز کے سبب مٹی کا اثر دیکھا گیا جو نماز آپ نے لوگوں کو پڑھائی۔ ابو علی نے کہا ہے کہ ابو داؤد نے چوتھی خواندگی میں اس حدیث کو نہیں پڑھا۔

بَابُ النَّظَرِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان)

778۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَرَأَى فِيهِ نَاسًا يُصَلُّونَ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ يَشْخَصُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبْصَارُهُمْ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ نے اس میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائے نماز پڑھ رہے ہیں پھر دونوں راوی اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو چاہیے کہ نماز کے دوران آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھنے سے باز آجائیں وگرنہ ان کی آنکھیں ان کی طرف لوٹ کر نہ آئیں گی (یعنی وہ اندھے ہو جائیں گے)۔

779۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اقوام کا کیا حال ہوگا جو اپنی نمازوں میں اپنی آنکھیں اوپر اٹھاتے ہیں؟ پھر اس کے بارے میں آپ نے سخت قول کرتے ہوئے فرمایا: انہیں چاہیے کہ وہ اس سے باز آجائیں ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔

780۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَأَخَذَ كُرْدِيًّا كَانَ لِأَبِي جَهْمٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الْخَمِيصَةُ كَانَتْ خَيْرًا مِنَ الْكُرْدِيِّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس پر کچھ نقش بنے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان نقوش نے مجھے (نماز کی یکسوئی سے) مشغول رکھا ہے۔ اسے ابوجہم بن حذیفہ کی طرف لے جاؤ اور اس سے کمبل میرے لیے لے آؤ۔ عبدالرحمن یعنی ابن ابی الزناد نے بیان کیا: میں نے ہشام کو اپنے باپ

سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ مذکورہ حدیث بیان کی اور کہا کہ کردی (کردی کی بنی ہوئی) چادر ابوجہم سے لے لی گئی۔ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! علیہ السلام خمیصہ (اونی چادر) کردی سے بہتر اور اچھی تھی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (ادھر اُدھر دیکھنے کی رخصت کا بیان)

781۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ هُوَ أَبُو كَبْشَةَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَرْسَلَ فَارِسًا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ

حضرت سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا ہے کہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور رسول اللہ علیہ السلام نے نماز پڑھنا شروع کی درآنحالیکہ آپ علیہ السلام گھاٹی کی طرف متوجہ رہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے رات سے گھاٹی کی طرف نگہبانی کے لیے گھڑسوار بھیج رکھا تھا۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں کام کرنے کے حکم کا بیان)

782۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے درآنحالیکہ آپ علیہ السلام امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے۔ پس جب آپ سجدہ کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے اور کھڑے ہوتے تو اسے پھر اٹھا لیتے۔

783۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ[1] خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا

حضرت عمرو بن سلیم الزرقی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اس اثناء میں کہ ہم مسجد میں تھے کہ اتنے میں رسول اللہ علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ امامہ بنت ابی العاص بن الربیع کو اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کی والدہ حضور علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھی یہ چھوٹی سی بچی تھی۔ آپ علیہ السلام اسے اپنے کندھے پر اٹھائے ہوتے تھے۔ پس آپ علیہ السلام نے اس حال میں نماز پڑھائی کہ وہ آپ کے کندھے پر رہی تھی۔ جب آپ علیہ السلام رکوع کرتے تو اسے نیچے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں اذ ہے۔

رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو دوبارہ اٹھا لیتے یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور آپ اسی طرح کرتے رہے۔

784۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَسْمَعْ مَخْرَمَةُ مِنْ أَبِيهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا

حضرت عمرو بن سلیم الزرقی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو اسے نیچے رکھ دیتے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ مخرمہ نے اپنے باپ سے سوائے ایک حدیث کے اور کچھ نہیں سنا۔

785۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ قَالَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرْنَا قَالَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ﷺ

حضرت عمرو بن سلیم الزرقی نے صحابی رسول حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا ہے اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کا ظہر یا عصر کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا۔ جب آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو آپ ﷺ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ مصلیٰ امامت پر کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے درآنحالیکہ وہ اپنی پہلی جگہ پر ہی رہی (یعنی آپ کے کندھے پر سوار رہی) راوی نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ راوی نے بیان کیا: یہاں تک کہ جب آپ ﷺ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو آپ اسے اٹھا کر نیچے رکھ دیتے پھر رکوع و سجود کرتے۔ جب آپ سجدے سے فارغ ہوتے تو آپ اسے اٹھاتے اور کھڑے ہوتے تو آپ اسے اٹھا کر اپنی جگہ پر لوٹا دیتے۔ پس آپ ﷺ ہر رکعت میں اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔

786۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حالت نماز میں دونوں سیاہ یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔

787۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا بُرْدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَحْمَدُ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ قَالَ أَحْمَدُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (احمد نے کہا) نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا۔ پس میں آئی اور دروازہ کھولنے کے لیے عرض کی۔ احمد نے بیان کیا تو آپ ﷺ چلے اور میرے لیے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جائے نماز کی طرف واپس لوٹ گئے اور انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ دروازہ قبلہ سمت میں تھا۔

بَاب رَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں سلام کا جواب دینے کا بیان)

788۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کو سلام پیش کرتے تھے درآنحالیکہ آپ نماز میں ہوتے تھے اور آپ ﷺ ہم پر جواب لوٹاتے تھے۔ جب ہم شاہ نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ پر سلام پیش کیا تو آپ نے ہمیں جواب ارشاد نہ فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ نماز میں تو ایک اور شغل ہے (تسبیح وتحمید وغیرہ جس میں مصروف رہنا چاہیے اور اس سے اعراض درست نہیں)۔

789۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ[1] أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ

حضرت ابو وائل نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پیش کرتے تھے اور اپنی حاجات کے بارے میں عرض کر لیتے تھے۔ پس میں (حبشہ سے واپسی پر) رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا لیکن آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ تو مجھے قدیم وجدید فکروں نے آلیا (یعنی میں سوچ وبچار میں لگ گیا کہ آپ نے جواب کیوں نہیں دیا)۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: اللہ جو چاہتا ہے اپنی جانب سے نیا حکم صادر فرما دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اب نیا حکم صادر فرمایا ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو۔ پھر آپ نے مجھ پر سلام کا جواب لوٹایا۔

790۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ

1۔ ایک نسخہ میں من أمرہ نہیں ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِشَارَةً قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ إِشَارَةً بِأُصْبُعِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے اشارے سے جواب دیا۔ اس (لیث) نے کہا: میں (اپنے شیخ بکیر کے بارے میں) نہیں جانتا مگر یہ کہ انہوں نے کہا "اشارة باصبعه" (کہ آپ ﷺ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا) یہ لفظ حدیث قتیبہ کے ہیں۔

791۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ وَيُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی مکرم ﷺ نے مجھے بنی مصطلق کی طرف بھیجا۔ میں واپس آیا تو آپ ﷺ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ سے کلام کیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ (کے اشارہ سے) مجھے اس طرح فرمایا۔ میں نے پھر آپ سے کلام کیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مجھے اس طرح فرمایا حالانکہ میں سن رہا تھا کہ آپ قراءت کر رہے ہیں اور اپنے سر سے اشارہ کر رہے ہیں۔ راوی نے بیان کیا: جب آپ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: تو نے اس کام کے بارے میں کیا کیا ہے جس کے لیے میں نے تجھے بھیجا تھا کیونکہ مجھے تیرے ساتھ کلام کرنے سے کسی نے نہیں روکا مگر صرف اس نے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا (یعنی نماز گفتگو سے مانع تھی)۔

792۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى قُبَاءَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ فَجَاءَتْهُ الْأَنْصَارُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يَقُولُ هَكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ[1] وَبَسَطَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كَفَّهُ وَجَعَلَ بَطْنَهُ أَسْفَلَ وَجَعَلَ ظَهْرَهُ إِلَى فَوْقٍ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبا کی طرف منہ کر کے نکلے۔ آپ وہاں نماز پڑھنے لگے۔ راوی نے کہا کہ آپ ﷺ کے پاس انصار آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو اس حال میں سلام عرض کیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حالت نماز میں انہیں کیسے جواب دیا جب انہوں نے آپ کو سلام پیش کیا؟ انہوں نے کہا: اس طرح، اور اپنی ہتھیلی کو کھول دیا اور جعفر بن عون نے اپنی ہتھیلی کو کھولا اس کے باطن کو نیچے کی جانب کیا اور اس کے ظاہر کو اوپر کی جانب۔

1۔ ایک نسخہ میں وبسط کفه نہیں ہے۔

793۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا غِرَارَ فِي صَلَاةٍ وَلَا تَسْلِيمٍ قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي فِيمَا أَرَى أَنْ لَا تُسَلِّمَ وَلَا يُسَلَّمَ عَلَيْكَ وَيُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِصَلَاتِهِ فَيَنْصَرِفُ وَهُوَ فِيهَا شَاكٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: نماز میں نہ نقصان ہے اور نہ ہی سلام ہے (اور یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ نماز اور سلام میں کوئی نقصان نہیں) احمد نے کہا ہے: میرے خیال کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ حالت نماز میں نہ تو کسی کو سلام کرے اور نہ ہی تجھے سلام کیا جائے اور آدمی اپنی نماز میں نقصان کرتا ہے جبکہ وہ اس سے اس حال میں فارغ ہو کہ وہ اس میں شک کر رہا ہو۔

794۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلَى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

حضرت معاویہ بن ہشام نے سفیان سے، انہوں نے ابو مالک سے، انہوں نے ابو حازم سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ ابو معاویہ نے کہا ہے کہ میرا گمان ہے سفیان نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ ''سلام اور نماز میں کوئی نقصان نہیں ہے''۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن فضیل نے ابن مہدی کے الفاظ پر بیان کیا ہے اور انہوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

بَاب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا بیان

795۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي لَكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَبِي وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ جَارِيَةٌ لِي كَانَتْ تَرْعَى غُنَيْمَاتٍ قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ إِذْ اطَّلَعْتُ عَلَيْهَا اطِّلَاعَةً فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْهَا وَأَنَا مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا

يَأْسِفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظُمَ ذَاكَ(1) عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَيْنَ اللهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری تو میں نے کہا: یرحمك الله (اللہ تجھ پر رحم فرمائے)۔ لوگ مجھے اپنی تیز نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا: تیری ماں تجھے گم پائے! تمہیں کیا ہے کہ تم میری طرف اس طرح دیکھ رہے ہو؟ راوی کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے شروع کر دیئے۔ تو میں پہچان گیا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں۔ عثمان نے کہا: پس جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے نہ مجھے مارا، نہ مجھے جھڑکا اور نہ ہی مجھے کوئی سب وشتم اور ڈانٹ ڈپٹ کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ نماز ہے، اس میں لوگوں کے اس کلام کی مثل کوئی شے حلال نہیں۔ بیشک اس میں تو (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح، تکبیر اور قرآن کریم کی قراءت ہے یا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم ایک ایسی قوم ہیں جن کا عہد جاہلیت ابھی تازہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام عطا فرمایا ہے، ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کے پاس نہ جا۔ پھر میں نے عرض کی ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: وہ ایک ایسی شے ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ پس وہ انہیں (کام کرنے سے) نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام تھے جو خط کھینچا کرتے تھے۔ پس جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا وہ درست ہے۔ راوی نے کہا: میں نے پھر عرض کی: میری ایک لونڈی ہے، وہ احد (پہاڑ کا نام) اور جوانیہ (احد کے قریب ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی۔ میں اچانک اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری اٹھا کر لے گیا ہے۔ میں انسان ہونے کے ناطے افسوس کرنے لگا جیسا کہ لوگ افسوس کرتے ہیں، البتہ میں نے اسے ایک ہی بار سخت پیٹ ڈالا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے میری طرف سے زیادتی قرار دیا اور آپ پر یہ شاق گزرا۔ تو میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہ کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آ۔ چنانچہ میں اسے لے آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان میں۔ پھر آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تو اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ مومنہ ہے۔

796۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلِمْتُ أُمُورًا مِنْ أُمُورِ الْإِسْلَامِ فَكَانَ فِيمَا عَلِمْتُ أَنْ قَالَ لِي إِذَا عَطَسْتَ فَاحْمَدِ اللهَ وَإِذَا عَطَسَ الْعَاطِسُ فَحَمِدَ اللهَ فَقُلْ يَرْحَمُكَ اللهُ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا

1۔ ایک نسخہ میں ذٰلِكَ ہے۔

قَائِمٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللهَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللهُ رَافِعًا بِهَا صَوْتِي فَرَمَانِي النَّاسُ بِأَبْصَارِهِمْ حَتَّى احْتَمَلَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ بِأَعْيُنٍ شُزْرٍ قَالَ فَسَبَّحُوا فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ 1 قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قِيلَ هَذَا الْأَعْرَابِيُّ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنُكَ فَمَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ أَرْفَقَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو مجھے امور اسلام میں سے کچھ امور کی تعلیم دی گئی۔ پس جن کے بارے میں مجھے تعلیم دی گئی ان میں مجھے کہا گیا کہ جب تجھے چھینک آئے تو الحمد اللہ کہا کر۔ اور جب کوئی چھینک مارنے والا چھینک مارے اور الحمد اللہ کہے تو تو کہا کر "یرحمك الله"۔ راوی کا بیان ہے: پس اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد اللہ کہا تو میں نے کہا: "یرحمك الله" اور اس کے ساتھ میری آواز بلند ہوگئی۔ تو لوگ اپنی نگاہوں کے ساتھ مجھ پر تیر برسانے لگے۔ یہاں تک کہ ان کے عمل نے مجھے غضبناک کر دیا تو میں نے کہا: تمہیں کیا ہے کہ تم مجھے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہو؟ راوی کا بیان ہے: پس انہوں نے تسبیح کی (یعنی سبحان اللہ کہا)۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: کلام کرنے والا کون تھا؟ تو آپ کو عرض کی گئی: یہ اعرابی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: بیشک یہ نماز قراءت قرآن اور ذکر اللہ کے لیے ہے۔ پس جب تو اس میں ہو تو پھر تجھے ایسا کام ہی کرنا چاہیے۔ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر نرم اور کریم معلم کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ التَّأْمِينِ وَرَاءَ الْإِمَامِ (امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان)

797۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب "ولا الضالین" پڑھتے تو کہتے "آمین" اور اس کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے تھے۔

798۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہی اور اپنے دائیں اور بائیں اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی۔

799۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي

1۔ ایک نسخہ میں یہاں الصلوٰۃ ہے۔

هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی قراءت کی تو کہا''آمین'' یہاں تک کہ اس کی آواز اول صف کے لوگوں کو سنائی۔

800۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام کہے: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تو تم کہو: ''آمین'' کیونکہ جس کا یہ قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

801۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ

حضرت ابن شہاب نے حضرت سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت بیان کی ہے کہ ان دونوں نے انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا ملائکہ کے امین کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا ہے: وکان رسول اللہ یقول، آمین (اور رسول اللہ ﷺ کہتے تھے: آمین)

802۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَسْبِقْنِي بِآمِينَ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ آمین کہنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جائیں۔

803۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ صُبَيْحِ بْنِ مُحْرِزٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو مُصَبِّحٍ الْمَقْرَائِيُّ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ فَإِذَا دَعَا الرَّجُلُ مِنَّا بِدُعَاءٍ قَالَ اخْتِمْهُ بِآمِينَ فَإِنَّ آمِينَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِآمِينَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِينَ وَأَبْشِرْ

وَهٰذَا لَفْظُ مَحْمُوْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَقْرَائُ قَبِيلٌ[1] مِنْ حِمْيَرَ

حضرت ابومصبح المقرائی نے حدیث بیان کی ہے کہ ہم حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ صحابہ کرام میں سے تھے اور وہاں ہم اچھی اچھی باتیں کیا کرتے تھے۔ پس ایک دفعہ ہم میں سے ایک آدمی نے دعا کی تو انہوں نے فرمایا: اسے آمین پر ختم کرنا کیونکہ آمین کسی صحیفہ پر مہر کی مانند ہے۔ حضرت ابوزہیر نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے اور ایک آدمی کے پاس آئے جو انتہائی عجز وانکساری اور اصرار کیساتھ دعا کررہا تھا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ ٹھہرے اور اس کی التجا سننے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے قبولیت کو واجب کرلیا۔ اگر اس نے مہر لگالی تو قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کی: وہ کون سی شے سے مہر لگائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین کے ساتھ کیونکہ اگر اس نے آمین کے ساتھ دعا کو ختم کیا تو اس نے (اس کی قبولیت کو) واجب کرلیا۔ چنانچہ وہ آدمی جس نے حضور نبی رحمت ﷺ سے استفسار کیا تھا وہ واپس لوٹا اور اس آدمی کے پاس آیا اور اسے کہا: اے فلاں! تو اپنی دعا کو آمین کے ساتھ اختتام پر پہنچا اور تجھے قبولیت کی بشارت ہو۔ یہ الفاظ محمود کے ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ المقرا حمیر کا ایک قبیلہ ہے۔

بَابُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں تالی بجانے کا بیان)

804۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسبیح (سبحان اللہ کہنا) مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

805۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا فِي الْفَرِيضَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

1۔ ایک نسخہ میں قَبِيلَةٌ ہے۔

بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِبِلَالٍ إِنْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِكَ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ قَالَ فِي آخِرِهِ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ قَوْلُهُ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ تَضْرِبُ بِأُصْبُعَيْنِ مِنْ يَمِينِهَا عَلَى كَفِّهَا الْيُسْرَى

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ پس مؤذن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، میں اقامت کہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی اور اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ لوگ حالت نماز میں تھے۔ آپ ﷺ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے تو لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر اُدھر متوجہ نہ ہوئے۔ جب لوگوں نے کثرت سے تالیاں بجائیں تو آپ اس طرف متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ پس کریم آقا ﷺ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ (مصلیٰ امامت) پر ہی کھڑے رہو تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کو اپنی ہی جگہ پر ٹھہرنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا اس انعام پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق پیچھے آگئے یہاں تک کہ آپ صف میں برابر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر! کس شے نے تجھے وہاں کھڑے رہنے سے روکا تھا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے میرے لیے کہ میں نے تمہیں کثرت سے تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ دوران نماز کسی کو کوئی شے پیش آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ بلاشبہ تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حکم فرض نماز میں ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے مابین جھگڑا ہوا اور اس کی خبر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ ﷺ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر عصر کی نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دینا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس جب عصر کی نماز کا وقت ہوا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور اقامت کہی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کو کہا۔ پس وہ آگے (مصلیٰ امامت پر) بڑھے اور آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا: جب حالت نماز میں تمہیں کوئی شے پیش آجائے تو مردوں کو چاہیے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ عیسیٰ بن ایوب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد "التصفیح للنساء" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عورت اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں اپنی بائیں ہتھیلی پر مارے (تصفیح کی یہ ایسی تفسیر ہے جس سے لہو کے قصد کا وہم نہیں ہوتا۔ علامہ عینی)

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں اشارہ کرنے کا بیان)

806۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز میں اشارہ کرتے تھے۔

807۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيَعُدْ لَهَا يَعْنِي الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ وَهَمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تسبیح مردوں کے لیے ہے'' یعنی حالت نماز میں ''اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے'' جس نے نماز میں ایسا اشارہ کیا جس سے کچھ سمجھا جا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث وہم ہے۔

بَابٌ فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ (دوران نماز کنکریوں کے ہٹانے کا بیان)

808۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى

اہل مدینہ کے شیخ ابوالاحوص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو چونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہو رہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ کنکریاں نہ ہٹائے (تاکہ کنکریوں کی طرف متوجہ ہونے سے اس رحمت سے اعراض نہ کرے۔)

809۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْسَحْ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةَ الْحَصَى

حضرت ابوسلمہ نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو کنکریوں کو نہ ہٹا درآنحالیکہ تو نماز پڑھ رہا ہو اور اگر تیرے لیے ایسا کرنا ضروری ہو تو پھر ایک ہی بار کے عمل سے کنکریوں کو ہموار کر لے (یعنی اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ایک بار ہاتھ پھیر کر ہموار کر لیا جائے)۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُخْتَصِرًا (نماز کے دوران ہاتھ کمر پر رکھنے کا بیان)

810۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَضَعُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت نماز میں اپنا ہاتھ کمر پر

رکھنے سے منع فرمایا: ابوداؤد نے کہا ہے کہ اختصار سے مراد اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھنا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَعْتَمِدُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَصًا (حالت نماز میں عصا پر ٹیک لگانے کا بیان)

811۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَابِصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَدِمْتُ الرَّقَّةَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِي هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ غَنِيمَةٌ فَدَفَعْنَا إِلَى وَابِصَةَ قُلْتُ لِصَاحِبِي نَبْدَأُ فَنَنْظُرُ إِلَى دَلِّهِ فَإِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِئَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ أَغْبَرُ وَإِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصًا فِي صَلَاتِهِ فَقُلْنَا بَعْدَ أَنْ سَلَّمْنَا فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُودًا فِي مُصَلَّاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ

حضرت حصین بن عبدالرحمن نے ہلال بن یساف سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں رقہ آیا (یہ دریائے فرات کے کنارے شمال مشرقی جانب ایک شہر ہے) تو وہاں میرے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی سے ملنے کی آرزو ہے؟ میں نے کہا: ہاں یہ تو غنیمت ہے۔ پس ہمیں حضرت وابصہ (بن معبد بن عتبہ بن حارث الاسدی) رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا گیا تو میں نے اپنے ساتھی کو کہا: ہم پہلے ان کی کیفیت اور وضع قطع دیکھیں گے۔ جب دیکھا تو وہ اپنے سر پر اوپر سے چپکی ہوئی دو کانوں والی ٹوپی پہنے ہوئے تھے اور ساتھ ہی مٹیالے رنگ کا اونی جبہ زیب تن کیے ہوئے تھے جبکہ وہ عصا پر ٹیک لگائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سلام پھیرنے کے بعد اس کی وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے فرمایا: ام قیس بنت محصن نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمر رسیدہ ہوئے اور گوشت بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے اپنی جائے نماز میں ایک ستون بنایا جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ (دوران نماز گفتگو کرنے سے نہی کا بیان)

812۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم میں سے کوئی آدمی دوران نماز اپنے پہلو میں موجود آدمی سے گفتگو کرتا رہتا تھا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ الْقَاعِدِ (بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا بیان)

813۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ قُلْتَ

صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز کا اجر وثواب نصف نماز کے برابر ہوتا ہے۔ پس میں آپ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! آپ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز نصف نماز ہوتی ہے حالانکہ آپ خود بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔

814۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ صَلَاتُهُ قَائِمًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا وَصَلَاتُهُ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَائِمًا وَصَلَاتُهُ نَائِمًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا اجر وثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا نصف ہے اور لیٹ کر نماز پڑھنے والے کا اجر وثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کا نصف ہے۔

815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے ناصور (بواسیر کی بیماری) تھا تو میں نے حضور نبی رحمت ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے اور اگر تو قدرت نہ رکھے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر تو استطاعت نہ رکھے تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لے۔

816۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيهَا فَيَقْرَأُ حَتَّى إِذَا بَقِيَ أَرْبَعُونَ أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ سَجَدَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی رات کے وقت کی کوئی نماز بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ ﷺ بیٹھ کر قراءت کرتے رہتے یہاں تک کہ جب چالیس یا تیس آیتیں رہ جاتیں تو پھر کھڑے ہو کر قراءت کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔

817۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ وَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

ام المومنین زوج النبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ بیٹھ کر قراءت کرتے رہتے اور جب آپ کی قراءت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور پھر کھڑے ہو کر قراءت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے پھر اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کرتے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

818۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ بُدَيْلَ بْنَ مَيْسَرَةَ وَأَيُّوبَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت طویل وقت تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور طویل وقت تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔

819۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِي رَكْعَةٍ قَالَتِ الْمُفَصَّلَ قَالَ قُلْتُ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَتْ حِينَ حَطَمَهُ النَّاسُ

حضرت عبداللہ بن شقیق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ مفصل سورتیں پڑھتے تھے۔ پھر میں نے پوچھا: آپ بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب لوگوں (کی سختیوں) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو پھر آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ (تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان)

820۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً

وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

حضرت وائل بن حجر نے بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: میں ضرور حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرف دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور رخ زیبا قبلہ شریف کی طرف کیا اور تکبیر کہی اپنے ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں تک کیا پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا یعنی بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ کو باندھ لیا اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے کی طرح انہیں پھر اٹھایا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ بیٹھے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو اپنی دائیں ران پر اٹھا کر رکھا اور دو انگلیوں (چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی) کو بند کیا اور ایک حلقہ سا بنایا (درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر) اور میں نے آپ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور پھر بشر بن مفضل نے انگوٹھے اور وسطی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا اور سبابہ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کیا۔

821۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نماز میں سنت یہ ہے کہ تو اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور اپنا بایاں پاؤں بچھادے۔

822۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى أَيْضًا مِنَ السُّنَّةِ كَمَا قَالَ جَرِيرٌ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَرَاهُمُ الْجُلُوسَ فِي التَّشَهُّدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

قاسم کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نماز کی سنت میں سے یہ ہے کہ تو اپنا بایاں پاؤں بچھالے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔ عثمان بن ابی شیبہ جریر نے یحییٰ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ حماد بن زید نے یحییٰ سے بھی من السنة کے الفاظ ذکر کیے ہیں جبکہ جریر نے کہا ہے: قعنبی نے مالک سے اور انہوں نے یحییٰ بن سعد سے بیان کیا ہے کہ قاسم بن محمد نے انہیں تشہد میں بیٹھنا دکھایا اور حدیث ذکر کی۔

823۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى اسْوَدَّ ظَهْرُ قَدَمِهِ

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو آپ اپنا بایاں پاؤں بچھادیتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کا ظاہر سیاہ ہو گیا۔

بَابُ مَنْ ذَكَرَ التَّوَرُّكَ فِي الرَّابِعَةِ (چوتھی رکعت میں سرین کے بل بیٹھنے کا بیان)

824۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ
قَالَ سَمِعْتُهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ
بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَيَفْتَخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ[1] ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ
أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ
السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ زَادَ أَحْمَدُ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا
كَانَ يُصَلِّي وَلَمْ يَذْكُرَا فِي حَدِيثِهِمَا الْجُلُوسَ فِي الثِّنْتَيْنِ كَيْفَ جَلَسَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ
فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَجَلَسَ
عَلَى مَقْعَدَتِهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ
الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنَا عِيسَى
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ فَذَكَرَ فِيهِ قَالَ فَسَجَدَ
فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ
فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى فَكَبَّرَ كَذَلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ
لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ فِي
حَدِيثِهِ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الْحَمِيدِ فِي التَّوَرُّكِ وَالرَّفْعِ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَا الْجُلُوسَ قَالَ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ
الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ

محمد بن عمرو نے حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے ان سے دس اصحاب رسول ﷺ کے

1۔ ایک نسخہ میں یہاں ثُمَّ يَقْعُدُ کے الفاظ ہے۔

بارے میں یہ سنا ہے اور امام احمد نے بیان کیا ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے ابوحمید الساعدی سے حضور نبی کریم ﷺ کے دس اصحاب کے بارے میں سنا ہے اور ان میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ ابوحمید نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: سو بیان کرو۔ تو انہوں نے حدیث ذکر کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے جب آپ سجدہ کرتے پھر آپ قرار پکڑ لیتے پھر کہتے: اللہ اکبر اور سجدے سے سر اٹھا لیتے اور پھر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ فرمایا: یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے بعد سلام ہے تو اپنے بائیں پاؤں کو ایک طرف نکال کر بائیں جانب پر سرین کے بل بیٹھ جاتے۔ امام احمد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ دوسرے موجود صحابہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ آپ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے اور دونوں نے اپنی حدیثوں میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، یہی حدیث بیان کی اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بیان کیا کہ جب آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو آپ ﷺ اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور جب آپ ﷺ آخری رکعت میں بیٹھے تو اپنا بایاں پاؤں آگے کی طرف نکال لیا اور اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔

محمد بن عمرو العامری نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مجلس میں تھا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اس میں بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد قعدہ کرتے تو آپ ﷺ اپنے بائیں قدم کے تلوے پر بیٹھتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھتے تو آپ اپنی بائیں سرین کو زمین پر لگا دیتے اور اپنے پاؤں کو ایک طرف نکال لیتے۔ عباس یا عیاش بن سہل الساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے اور اس میں ان کے باپ بھی تھے تو اس میں ذکر کرتے ہوئے کہا: پس آپ نے سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں، گھٹنوں اور اپنے پاؤں کے پنجوں پر اعتماد کیا اور جب آپ بیٹھے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنے دوسرے پاؤں کو کھڑا رکھا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور سرین کے بل نہ بیٹھے پھر لوٹے اور دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی پھر دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب آپ نے قیام کے لیے اٹھنے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہہ کر اٹھے۔ پھر آخری دو رکعتوں میں رکوع کیا اور پھر جب سلام پھیرا تو اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ انہوں نے اپنی حدیث میں وہ ذکر نہیں کیا جو عبدالحمید نے سرین کے بل بیٹھنے اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر کیا ہے۔ عباس بن سہل نے بیان کیا ہے کہ ابوحمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم اکٹھے ہوئے اور یہ حدیث ذکر کی گئی اور اس میں دو رکعتوں سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنے اور بیٹھنے کی کیفیت کا ذکر نہیں کیا اور بیان کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے پھر آپ بیٹھے اور اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور اپنے دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ سمت پر رکھا۔

بَابُ التَّشَهُّدِ (تشہد کا بیان)

825۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو بِهِ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ شَرِيكٌ وَحَدَّثَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِذَا قُلْتَ هَذَا أَوْ قَضَيْتَ هَذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں بیٹھتے تھے تو ہم کہتے تھے: ''السلام علی اللہ قبل عبادہ، السلام علی فلان وفلان'' (اللہ تعالیٰ پر سلام ہو اس کے بندوں سے پہلے، فلاں اور فلاں پر سلام ہو) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ کہو: السلام علی اللہ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (یعنی اس کا نام سلام ہے یا وہ خود سلامتی عطا فرمانے والا ہے) البتہ جب تم میں سے کوئی بیٹھے تو اسے یہ کہنا چاہیے ''التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین'' کیونکہ جب تم نے یہ کہا تو یہ ہر نیکوکار بندے کو شامل ہو گیا چاہے وہ آسمان میں ہو یا زمین میں یا آسمان وزمین کے درمیان ہو۔ پھر یہ کہو ''اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ'' پھر تم میں سے ہر ایک کو دعا کے بارے میں اختیار ہے جو اسے پسند ہو وہی دعا مانگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نہیں جانتے تھے کہ جب ہم نماز میں بیٹھیں تو ہم کیا پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ کو ''التحیات'' سکھلا دیا گیا۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ شریک نے بیان کیا ہے کہ جامع نے ابووائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ فرمایا: آپ ﷺ ہمیں کلمات سکھاتے تھے اور آپ ﷺ نے کوئی کلمات بھی اس طرح نہیں سکھائے جس طرح آپ نے ہمیں تشہد کی تعلیم دی ''اللھم الف بین قلوبنا، واصلح ذات بیننا واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن وبارک لنا فی

اسماعنا وابصارنا و قلوبنا وازواجنا و ذریاتنا وتب علینا انك انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتك مثنین بها قابلیها واتمها علینا" قاسم بن مخیمرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نماز میں تشہد کی تعلیم دی اور انہوں نے بھی اعمش کی حدیث کی دعا کی مثل ذکر کیا۔ جب تو نے یہ کہہ دیا یا تو نے اسے پورا کرلیا تو تو نے اپنی نماز کو مکمل کرلیا۔ اب اگر تو اٹھنا چاہے تو اٹھ کھڑا ہو اور اگر تو بیٹھنا چاہے تو پھر تو بیٹھ جا۔

826۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ابو بشر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے تشہد کے بارے میں یہ کلمات سنے ہیں: "التحیات لله الصلوت الطیبات السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاته" راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے "وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے "وحده لاشریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله"۔

827۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رضی الله عنه فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ أَنْتَ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهُ وَلَا قَالَ وَأَشْهَدُ قَالَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ زَادَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَوْلُهُ فَأَنْصِتُوا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت حطان بن عبداللہ الرقاشی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز کے آخر میں بیٹھے تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ مقرر کی گئی ہے۔ تو جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میں سے اس اس طرح کا کلمہ کہنے والا کون ہے؟ راوی نے بیان کیا ہے کہ ساری قوم خاموش رہی۔ آپ نے پھر پوچھا: تم میں سے اس اس طرح کا کلمہ کہنے والا کون ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی قوم نے سکوت اختیار کیا تو انہوں نے فرمایا: اے حطان! شاید تو نے یہ کلمہ کہا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے یہ کلمہ نہیں کہا، تحقیق میں تو ڈرتا ہوں کہ آپ اس کے سبب مجھے سزا دیں گے۔ تو اتنے میں قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے یہ کلمہ کہا ہے اور میں نے اس سے سوائے خیر کے اور کوئی ارادہ نہیں کیا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں تم اپنی نماز میں کیا کہتے ہو؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ہمیں تعلیم دی اور ہمارے لیے ہمارے طریقہ کی وضاحت فرمائی اور ہمیں نماز کی تعلیم دی اور ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر تم میں سے کوئی ایک تمہارا امام بنے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ پڑھے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ تو تم کہو آمین۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس یہ اس کے عوض ہے (یعنی تم رکوع میں امام کے بعد جھکتے ہو اور سر بھی رکوع سے اس کے بعد اٹھاتے ہو۔ لہٰذا تمہارا رکوع امام کے رکوع کے مساوی ہے۔) اور جب امام کہے! سمع اللہ لمن حمدہ" تو تم کہو: اللّٰھم ربنا ولک الحمد، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سن لے گا کیونکہ اس نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے یہ فرمایا ہے: سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ تعالیٰ اس کی سنتا ہے جو اس کی تعریف کرتا ہے) اور جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی سجدہ سے اٹھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس یہ اس کا بدل ہے اور وہ جب قعدہ میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کا پہلا قول یہ ہونا چاہیے کہ وہ کہے "التحیات الطیبات الصلوٰت للہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ" امام احمد نے وبرکاتہ کے الفاظ نہیں کہے اور نہ ہی "واشھد" کہا بلکہ اس طرح کہا "وان محمدا"۔ ابو غلاب حطان بن عبداللہ الرقاشی سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے: جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور تشہد میں "لا الہ

الا الله" کہنے کے بعد یہ اضافہ ذکر کیا ہے "وحدہ لاشریك له" ابوداؤد نے کہا ہے: اس میں "وانصتوا" کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔ سلیمان التیمی کے سوا کسی نے اس حدیث میں یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔

828۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے آپ ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے۔ پس آپ کہتے تھے: "التحیات المبارکات الصلوات الطیبات لله السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمداً رسول الله"۔

829۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی الله عنه حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ أَوْ حِينَ انْقِضَائِهَا فَابْدَءُوا قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى الْيَمِينِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى قَارِئِكُمْ وَعَلَى أَنْفُسِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى كُوفِيُّ الْأَصْلِ كَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ أَبُو دَاوُد دَلَّتْ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَلَى أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: امابعد! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا: جب ہم نماز کے وسط میں ہوں یا جب اسے مکمل کرنے کا وقت ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے یہ کلمات کہو "التحیات الطیبات والصلوات والملك لله" پھر نبی کریم ﷺ پر سلام پیش کرو۔ پھر سلام بھیجو اپنے امام پر اور اپنی ذاتوں پر۔ ابوداؤد نے کہا ہے: سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل تھا اور دمشق میں رہتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ صحیفہ اس پر دلیل ہے کہ حسن نے سمرہ سے سماع کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد حضور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا بیان

830۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ فَأَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى كَمَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَاقَ مِثْلَهُ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ہم آپ پر درود پاک پڑھیں اور ہم آپ پر سلام بھیجیں۔ پس سلام کو تو ہم نے پہچان لیا ہے ہم درود پاک کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو ”اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وآل محمد كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد“۔ حضرت شعبہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس طرح کہا ہے ”صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم“۔ حکم نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے ”اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد“ ابوداؤد نے کہا ہے: زبیر بن عدی نے ابن ابی لیلیٰ سے اسے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مسعر نے اسے روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں ”كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد“ اور آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

831۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ زَادَ فِي آخِرِهِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

حضرت ابوحمید الساعدی نے خبر دی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم آپ پر درود پاک کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو ”اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما صليت على آل ابراهيم وبارك على

محمد وازواجه وذريته كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد"۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہمارے پاس تشریف لائے تو بشیر بن سعد نے آپ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود پاک پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے تو ہم کیسے آپ پر درود پاک پڑھیں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا یہاں تک کہ ہم یہ آرزو کرنے لگے کہ انہوں نے یہ نہ پوچھا ہوتا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہو۔ اور آگے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل حدیث ذکر کی اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا: "فی العالمین، انك حميد مجيد"۔ عقبہ بن عمرو نے یہ خبر بیان کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے تم کہو: "اللهم صل على محمد النبي الامي وعلى آل محمد"۔

832۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ يَسَارٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ پورا پورا ثواب حاصل کرے تو جب وہ ہم پر اور ہماری اہل بیت پر درود پاک پڑھے تو اسے یہ کہنا چاہیے: "اللهم صل على محمد وازواجه امهات المومنين وذريته واهل بيته كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد"۔

بَاب مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ (تشہد کے بعد دعا کا بیان)

833۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

حضرت محمد بن ابی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو اسے چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

834۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے: "اللهم انی اعوذبك من عذاب جهنم واعوذبك من عذاب القبر واعوذبك من فتنة الدجال واعوذبك

من فتنة المحيا والممات"۔

835۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ فَقَالَ قَدْ غُفِرَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا

حضرت حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک آدمی اپنی نماز ختم کر کے تشہد پڑھ رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا "اللھم انی اسألك یا الله الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفرلی ذنوبی انك انت الغفور الرحیم" راوی کا بیان ہے: حضور نبی کریم ﷺ نے تین بار یہ فرمایا: "قد غفر له قد غفر له" تحقیق اس کی مغفرت کر دی گئی، اس کو بخش دیا گیا۔

بَابُ إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ (تشہد کو مخفی پڑھنے کا بیان)

836۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ سنت یہ ہے کہ تشہد کو مخفی پڑھا جائے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ (تشہد میں اشارہ کرنے کا بیان)

837۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

حضرت علی بن عبدالرحمن المعاوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا۔ میں نماز میں کنکریوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تو اس طرح کیا کر جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ تو میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیسے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اس کی ساری انگلیاں بند کر لیتے پھر اس انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے ساتھ متصل ہے (یعنی شہادت کی انگلی) اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے۔

838۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى

عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں قعدہ کرتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے نیچے رکھتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا دیتے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور عبدالواحد نے ہمیں ایسا کر کے دکھایا اور سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

839۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَحَدِيثُ حَجَّاجٍ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ جب آپ تشہد پڑھتے تھے اور آپ اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔ ابن جریج نے کہا ہے اور عمرو بن دینار نے اضافہ کیا اور کہا ہے کہ عامر نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اسی طرح کرتے تھے (یعنی تشہد پڑھتے وقت اشارہ کرتے تھے) اور حضور نبی کریم ﷺ اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے۔ عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھ آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی اور حجاج کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

840۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا

حضرت مالک بن نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے ہوئے اور اپنی شہادت کی انگلی کو اٹھاتے ہوئے دیکھا درآنحالیکہ آپ نے اسے اوپر سے تھوڑا جھکا رکھا تھا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الِاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ

(اس کا بیان کہ نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانا مکروہ ہے)

841۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ

أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَقَالَ ابْنُ شَبُّوَيْهِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِهِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ آدمی نماز میں بیٹھے درآنحالیکہ وہ اپنے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے ہو۔ ابن شبویہ نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی نماز میں اپنے ہاتھ پر ٹیک لگائے اور ابن رافع نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ہاتھ پر ٹیک لگاتے ہوئے نماز پڑھے اور انہوں نے یہ روایت باب الرفع من السجدة میں ذکر کی ہے۔ ابن عبدالملک نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی جب نماز میں اٹھے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگائے۔

842۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

حضرت اسماعیل بن امیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت نافع سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھتا ہے اور وہ اپنے ہاتھ کا جال بنائے ہوتا ہے (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیے ہوتا ہے) تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ ان کی نماز ہے جن پر غضب ہوا ہے۔

843۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هَكَذَا فَإِنَّ هَكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے ہے حالانکہ وہ نماز میں بیٹھے ہوئے تھا اور ہارون بن زید نے کہا ہے کہ وہ بائیں جانب پر جھکے ہوئے تھا۔ پھر اس پر دونوں راوی (ہارون اور محمد بن مسلمہ) متفق ہیں کہ آپ نے اسے کہا: تو اس طرح نہ بیٹھ کیونکہ اس طرح وہ بیٹھتے ہیں جنہیں عذاب دیا جائے گا۔

بَابٌ فِي تَخْفِيفِ الْقُعُودِ (نماز کے دوران قعدہ میں تخفیف کا بیان)

844۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ قُلْنَا حَتَّى يَقُومَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ

حضرت ابوعبیدہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کی پہلی دو رکعتوں (کے قعدہ) میں کیفیت یہ ہوتی تھی گویا کہ آپ گرم پتھر پر ہیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ ہم نے پوچھا: یہاں تک کہ

آپ کھڑے ہو جاتے۔ انہوں نے جواب دیا: یہاں تک کہ آپ کھڑے ہو جاتے یعنی قعدہ اولیٰ سے بڑی تیزی کے ساتھ فارغ ہو کر آپ جلدی کھڑے ہو جاتے تھے۔

بَابٌ فِي السَّلَامِ (سلام کے احکام کا بیان)

845۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ح وحَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثُ إِسْرَائِيلَ لَمْ يُفَسِّرْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُد شُعْبَةُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَبِي إِسْحَقَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی دکھائی دیتی۔ ”السلام علیکم و رحمۃ اللہ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ“ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ سفیان اور شریک کی حدیث کے ہیں اور انہوں نے سلام کی تفسیر بیان نہیں کی کہ وہ کیسے ہوتا ہے؟ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس روایت کو زہیر نے ابو اسحاق سے اور یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبدالرحمن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے اور علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ شعبہ اس حدیث یعنی ابو اسحاق کی حدیث کا انکار کرتے تھے۔

846۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

حضرت علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ اپنی دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے یہ کہتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور اپنی بائیں جانب اس طرح کہتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ“۔

847۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا وَوَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ أَحَدُنَا أَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ يَسَارِهِ

فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُومِي بِيَدِهِ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَلَا يَكْفِي[1] أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدَهُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی سلام پھیرتا اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی دائیں جانب والے کو اور اپنی بائیں جانب والے کو اشارہ کرتا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تم میں سے ان کا کیا حال ہے جو اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہیں۔ کیا تم میں سے کسی کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کہے اور آپ نے اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ سلام ہو ان بھائیوں پر جو دائیں جانب ہیں اور ان پر جو بائیں جانب ہیں۔ ابو نعیم نے مسعر سے اسی اسناد اور معنی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کیا تم میں سے کسی کو یا ان میں سے کسی کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب والے بھائیوں پر سلام کرے۔

848۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ رَافِعُوا أَيْدِيهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ لوگ اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے تھے۔ زہیر نے کہا: میرا گمان یہ ہے کہ وہ لوگ حالت نماز میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں، تم نماز میں ساکن رہا کرو۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْإِمَامِ (امام کو سلام کا جواب دینے کا بیان)

849۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم امام پر سلام کا جواب لوٹائیں اور ہم یہ پسند کریں کہ ہم میں سے بعض بعض کو سلام کریں۔

بَابُ التَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ (نماز (یعنی سلام) کے بعد تکبیر کہنے کا بیان)

850۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُعْلَمُ انْقِضَاءُ صَلَاةِ

1۔ ایک نسخہ میں أَوَلَا يَكْفِي ہے۔

رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تکبیر کے ساتھ جان لیا جاتا تھا (یعنی سلام کے بعد تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی جس سے معلوم ہو جاتا کہ نماز مکمل ہو چکی ہے۔)

851۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ لِلذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ وَأَسْمَعُهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو ان کا بلند آواز سے ذکر کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں اسی ذکر سے جان لیتا تھا جب وہ نماز سے فارغ ہوتے اور میں اسے سنتا تھا۔

بَابُ حَذْفِ التَّسْلِيمِ (سلام کو مختصر کرنے کا بیان)

852۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عِيسَى نَهَانِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ رَفْعِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرٍ عِيسَى بْنَ يُونُسَ الْفَاخُورِيَّ الرَّمْلِيَّ قَالَ لَمَّا رَجَعَ الْفِرْيَابِيُّ مِنْ مَكَّةَ تَرَكَ رَفْعَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ نَهَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ رَفْعِهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (یعنی اسے تیزی کے ساتھ الفاظ کو لمبا کیے بغیر ادا کرنا) عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کے مرفوع ہونے سے مجھے منع کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: میں نے ابو عمیر عیسیٰ بن یونس الفاخوری الرملی سے سنا کہ جب فریابی مکہ سے لوٹ کر آئے تو انہوں نے اس حدیث کے رفع کو چھوڑ دیا اور کہا: امام احمد بن حنبل نے اس کے مرفوع ہونے سے منع کیا ہے۔

بَابُ إِذَا أَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ يَسْتَقْبِلُ (دوران نماز حدث لاحق ہو جانے کا بیان)

853۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز میں تم میں سے کسی کو حدث لاحق ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ واپس آئے، وضو کرے اور اپنی نماز کا اعادہ کرے۔

1۔ ایک نسخہ میں قال عیسیٰ نہانی تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ

اس کا بیان جو نفل نماز اسی جگہ پڑھتا ہے جہاں اس نے فرض پڑھے ہیں

854۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ قَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ زَادَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عاجز ہوتا ہے۔ مسدد نے عبدالوارث سے اس طرح نقل کیا ہے کہ وہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹ جائے یا تھوڑا سا دائیں یا بائیں جانب ہو جائے اور حماد نے ''فی الصلوۃ'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے یعنی نفل نماز میں یعنی کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے اس سے کہ وہ نفل نماز پڑھنے کے لیے اس مقام سے تھوڑا آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو جائے جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے۔

855۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ قِيلَ أَبُو أُمَيَّةَ مَكَانَ أَبِي رِمْثَةَ[1]

حضرت ازرق بن قیس نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ہمارے امام جن کی کنیت ابو رمثہ تھی، نے نماز پڑھائی اور انہوں نے کہا: میں نے یہ نماز یا میں نے اس نماز کی مثل نماز حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی جو کہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں حاضر تھا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی پھر آپ نے اپنی دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی پھر آپ ﷺ اسی طرح قبلہ جہت سے پھرے جیسے ابو رمثہ خود پھرے ہیں۔ پس وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا جس نے نماز کی تکبیر اولیٰ کو پایا تھا اور دو رکعت پڑھنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: تو بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اس لئے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نگاہ اٹھائی اور فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تجھے صحیح اور درست کام کی توفیق دی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ ابو رمثہ کی جگہ ابو امیہ کہا گیا ہے۔

1۔ قال ابو داؤد وقد قیل تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بَابُ السَّهْوِ فِي السَّجْدَتَيْنِ (دو رکعتوں میں سہو کا بیان)

856- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِمَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يَقُلْ بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَئُوا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَوْمَئُوا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكُلُّ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَقُلْ فَكَبَّرَ وَلَا ذَكَرَ رَجَعَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلَى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ وَلَا ذَكَرَ فَأَوْمَئُوا وَلَا ذَكَرَ الْغَضَبَ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ أَتَمُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ وَحُمَيْدٌ وَيُونُسُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ[1] وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامٍ لَمْ يَذْكُرَا عَنْهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَقَّنَهُ اللهُ ذَلِكَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

1۔ ایک نسخہ میں وسجد کے الفاظ نہیں ہے۔

تُسْجَدَانِ إِذَا شَكَّ حَتَّى لَقَّاهُ النَّاسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز (ظہر یا عصر) ہمیں پڑھائی اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر آپ اس لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے جو مسجد میں سامنے لگی ہوئی تھی۔ پس آپ ﷺ نے اس پر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار تھے۔ پھر لوگ جلدی جلدی نکلے اور وہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہو گئی نماز مختصر ہو گئی۔ لوگوں میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اور یہ دونوں بھی آپ ﷺ سے بات کرنے سے ڈرتے رہے۔ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا جسے رسول اللہ ﷺ ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ نہیں بلکہ آپ بھول گئے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ تو انہوں نے اشارہ کیا ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے مقام کی طرف لوٹے باقی رہنے والی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہلے دو سجدوں کی طرح یا ان سے بھی زیادہ طویل پھر اٹھے اور تکبیر کہی پھر دوبارہ تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا پہلے سجدے کی مثل یا اس سے طویل پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سیرین سے پوچھا گیا کیا آپ ﷺ نے سجدہ سہو کے لیے سلام پھیرا تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تو مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے اس کا ذکر کیا یا نہیں، البتہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔

ایوب نے محمد بن سیرین سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی ہے اور حماد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ انہوں نے بیان کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ انہوں نے بنا اور فاومئوا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ انہوں نے کہا: تو لوگوں نے عرض کی ہاں مزید بیان کیا پھر آپ اٹھے اور انہوں نے "وکبر" کا لفظ ذکر نہیں کیا پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔ پہلے سجدوں کی مثل یا اس سے زیادہ طویل پھر (سجدہ سے) اٹھے ان کی حدیث مکمل ہو گئی۔ اس کا مابعد انہوں نے ذکر نہیں کیا اور حماد بن زید کے سوا کسی نے "فاومئوا" کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: جس نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اس نے فکبر اور رجع کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہ آخر تک حماد کی حدیث کی مانند ہی ہے۔ یعنی اس قول تک کہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا: پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔ راوی نے کہا: میں نے پوچھا: تشہد کے بارے میں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے تشہد کے بارے میں کچھ نہیں سنا اور میرے نزدیک

پسندیدہ یہی ہے کہ وہ تشہد پڑھے اور انہوں نے "کان یسمیه ذاالیدین" (کہ آپ نے ان کا نام ذوالیدین رکھا ہوا تھا) اور فاومئوا (اور لوگوں نے اشارہ کیا) اور "غضب" کا ذکر نہیں کیا۔ ایوب کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ذوالیدین کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور ہشام یعنی ابن حسان نے بیان کیا ہے کہ آپ نے تکبیر کہی اور پھر تکبیر کہی سجدہ کیا اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث حبیب بن شہید، حمید، یونس اور عاصم الاحول نے محمد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی وہ ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ہشام سے ذکر کیا ہے کہ آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور حماد بن سلمہ اور ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث ہشام سے ذکر کی ہے اور ان دونوں نے بھی وہ ذکر نہیں کیا جو حماد بن زید نے ذکر کیا ہے "انه کبر ثم کبر"۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ روایت کیا اور کہا: آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے اس وقت نہیں کیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یقین عطا فرمایا۔

ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ نے انہیں خبر دی ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب شک میں پڑے تو اس وقت تک سہو کے دو سجدے نہیں کیے جو کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو اس پر آگاہ کیا۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ خبر حضرت سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ابوبکر بن حارث، ابن ہشام اور عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے یحییٰ بن ابی کثیر اور عمران بن ابی انس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ ذکر نہ کیا کہ آپ نے دو سجدے کیے، ابوداؤد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو زبیدی نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان کیا ہے: "اور آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے"۔

857۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ نَقَصْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

حضرت سعد نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے سنا، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو آپ سے عرض کی گئی کہ آپ نے نماز کو کم کر دیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے دو رکعتیں اور پڑھائیں پھر آپ نے دو سجدے کیے۔

858۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ نَسِيتَ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ أَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرض نماز میں دو رکعتوں کے بعد قبلہ سمت سے پھرے تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے کچھ بھی نہیں کیا (یعنی نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں) تو لوگوں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیا ہے یا رسول اللہ! ﷺ۔ پھر آپ ﷺ نے آخری دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ قبلہ سمت سے پھرے اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہ کیے۔ ابوداؤد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسے داؤد بن حصین نے ابوسفیان مولیٰ ابی احمد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس میں بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے دو سجدے کیے سلام کے بعد درآنحالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

ضمضم بن جوس الہفانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ خبر بیان کی اور فرمایا: پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ ابن سیرین کی حدیث کی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ذکر کی ہے کہ آپ نے بیان کیا پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

859۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ قَالَ عَنْ مَسْلَمَةَ الْحُجَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ كَانَ طَوِيلَ الْيَدَيْنِ فَقَالَ لَهُ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ اور مسدد نے مسلم سے یہ نقل کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ حجرہ میں تشریف لے گئے تو ایک آدمی آپ کے پاس کھڑا ہوا۔ اسے خرباق کہا جاتا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ لمبے تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ پس آپ ﷺ حالت غضب میں اپنی چادر مبارک کھینچتے ہوئے نکلے اور فرمایا: کیا اس نے سچ کہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ تو

آپ ﷺ نے وہ رکعت پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ آپ نے سہو کے دو سجدے کیے اور پھر آپ نے سلام پھیرا۔

بَابُ إِذَا صَلَّى خَمْسًا (اس کا بیان کہ جب کوئی پانچ رکعتیں پڑھ لے)

860۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی: آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں تو آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

861۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ بِهِمْ[1] سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَقَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِهَذَا قَالَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حُصَيْنٌ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم نے کہا: میں نہیں جانتا آپ نے اضافہ کیا یا آپ نے کمی کی۔ پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا تو آپ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا نماز میں کوئی نئی شے واقع ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ نے اتنی رکعتیں پڑھائی ہیں۔ راوی نے بیان کیا: پس آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کو پھیرا اور قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور لوگوں کے ساتھ دو سجدے کیے پھر آپ نے سلام پھیرا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو اپنا چہرہ اقدس آپ نے ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: بلاشبہ اگر نماز میں کوئی نئی شے لاحق ہوتی تو میں اس کے بارے میں آپ کو آگاہ کرتا لیکن میں بھی تو انسان ہوں میں اسی طرح بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔ اور جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صحیح اور درست کو تلاش کرے اور اس کے مطابق اپنی نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔ حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دو سجدے کرے''۔ پھر آپ ﷺ پھرے اور آپ نے دو سجدے کیے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس

1۔ ایک نسخہ میں بہم نہیں ہے۔

حدیث کو حصین نے اعمش کی طرح روایت کیا ہے۔

862۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُ يُوسُفَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کے درمیان اضطراب اور تشویش پیدا ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعتیں نماز پڑھائی ہے۔ پس آپ قبلہ رخ پھرے اور دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ میں بشر ہوں میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔

863۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنْ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنْ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ فَقَالُوا هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا حالانکہ ابھی ایک رکعت باقی تھی تو ایک آدمی نے ہمیں پالیا اور اس نے عرض کی: آپ نماز کی ایک رکعت بھول گئے ہیں۔ سو آپ واپس لوٹے اور مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ پس میں نے لوگوں کو اس کے بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا تو اس آدمی کو پہچانتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ میں اسے دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ پس اتنے میں وہ آدمی میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا: یہ ہے وہ۔ تو لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَاب إِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ مَنْ قَالَ يُلْقِي الشَّكَّ

اس کا بیان کہ جب دو اور تین رکعتوں میں شک لاحق ہو جائے تو وہ اس کا ازالہ کرے

864۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتْ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً

كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ مُرْغِمَتَيِ الشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ أَبِي خَالِدٍ أَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ شک کا ازالہ کرے اور یقین پر بناء کرے۔ اور جب اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے تو دو سجدے کرے۔ پس اگر اس کی نماز مکمل تھی تو یہ رکعت اور دو سجدے نفل ہو جائیں گے اور اگر اس کی نماز ناقص (نامکمل) تھی تو یہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کے لیے باعث ذلت و رسوائی ہوں گے۔ ابو داود نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو ہشام بن سعد اور محمد بن مطرف نے زید سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ابو خالد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

865۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدوں کو مرغمتین (شیطان کو ذلیل کرنے والے) کا نام دیا ہے۔

866۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيَقُمْ فَلْيُتِمَّ رَكْعَةً بِسُجُودِهَا ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَتَشَهَّدُ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَحَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ وَهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّ هِشَامًا بَلَغَ بِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے اور وہ جانتا ہو کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے تین یا چار رکعتیں تو اسے چاہیے کہ وہ ایک رکعت اور پڑھے اور دو سجدے کرے درآنحالیکہ وہ سلام سے پہلے بیٹھا ہوا ہو۔ پس اگر وہ پانچویں رکعت ہوئی جو اس نے پڑھی ہے تو وہ ان دو سجدوں کے سبب اسے دو بنا دے گا اور اگر وہ رکعت چوتھی ہوئی تو پھر دو سجدے شیطان کو خاک آلود کر دیں گے۔ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے، پس اگر اسے یقین حاصل ہو جائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ وہ

کھڑا ہو اور ایک رکعت اس کے سجود کے ساتھ مکمل کر لے اور تشہد پڑھے اور جب وہ فارغ ہو جائے تو اس کے سوا اس پر کوئی چیز باقی نہیں کہ وہ بیٹھے بیٹھے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے اور پھر سلام پھیر دے۔ پھر انہوں نے مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اس حدیث کو ابن وہب نے مالک، حفص بن میسرہ، داؤد بن قیس اور ہشام بن سعد سے روایت کیا ہے مگر ہشام بن سعد نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک پہنچایا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ (ظن غالب پر عمل کر کے نماز مکمل کرنے کا بیان)

867۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَأَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَيْضًا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ وَاخْتَلَفُوا فِي الْكَلَامِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز میں ہو اور تجھے تین اور چار رکعتوں میں شک پڑ جائے (یعنی تین پڑھی ہیں یا چار) اور تیرا غالب گمان چار کے بارے میں ہو تو تو تشہد پڑھ لے پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کر لے پھر تشہد پڑھ لے اور پھر سلام پھیر دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اسے عبدالواحد نے خصیف سے روایت کیا ہے اور اسے مرفوع ذکر نہیں کیا اور سفیان، شریک اور اسرائیل نے بھی عبدالواحد سے موافقت کی ہے اور انہوں نے متن حدیث میں کلام کے بارے میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے اس کی سند بیان نہیں کی۔

868۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عِيَاضٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَتَاهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ إِلَّا مَا وَجَدَ رِيحًا بِأَنْفِهِ أَوْ صَوْتًا بِأُذُنِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ مَعْمَرٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ عِيَاضُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے زیادہ نماز پڑھی ہے یا کم تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے اور جب اس کے پاس شیطان آئے اور آ کر کہے: تو نے حدث لاحق کر لیا ہے تو اسے یہ جواب دینا چاہیے کہ تو نے جھوٹ بولا ہے مگر اس صورت میں کہ جب وہ اپنی ناک میں ہوا کو محسوس کرے یا اپنے کانوں کے ذریعے آواز سنے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ابان کی حدیث کے الفاظ ہیں اور معمر اور علی بن مبارک نے (سند کے ایک راوی کا نام) عیاض بن ہلال ذکر کیا ہے اور اوزاعی نے کہا ہے کہ وہ عیاض بن ابی زہیر ہے۔

869۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آجاتا ہے اور اس پر نماز کے معاملہ کو ملتبس کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی ایسی حالت پائے تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے۔ ابو داود نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث ابن عیینہ، معمر اور لیث نے بھی روایت کی ہے۔ محمد بن مسلم نے اسی اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: ''وهو جالس قبل التسليم'' (درآنحالیکہ وہ بیٹھا ہوا ہو سلام پھیرنے سے پہلے) محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم کی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: ''پس اسے چاہیے کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے اور پھر سلام پھیرے''۔

بَابُ مَنْ قَالَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ (سلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کا بیان)

870۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ (اس کا بیان کہ جو درمیانی قعدہ کے بغیر کھڑا ہو جائے)

871۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْتَظَرْنَا التَّسْلِيمَ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ ﷺ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ وَحَدِيثِهِ زَادَ وَكَانَ مِنَّا الْمُتَشَهِّدُ فِي قِيَامِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ سَجَدَهُمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ وَهُوَ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ

حضرت عبداللہ بن بحینہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ کھڑے ہو گئے اور قعدہ نہ کیا۔ پس لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور ہم سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے قبل بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ شعیب نے زہری سے اس سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ ہم میں سے بعض آپ کی حالت قیام میں تشہد پڑھنے والے تھے۔ ابوداود نے کہا ہے اسی طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور وہ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تھے اور یہی زہری کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَهُوَ جَالِسٌ (اس کا بیان جو تشہد بھول جائے درآنحالیکہ وہ بیٹھا ہوا ہو)

872۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ فِي كِتَابِي عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ[1]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے، اگر اسے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے اور اگر وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر وہ نہ بیٹھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ میری کتاب میں جابر جعفی سے اس حدیث کے سوا کوئی شے نہیں ہے۔

873۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْنَا سُبْحَانَ اللهِ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَمَضَى فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ كَمَا صَنَعْتُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِثْلَ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عُمَيْسٍ أَخُو الْمَسْعُودِيِّ وَفَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمُغِيرَةُ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَفْتَى بِذَلِكَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا فِيمَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ ثُمَّ سَجَدُوا بَعْدَ مَا سَلَّمُوا

زیاد بن علاقہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور وہ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے۔ ہم نے کہا: سبحان اللہ۔ انہوں نے بھی کہا: سبحان اللہ اور نماز کو جاری رکھا اور انہوں نے جب اپنی نماز کو مکمل کر لیا تو سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کیے اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح

1۔ قالوا ابوداؤد ولیس تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

کرتے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ نے شعبی اور انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اسے مرفوع قرار دیا ہے۔ ابوعمیس نے اسے ثابت بن عبید سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ہمیں نماز پڑھائی جیسا کہ زیاد بن علاقہ کی حدیث میں ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: ابو عمیس، مسعودی کا بھائی ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے بھی اسی طرح کیا ہے جیسے حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کیا ہے اور عمران بن حصین، ضحاک بن قیس، معاویہ بن ابی سفیان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح فتویٰ دیا ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہی فتویٰ دیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ ایسے آدمیوں کے بارے ہے جو دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو جائیں پھر وہ سلام کے بعد سجدے کریں۔

874۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْعَنْسِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ عَمْرٌو وَحْدَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ أَبِيهِ غَيْرُ عَمْرٍو

اکیلے عمرو نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سہو (بھول) کے لیے سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔ عمرو کے علاوہ "عن ابیہ" کے الفاظ کسی نے ذکر نہیں کیے۔

بَاب سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ (سجدہ سہو کے بعد تشہد اور سلام کا بیان)

875۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ بھول گئے۔ پس آپ ﷺ نے دو سجدے کیے پھر آپ نے تشہد پڑھا اور پھر سلام پھیرا۔

بَاب انْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنَ الصَّلَاةِ

مردوں سے پہلے نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے جانے کا بیان

876۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيلًا وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ كَيْمَا يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے اور لوگ سمجھتے تھے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

بَاب كَيْفَ الِانْصِرَافُ مِنَ الصَّلَاةِ (نماز سے واپس پھرنے کی کیفیت کا بیان)

877۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٍ مِنْ طَيِّئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ

حضرت قبیصہ بن ہلب نے بنو طے کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ دونوں جانبوں (دائیں بائیں جانب) سے پھرتے تھے۔

878۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ نَصِيبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ يَسَارِهِ

حضرت اسود بن یزید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شیطان کے لیے حصہ نہیں بنانا چاہیے کہ وہ نماز سے واپس نہ پھرے مگر صرف دائیں جانب سے اور تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر دیکھا ہے کہ آپ بائیں جانب سے پھرتے ہیں۔ حضرت عمارہ نے کہا ہے: اس کے بعد میں جب مدینہ طیبہ آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے گھر آپ کی بائیں جانب دیکھے (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر بائیں جانب اٹھ کر جاتے۔)

بَاب صَلَاةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِي بَيْتِهِ (نفل نماز گھر میں پڑھنے کا بیان)

879۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نماز میں سے کچھ نفلی نماز اپنے گھروں میں پڑھو اور تم انہیں قبریں نہ بناؤ۔

880۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

بَاب مَنْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ

اس کا بیان جو قبلہ سمت کے بغیر نماز پڑھ رہا ہو پھر اسے علم ہو جائے

881۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (تو موڑ لیا کرو اپنا رخ (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہو تو اپنے منہ اس کی طرف پھیر لیا کرو) تو بنی سلمہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ اس حال میں کہ وہ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے اور بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے تھے تو اس نے انہیں پکار کر کہا: آگاہ ہو جاؤ قبلہ کو کعبہ معظمہ کی طرف بدل دیا گیا ہے۔ یہ اس نے دو بار کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جیسے رکوع میں تھے اسی حال میں کعبہ معظمہ کی طرف پھر گئے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ (احکام جمعہ کے ابواب کی وضاحت کا بیان)

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ (یوم جمعہ اور شب جمعہ کی فضیلت کا بیان)

882۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ ذَاكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور جمعہ کے دن صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک جن وانس کے سوا ہر جانور قیامت کے خوف سے کان لگائے رکھتا ہے اور اس میں ایک ایسی ساعت ہے جسے نماز پڑھتے ہوئے مسلمان بندہ پالیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کی دعا کرتا ہے تو اللہ بالیقین اسے وہ عطا کردیتا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہر سال میں ایک دن ہوتا ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات پڑھی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے حضرت کعب سے اپنی مجلس کا تذکرہ کیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: تحقیق میں جانتا ہوں وہ ساعت کونسی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: مجھے اس کے بارے میں بتائیے۔ تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ

جمعہ کے دن آخری ساعت ہے۔ تو میں نے کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد مسلم اسے نماز پڑھتے ہوئے پائے گا اور اس ساعت میں تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی؟ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: جو نماز کا انتظار کرتے ہوئے بیٹھا رہا تو وہ نماز میں ہی ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔ تو میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو بس یہ اسی طرح ہے۔

883۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے دنوں میں سے افضل ترین جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن آپ کا وصال ہوا، اسی میں نفخہ ہوگا اور اسی میں صعقہ ہوگا (یعنی بے ہوشی طاری کی جائے گی)۔ پس تم اس دن کثرت سے مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہونگی اور بعض نے ارمت کی بجائے بلیت کا لفظ ذکر کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو حرام قرار دیا ہے۔

بَابُ الْإِجَابَةِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (اس کا بیان کہ جمعہ کے دن کونسی ساعت مقبول ہے)

884۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن میں بارہ ساعتیں ہیں۔ ان میں سے ایک ساعت جس میں کوئی مسلم جو اللہ تعالیٰ سے کسی شے کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے۔ پس تم اسے عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو۔

885۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ

حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے وہ رسول اللہ علیہ السلام سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کر نماز کے مکمل ہونے تک کے درمیان ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یعنی منبر پر بیٹھنے سے لے کر۔

بَاب فَضْلِ الْجُمُعَةِ (جمعہ کی فضیلت کا بیان)

886۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر وہ جمعہ کے لیے آیا اور خطبہ سنا اور خاموش رہا تو سابقہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک ہونے والے اس کے گناہ بخش دیے گئے اور تین دن مزید کے بھی اور جس نے دوران خطبہ کنکریاں ہٹائیں اس نے لغو عمل کیا۔

887۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتْ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوْ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنْ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ[1] عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنْ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ فَإِنْ نَأَى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ لَهُ كِفْلٌ[2] مِنْ أَجْرٍ وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنْ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ لَهُ[3] كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ صَهٍ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَقَالَ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ

حضرت عطاء خراسانی نے اپنی بیوی ام عثمان کے آزاد کردہ غلام سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے کوفہ کی مسجد کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف نکل آتے ہیں اور وہ لوگوں کو حاجات وضروریات کے سبب جمعہ کی طرف جانے سے روکتے ہیں اور ملائکہ بھی صبح آکر مسجد کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کسی آدمی کے بارے میں ایک ساعت اور کسی کے بارے میں دو ساعتیں لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام نکل آتا ہے یعنی یہ لکھتے ہیں کہ یہ آدمی امام کے نکلنے سے ایک ساعت پہلے اور یہ آدمی دو

1۔ ایک نسخہ میں فَتَجْلِسُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں كَانَ لَهُ كِفْلٌ ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں عَلَيْهِ ہے۔

ساعت پہلے آیا۔ اسی ترتیب سے وہ لکھتے ہیں یہاں تک کہ امام آ جاتا ہے۔ پس جب وہ آدمی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے اور امام کا خطبہ توجہ سے سنتا ہے اور اس کی طرف دیکھتا ہے اور خاموش رہتا ہے اور کوئی لغو عمل نہیں کرتا تو اس کے لئے اجر کے دو حصے ہیں اور اگر وہ ایسی جگہ دور بیٹھا ہوا ہو جہاں وہ سن نہیں سکتا لیکن وہ خاموش رہے اور کوئی لغو عمل نہ کرے تو اس کے لیے اجر کا ایک حصہ ہے اور اگر وہ اپنی جگہ بیٹھا، وہ وہاں خطبہ سن بھی رہا ہو اور اسے دیکھ بھی رہا ہو لیکن اس نے کوئی لغو عمل کیا اور خاموش نہ رہا تو اس کے لیے بوجھ کا ایک حصہ ہے اور جس نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جا تو اس نے لغو عمل کیا۔ تو جس نے لغو کیا اس کے لیے اس جمعہ میں کوئی حصہ نہیں یعنی اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔ پھر وہ اس کے آخر میں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ولید بن مسلم نے ابن جابر سے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے "بالربائث" اور کہا ہے: "مولی امراتہ ام عثمان بن عطاء"۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ (جمعہ چھوڑنے کی صورت میں شدید وعید کا بیان)

888۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلَى قَلْبِهِ

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین جمعے سستی اور غفلت کرتے ہوئے چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

بَاب كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا (جمعہ ترک کرنے کے کفارہ کا بیان)

889۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ وَخَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ فِي الْمَتْنِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دیا تو اسے چاہیے کہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر وہ نہ پائے تو پھر نصف دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح خالد بن قیس نے اسے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسناد میں ان کی مخالفت کی ہے اور متن میں ان کی موافقت کی ہے۔

890۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَإِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ فَاتَهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَقَالَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُسْأَلُ عَنِ اخْتِلَافِ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَمَّامٌ عِنْدِي أَحْفَظُ مِنْ أَيُّوبَ يَعْنِي أَبَا الْعَلَاءِ

حضرت قدامہ بن وبرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی جس کا خطبہ بغیر عذر کے فوت ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ ایک درہم یا ایک صاع گندم یا نصف صاع گندم صدقہ کرے۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ سعید بن بشیر نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ کہا ہے کہ ایک مد یا نصف مد اور کہا ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ان سے اس حدیث کے اختلاف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک ہمام ایوب یعنی ابو العلاء کی نسبت زیادہ حافظ ہے۔

بَاب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ (اس کا بیان جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے)

891۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي

ام المومنین زوج النبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے گھروں اور عوالی (یعنی وہ بستیاں جو مدینہ طیبہ کی بلند جگہ پر واقع ہیں اور کم سے کم مدینہ طیبہ سے چار میل کے فاصلے پر ہیں) سے جمعہ کے لئے آتے تھے۔

892۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي الطَّائِفِيَّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ مَقْصُورًا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ قَبِيصَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ بیان کیا ہے کہ جمعہ ہر اس آدمی پر واجب ہوتا ہے جس نے اذان سنی۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے سفیان سے موقوف علی عبداللہ بن عمرو بیان کیا ہے۔ انہوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔ قبیصہ نے اسے مسند ذکر کیا ہے۔

بَاب الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ (بارش کے دن جمعہ کا بیان)

893۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيَهُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

حضرت ابو ملیح نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حنین کا دن بارش کا دن تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے منادی کو (یہ اعلان کرنے کا) حکم فرمایا کہ نماز اپنے اپنے خیموں (ڈیروں) میں پڑھ لو۔ ابو ملیح سے یہ روایت ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا۔

894۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ خَبَّرَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ يَبْتَلَّ أَسْفَلُ نِعَالِهِمْ

فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي رِحَالِهِمْ

حضرت ابوقلابہ نے حضرت ابوملیح سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ صلح حدیبیہ میں جمعہ کے دن حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور اس دن بارش ہوئی جس سے ان کے جوتوں کے تلوے بھی تر نہ ہوئے تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابُ التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ

ٹھنڈی رات یا بارش والی رات میں جماعت سے پیچھے رہ جانے کا بیان

895۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ مَطِيرَةٌ أَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک ٹھنڈی رات میں ضجنان (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ یا پہاڑ کا نام ہے) میں اترے تو آپ نے منادی کو حکم دیا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ نماز اپنے اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔ ایوب نے بیان کیا ہے اور حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب رات ٹھنڈی، یا بارش والی ہوتی تو حضور نبی کریم علیہ السلام منادی کو حکم دیتے اور وہ یہ اعلان کرتا ''الصلوۃ فی الرحال'' کہ نماز اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔

896۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَادَى ابْنُ عُمَرَ بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ نَادَى أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ قَالَ فِيهِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمُنَادِيَ فَيُنَادِي بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُنَادِي أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللهِ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْقَرَّةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ

حضرت نافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر یہ اعلان کر دیا کہ نماز اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔ اس میں یہ بیان کیا ہے کہ پھر انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام منادی کو حکم دیتے تھے، وہ نماز کے لیے ندا دیتا اور پھر ٹھنڈی رات اور دوران سفر بارش والی رات میں یہ اعلان کرتا تھا کہ نماز اپنے خیموں اور ٹھکانوں میں پڑھ لو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے حماد بن سلمہ نے ایوب اور عبید اللہ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ کہا ہے کہ وہ دوران سفر ٹھنڈی یا بارش والی رات میں اعلان کرتا۔

897۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ

ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي سَفَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ضجنان میں ایک سخت ٹھنڈی رات میں اور ہوا والی رات میں نماز کے لئے اذان کہی اور اپنی ندا کے آخر میں کہا: آگاہ ہو جاؤ نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو آگاہ ہو جاؤ نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو۔ پھر فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیتے تھے جب سفر کے دوران رات ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔ وہ کہتا: ''الاصلوا فی رحالکم''۔

898۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَعْنِي أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ فِي الْمَدِينَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْغَدَاةِ الْقَرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ٹھنڈی اور ہوا والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور یہ کہا آگاہ رہو نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو۔ پھر فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیتے تھے جب رات ٹھنڈی یا بارش والی ہوتی۔ وہ کہتا: آگاہ رہو نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس خبر کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں ''فی السفر'' کا ذکر کیا ہے۔

899۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم پر بارش ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو چاہے اپنے ٹھکانے میں نماز پڑھ لے۔

900۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ

حضرت محمد بن سیرین کے چچا کے بیٹے عبداللہ بن حارث نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن میں اپنے موذن کو فرمایا: جب تو کہے ''اشھدان محمدا رسول اللہ'' تو اس کے بعد ''حی علی الصلوۃ'' نہ کہنا بلکہ یہ کہنا ''صلوا فی بیوتکم'' (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے موذن کے اس قول کو ناپسند کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ اس نے کہا ہے جو مجھ سے بہتر ہے۔ بلاشبہ جمعہ واجب اور حتمی ہے اور میں نے تمہیں مشقت میں ڈالنا

ناپسند کیا ہے کہ تم بارش اور کیچڑ میں چلتے آؤ۔

بَابُ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ (غلام اور عورت کے لیے جمعہ کا بیان)

901۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ حق ہے یعنی فرض ہے اور ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے سوائے چار کے: عبد مملوک (ایسا غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو) عورت، بچہ اور مریض۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ طارق بن شہاب نے حضور نبی کریم علیہ السلام کا دیدار کیا لیکن آپ علیہ السلام سے کسی شے کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى (دیہات میں جمعہ کا بیان)

902۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمَدِينَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَاءَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى عَبْدِ الْقَيْسِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ بے شک پہلا جمعہ جو اسلام میں اس جمعہ کے بعد پڑھا گیا جو رسول اللہ علیہ السلام کی مسجد میں مدینہ طیبہ میں پڑھا گیا وہ جمعہ ہے جو جوثاء میں پڑھا گیا اور جوثاء بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ عثمان نے کہا ہے یہ عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

903۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِيهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ

حضرت محمد بن ابی امامہ بن سہل نے اپنے باپ سے اور وہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے اور یہ ان کی بصارت ختم ہونے کے بعد ان کے قائد اور رہبر تھے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ جب جمعہ کے دن اذان کی آواز سنتے تو اسعد بن زرارہ کے لیے دعا مانگتے۔ تو میں نے ان سے کہا (کیا وجہ ہے) جب آپ اذان سنتے ہیں تو اسعد بن زرارہ کے لئے دعا مانگتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ سب سے اول انہوں نے ہمیں ہزم

النبیت میں (مدینہ طیبہ کا ایک گاؤں ہے) بنو بیاضہ کی زمینوں میں سے نقیع (ایسی زمین جس میں اکثر پانی کھڑا رہتا ہو) میں جمعہ پڑھایا۔ اسے نقیع الخضمات بھی کہا جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: اس دن تم کتنے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: چالیس۔

بَابُ إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدٍ

اس کا بیان کہ جب جمعہ کا دن عید کے دن کے موافق آجائے

904۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ

حضرت ایاس بن ابی رملہ الشامی نے بیان کیا ہے: میں اس وقت حاضر تھا جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگے۔ کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو عیدوں میں جمع ہوئے ہو درآنحالیکہ وہ دونوں ایک ہی دن میں اکٹھی ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تو انہوں نے پھر پوچھا: تو پھر آپ ﷺ نے کیسے کیا؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی اور پھر جمعہ کے بارے میں رخصت عطا فرمادی اور ارشاد فرمایا: جو نماز پڑھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ پڑھ لے۔

905۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ

حضرت عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا ہے کہ ہمیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن دن کے پہلے حصہ میں عید کی نماز پڑھائی پھر ہم جمعہ کے لیے گئے لیکن وہ تشریف نہ لائے، تو ہم نے اکیلے نماز پڑھ لی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف میں تھے۔ جب وہ تشریف لائے تو ہم نے اس کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے صحیح سنت پر عمل کیا ہے۔

906۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ اجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ اور عید الفطر کے دن اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے فرمایا: ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔ پس آپ نے دونوں کو اکٹھا کر دیا اور صبح کے وقت دو رکعتیں پڑھا دیں اور ان پر مزید کچھ اضافہ نہ کیا یہاں تک کہ پھر عصر کی نماز پڑھی۔

907۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس دن میں دوعیدیں اکٹھی ہیں، پس جو چاہے جمعہ کی جانب سے اسے کافی سمجھے حالانکہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے۔ عمر نے بیان کیا ہے: یہ شعبہ سے روایت ہے۔

بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن صبح کی نماز کی قراءت کا بیان)

908۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں الم تنزیل السجدہ اور هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت شعبہ نے مخول سے اسی اسناد اور مفہوم کی روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ پڑھتے تھے۔

بَابُ اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن لباس کا بیان)

909۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ يَعْنِي تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ریشمی حلہ دیکھا جو مسجد کے دروازے پر بیچا جارہا تھا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر آپ اسے خریدلیں اور آپ اسے جمعہ کے دن اور جب وفود آپ کے پاس آتے ہیں زیب تن کیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ حلہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی

حصہ نہیں ہوگا۔ پھر انہی جیسے چند حلے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے حالانکہ آپ نے عطارد (اس آدمی کا نام جو مسجد کے پاس کپڑے بیچ رہا تھا) کے حلہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے اس لئے نہیں دیا کہ تو اسے پہن لے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں رہنے والے اپنے مشرک بھائی کو دے دیا۔ حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی حلہ دیکھا جو بازار میں بیچا جا رہا تھا تو آپ نے وہ لے لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور عرض کی: یہ خرید لیجئے اور اس کے ساتھ عید اور وفود آنے کے ایام میں زینت اور حسن کا اہتمام کیجئے۔ پھر آگے حدیث بیان کی پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

910۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَوْ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدْتُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت یحییٰ بن سعید انصاری اور حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی پر کیا ہے اگر وہ پائے، یا فرمایا: تم میں سے کسی کو کیا ہے اگر تم پاؤ کہ وہ جمعہ کے دن کے لئے اپنے کاروباری کپڑوں کے سوا دو کپڑے بنا لے۔ عمرو نے بیان کیا ہے اور ابن ابی حبیب نے موسیٰ بن سعد سے، انہوں نے ابن حبان سے اور انہوں نے ابن سلام سے مجھے یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے، انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب اور انہوں نے موسیٰ بن سعد کے واسطہ سے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ (جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنانے کا بیان)

911۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے، مسجد میں کسی گم شدہ شے کا اعلان کرنے اور اس میں شعر کہنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے جمعہ

کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

بَابٌ فِی اتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ (منبر بنانے کا بیان)

912۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَاهُنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي

حضرت ابو حازم بن دینار نے بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے درآنحالیکہ انہیں منبر کے بارے میں شک تھا کہ یہ کون سی لکڑی کا بنا ہوا ہے تو انہوں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی سے بنایا گیا ہے۔ میں نے اسے پہلے دن دیکھا جس دن اسے بچھایا گیا اور رسول اللہ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فلانہ عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے تو اس کا نام لیا تھا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دے کہ وہ میرے لئے لکڑیوں سے (ایسی شے) تیار کرے کہ میں اس پر بیٹھوں جب میں لوگوں سے ہم کلام ہوں۔ چنانچہ اس عورت نے اسے حکم دیا اور اس نے جنگل سے طرفاء (ایک درخت ہے) کی لکڑی لے کر منبر تیار کیا اور اسے اپنی ماں کے پاس لے آیا اور پھر اس نے حضور نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ پس آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو اسے یہاں رکھ دیا گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس پر دیکھا ہے، آپ نے اس پر نماز پڑھی اور اس پر تکبیر کہی پھر اسی پر رکوع کیا پھر آپ الٹے پاؤں نیچے اترے اور منبر کے پاس سجدہ کیا اور پھر واپس اسی پر لوٹ گئے۔ پس جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ اس لیے بنوایا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کو خوب جان لو۔

913۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَدَّنَ قَالَ لَهُ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَلَا أَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَجْمَعُ أَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلَى فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا جسم جب بھاری ہو گیا تو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں آپ کے لئے منبر نہ بنا دوں جو آپ کے بوجھ کو اٹھا سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (درست ہے) تو انہوں نے آپ کے لئے دو سیڑھیوں والا منبر بنا دیا۔

بَاب مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ (منبر رکھنے کی جگہ کا بیان)

914- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ

حضرت یزید بن ابی عبید نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے منبر اور دیوار کے درمیان اتنی مقدار فاصلہ ہے جس سے بکری (آسانی سے) گزر سکتی ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ (زوال سے قبل جمعہ کے دن نماز پڑھنے کا بیان)

915- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي الْخَلِيلِ وَأَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے جمعہ کے دن کے سوا نصف النہار کے وقت نماز کو مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے: بلاشبہ جمعہ کے دن کے سوا اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ روایت مرسل ہے کیونکہ مجاہد، ابو خلیل سے بڑے ہیں اور ابو خلیل نے ابو قتادہ سے سماع نہیں کیا۔

بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ (وقت جمعہ کا بیان)

916- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتْ الشَّمْسُ

حضرت عثمان بن عبدالرحمن التیمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو رسول اللہ علیہ السلام جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے۔

917- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ

حضرت یعلی بن حارث نے کہا ہے کہ میں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر واپس لوٹتے تھے اس حال میں کہ دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

918- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم جمعہ ادا کرنے کے بعد دن کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے۔

بَابُ النِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن اذان کا بیان)

919۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ بِلَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ

حضرت ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام (خطبہ دینے کے لیے) منبر پر بیٹھتا تھا اور جب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم ارشاد فرمایا اور وہ اذان مقام زوراء پر کہی گئی۔ پھر اس پر حکم ثابت اور مضبوط ہوگیا۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن اذان رسول اللہ ﷺ کے سامنے مسجد کے دروازے پر کہی جاتی تھی جب آپ منبر پر جلوہ افروز ہوتے۔ (اسی طرح) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (کے زمانہ میں بھی تھا) پھر آگے حدیث یونس کو بیان کیا۔ زہری نے حضرت سائب سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے صرف ایک موذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ ابن شہاب نے حضرت سائب بن یزید بن اخت نمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے سوائے ایک موذن کے اور کوئی نہ تھا اور پھر آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور یہ مکمل نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ فِي خُطْبَتِهِ (امام کا دوران خطبہ کسی آدمی سے گفتگو کرنے کا بیان)

920۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يُعْرَفُ مُرْسَلًا إِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَخْلَدٌ هُوَ شَيْخٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا: "بیٹھ جاؤ" آپ ﷺ کا یہ فرمان حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنا تو وہ مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی نظر ان پر پڑی تو فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! آگے آجاؤ۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت مرسل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لوگوں نے اسے حضرت عطاء سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور مخلد (بن یزید الجزری) شیخ ہیں (یعنی ان کی روایت قابل اعتماد ہے)

بَابُ الْجُلُوسِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ (منبر پر چڑھ کر بیٹھنے کا بیان)

921۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ أُرَاهُ قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ جب منبر پر تشریف لے جاتے تو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھتے اور کوئی کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا (کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کا بیان)

922۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَالَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے پھر آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے اور جو کوئی تم میں سے یہ بیان کرے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تحقیق اس نے جھوٹ بولا۔ قسم بخدا! میں نے دو ہزار سے زائد نمازیں آپ کی معیت میں پڑھی ہیں۔

923۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ قرآن پاک پڑھتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ

عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کو دیکھا آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر تھوڑی دیر آپ بیٹھتے اور کلام نہیں کرتے تھے۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ (کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان)

924۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ زُرْنَاكَ فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَأَمَرَ بِنَا أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ

شعیب بن زریق الطائفی نے بیان کیا ہے: میں ایک آدمی کے پاس بیٹھا جسے رسول اللہ ﷺ سے شرف صحابیت حاصل تھا، اسے حکم بن حزن الکلفی کہا جاتا تھا تو اس نے ہمیں حدیث سنانا شروع کی اور کہا: میں سات یا نو افراد پر مشتمل وفد میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس ہم آپ پر داخل ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے آپ کی زیارت کی ہے آپ ہمارے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے ہمیں کچھ کھجوریں بھی عطا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور صورت حال یہ تھی کہ ان دنوں وہاں خوراک کی قلت اور معاش کی تنگی تھی۔ ہم کئی دنوں تک وہاں قیام پذیر رہے اور اس دوران ہم جمعہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تو آپ ﷺ عصا یا قوس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کے کلمات اتنے خفیف، طیب اور مبارک تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم ہرگز وہ سب کچھ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے البتہ تم سیدھی راہ اختیار کرو اور خوش رہو۔ ابو علی نے کہا ہے کہ میں نے سنا، ابوداؤد نے کہا ہے: ہمارے بعض اصحاب نے اس میں مجھے بعض چیزوں میں پختہ کیا حالانکہ وہ قرطاس سے منقطع ہیں۔

925۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى وَنَسْأَلُ اللهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ میں تشہد پڑھتے تو اس طرح کہتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اس کی مدد کے خواست گار ہیں اور اس سے مغفرت کے طالب ہیں اور ہم اپنے نفسوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرما دیتا ہے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ راہ راست سے بھٹکا دیتا ہے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ قیامت سے قبل بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہ ہدایت پا گیا اور جو ان کی نافرمانی کرتا ہے وہ صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ابن وہب نے یونس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے تشہد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مذکورہ تشہد کی طرح ذکر کیا اور یہ بیان کیا کہ جو ان دونوں کی نافرمانی کرتا ہے وہ بھٹک گیا۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ان میں سے بنا دے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، اس کی رضا اور خوشنودی کی اتباع کرتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں کیونکہ ہم اسی سے التجا کرتے ہیں اور ہم اسی کے بندے ہیں۔

926۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوِ اذْهَبْ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خطیب نے حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس خطبہ دیا اور اس نے کہا: "من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما" تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑا ہو جا، یا فرمایا: چلا جا، تو انتہائی برا خطیب ہے۔

927۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قَافْ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَنُّورُنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

حضرت عبداللہ بن محمد بن معن نے (ام ہشام) بنت حارث بن نعمان سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے سورۂ "ق" رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ ﷺ ہر جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ بنت حارث نے بیان کیا ہے کہ ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک تھا۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اس طرح بیان کیا ہے: "بنت حارثة بن نعمان" اور ابن اسحاق نے اس طرح کہا ہے: "ام هشام بنت حارثة بن نعمان"۔

928۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ

ﷺ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز بھی معتدل اور آپ کا خطبہ بھی معتدل اور درمیانہ ہوتا تھا۔ آپ قرآن کریم کی آیات پڑھتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔

929۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتِهَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمَعْنَاهُ

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے اور انہوں نے اپنی بہن سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے سورۂ "ق" رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ اسے ہر جمعہ پڑھتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسی طرح یہ روایت یحییٰ بن ایوب اور ابن ابی رجال نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے بیان کی ہے۔

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ (منبر پر دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان)

930۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَهُوَ يَدْعُو فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا يَزِيدُ عَلَى هَذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ

حضرت حصین بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو دیکھا۔ وہ جمعہ کے دن دعا مانگ رہے تھے تو عمارہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برا کرے۔ زائدہ نے بیان کیا ہے کہ حصین نے کہا: مجھے عمارہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے یعنی سبابہ (شہادت کی انگلی) کو انگوٹھے کے ساتھ ملاتے تھے۔

931۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ وَلَكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ الْوُسْطَى بِالْإِبْهَامِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر اور نہ اس کے علاوہ کبھی ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتے ہوئے دیکھا، البتہ میں نے آپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور سبابہ کے ساتھ اشارہ کیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو جوڑ کر حلقہ بنایا۔

بَابُ إِقْصَارِ الْخُطَبِ (خطبہ مختصر کرنے کا بیان)

932۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں خطبہ مختصر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

933۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ

حضرت جابر بن سمرہ السوائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام جمعہ کے دن وعظ و نصیحت کو طول نہیں دیتے تھے۔ بلاشبہ وہ مختصر سے کلمات ہوتے تھے۔

بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ (خطبہ کے وقت امام کے قریب ہونے کا بیان)

934۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خطبہ میں حاضر ہو اور امام کے قریب بیٹھو کیونکہ آدمی مسلسل دور دور ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے جنت میں (داخلے کے وقت) بھی پیچھے کر دیا جائے گا اگرچہ وہ اس میں داخل ہو گا۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

امام کے لیے کسی امر عارض کے سبب خطبہ روک دینے کا بیان

935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی الله عنهما عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ[1] ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: پس اسی دوران حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما آئے۔ وہ سرخ رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھے۔ وہ گرتے تھے اور اٹھتے تھے۔ پس آپ علیہ السلام نیچے اترے اور ان دونوں کو اٹھا لیا اور منبر پر تشریف لے گئے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ

1۔ ایک نسخہ میں المنبر نہیں ہے۔

فرمایا ہے اِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ میں نے ان دونوں کو دیکھا اور میں صبر نہ کر سکا۔ پھر آپ نے خطبہ شروع کیا۔

بَابُ الِاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام کے خطبہ کے دوران گھٹنوں اور پیٹھ کو کپڑے کے ساتھ باندھ کر بیٹھنے کا بیان

936۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن احتباء (پاؤں کے بل بیٹھ کر گھٹنوں اور پیٹھ کو کپڑے کے ساتھ باندھ لینے) سے منع فرمایا ہے جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔

937۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَشُرَيْحٌ وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمَكْحُولٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ

حضرت یعلی بن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت المقدس میں حاضر ہوا اور آپ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا مسجد میں بڑے بڑے بزرگ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب تھے تو میں نے انہیں احتباء کرتے ہوئے دیکھا اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما احتباء کرتے تھے حالانکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہوتا اور حضرت انس بن مالک، شریح، صعصعہ بن صوحان، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی، مکحول، اسماعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ رحمہم اللہ تعالیٰ تمام نے کہا ہے کہ اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں اور مجھ تک یہ خبر نہیں پہنچی ہے کہ عبادہ بن نسی کے سوا کسی نے اسے مکروہ قرار دیا ہو۔

بَابُ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ (خطبہ کے دوران کلام کرنے کا بیان)

938۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی کو کہے: ''تو خاموش رہ'' اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے یہ لغو کیا (یعنی تیرا یہ کہنا بھی لغو فعل ہے)۔

939۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ

رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ ایسا آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور لغو فعل کرتا ہے تو وہی لغو فعل جمعہ میں سے اس کا حصہ ہے اور ایک ایسا آدمی حاضر ہوتا ہے جو دعا کرتا ہے تو وہ ایسا آدمی ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے التجاء کی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو اسے روک دے اور ایک ایسا آدمی ہے جو بالکل خاموشی کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے، کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ ہی اس نے کسی کو کوئی اذیت دی تو یہ آنے والے جمعہ تک اور مزید تین دنوں تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمُحْدِثِ الْإِمَامَ (محدث کا امام کو اطلاع کرنے کا بیان)

940۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ[1] لَمْ يَذْكُرَا عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں حدث لاحق ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی ناک کو پکڑ لے اور واپس لوٹ آئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حماد بن سلمہ اور ابوسلمہ نے ہشام سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور ان دونوں (حماد بن سلمہ اور ابواسامہ حماد بن اسامہ) نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

اس کا بیان کہ آدمی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو

941۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں آیا اور حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تو نے نفل نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھ اور نماز پڑھ لے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں إِذَا دَخَلَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ کے الفاظ ہیں۔

942۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَصَلَّيْتَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا

حضرت ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے کہا: کیا تو نے نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: تو خفیف سی دو رکعتیں پڑھ لے۔ احمد بن حنبل، محمد بن جعفر نے سعید سے، انہوں نے ولید ابی بشر سے اور انہوں نے طلحہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت سلیک آئے۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔ اس میں یہ زائد ہے کہ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی اس حال میں آئے کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خفیف سی دو رکعتیں پڑھ لے۔

بَابُ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کا بیان)

943۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ

ابوالزاہریہ نے بیان کیا ہے کہ ہم جمعہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آیا تو حضر اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آیا اور حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشا ہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جا تو نے (اپنے عمل سے لوگوں کو) اذیت دی ہے۔

فائدہ: چونکہ لوگوں کی گردنوں سے گزر کر پہلی صفوں میں جانے کی کوشش کرنا لوگوں کے لیے باعث اذیت و مشقت ہے اس لیے آپ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ لہٰذا چاہیے کہ جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ (اس کا بیان جسے امام کے خطبہ کے دوران اونگھ آ جائے)

944۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کسی کو مسجد میں نیند آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نشست سے اٹھ کر دوسری جگہ منتقل ہو جائے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ (امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنے کا بیان)

945۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ لَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَهُ مُسْلِمٌ أَوْ لَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُومُ مَعَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے آپ منبر سے نیچے اترتے تو کوئی آدمی آپ کو اپنی حاجت پیش کرتا۔ پس آپ اس کے ساتھ کھڑے رہتے یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت پوری کر لیتا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھاتے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ثابت سے معروف نہیں ہے اور اس کے ساتھ جریر بن حازم ان سے منفرد ہیں۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً (جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان)

946۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا تحقیق اس نے نماز کو پالیا۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْجُمُعَةِ (نماز جمعہ کی قراءت کا بیان)

947۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں اور جمعہ کے دن سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔ راوی نے کہا: اور جب کبھی یہ دونوں (عید اور جمعہ) ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ ﷺ دونوں میں انہی سورتوں کی قراءت کرتے تھے۔

948۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کون سی سورت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔

949۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت ابن ابی رافع نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن نماز پڑھائی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ کی قراءت کی۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی جب وہ نماز سے فارغ ہوئے اور ان سے کہا: آپ نے دو سورتوں کی قراءت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہی دو سورتیں کوفہ میں پڑھتے تھے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کے دن ان دو سورتوں کی قراءت کرتے ہوئے سنا ہے۔

950۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ

اس کا بیان کہ آدمی امام کی اقتدا کر رہا ہو اور ان کے درمیان دیوار حائل ہو

951۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھائی اور لوگ حجرہ کے باہر آپ ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ (جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان)

952۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَقَامِهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي

يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو اسی جگہ پر جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا جہاں اس نے جمعہ کی نماز پڑھی تھی۔ تو آپ نے اسے وہاں سے (پرے) دھکیل دیا اور فرمایا: کیا تو جمعہ کی نماز چار رکعتیں پڑھتا ہے؟ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ علیہ نے اسی طرح کیا ہے۔

953- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے نماز کو طویل کرتے تھے اور جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ علیہ اسی طرح کرتے تھے۔

954- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَى مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا صَنَعْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَخْرُجَ[1]

حضرت عمر بن عطاء بن ابی خوار نے خبر دی ہے کہ حضرت نافع بن جبیر نے اسے حضرت سائب بن یزید بن اخت نمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس شے کے بارے پوچھنے کے لیے بھیجا جو نماز کے بارے میں حضرت معاویہ نے ان میں دیکھی تھی۔ تو انہوں نے کہا: میں نے ان کے ساتھ محراب میں نماز پڑھی۔ پس جب میں نے سلام پھیرا تو میں اپنی اسی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے نماز پڑھ لی جبکہ وہ گھر آ گئے اور میری طرف ایک آدمی کو بھیجا اور کہا: دوبارہ ایسا نہ کرنا جیسا اب کیا ہے۔ جب تو جمعہ کی نماز پڑھ لے تو پھر کوئی اور نماز نہ پڑھ یہاں تک کہ تو گفتگو کر لے یا وہاں سے نکل جائے کیونکہ نبی کریم علیہ نے اس کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی نماز دوسری نماز کیساتھ نہ ملائی جائے یہاں تک کہ وہ کوئی کلام کر لے یا وہاں سے نکل جائے۔

955- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَفْعَلُ ذٰلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب وہ مکہ میں تھے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے اور چار

1۔ ایک نسخہ میں حَتّٰى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ ہے۔

رکعتیں نماز پڑھتے اور جب مدینہ طیبہ میں تھے تو جمعہ کی نماز پڑھتے پھر اپنے گھر کی طرف لوٹ جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور مسجد میں نماز نہ پڑھتے تو ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

956۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوا بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ فَإِنْ صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَيْتَ الْمَنْزِلَ أَوِ الْبَيْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن صباح نے بیان کیا جو جمعہ کے بعد نماز پڑھنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ چار رکعتیں نماز پڑھے۔ ان کی حدیث مکمل ہوگئی اور ابن یونس نے بیان کیا: جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس کے بعد چار رکعتیں نماز پڑھو۔ انہوں نے کہا: مجھے میرے باپ نے کہا: اے بیٹے! جب تو مسجد میں دو رکعتیں نماز پڑھ لے پھر تو اپنے گھر آجائے تو دو رکعتیں نماز پڑھ۔

957۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد اپنے کاشانہ اقدس میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

958۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ قَالَ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِنْ ذَلِكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ مِرَارًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَلَمْ يُتِمَّهُ

حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عطاء نے خبر دی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ اپنی اس جگہ سے تھوڑا سا ایک طرف ہو جاتے جہاں وہ نماز جمعہ پڑھتے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر وہاں سے تھوڑا سا دور چلے جاتے اور چار رکعتیں پڑھتے تو میں نے حضرت عطاء کو کہا: تم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کتنی بار اس طرح کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کئی بار۔ ابوداؤد نے کہا: اسے عبد الملک بن ابی سلیمان نے روایت کیا ہے اور اسے مکمل نہیں کیا۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ (نماز عیدین کا بیان)

959۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ

قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان کے دو دن تھے جن میں وہ لہو ولعب (اور تفریح) کا اہتمام کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہم زمانہ جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کرتے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ایسے دن عطا فرمائے ہیں جو ان سے بہتر اور اچھے ہیں۔ عید الاضحیٰ کا دن اور عید الفطر کا دن۔

بَاب وَقْتِ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ (عید کے لیے نکلنے کے وقت کا بیان)

960۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ

حضرت یزید بن خمیر الرحبی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن لوگوں کے ساتھ نکلے تو آپ نے امام کے دیر کرنے کو انتہائی ناپسند کیا اور فرمایا: بلاشبہ ہم تو اس وقت تک فارغ ہو جاتے تھے اور وہ تسبیح (صلاۃ الضحیٰ) کا وقت تھا۔

بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدِ (عید کے لیے عورتوں کے نکلنے کا بیان)

961۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَحَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَهِشَامٍ فِي آخَرِينَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ يَوْمَ الْعِيدِ قِيلَ فَالْحُيَّضُ قَالَ لِيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ ثَوْبٌ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا طَائِفَةً مِنْ ثَوْبِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ الثَّوْبَ قَالَ وَحَدَّثَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ امْرَأَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنْ امْرَأَةٍ أُخْرَى قَالَتْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى فِي الثَّوْبِ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَتْ وَالْحُيَّضُ يَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم عید کے دن پردہ دار عورتوں کو بھی نکالیں۔ عرض کی گئی: کیا حیض والی عورتوں کو بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ وہ بھی مسلمانوں کی دعا اور خیر و بھلائی کے محل میں حاضر ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگر ان میں سے کسی کے پاس کپڑا نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی سہیلی اپنے کپڑے میں سے کچھ حصہ اسے پہنا دے۔ محمد نے ام

عطیہ سے یہی خبر بیان کی ہے اور کہا ہے کہ حیض والی عورتیں مسلمانوں کی جائے نماز سے علیحدہ رہیں گی اور انہوں نے کپڑے کا ذکر نہیں کیا اور محمد بن سیرین نے (اپنی بہن) حفصہ سے اور اس نے ایک عورت کے واسطہ سے ایک دوسری عورت سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ﷺ اور کپڑے کے بارے میں حدیث موسیٰ کی طرح ذکر کیا گیا۔ حفصہ بنت سیرین نے ام عطیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی اور یہ بیان کیا ہے کہ حیض والی عورتیں لوگوں کے پیچھے ہوں گی اور تکبیر لوگوں کے ساتھ کہیں گی۔

962۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ وَمُسْلِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُنَّ وَأَمَرَنَا بِالْعِيدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِمَا الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

حضرت اسماعیل بن عبدالرحمن بن عطیہ نے اپنی دادی حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع فرمایا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہماری طرف بھیجا۔ پس وہ آ کر دروازے پر کھڑے ہو گئے اور ہمیں سلام فرمایا تو ہم نے بھی انہیں سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا پیغامبر بن کر آیا ہوں اور آپ نے ہمیں عیدین کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان میں حیض والی اور کنواری عورتوں کو بھی لے جائیں اور ہم پر جمعہ (فرض) نہیں ہے اور آپ نے ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے بھی منع فرمایا۔

بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ (عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان)

963۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيهِ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَنْ هٰذَا قَالُوا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکالا اور اس نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا تو ایک آدمی اٹھا اور کہا: مروان تم نے سنت کے خلاف کیا ہے تو نے عید کے دن منبر نکالا ہے حالانکہ اس دن یہ نہیں نکالا گیا اور تو نے خطبہ بھی نماز سے پہلے پڑھا ہے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں ابن فلاں ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس نے اس کا حق ادا کر دیا جو اس پر لازم تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

سنا ہے تم میں سے کوئی ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اگر وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ بدلنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے اسے برا کہے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے اپنے دل سے (برا جانے) اور یہی کمزور ترین ایمان ہے۔

964۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قَالَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عیدالفطر کے دن کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر بعد میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے انہیں وعظ و نصیحت فرمایا درآنحالیکہ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ راوی نے کہا: کوئی عورت اپنی (سونے، چاندی کی) انگوٹھی پھینکتی اور کوئی کچھ اور کوئی کچھ پھینکتی تھی اور ابن بکر نے کہا: اپنے چھلے، انگوٹھیاں۔

965۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَمَشَى إِلَيْهِنَّ وَبِلَالٌ مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُعْطِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَجَعَلَ بِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِي كِسَائِهِ قَالَ فَقَسَمَهُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہ حضور نبی کریم ﷺ عیدالفطر کے دن تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے پاس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کا غالب گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا تو وہ (اپنے زیورات) پھینکنے لگیں۔ حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کو یہ گمان ہوا کہ عورتوں تک آپ کی آواز نہیں پہنچی۔ چنانچہ آپ ﷺ ان کی طرف چلے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس آپ نے انہیں نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا تو عورتیں کانوں کی بالیاں اور انگوٹھیاں (اور دیگر زیورات) حضرت بلال

رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

بَاب يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ (قوس پر ٹیک لگا کر خطبہ دینے کا بیان)

966۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نُوِّلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ

حضرت یزید بن براء رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن قوس پیش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

بَاب تَرْكِ الْأَذَانِ فِي الْعِيدِ (عید میں اذان نہ ہونے کا بیان)

967۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً قَالَ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبدالرحمن بن عابس نے بیان کیا ہے کہ کسی آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عید کی نماز میں حاضر ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا قرابت ومحبت کا کوئی رشتہ نہ ہوتا تو میں اپنی صغرسنی کے سبب آپ کے ساتھ حاضر نہ ہوسکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نشان کے پاس تشریف لائے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا تو پہلے آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور اذان واقامت کا کوئی ذکر نہ کیا۔ فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم ارشاد فرمایا تو عورتیں اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اشارہ کرنے لگیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا: پس وہ ان عورتوں کے پاس تشریف لائے اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹ گئے۔

968۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الْعِيدَ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ شَكَّ يَحْيَى

حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑھائی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح کیا۔ یہ شک حضرت یحییٰ کو لاحق ہوا ہے۔

969۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو عیدوں کی نماز صرف ایک دو بار نہیں بلکہ کئی بار اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے۔

بَاب التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ (عیدین میں تکبیرات کا بیان)

970۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوَى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ ابن شہاب نے اسی اسناد اور مفہوم کے ساتھ ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ (مذکورہ تکبیرات) رکوع کی دونوں تکبیروں کے سوا ہیں۔

971۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے اور دونوں رکعتوں میں قراءت ان کے بعد ہوتی۔

972۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ أَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ فِي الْأُولَى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا سَبْعًا وَخَمْسًا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے، پھر قراءت کرتے اور پھر تکبیر کہتے، پھر کھڑے ہو کر (دوسری رکعت میں) پہلے چار تکبیریں کہتے، پھر قراءت کرتے اور پھر رکوع کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے وکیع اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے اور دونوں نے سات اور پانچ کا ذکر کیا ہے۔

973۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَذَلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَبُو عَائِشَةَ وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشین حضرت ابو عائشہ نے یہ خبر دی ہے کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ تکبیریں کیسے کہا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ چار تکبیریں کہا کرتے تھے، جیسا کہ جنائز پر (چار تکبیریں کہی جاتی ہیں)۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے سچ کہا۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح میں بصرہ میں تکبیریں کہتا رہا جب تک میں اُن پر حاکم رہا۔ حضرت ابو عائشہ نے کہا: میں بھی حضرت سعید بن العاص کے پاس حاضر تھا (جب انہوں نے یہ پوچھا)۔

بَاب مَا يُقْرَأُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ (عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں قراءت کا بیان)

974۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ دونوں میں ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھتے تھے۔

بَاب الْجُلُوسِ لِلْخُطْبَةِ (خطبہ سننے کے لیے بیٹھنے کا بیان)

975۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ (1)

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں عید کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا تو جب آپ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: ہم خطبہ پڑھنے لگے ہیں، پس جو خطبہ کے لیے بیٹھنا پسند کرے وہ بیٹھا رہے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ مرسل روایت ہے کیونکہ حضرت عطاء نے اسے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَاب الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي طَرِيقٍ

عید گاہ کی طرف ایک راستے سے آنے اور دوسرے راستے سے واپس لوٹنے کا بیان

976۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

1۔ ایک نسخہ میں عن عطاء عن النبی ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

أَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن ایک راستے سے گئے اور پھر دوسرے راستے سے واپس آئے۔

بَابُ إِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ لِلْعِيدِ مِنْ يَوْمِهِ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ

اس کا بیان کہ امام جب عید کی نماز اس دن نہ پڑھائے تو دوسرے دن پڑھائے

977۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ

حضرت ابو عمیر بن انس نے اپنے چچاؤں، جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، سے روایت بیان کی ہے کہ کچھ سوار حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے شہادت دی کہ انہوں نے گزشتہ کل چاند دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں روزہ افطار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور (ساتھ ہی یہ حکم دیا) کہ جب کل صبح ہو تو وہ (نماز عید کے لیے) اپنی عید گاہ کی طرف چلیں۔

978۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِي أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى فَنُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعَ مِنْ بَطْنِ بَطْحَانَ إِلَى بُيُوتِنَا

حضرت بکر بن مبشر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف جاتا تھا۔ ہم وادیٔ بطحان کے بطن سے گزرتے ہوئے عید گاہ پہنچ جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر وادی بطحان کے بطن سے ہی اپنے گھروں کی طرف لوٹ آتے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ (عید کی نماز کے بعد نماز کا بیان)

979۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز عید

پڑھائی اور اس سے پہلے نہ اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے انہیں صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا تو وہ اپنے کانوں کی بالیاں اور گلے کے ہار پھینکنے لگیں۔

بَاب يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِيدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ

بارش کے دن مسجد میں عید کی نماز پڑھنے کا بیان

980۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح وحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنَ الْفَرْوِيِّينَ[1] وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) عید کے دن بارش برسنے لگی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔

1۔ ایک نسخہ میں الفرویین ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا

نماز استسقاء سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ اور ان کی تفریعات

981- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ لِيَسْتَسْقِيَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بارش طلب کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور دونوں رکعتوں میں قراءت بالجہر کی اور اپنی چادر کو بھی الٹا کیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی اور بارش طلب کی اور چہرہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کیا۔

982- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ قَالَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلَى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عباد بن تمیم مازنی نے اپنے چچا سے سنا اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن بارش طلب کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیر دی۔ سلیمان بن داؤد نے کہا ہے: اور آپ نے اپنا چہرہ قبلہ شریف کی طرف کیا اور اپنی چادر کو بھی الٹایا۔ پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ ابن ابی ذئب نے بیان کیا: اور آپ نے دونوں رکعتوں میں قراءت کی اور ابن سرح نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس سے مراد قراءت بالجہر ہے۔ محمد بن مسلم نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے اور اس میں نماز کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا: اور آپ ﷺ نے اپنی چادر کو الٹایا اور اس کے دائیں کنارے کو اپنے بائیں کندھے پر رکھا اور اس کے بائیں کنارے کو اپنے دائیں کندھے پر رکھا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔

983- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ

اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ

حضرت عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے التجا کی۔ اس وقت آپ سیاہ رنگ کی اونی چادر اپنے اوپر لیے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ اس کے نیچے والے کنارے کو پکڑ کر اوپر کر دیں لیکن جب وہ بھاری لگی تو آپ ﷺ نے اسے اپنے کندھوں پر الٹا کیا۔

984۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عُقْبَةَ وَكَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى زَادَ عُثْمَانُ فَرَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يَخْطُبْ خُطَبَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْإِخْبَارُ لِلنُّفَيْلِيِّ وَالصَّوَابُ ابْنُ عُقْبَةَ[1]

حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا ہے کہ والی مدینہ ولید بن عتبہ، عثمان نے کہا ہے کہ یہ ولید بن عقبہ ہے، نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے بارش طلب کرنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق استفسار کروں۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بوسیدہ حالت میں عجز وانکساری اور تضرع وزاری کرتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ آپ عیدگاہ پہنچ گئے۔ عثمان نے یہ اضافہ ذکر کیا ہے: اور آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ پھر آگے دونوں راوی (نفیلی اور عثمان بن ابی شیبہ) اس پر متفق ہیں کہ آپ نے تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔ البتہ آپ مسلسل دعا، تضرع اور تکبیر کہنے میں مشغول رہے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں اس طرح پڑھائیں جیسے عید کی نماز پڑھائی جاتی ہے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ الفاظ نفیلی کے ہیں اور صحیح لفظ ابن عقبہ ہے۔

بَابٌ فِي أَيِّ وَقْتٍ يُحَوِّلُ رِدَائَهُ إِذَا اسْتَسْقَى (چادر الٹنے کے وقت کا بیان)

985۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَائَهُ

حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید نے انہیں خبر دی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بارش طلب کرنے کے لیے عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور جب آپ ﷺ نے دعا مانگنے کا ارادہ کیا تو اپنا چہرہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کیا اور پھر اپنی چادر کو الٹا کیا۔

986۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ

1۔ ایک نسخہ میں ابن عتبۃ ہے۔

الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَائَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کے لیے دعا مانگی اور جب چہرہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کیا تو اپنی چادر کو الٹا کیا۔

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ (بارش کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا بیان)

987۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَعُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى بَنِي آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ

حضرت عمیر مولیٰ بنی ابی اللحم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو دیکھا کہ آپ زوراء کے قریب احجار زیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا مانگ رہے ہیں اور آپ اس دعا میں اپنے چہرے کے سامنے اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے ہیں اور آپ اپنے ہاتھوں کو سر سے اوپر نہیں کرتے۔

988۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مُرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ لوگ روتے، چیختے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے (اور بارش نہ ہونے کے سبب اپنی بدحالی کا ذکر کیا) تو آپ ﷺ نے اس طرح دعا مانگی "اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل" (اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرما جو معاون و مددگار ہو، راحت بخش اور نیک انجام ہو، شادابی اور سبزہ لانے والی ہو، نفع بخش ہو، باعث ضرر نہ ہو، جلدی برسنے والی ہو نہ کہ دیر سے)۔ راوی نے کہا: پس اسی وقت ان پر بادل چھا گئے۔

989۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بارش کے سوا کسی شے کی دعا کے لیے اپنے ہاتھ مبارک نہیں اٹھاتے تھے اور بارش کے لیے دعا کرتے وقت آپ اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

990۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَسْقِي هَكَذَا يَعْنِي وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس طرح بارش طلب کرتے تھے کہ آپ ﷺ اپنے

ہاتھ مبارک اٹھاتے اور ان کے باطن کو زمین کی طرف کرتے یہاں تک کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

991۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ بَاسِطًا كَفَّيْهِ

حضرت محمد بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو احجار زیت کے پاس اپنے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔

992۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ ﷺ وَحَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبِطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَءُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَإِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ حُجَّةٌ لَهُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے منبر بچھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ کے لیے عیدگاہ میں منبر رکھا گیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک دن اس کی طرف نکلنے کا پابند کر دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ اس وقت تشریف لے گئے جب سورج کا اوپر والا کنارہ ظاہر ہو رہا تھا اور آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور حمد بیان کی۔ پھر فرمایا: بلاشبہ تم نے اپنی بستیوں کے خشک زدہ ہونے اور بارش کے اپنے اوقات سے مؤخر ہونے کا شکوہ کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ اس کی بارگاہ میں دعا مانگو اور اس نے تمہارے لیے اسے قبول فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس طرح کہا: ''الحمد للہ رب العلمین، الرحمٰن الرحیم، ملک یوم الدین، لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید، اللّٰھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین'' پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ انہیں مسلسل اٹھاتے ہی گئے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت پھیر لی اور اپنی چادر کو بھی الٹایا در آنحالیکہ آپ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے

تھے۔ پھر لوگوں کی طرف رخ زیبا پھیرا اور (منبر سے) نیچے اتر آئے اور دو رکعتیں نماز پڑھائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمادیے، وہ گرجنے اور چمکنے لگے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے انہوں نے بارش برسادی۔ ابھی آپ ﷺ اپنی مسجد میں بھی نہ پہنچے تھے کہ وادیاں بہنے لگیں اور جب آپ ﷺ نے لوگوں کو تیزی کے ساتھ اپنی پناہ گاہوں کی طرف جاتے دیکھا تو آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں اور ارشاد فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابوداؤد نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد جید ہیں۔ اہل مدینہ ''ملک یوم الدین'' پڑھتے ہیں اور یہی حدیث ان کی حجت ہے۔

993۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابَةً ثُمَّ اجْتَمَعَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ کو قحط نے آلیا۔ پس اس اثنا میں کہ آپ ہمیں جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمارہے تھے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مویشی ہلاک ہوگئے، بھیڑ بکریاں برباد ہوگئیں۔ پس آپ اللہ کی بارگاہ میں التجاء کیجیے! وہ ہمیں (بارش عطا کرکے) سیراب فرمائے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اٹھایا اور دعا مانگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ آسمان شیشے کی مثل (صاف) تھا پھر ہوا چلی اور اس نے بادل ظاہر کردیے اور پھر وہ بادل اکٹھے ہوگئے پھر آسمان نے اپنے دہانوں کے منہ کھول دیے (یعنی خوب بارش برسائی) اور ہم گہرے پانی سے گزر کر اپنے گھروں تک پہنچے اور یہ بارش دوسرے جمعہ تک مسلسل جاری رہی اور پھر (دوسرے جمعہ) وہی آدمی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! گھر گر گئے ہیں۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کیجیے کہ وہ اسے روک دے۔ تو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور پھر فرمایا: ''حوالینا ولا علینا'' (ہمارے اردگرد (برس) اور ہمارے اوپر نہ (برس)) پس میں نے بادل کی طرف دیکھا تو وہ مدینہ طیبہ کے اوپر سے پھر کر اس کے اردگرد ہوگیا۔ گویا کہ وہ اس کے لیے دائرے (ہار) کی مثل ہوگیا۔ شریک بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ، اور آگے عبدالعزیز کی حدیث کی طرح کی حدیث ذکر کی۔

فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے کے برابر تک اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا کی "اللّٰهم اسقنا" الخ۔

994۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ(1)، ح وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بارش طلب کرتے تو اس طرح دعا مانگتے، "اللّٰهم اسق عبادك و بهائمك وانشر رحمتك وأحي بلدك الميت" (اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو (پانی سے) سیراب کر، اپنی رحمت کو عام فرمادے اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ فرمادے)۔ یہ لفظ مالک کی حدیث کے ہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ (نمازِ کسوف کا بیان)

995۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشَى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتَّى إِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ(2) عَلَيْهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت عبید بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی جسے میں سچا جانتا ہوں اور ہمارا گمان یہ ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ بڑی شدت کے ساتھ اٹھے اور لوگوں کے ساتھ دیر تک قیام کیا اور پھر رکوع کیا پھر قیام کیا پھر رکوع کیا پھر رکوع سے اٹھے اور پھر رکوع کیا پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں تین رکوع کیے۔ آپ تیسرا رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے یہاں تک کہ اس روز کئی لوگوں پر غشی طاری ہوئی جن کے ساتھ آپ ﷺ نے قیام کیا حتی کہ ان پر پانی کے ڈول انڈیلے گئے۔ جب آپ رکوع کرتے تو کہتے "اللہ اکبر" اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے "سمع اللہ لمن حمدہ" یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ لہٰذا جب انہیں گرہن لگے تو نماز کی طرف بھاگ کر پناہ لو (اور کسی نئے امر کے دفاع میں اس سے مدد حاصل کرو)۔

1۔ ایک نسخہ میں کان یقول نہیں ہے۔
2۔ ایک نسخہ میں لَيُنْصَبُّ ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ (صلوۃ کسوف میں چار رکوعوں کا بیان)

996۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ ﷺ[1] فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهِ قَالَ ثُمَّ تَأَخَّرَ فِي صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِي مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوفُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گہنا گیا اور وہ، وہ دن تھا جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تھا تو لوگوں نے کہا: بلاشبہ حضرت ابراہیم کی موت کے سبب سورج کو گرہن لگا ہے۔ پس حضور نبی کریم ﷺ اٹھے اور لوگوں کو چھ رکوعوں کے ساتھ چار سجدے کر کے نماز پڑھائی۔ آپ نے تکبیر کہی پھر قراءت کی اور اسے خوب لمبا کیا پھر اتنی مقدار رکوع کیا جتنا قیام کیا تھا پھر اپنا سر اٹھایا اور پہلی قراءت سے ذرا کم قراءت کی پھر قیام کی مقدار رکوع کیا پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پھر تیسری بار قراءت کی جو دوسری بار کی قراءت سے تھوڑا سا کم تھی پھر قیام کی مقدار ہی رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے اور دو سجدے کیے پھر قیام کیا اور اس میں تین رکوع کیے سجدہ کرنے سے پہلے۔ اس میں ہر پہلے والا رکوع بعد والے رکوع سے زیادہ طویل تھا مگر وہ رکوع قیام کے برابر تھا۔ راوی نے بیان کیا: پھر آپ ﷺ اپنی نماز سے پیچھے ہٹے اور صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہوگئیں پھر آپ آگے بڑھے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے اور صفیں بھی آگے ہو گئیں اور آپ نے نماز مکمل کی درآنحالیکہ سورج روشن ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں انہیں کسی انسان کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان کی یہ کیفیت دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ روشن ہو جائیں، اور آگے بقیہ حدیث بیان کی۔

1۔ ایک نسخہ میں ابنہ ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں ایک سخت گرم دن میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور قیام اتنا طویل کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور اسے بھی خوب لمبا کیا پھر (رکوع سے سر) اٹھایا اور اسے بھی طویل کیا پھر رکوع کیا اور اسے طویل کیا پھر سر اٹھایا اور اسے بھی لمبا کیا پھر دو سجدے کیے پھر دوسری (رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے تو اس میں بھی پہلے کی طرح کیا۔ پس آپ نے (اس نماز میں) چار رکوع اور چار سجدے کیے، اور آگے حدیث بیان کی۔

997۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ خُسِفَتْ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنْ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنْ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ علیہ السلام مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی تو رسول اللہ علیہ السلام نے ایک طویل قراءت کی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا ''سمع الله لمن حمده، ربنا ولك الحمد'' پھر اٹھے اور طویل قراءت کی لیکن یہ پہلی قراءت کی نسبت کم تھی پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے تھوڑا کم تھا۔ پھر کہا ''سمع الله لمن حمده، ربنا ولك الحمد'' پھر آپ نے دوسری رکعت میں اسی طرح کیا اور آپ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔

حضرت کثیر بن عباس حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے سورج گرہن کے لیے نماز پڑھائی۔ یہ اس حدیث کی مثل ہے جو عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

998۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ خَالِدٍ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَإِنَّ النَّبِيَّ

ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن لگا اور حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور طوال سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور طوال سورتوں میں سے ایک سورت کی قراءت کی اور پھر پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ بیٹھے جیسا کہ آپ ﷺ کا رخ انور قبلہ شریف کی طرف تھا اور دعا مانگنے لگے یہاں تک کہ سورج کا گرہن ختم ہو گیا۔

999۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی اور اس میں قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی اور پھر رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی پہلی کی مثل پڑھی۔

1000۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ سَاقَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: اس اثنا میں کہ میں اور انصار کا ایک لڑکا تیر کے ساتھ نشانے لگا رہے تھے یہاں تک کہ جب دیکھنے والے کی نظر میں سورج افق سے دو یا تین نیزے کی مقدار رہ گیا تو سیاہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ تومہ (ایک سیاہ رنگ کی گھاس کا نام ہے) کی مثل ہو گیا تو ہم میں سے ایک نے دوسرے ساتھی کو کہا: ہمارے ساتھ مسجد چلو۔ قسم بخدا! سورج کی یہ حالت رسول اللہ ﷺ کی اس امت میں کوئی نیا حادثہ رونما کرنے والی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جونہی ہم آئے تو اسی وقت آپ ﷺ (اپنے کاشانہ اقدس سے) تشریف لائے اور آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل قیام کیا کہ اس سے بڑھ کر طویل قیام کبھی کسی نماز میں نہیں کیا اور ہم نے آپ کی کوئی آواز نہیں سنی۔ پھر

آپ نے اتنا طویل رکوع کیا کہ اس سے بڑھ کر کبھی کسی نماز میں رکوع نہیں کیا تھا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر آپ نے ہمارے ساتھ اتنا طویل سجدہ کیا کہ اس سے بڑھ کر کبھی کسی نماز میں طویل سجدہ نہیں کیا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ دوسری رکعت میں آپ کے بیٹھتے ہی سورج روشن ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور یہ شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ شہادت دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر احمد بن یونس نے حضور نبی کریم علیہ السلام کا خطبہ ذکر کیا۔

1001۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى قَالَ حَتَّى بَدَتِ النُّجُومُ

حضرت قبیصہ الہلالی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ علیہ السلام گھبرا کر اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے نکلے اور اس دن میں بھی مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں قیام کو خوب طویل کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا تو فرمایا: بلاشبہ یہ نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو اس تازہ ترین فرض نماز کی طرح جو تم نے اس (علامت کے ظہور) سے پہلے پڑھی ہو۔ ہلال بن عامر نے بیان کیا ہے کہ حضرت قبیصہ الہلالی نے اسے بتایا ہے کہ سورج کو گرہن لگا۔ آگے موسیٰ کی حدیث کی مثل ہے۔ فرمایا: حتیٰ کہ ستارے ظاہر ہو گئے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ (نماز کسوف میں قراءت کا بیان)

1002۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كُلُّهُمْ قَدْ حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ فَحَزَرْتُ قِرَاءَتَهُ[1] أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے زمانہ مقدس میں سورج کو گرہن لگا تو آپ علیہ السلام نکلے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ علیہ السلام نے قیام کیا اور میں نے آپ کی قراءت کا اندازہ لگایا تو مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ نے سورۃ البقرہ پڑھی ہے اور آگے حدیث بیان کی پھر آپ نے دو سجدے کیے پھر اٹھے اور قراءت کو طویل

1۔ ایک نسخہ میں یہاں فرأیت ہے۔

کیا تو میں نے آپ کی قراءت کا اندازہ لگایا تو مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی قراءت کی ہے۔

1003۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً فَجَهَرَ بِهَا يَعْنِي فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طویل قراءت کی اور اسے بلند آواز سے پڑھا۔ اس سے مراد نماز کسوف کی قراءت ہے۔

1004۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[1] قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز پڑھی تو آپ نے سورۃ البقرہ کی مقدار کے قریب قریب طویل قیام کیا پھر آپ نے رکوع کیا، اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابُ يُنَادَى فِيهَا بِالصَّلَاةِ (صلوٰۃ کسوف کے لیے لوگوں کو بلانے کا بیان)

1005۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا تو اس نے پکار کر کہا ''ان الصلوٰۃ جامعۃ'' بلاشبہ نماز باجماعت ہوگی۔

بَابُ الصَّدَقَةِ فِيهَا (صلوٰۃ کسوف میں صدقہ کرنے کا بیان)

1006۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يُخْسَفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا

حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند دونوں کو کسی کی موت اور نہ ہی کسی کی حیات کے سبب گرہن لگتا ہے۔ پس جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو پکارو، اس کی کبریائی بیان کرو اور صدقہ کرو۔

بَابُ الْعِتْقِ فِيهَا (صلوٰۃ کسوف کے وقت کسی کو آزاد کرنے کا بیان)

1007۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ صلوٰۃ کسوف کے وقت ہمیں کوئی (غلام وغیرہ) آزاد

1۔ ایک نسخہ میں عن ابی ھریرۃ ہے۔

کرنے کا حکم دیتے تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ (صلوٰۃ کسوف میں دو رکعتیں پڑھنے کا بیان)

1008۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں سورج گرہن لگا تو آپ ﷺ نے دو دو رکعتیں پڑھنی شروع کیں اور اس کے بارے میں پوچھتے رہے (کہ آیا سورج صاف ہوا یا نہیں) یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

1009۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِي آخِرِ سُجُودِهِ فَقَالَ أُفْ أُفْ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَفَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں سورج گرہن لگا تو رسول کریم ﷺ نے صلوٰۃ کسوف میں اتنا طویل قیام کیا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے پھر آپ نے رکوع کیا پھر آپ نے (طویل وقت تک) رکوع سے سر نہ اٹھایا اور پھر سر اٹھایا (اور اتنا کھڑے رہے) کہ گویا آپ سجدہ نہیں کریں گے پھر آپ نے سجدہ کیا اور طویل وقت تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور پھر جب اٹھایا (تو ایسے محسوس ہوا) گویا آپ (دوبارہ) سجدہ نہیں کریں گے پھر آپ نے سجدہ کیا اور کافی دیر تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور پھر (دیر بعد) اٹھایا اور دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا اور پھر آخری سجدہ میں بھی اسی طرح سانس نکالی۔ گویا آپ نے اُف اُف کہا ہو۔ بعد ازاں کہا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں فرما رکھا ہے کہ تو انہیں عذاب نہیں دے گا درآنحالیکہ وہ استغفار کرتے رہیں؟ پس رسول کریم ﷺ اپنی نماز میں گھبراہٹ واضطراب کا اظہار کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ اور آگے حدیث بیان کی۔

1010۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كُسُوفُ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنے تیر

(ٹارگٹ پر) پھینک رہا تھا کہ اچانک سورج کو گرہن لگ گیا تو میں نے تیر پھینک دیے اور کہا: میں آج کے دن ضرور دیکھوں گا رسول اللہ ﷺ کے لیے سورج گرہن کے بارے میں کون سی نئی شے ظاہر کی جاتی ہے؟ پس میں آپ کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا آپ اپنے ہاتھ اٹھا کر تسبیح وتحمید کر رہے ہیں اور تہلیل کے ساتھ ساتھ دعا مانگ رہے ہیں یہاں تک کہ سورج سے گرہن کا اثر ختم ہو گیا اور وہ روشن ہو گیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں دو سورتیں پڑھیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَنَحْوِهَا

(دن کے وقت) تاریکی اور اس جیسی دیگر علامات کے ظہور کے وقت نماز کا بیان

1011۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلَى عَهْدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنْ كَانَتِ الرِّيحُ لَتَشْتَدُّ فَنُبَادِرُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبید اللہ بن نضر سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تاریکی چھا گئی تو میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تمہیں اس قسم کی صورتحال پیش آئی ہے؟ تو انہوں نے کہا: معاذ اللہ! اگر ہوا چلتی اور اس میں تیزی اور شدت آ جاتی تو ہم قیامت کے خوف سے بڑی تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف آ جاتے۔

فائدہ: اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب کسی بھی آفت اور خوف کے آثار ظاہر ہوں تو فقط خوف وحراس میں مبتلا ہو کر واویلا کرنے کی بجائے رب کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس کی تسبیح وتحمید میں مشغول ہونا چاہیے۔

بَابُ السُّجُودِ عِنْدَ الْآيَاتِ (علامات ظاہر ہونے کے وقت سجدہ کرنے کا بیان)

1012۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ[1] هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے فلانہ کا وصال ہو گیا تو آپ فوراً سجدے میں گر گئے۔ آپ سے کہا گیا: کیا آپ اسی وقت سجدہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی علامت اور نشانی کو دیکھو تو سجدہ کرو اور حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے جانے (وصال) سے بڑھ کر اور کون سی نشانی ہو سکتی ہے؟

1۔ ایک نسخہ میں تَسْجُدُ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَفْرِيعِ صَلَاةِ السَّفَرِ (صلوٰۃ مسافر سے متعلقہ ابواب کی تفصیل کا بیان)

بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ (مسافر کی نماز کا بیان)

1013 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: سفر و حضر میں دو دو رکعتیں نماز فرض کی گئی۔ پھر سفر کی نماز کو برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا (یعنی مسافر کے لیے تو نماز کی دو رکعتیں رکھی گئیں اور مقیم کے لئے چار رکعتیں رکھی گئیں۔)

1014 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا خُشَيْشٌ يَعْنِي ابْنَ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَأَيْتَ إِقْصَارَ النَّاسِ الصَّلَاةَ[1] وَإِنَّمَا قَالَ تَعَالَى إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: آج کے وقت میں لوگ نماز قصر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا "نماز قصر کرو اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا خوف ہو اور اب وہ وقت تو گزر چکا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں بھی اسی کے سبب متعجب ہوا جس سے تو تعجب میں مبتلا ہے۔ میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: قصر نماز ایک صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تم پر صدقہ کیا ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کے صدقہ کو قبول کرو۔ ابن جریج نے بیان کیا ہے: میں نے عبداللہ بن ابی عمار کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ابوداود نے بیان کیا ہے: اسے ابوعاصم اور حماد بن مسعدہ نے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے ابن بکر نے اسے روایت کیا ہے۔

---

1 - ایک نسخہ میں یہاں اَلْيَوْمَ ہے۔

بَاب مَتَى يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ (اس کا بیان کہ مسافر کب نماز قصر کرے گا)

1015۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شَكَّ شُعْبَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت یحییٰ بن یزید الہنائی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں پوچھا تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر تشریف لے جاتے تو آپ نماز دو رکعتیں (یعنی قصر نماز) پڑھتے تھے۔

1016۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت محمد بن منکدر اور حضرت ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان فرماتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ظہر کی نماز مدینہ طیبہ میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

بَاب الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ (سفر میں اذان دینے کا بیان)

1017۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تیرا رب پہاڑ کی چوٹی پر رہنے والے چرواہے پر اظہار تعجب و مسرت کرتا ہے کہ وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو، یہ نماز کے لیے اذان اور اقامت کہہ رہا ہے اور مجھ سے ڈر رہا ہے۔ تحقیق میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرما دی اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

بَاب الْمُسَافِرِ يُصَلِّي وَهُوَ يَشُكُّ فِي الْوَقْتِ

ایسے مسافر کا بیان جو نماز پڑھتا ہے اور اسے وقت کے بارے میں شک ہوتا ہے

1018۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْمِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ارْتَحَلَ

حضرت مسحاج بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں وہ حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم نے کہا کہ سورج ڈھل گیا ہے یا نہیں۔ آپ نے نماز ظہر پڑھی پھر وہاں سے سفر شروع کر دیا۔

1019 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضَبَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ

بنی ضبہ کے ایک آدمی حمزہ العائذی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب کسی مقام پر اترتے تو آپ ظہر کی نماز پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرتے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اگرچہ نصف النہار کا وقت ہی ہوتا۔ تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ نصف النہار کا ہی وقت ہوتا۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ (دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان)

1020 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر کی نماز کو اور مغرب و عشاء کی نماز کو اکٹھا کر لیتے تھے۔ پس آپ نے ایک دن نماز کو مؤخر کیا پھر آپ تشریف لائے اور ظہر و عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں پھر آپ اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر آئے اور پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

1021 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت صفیہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زوجہ تھیں، کے وصال کی خبر موصول ہوئی اور اس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تھے آپ وہاں سے چل پڑے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے۔ اور فرمایا: بے شک جب نبی مکرم ﷺ کو سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے۔ پس آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی پھر آپ ایک مقام پر اترے اور دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

1022 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں تھے۔ جب سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر لیتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع ہو جاتا تو آپ ظہر کو مؤخر کر دیتے حتی کہ پھر آپ عصر کی نماز کے لئے اترتے اور دونوں کو ملا کر پڑھتے اور مغرب کی نماز بھی اسی کی مثل ہے یعنی اگر شروع ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا کر لیتے اور اگر آپ سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع کر دیتے تو پھر مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ پھر آپ عشاء کی نماز کے لئے اترتے اور مغرب وعشاء دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھتے۔ ابوداؤد نے کہا: اسے ہشام بن عروہ نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے کریب سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور آپ نے نبی کریم ﷺ سے مفضل اور لیث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

1023۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک بار کے سوا کبھی رسول اللہ ﷺ نے سفر کے دوران مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث عن ایوب عن نافع کی سند سے حضرت ابن عمر سے موقوف مروی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس ایک رات کے سوا کبھی دو نمازوں کو جمع کرتے نہیں دیکھا گیا یعنی جس رات آپ کو حضرت صفیہ کے وصال کی خبر موصول ہوئی تھی۔ حضرت نافع سے حدیث مکحول میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا انہوں نے ایک یا دو بار اس طرح کیا۔

1024۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا إِلَى تَبُوكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں بغیر خوف اور بغیر سفر کے جمع کر کے اکٹھی پڑھیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے حماد بن سلمہ نے ابوزبیر سے روایت کیا ہے اور قرۃ

بن خالد نے ابوزبیر سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں کو ایک سفر میں اکٹھا کیا جو ہم نے تبوک کی طرف کیا تھا۔

1025۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ[1] عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نمازیں اور مغرب اور عشاء کی نمازیں بغیر کسی خوف اور بارش کے مدینہ طیبہ میں جمع کر کے پڑھیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: اس سے آپ ﷺ نے کیا ارادہ فرمایا تو انہوں نے کہا: آپ نے یہ ارادہ فرمایا کہ آپ اپنی امت کو حرج اور مشقت میں مبتلا نہ کریں۔

1026۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلَاةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ هَذَا بِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موذن نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابھی چلو یہاں تک کہ شفق کے غروب ہونے سے تھوڑا پہلے آپ اترے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر تھوڑی دیر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ آپ نے عشاء کی نماز پڑھ لی پھر فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی کام کی جلدی ہوتی تو آپ ﷺ اسی طرح کرتے جیسے میں نے کیا ہے۔ پس آپ نے اس ایک دن اور ایک رات میں تین دن رات کی مسافت طے کی۔ ابوداود نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن جابر نے نافع سے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا۔ ابراہیم بن موسیٰ اور عیسیٰ نے ابن جابر سے اسی مفہوم کے ساتھ مذکورہ حدیث کو بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن العلاء نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو وہ اترے اور دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

1027۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَلَمْ يَقُلْ سُلَيْمَانُ وَمُسَدَّدٌ بِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي غَيْرِ مَطَرٍ

1۔ ایک نسخہ میں حبیب بن ثابت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں آٹھ اور سات رکعتیں اکٹھی پڑھائیں یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور مغرب اور عشاء کی نماز۔ اس روایت میں سلیمان اور مسدد نے بنا کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: صالح مولی التوامۃ نے ابن عباس سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں فی غیر مطر (بغیر بارش کے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

1028۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ جَارُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ أَمْيَالٍ يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَسَرِفٍ

حضرت ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف پر دونوں نمازوں (مغرب اور عشاء) کو اکٹھا پڑھا۔ ہشام بن سعد نے بیان کیا ہے کہ مکہ اور سرف کے درمیان دس میل کا سفر ہے۔

1029۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَبِيعَةُ يَعْنِي كَتَبَ إِلَيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما فَسِرْنَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قَدْ أَمْسَى قُلْنَا الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَتَصَوَّبَتِ النُّجُومُ ثُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ صَلَّى صَلَاتِي هَذِهِ يَقُولُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سَالِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ بَعْدَ غُيُوبِ الشَّفَقِ

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سورج غروب ہوا اور میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ پس ہم چل پڑے۔ جب ہم نے دیکھا کہ رات ہونے لگی ہے تو ہم نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی اور ستارے ظاہر ہو گئے تو پھر آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے جب آپ کا سفر اہم ہو جاتا تو میری اسی نماز کی طرح نماز پڑھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات ظاہر ہونے کے بعد دونوں نمازوں کو جمع کر لیتے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے اور انہوں نے سالم سے روایت کیا ہے۔ ابن ابی نجیح نے اسماعیل بن عبدالرحمن بن ذویب سے روایت کیا ہے کہ شفق غروب ہونے کے بعد ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

1030۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ مُفَضَّلٌ قَاضِيَ مِصْرَ وَكَانَ

مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَهُوَ ابْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کردیتے تو پھر آپ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کردیتے پھر آپ اترتے اور پھر دونوں نمازیں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھتے۔ اگر سفر شروع ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر کی نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مفضل مصر کے قاضی تھے اور مستجاب الدعوات تھے اور وہ ابن فضالہ ہیں۔ جابر بن اسماعیل نے عقیل سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کرتے یہاں تک شفق غروب ہونے کے وقت مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھتے۔

1031۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے دوران حضور پاک ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کا آغاز کرتے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کردیتے یہاں تک کہ اسے عصر کی نماز کے ساتھ اکٹھا کردیتے اور دونوں کو ملا کر اکٹھا پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد سفر کا آغاز کرتے تو ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھا پڑھ لیتے اور پھر چل پڑتے اور جب کبھی مغرب سے پہلے سفر شروع کردیتے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کردیتے۔ یہاں تک کہ آپ اسے عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے اور جب آپ مغرب کے بعد سفر کرتے تو عشاء کی نماز میں جلدی کرتے اور مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سوائے قتیبہ کے کسی نے روایت نہیں کیا۔

بَاب قَصْرِ قِرَاءَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ (دوران سفر نماز میں قراءت مختصر کرنے کا بیان)

1032۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر نکلے تو آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی اور آپ نے دو میں سے ایک رکعت میں وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ پڑھی۔

بَاب التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ (سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1033۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ

عَازِبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: مجھے اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ علیہ السلام کی سنگت اور معیت کا شرف حاصل ہوا اور میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعتیں کبھی چھوڑی ہوں۔

1034۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالَى وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

حضرت عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حالت قیام میں دیکھا اور فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ نفل نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو میں اپنی نماز ہی مکمل کر لیتا۔ اے میرے بھائی کے بیٹے! میں سفر میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ رہا آپ نے دو رکعتوں سے زائد کچھ نہیں پڑھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وصال عطا فرما دیا اور میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو آپ نے بھی دو رکعتوں پر کچھ زائد نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جان قبض فرمائی اور مجھے حضرت عمر کی معیت بھی نصیب ہوئی اور آپ نے بھی دو رکعتوں سے زائد کچھ نہیں پڑھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کر لی اور میں حضرت عثمان کے ساتھ بھی رہا تو آپ نے بھی دو رکعتوں سے کچھ زائد نہیں پڑھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان قبض فرمائی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

بَابُ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْوِتْرِ (سواری پر نفل نماز اور وتر پڑھنے کا بیان)

1035۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيَّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَيْهَا

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے جس سمت بھی اس کا منہ ہوتا اور اس پر وتر بھی پڑھ لیتے تھے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے۔

1036۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ

فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر ہوتے اور آپ نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی ناقہ کا منہ قبلہ شریف کی طرف پھیرتے اور تکبیر کہتے۔ پھر آپ نماز پڑھتے رہتے آپ کی سواری آپ کا چہرہ جس سمت بھی پھیر دیتی۔

1037۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ آپ کا چہرہ مبارک خیبر کی طرف تھا۔

1038۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ قَالَ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کی غرض سے بھیجا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور سجود رکوع سے زیادہ پست تھا (یعنی آپ رکوع وسجود دونوں کے لیے اشارہ کرتے مگر آپ رکوع کی نسبت سجود میں زیادہ جھکتے۔)

بَابُ الْفَرِيضَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ مِنْ عُذْرٍ (بغیر عذر کے سواری پر فرض نماز پڑھنے کا بیان)

1039۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا هَلْ رُخِّصَ[1] لِلنِّسَاءِ أَنْ يُصَلِّينَ عَلَى الدَّوَابِّ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ لَهُنَّ فِي ذَلِكَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ[2] هَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ

حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورتوں کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ سواریوں پر نماز پڑھ سکتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: عورتوں کو اس کی رخصت نہیں دی گئی چاہے تنگی اور تکلیف کی حالت ہو یا خوشی اور اطمینان کی حالت ہو۔ محمد نے بیان کیا ہے کہ یہ حکم فرض نماز کے بارے میں ہے۔

بَابُ مَتَى يُتِمُّ الْمُسَافِرُ (مسافر کے لیے اپنی نماز مکمل کرنے کا بیان)

1040۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

1۔ ایک نسخہ میں رُخِص نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں محمد بن شعیب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتا رہا اور میں آپ کی معیت میں فتح مکہ کے دن بھی حاضر تھا۔ آپ اٹھارہ راتیں مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہے اور آپ وہاں صرف دو رکعتیں ہی نماز پڑھتے رہے۔ آپ فرماتے: اے اہل شہر! تم چار رکعتیں نماز پڑھو۔ بلاشبہ ہم تو مسافر ہیں۔

1041۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَنْ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ وَمَنْ أَقَامَ أَكْثَرَ أَتَمَّ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ تِسْعَ عَشْرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سترہ دن تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے اور نماز قصر پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو سترہ دنوں تک کہیں مقیم رہا وہ نماز قصر پڑھے، جو اس سے زیادہ مقیم رہا وہ مکمل نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا کہ عباد بن منصور نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ انیس دن تک قیام پذیر رہے۔

1042۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے ساتھ پندرہ دن تک مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر رہے اور نماز قصر پڑھتے رہے۔ ابوداؤد نے کہا: عبدہ بن سلیمان اور احمد بن خالد الوہبی اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے یہ حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

1043۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سترہ دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے اور آپ دو رکعتیں ہی نماز پڑھتے رہے۔

1044۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا[1] عَشْرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف مدینہ طیبہ سے نکلے تو آپ دو رکعتیں نماز (قصر نماز) ہی پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ واپس آگئے۔ ہم نے کہا: کیا تم وہاں

1۔ ایک نسخہ میں بہا نہیں ہے۔

کچھ دن ٹھہرے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے وہاں دس دن تک قیام کیا تھا۔

1045۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتَّى تَكَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي[1] الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُو بِعَشَائِهِ فَيَتَعَشَّى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ

حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تھے تو آپ سورج غروب ہو جانے کے بعد چلتے۔ یہاں تک کہ تاریکی پھیلنے کا وقت قریب ہو جاتا پھر آپ اترتے اور مغرب کی نماز ادا فرماتے پھر شام کا کھانا طلب فرماتے اور عشائیہ تناول فرماتے اور پھر عشاء کی نماز پڑھ لیتے۔ بعد ازاں سفر کرتے اور فرماتے: اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی کرتے تھے۔ عثمان نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے کہا ہے: میں نے ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اسامہ بن زید نے حفص بن عبید اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب شفق غائب ہو جاتی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ان دونوں نمازوں کو جمع کر لیتے تھے اور فرماتے تھے: حضور نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے اور حضرت زہری کی روایت بھی حضرت انس کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح ہے۔

بَابُ إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ (دشمن کی سرزمین پر قیام کے دوران نماز قصر کرنے کا بیان)

1046۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ مَعْمَرٍ يُرْسِلُهُ لَا يُسْنِدُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیس دن تک تبوک میں قیام فرما رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔ ابوداؤد نے کہا: اس روایت کو معمر کے سوا کسی نے مسند بیان نہیں کیا ہے بلکہ اسے مرسل بیان کرتے ہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ (نماز خوف کا بیان)

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ

1۔ ایک نسخہ میں فصلی ہے۔

الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْآخِيرُ إِلَى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ سُفْيَانَ

بعض کا خیال یہ ہے کہ امام تمام لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہ دو صفوں میں کھڑے ہوں۔ پس وہ ان تمام کے ساتھ تکبیر کہے اور پھر تمام کو ساتھ ملا کر رکوع کرے۔ بعد ازاں امام اور اس کے ساتھ متصل صف والے سجدہ کریں اور دوسری صف والے لوگ ان کی حفاظت کے لیے کھڑے رہیں اور جب پہلی صف والے سجدہ سے اٹھ کھڑے ہوں تو پھر وہ دوسرے سجدہ کریں جو ان کے پیچھے کھڑے تھے پھر پہلی صف والے دوسری صف والوں کی جگہ پیچھے آ جائیں اور دوسری صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آگے بڑھ جائیں پھر امام رکوع کرے اور وہ تمام بھی اس کے ساتھ رکوع کریں پھر وہ سجدہ کرے اور اس کے ساتھ متصل صف والے بھی سجدہ کریں اور دوسرے اس کی حفاظت کرتے رہیں۔ جب امام اور اس کے ساتھ متصل صف والے فارغ ہو کر بیٹھ جائیں تو دوسری صف والے سجدہ کریں۔ پھر تمام کے تمام بیٹھ جائیں پھر امام ان تمام کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ سفیان کا قول ہے۔

1047 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا غِرَّةً لَقَدْ أَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُونَ أَمَامَهُ فَصَفَّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذَلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ آخَرُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا صَلَّى هَؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا الْمَعْنَى عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَذَلِكَ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَكَذَلِكَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ عَنْ أَبِي مُوسَى فِعْلَهُ وَكَذَلِكَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَذَلِكَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ

حضرت ابوعیاش الزرقی نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں عسفان میں تھے (عسفان مکہ مکرمہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے۔ پس ہم نے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکوں نے

کہا: تحقیق ہم نے سستی کی ہے اور ہم نے غفلت برتی ہے، اگر ہم ان پر ان کی حالت نماز میں حملہ کر دیتے تو یہ انتہائی موزوں ہوتا۔ چنانچہ ظہر اور عصر کے درمیان آیت قصر نازل ہوئی۔ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور مشرکین آپ کے سامنے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک صف بنی اور اس صف کے پیچھے ایک دوسری صف بنی۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے جب رکوع کیا تو تمام لوگوں نے آپ کے ساتھ رکوع کر لیا پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سجدہ اس صف والوں نے کیا جو آپ کے پیچھے متصل کھڑے تھے اور دوسری صف والے ان کی حفاظت اور نگرانی کے لیے کھڑے رہے۔ پس جب وہ دونوں سجدے کر چکے اور کھڑے ہو گئے تو پھر ان دوسروں نے سجدہ کیا جو ان کے پیچھے کھڑے تھے پھر اس پہلی صف والے لوگ دوسری صف والوں کی جگہ چلے گئے اور دوسری صف والے پہلی صف والوں کی جگہ آگے بڑھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا اور ان تمام نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ متصل پیچھے والوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسری صف والے لوگ ان کی حفاظت و نگرانی کے لیے کھڑے رہے اور جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پیچھے سب لوگ بیٹھ گئے تو پھر دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر تمام کے تمام بیٹھ گئے اور آپ نے ان تمام کے ساتھ سلام پھیرا۔ آپ نے یہ نماز ایک دفعہ عسفان میں پڑھائی اور ایک بار یہی نماز بنی سلیم کے دن انہی کی زمین پر پڑھائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ایوب اور ہشام نے ابوزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور اسی طرح اسے داؤد بن حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس اور عبدالملک نے حضرت عطاء کے واسطہ سے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حضرت قتادہ نے حسن سے انہوں نے حطان سے اور انہوں نے ابوموسیٰ سے ان کا فعل نقل کیا اور عکرمہ بن خالد نے حضرت مجاہد سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسے نقل کیا ہے اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسے روایت کیا ہے اور یہی حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يَقُومُ صَفٌّ مَعَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُ قَائِمًا حَتَّى يُصَلِّيَ الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ فَيَصُفُّونَ وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَتَجِيءُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَثْبُتُ جَالِسًا فَيُتِمُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ جَمِيعًا

اس کا بیان کہ ایک صف امام کے ساتھ کھڑی ہوگی اور ایک صف دشمن کے سامنے ہوگی۔ پس امام اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر سیدھا کھڑا رہے گا یہاں تک کہ یہ لوگ اپنی دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ فارغ ہو کر دشمن کے سامنے صف آرا

ہو جائیں اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے آ جائے اور امام انہیں بھی ایک رکعت (دوسری رکعت) پڑھائے گا اور خود بیٹھ جائے گا اور یہ لوگ کھڑے ہو کر اپنی دوسری رکعت مکمل کریں گے پھر امام ان تمام کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرے گا

1048۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي خَوْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حالت خوف میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تو آپ نے اپنے پیچھے ان کی دو صفیں بنا دیں اور انہیں ایک رکعت پڑھائی جو آپ کے پیچھے متصل کھڑے تھے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی جو پہلی صف والوں کے پیچھے تھے پھر وہ آگے گئے اور جو پہلے آگے تھے وہ پیچھے چلے گئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ بیٹھے رہے حتی کہ پیچھے جانے والوں نے ایک رکعت پڑھ لی پھر آپ نے سلام پھیرا۔

بَاب مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى رَكْعَةً وَثَبَتَ قَائِمًا أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَاخْتُلِفَ فِي السَّلَامِ

ایک رکعت پڑھنے کے بعد امام کے مسلسل کھڑے رہنے کا بیان

ایک موقف یہ ہے کہ جب امام دو میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھا چکے اور وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ بذات خود اپنی ایک رکعت مکمل کریں پھر وہ سلام پھیریں اور دشمن کے سامنے چلے جائیں البتہ سلام کے بارے میں اختلاف ہے۔

1049۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ

حضرت صالح بن خوات نے روایت اس سے بیان کی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ غزوۂ ذات الرقاع کے دن ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا تو آپ نے اپنے ساتھ والے طائفے کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ مسلسل کھڑے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز مکمل کی اور واپس جا کر دشمن

کے سامنے صف آراء ہو گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا تو آپ نے اپنی نماز کی بقیہ ایک رکعت پڑھائی پھر مسلسل بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کر لی اور بعد ازاں آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ مالک نے کہا ہے: یزید بن رومان کی حدیث میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

1050 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِينَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا اسْتَوَى قَائِمًا ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمُوا وَانْصَرَفُوا وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُقْبِلُ الْآخَرُونَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُكَبِّرُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ إِلَّا أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي السَّلَامِ وَرِوَايَةُ عُبَيْدِ اللَّهِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ وَيَثْبُتُ قَائِمًا

حضرت صالح بن خوات سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نماز خوف یہ ہے کہ امام کھڑا ہو اور اس کے ساتھ اس کے اصحاب کا ایک طائفہ کھڑا ہو جائے اور ایک طائفہ دشمن کے سامنے چلا جائے۔ پس امام ان کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور سجدہ کرے گا پھر کھڑا ہو جائے گا اور جب سیدھا کھڑا ہو گیا تو پھر اسی حالت پر ثابت رہے گا اور وہ لوگ بذات خود اپنی دوسری رکعت مکمل کریں گے اور پھر سلام پھیر دیں گے اور واپس چلے جائیں گے اور امام حالت قیام میں ہی رہے گا۔ وہ لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہو جائیں گے اور پھر دوسرے لوگ آ جائیں گے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور وہ امام کے پیچھے آ کر تکبیر کہہ دیں گے اور امام ان کے ساتھ اپنی دوسری رکعت کا رکوع و سجود کرے گا اور پھر سلام پھیر دے گا اور وہ لوگ کھڑے ہو کر دوسری رکعت اپنی اپنی پڑھ لیں اور پھر سلام پھیر دیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ قاسم سے یحییٰ بن سعید کی روایت یزید بن رومان کی روایت کی مثل ہی ہے مگر یہ کہ سلام کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور عبید اللہ کی روایت یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح ہے، اس میں ہے: ''ویثبت قائما'' (وہ برابر کھڑا رہے گا)۔

بَاب مَنْ قَالَ يُكَبِّرُونَ جَمِيعًا وَإِنْ كَانُوا مُسْتَدْبِرِي الْقِبْلَةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتُونَ مَصَافَّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ الْآخَرُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ تُقْبِلُ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ كُلِّهِمْ جَمِيعًا

اس کا بیان کہ تکبیر تحریمہ تمام ایک ساتھ کہیں اگرچہ ان کی پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہو، اس میں

ایک موقف یہ ہے کہ تمام لوگ تکبیر تحریمہ اکٹھی کہیں اگرچہ وہ قبلہ شریف کی طرف پیٹھ کیے ہوئے ہوں پھر امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے جو اس کے ساتھ کھڑے ہوں پھر وہ لوگ دشمن کے مقابل اپنے ساتھیوں کی جگہ آ جائیں اور وہاں سے دوسرا گروہ امام کے پیچھے آ جائے اور پہلے وہ بذات خود اپنی ایک رکعت پڑھیں اور پھر امام انہیں دوسری رکعت پڑھائے پھر وہ گروہ آ جائے جس نے پہلی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھی تھی اور وہ آ کر اپنی دوسری رکعت مکمل کرے اور امام اتنی دیر تک بیٹھا رہے پھر امام ان تمام کے ساتھ سلام پھیرے

1051 ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَرْوَانُ مَتَى فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ وَمَنْ كَانَ[1] مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى نَجْدٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ لَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَفْظُهُ عَلَى غَيْرِ لَفْظِ حَيْوَةَ وَقَالَ فِيهِ حِينَ رَكَعَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ قَالَ فَلَمَّا قَامُوا مَشَوُا الْقَهْقَرَى إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتِدْبَارَ الْقِبْلَةِ

مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تو مروان نے کہا: کب؟ تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: غزوہ نجد (غزوہ ذات الرقاع) کا سال تھا۔ رسول اللہ ﷺ نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا

1۔ ایک نسخہ میں کان نہیں ہے۔

ہوا اور دوسرا دشمن کے مقابلے میں اور ان کی پشتیں قبلہ شریف کی طرف تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور آپ کے ساتھ ان تمام نے بھی تکبیر تحریمہ کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور انہوں نے بھی جو دشمن کے سامنے کھڑے تھے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور اس طائفہ نے بھی رکوع کیا جو آپ کے پیچھے کھڑا تھا پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے والے طائفہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے طائفہ کے لوگ مسلسل دشمن کے مقابلہ میں کھڑے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ قیام فرما رہے اور آپ کے ساتھ والے طائفہ کے لوگ بھی کھڑے ہوئے اور وہ دشمن کی طرف چلے گئے اور ان کے مقابل کھڑے ہو گئے اور وہ طائفہ آپ کی طرف آ گیا جو پہلے دشمن کے سامنے کھڑا تھا۔ پس انہوں نے آ کر رکوع کیا اور سجدہ کیا اور رسول اللہ ﷺ مسلسل اپنی پہلی حالت میں کھڑے رہے۔ پھر وہ اٹھے تو رسول کریم ﷺ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا۔ انہوں نے بھی آپکے ساتھ سجدہ کیا پھر وہ طائفہ آ گیا جو دشمن کے مقابل کھڑا تھا۔ پس انہوں نے آ کر رکوع وسجود کیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پیچھے والے لوگ بیٹھے رہے پھر سلام کی باری تھی تو آپ نے سلام پھیرا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرا۔ پس رسول کریم ﷺ کی دو رکعتیں ہوئیں اور دونوں طائفوں میں سے ہر ایک کی آپ کے ساتھ ایک رکعت ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب ہم نجد کے علاقہ یا پہاڑ کے علاقہ ذات الرقاع میں پہنچے تو غطفان کے ایک لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا۔ آگے مذکورہ مفہوم کی حدیث بیان کی اور اس کے الفاظ حیوہ کے الفاظ کے سوا ہیں اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ جب آپ نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع وسجود کر لیا۔ آگے بیان کیا جب وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے تو وہ الٹے پاؤں اپنے ساتھیوں کی طرف دشمن کے مقابل چلے گئے۔ انہوں نے قبلہ شریف کی طرف پیٹھ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

1052۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرَتْ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا مَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا ثُمَّ سَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمْ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَامُوا فَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمْ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامَتْ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَسَجَدُوا مَعَهُ سَرِيعًا كَأَسْرَعِ الْإِسْرَاعِ جَاهِدًا لَا يَأْلُونَ سِرَاعًا ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَلَّمُوا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَارَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور اس گروہ کے لوگوں نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ صفیں باندھے ہوئے تھے۔

پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ والوں نے بھی سجدہ کیا پھر آپ سجدے سے اٹھے اور آپ کے ساتھ وہ بھی اٹھے پھر رسول اللہ علیہ جلسہ ہی کی حالت میں ٹھہرے رہے اور ان لوگوں نے اپنا اپنا دوسرا سجدہ کر لیا پھر وہ کھڑے ہوئے اور اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے کی جانب چلے۔ اُلٹے پاؤں چلتے گئے یہاں تک کہ پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے اور پھر دوسرا طائفہ آ گیا اور انہوں نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی پھر اپنا اپنا رکوع کیا پھر رسول اللہ علیہ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنا اپنا دوسرا سجدہ ادا کیا پھر دونوں گروہ اکٹھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ علیہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور ان تمام نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر آپ لوٹے اور آپ نے دوسرا سجدہ کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ انتہائی تیزی سے ساتھ سجدہ کیا جیسا کہ زیادہ انتہائی تیزی اور سرعت کا اظہار کیا جاتا ہے اور انہوں نے اس تیزی میں کوئی غفلت اور کوتاہی نہیں کی۔ پھر رسول اللہ علیہ نے سلام پھیرا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیر دیا اور رسول اللہ علیہ کھڑے ہو گئے درآنحالیکہ لوگ مکمل نماز میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ كُلُّ صَفٍّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً

اس کا بیان کہ امام ہر طائفے کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر وہ سلام پھیر دے گا ہر صف والے کھڑے ہو کر اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لیں گے

1053 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ نَافِعٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَوْلُ مَسْرُوقٍ وَيُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَى يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ فَعَلَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے دو طائفوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر وہ لوگ چلے گئے اور دوسری جگہ کھڑے ہو گئے اور وہاں سے دوسرا طائفہ آ گیا۔ پس آپ نے ان کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیر دیا پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت کو مکمل کر لیا اور بعد ازاں یہ دشمن کے سامنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی اپنی رکعت کو مکمل کر لیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ روایت نافع اور خالد بن معدان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی پاک صلی اللہ علی وسلم سے بیان کی ہے اور اسی طرح مسروق اور یوسف بن مہران کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی قول ہے اور اسی طرح یونس نے حسن سے اور انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اسی طرح کیا۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ الَّذِينَ خَلْفَهُ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً ثُمَّ يَجِيءُ الْآخَرُونَ إِلَى مَقَامِ هَؤُلَاءِ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً

اس کا بیان کہ امام ہر طائفے کو ایک رکعت نماز پڑھائے پھر سلام پھیر دے اور امام کے پیچھے والے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت نماز کو مکمل کر لیں اور چلے جائیں پھر دوسرے گروہ کے لوگ ان کی جگہ آ جائیں اور وہ بھی اپنی ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لیں

1054 ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفًّا[1] خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَكَبَّرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَكَبَّرَ الصَّفَّانِ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ بِهَذَا الْمَعْنَى عَنْ خُصَيْفٍ وَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ مَضَوْا إِلَى مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ كَابُلَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْخَوْفِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ خوف پڑھائی اور وہ ایک صف بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ایک صف دشمن کے سامنے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر دوسرے آ گئے اور یہ لوگ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور وہ دشمن کے مقابل آ گئے اور آپ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ وہاں سے ان کی جگہ پر لوٹ آئے اور انہوں نے بھی اپنی اپنی ایک رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ خصیف نے اسی سند اور معنی کے ساتھ حدیث کو بیان کیا ہے اور کہا ہے: پس نبی کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور دونوں گروہوں نے اکٹھی تکبیر کہی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ثوری نے اسی معنی کے ساتھ خصیف سے اسے روایت کیا ہے اور عبدالرحمن بن سمرہ نے اسی طرح نماز پڑھائی مگر فرق یہ ہے کہ جس طائفہ کو انہوں نے ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیرا اور وہ لوگ اٹھ کر اپنے پہلے والے ساتھیوں کے پاس چلے گئے اور

1 ۔ ایک نسخہ میں صفًا کے بجائے صَفَّيْنِ صَفٌّ ہے۔

وہاں سے وہ آئے اور انہوں نے اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی پھر وہ دوسروں کی جگہ لوٹ گئے اور پھر انہوں نے اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کی۔ اسی کے بارے میں مسلم بن ابراہیم اور عبدالصمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے بتایا: وہ عبدالرحمن بن سمرہ کے ساتھ کابل میں شریک جہاد ہوئے اور انہوں نے ہمیں صلاۃ خوف پڑھائی۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَا يَقْضُونَ

اس کا بیان کہ امام ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر بقیہ ایک رکعت کی وہ قضا نہیں کریں گے

1055۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَامَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَصَلَّى بِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ وَأَبُو مُوسَى قَالَ أَبُو دَاوُد رَجُلٌ مِنْ التَّابِعِينَ لَيْسَ بِالْأَشْعَرِيِّ[1] جَمِيعًا عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ[2] فِي حَدِيثِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ إِنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً أُخْرَى[3] وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَكَانَتْ لِلْقَوْمِ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ثعلبہ بن زہدم نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے۔ وہ کھڑے ہوئے اور کہا: تم میں سے کون ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: میں ہوں۔ پس انہوں نے (سعید یا حذیفہ نے) ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی دوسرے گروہ کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر انہوں نے اپنی ایک ایک رکعت کو مکمل نہ کیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح اسے عبید اللہ بن عبداللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے اور یزید الفقیر اور ابوموسیٰ دونوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اسے بیان کیا ہے اور یزید الفقیر کی حدیث میں بعض نے شعبہ سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے دوسری رکعت ادا کی۔ اور سماک الحنفی نے حضرت ابن عمر سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث کو بیان کیا ہے اور اسی طرح اسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ قوم نے ایک ایک رکعت پڑھی اور نبی کریم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھی۔ اسی طرح حضرت زید بن ثابت نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں قال ابوداؤد رجل من التابعین لیس بالاشعری کے الفاظ نہیں ہیں۔

2۔ ایک نسخہ میں عن شعبۃ نہیں ہے۔ 3۔ ایک نسخہ میں أخری نہیں ہے۔

فائدہ: اور یزید الفقیر کی حدیث میں بعض نے شعبہ سے یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے دوسری رکعت ادا کی۔

1056۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ فَرَضَ اللهُ تَعَالَى الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ

(اس کا بیان کہ امام ہر طائفہ کو دو رکعتیں نماز پڑھائے)

1057۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي خَوْفِ الظُّهْرَ فَصَفَّ بَعْضُهُمْ خَلْفَهُ وَبَعْضُهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ[1] رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَهُ فَوَقَفُوا مَوْقِفَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ جَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعًا وَلِأَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَبِذَلِكَ كَانَ يُفْتِي الْحَسَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ فِي الْمَغْرِبِ يَكُونُ لِلْإِمَامِ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کے وقت نماز خوف پڑھائی۔ پس بعض لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض نے دشمن کے سامنے۔ تو آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا اور وہ لوگ چلے گئے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے اور وہ ادھر آ گئے اور انہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے انہیں بھی دو رکعتیں نماز پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ اس طرح آپ کی نماز چار رکعت ہوئی اور آپ کے اصحاب کی نماز دو دو رکعتیں ہوئیں۔ حضرت حسن اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اور اسی طرح مغرب میں ہے کہ امام کے لیے چھ رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے لئے تین تین اور اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت جابر سے اور انہوں نے حضور نبی پاک ﷺ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح سلیمان الیشکری نے حضرت جابر سے اور انہوں نے آپ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ (دشمن کو تلاش کرنے والے کی نماز کا بیان)

1058۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

1۔ ایک نسخہ میں بہم نہیں ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتْ صَلاَةُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أَخَافُ[1] أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا إِنْ أُؤَخِّرِ الصَّلاَةَ فَانْطَلَقْتُ أَمْشِي وَأَنَا أُصَلِّي أُومِئُ إِيمَاءً نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِي مَنْ أَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهَذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَفِي ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتَّى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوْتُهُ بِسَيْفِي حَتَّى بَرَدَ

حضرت ابن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے خالد بن سفیان ہذلی کی جانب بھیجا۔ وہ عرنہ اور عرفات کی طرف رہتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: تو جا اور اسے قتل کر دے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے دیکھ لیا اور ادھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو میں نے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی ایسی شے واقع ہو جائے جو نماز کو مؤخر کر دے یعنی باہمی لڑائی جھگڑے کے سبب ایسی صورت حال نہ آجائے کہ نماز جاتی رہے۔ چنانچہ میں چلتا رہا اور اشارے سے اپنی نماز بھی پڑھتا رہا۔ جب میں اس کے قریب ہوا اس نے مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں عرب کا رہنے والا ایک آدمی ہوں مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ تو اس آدمی (یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ پر) حملہ کے لیے آدمی جمع کر رہا ہے تو میں بھی اسی سلسلہ میں تیرے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا: میں بلاشبہ اسی کام میں لگا ہوا ہوں۔ چنانچہ میں تھوڑی دیر اسی کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ جب اس نے مجھے موقع فراہم کیا تو میں نے اپنی تلوار کے ساتھ اس پر شدید ضرب لگائی یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی وہ مر گیا۔)

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكَعَاتِ السُّنَّةِ

نوافل اور سنت کی رکعتوں سے متعلقہ ابواب کا بیان

1059 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے ایک دن میں بارہ رکعتیں تطوعا پڑھیں ان کے عوض اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

1060 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ

1۔ ایک نسخہ میں لأخاف ہے۔

يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفلی نماز کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ظہر سے پہلے چار رکعتیں میرے حجرہ میں ادا فرماتے تھے پھر آپ تشریف لے جاتے تھے اور لوگوں کو فرض نماز پڑھاتے تھے پھر آپ میرے حجرہ کی طرف لوٹ کر آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے تھے پھر میرے حجرہ کی طرف لوٹ آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے تھے۔ بعد ازاں میرے گھر میں تشریف فرما ہوتے اور وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے اور آپ رات کے وقت نو رکعتیں نفل پڑھتے ان میں وتر نماز بھی تھی اور آپ رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور طویل حصہ بیٹھ کر۔ جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تھے تو آپ کھڑے ہونے کی حالت میں ہی رکوع وسجود کرتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قراءت کرتے تھے تو آپ بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع وسجود کرتے تھے اور جب فجر طلوع ہوتی تو آپ دو رکعتیں نماز پڑھتے پھر آپ تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے تھے۔

1061 ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، اس کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے حجرہ میں اور عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور جمعہ کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب فارغ ہو کر آتے تو دو رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔

1062 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

بَابُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (فجر کی دو رکعتوں کا بیان)

1063 ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں سے بڑھ کر نوافل میں سے کسی پر اتنی مداومت اور محافظت اختیار نہیں فرمائی۔

بَابٌ فِي تَخْفِيفِهِمَا (ان دونوں میں تخفیف کا بیان)

1064۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کی دو سنتوں میں کبھی اتنی تخفیف کرتے تھے یہاں تک کہ میں یہ کہتی کہ آپ ﷺ نے ان دونوں میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔

1065۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دونوں رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھیں۔

1066۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زِيَادَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادَةَ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کو صبح کی نماز کے بارے میں آگاہ کریں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کسی کام میں مشغول کر دیا جس کے بارے میں آپ نے ان سے پوچھا یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر آپ ﷺ کو نماز کیلئے بلانے لگے اور لگاتار بلانے لگے، لیکن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے پھر جب آپ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھا چکے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ایسے عمل میں مشغول رکھا جس کے بارے میں وہ ان سے پوچھتی رہیں یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی اور پھر آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں دیر کر دی تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں فجر کی دو سنتیں پڑھ رہا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ آپ نے صبح کو زیادہ روشن کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس سے بھی زیادہ روشن

کر دیا جتنا میں نے کیا ہے تو میں یقیناً ان دو رکعتوں کو پڑھتا اور انتہائی حسین وجمیل انداز میں پڑھتا۔

1067۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ الْمَدَنِيَّ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تَدَعُوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تم صبح کی ان دوسنتوں کو نہ چھوڑو اگر چہ گھڑسواروں کا لشکر تمہیں جلدی کرنے پر مجبور کر رہا ہو اور یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ تم ان دونوں کو نہ چھوڑو اگر چہ دشمن کے گھوڑے تمہیں بھگا رہے ہوں۔

1068۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ قَالَ هَذِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ آمَنَّا بِاللهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اکثر اوقات رسول اللہ علیہ السلام فجر کی دوسنتوں میں "امنا باللہ وما انزل الینا" یہ آیت پڑھتے تھے۔ فرمایا: یہ آیت پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں یہ آیت آمَنَّا بِاللهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ پڑھتے تھے۔

1069۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى بِهَذِهِ الْآيَةِ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ أَوْ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ شَكَّ الدَّرَاوَرْدِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی رحمت علیہ السلام کو سنا کہ آپ علیہ السلام فجر کی دو رکعتوں میں رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اور دوسری رکعت میں یہ آیت إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ پڑھتے تھے۔ دونوں آیتوں کے مابین شک عبدالعزیز بن محمد الداروردی کو ہے۔

بَابُ الِاضْطِجَاعِ بَعْدَهَا (فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان)

1070۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَا يُجْزِئُ أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَضْطَجِعَ عَلَى يَمِينِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ چکے تو اسے چاہیے کہ وہ دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ مروان بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم میں سے کسی کے لیے مسجد کی طرف چلنا کافی نہیں ہے اس سے کہ وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے؟ عبید اللہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ خبر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس پر بہت زیادتی کی ہے (یعنی بہت زیادہ بوجھ ڈال دیا ہے)۔ یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: کیا آپ اس کا انکار کرتے ہیں جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ انہوں نے جرأت کی اور ہم خوفزدہ ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ خبر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرا کوئی گناہ نہیں اگر میں نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے (یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا یا جو آپ کو کرتے دیکھا میں نے اسے یاد رکھا اور لوگ بھول گئے اس میں میرا کوئی گناہ نہیں۔)

1071۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً أَيْقَظَنِي وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ[1] حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے آخر میں اپنی نماز مکمل کر لیتے تو آپ ﷺ دیکھتے۔ پس اگر میں جاگ رہی ہوتی تو آپ میرے ساتھ باتیں کرتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو آپ مجھے بیدار کر دیتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے پھر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس حاضر ہوتا اور آپ کو صبح کی نماز کے لیے بلاتا۔ پس آپ ﷺ دو رکعتیں ہلکی سی پڑھتے اور پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

1072۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ أَوْ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی رحمت ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اگر میں سو رہی ہوتی تو آپ لیٹ جاتے اور اگر میں بیدار ہوتی تو آپ میرے ساتھ باتیں کرتے۔

1073۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي مَكِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ[2] رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ[3]

1۔ ایک نسخہ میں يَضْطَجِعُ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ابو الفضل ہے۔ 3۔ ایضاً

مسلم بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز کیلئے نکلا تو آپ ﷺ (سوئے ہوئے) جس آدمی کے پاس سے گزرتے تو آپ اسے نماز کے لیے پکارتے یا اس کے پاؤں کو حرکت دیتے۔ زیاد نے کہا: یہ ابوالفضیل نے ہمیں بیان کیا ہے۔

بَاب إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

اس آدمی کا بیان کہ جب کوئی امام کو پائے اور اس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوئی ہوں

1074۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ أَوْ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی آیا اور حضور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ پس اس نے دو سنتیں پڑھیں اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! دو میں سے کونسی تیری نماز ہے جو تو نے پڑھی ہے؟ کیا وہ جو تو نے اکیلے پڑھی ہے یا جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟

1075۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز باجماعت کھڑی ہو جائے تو پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہے۔

بَاب مَنْ فَاتَتْهُ مَتَى يَقْضِيهَا

اس کا بیان کہ جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ ان کی کب قضا کرے

1076۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سَعْدٍ

بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى عَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ مُرْسَلًا أَنَّ جَدَّهُمْ زَيْدًا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ

حضرت قیس بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز تو دو رکعتیں ہے۔ تو اس آدمی نے عرض کی: میں نے صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں اس لیے میں نے وہ دونوں اب پڑھی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ حضرت عطاء بن ابی رباح بھی یہ حدیث حضرت سعد بن سعید سے بیان کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سعید کے دونوں بیٹوں عبدربہ اور یحییٰ نے یہ حدیث مرسل بیان کی ہے کہ ان کے دادا حضرت زید نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز پڑھی۔

بَاب الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا (ظہر سے پہلے اور اس کے بعد کی چار رکعتوں کا بیان)

1077۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرُمَ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

ام المومنین زوج النبی علیہ السلام حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور اس کے بعد چار رکعتوں پر محافظت اختیار کی تو وہ آتش جہنم پر حرام ہوگیا (یعنی جو پابندی کی ساتھ یہ چار رکعتیں پڑھتا رہا وہ دخول فی النار سے محفوظ ہوگیا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے مکحول سے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1078۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ لَوْ حَدَّثْتُ عَنْ عُبَيْدَةَ بِشَيْءٍ لَحَدَّثْتُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد عُبَيْدَةُ ضَعِيفٌ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ مِنْجَابٍ هُوَ سَهْمٌ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ظہر سے پہلے چار رکعتیں ہیں ان میں سلام نہیں ہے اور ان کے سبب آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ مجھ تک یحییٰ بن سعید القطان کی جانب سے یہ خبر پہنچی ہے کہ اگر میں عبیدہ سے کوئی شے روایت کرتا تو میں یہ حدیث روایت کرتا۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ عبیدہ ضعیف راوی ہے اور ابن منجاب سے مراد سہم بن منجاب ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ (عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1079۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

1080۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ (عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1081۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم تمام نے اسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا: ہم تمام کی جانب سے آپ کو سلام عرض کرنا اور پھر عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور یہ کہنا کہ ہمیں یہ خبر دی گئی ہے کہ آپ وہ دونوں رکعتیں پڑھتی ہیں۔ حالانکہ ہم تک یہ اطلاع پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے منع فرمایا ہے۔ پس میں آپ کے پاس پہنچا اور میں نے وہ سب کچھ آپ تک پہنچایا جس کے لیے انہوں نے مجھے بھیجا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ چنانچہ میں وہاں سے نکل کر واپس ان کی طرف آیا جنہوں نے مجھے بھیجا تھا اور انہیں آپ کے قول کے بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے دوبارہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف اسی پیغام کے ساتھ بھیجا جس کے ساتھ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان سے منع کرتے ہوئے سنا تھا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ پس جس وقت آپ ﷺ نے انہیں پڑھا اس

وقت کیفیت یہ تھی کہ آپ علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھی اور میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلہ بنی حرام کی کچھ عورتیں موجود تھیں تو آپ علیہ السلام نے یہ رکعتیں پڑھنا شروع کیں تو میں نے آپ کی طرف ایک لڑکی کو بھیجا اور اسے کہا کہ تو آپ علیہ السلام کے پہلو میں جا کر کھڑی ہو اور آپ علیہ السلام سے یہ کہہ کہ ام سلمہ عرض کر رہی ہیں کہ یا رسول اللہ! علیہ السلام میں نے آپ سے سن رکھا ہے کہ آپ انہیں ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع فرماتے ہیں اور اب میں آپ کو وہ دونوں رکعتیں پڑھتے دیکھ رہی ہوں؟ پس اگر آپ علیہ السلام اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیں تو پھر آپ سے پیچھے آ جانا۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس لڑکی نے اسی طرح کیا اور آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما دیا اور وہ آپ سے پیچھے ہٹ آئی۔ پس جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ اپنی قوم کی جانب سے اسلام لانے کی خبر لائے تو انہوں نے مجھے ظہر کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا (اور میں اس وقت انہیں نہ پڑھ سکا۔) چنانچہ یہ دو رکعتیں وہی ہیں جواب میں نے پڑھی ہیں۔

بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِيهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً

اس کا بیان جس نے ان دونوں کی رخصت دی ہے جبکہ سورج بلند ہو

1082۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے مگر اس حال میں کہ سورج بلند ہو (نماز ممنوع نہیں ہے)۔

1083۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي فِي إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام فجر اور عصر کے سوا ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1084۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ میرے پاس کئی ایسے لوگوں نے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں نے بیان کیا ہے اور ان میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

1085۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ

عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيسَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ وَقَصَّ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْعَبَّاسُ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ رات کا وہ کون سا حصہ ہے جس میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کا آخری حصہ۔ اس میں جتنی چاہے نماز پڑھ کیونکہ اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور نمازی کے لیے اس کا اجر لکھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ تو صبح کی نماز پڑھ لے پھر اپنے آپ کو نماز سے روک لے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور وہ ایک یا دو نیزہ کی مقدار بلند ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کفار اس کی پرستش کرتے ہیں۔ بعد ازاں جو چاہے نماز پڑھ کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا اجر لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ نیزہ اپنے سائے کے برابر ہو جائے اور پھر اپنے آپ کو نماز سے روک لے کیونکہ جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جب سورج ڈھل جائے تو جو چاہے نماز پڑھ کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تو عصر کی نماز پڑھ لے پھر سورج غروب ہونے تک نماز سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار اس کی پرستش کرتے ہیں اور انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ عباس بن سالم نے بیان کیا ہے کہ ابو سلام نے ابو امامہ سے مجھے اسی طرح بیان کیا ہے مگر یہ کہ بلا ارادہ مجھ سے کوئی خطا ہو گئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

1086۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ

یسار مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا اور میں طلوع فجر کے بعد نماز پڑھ رہا تھا تو فرمایا: اے یسار! رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہ نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا: تم میں سے جو حاضر ہیں وہ ان تک یہ بات پہنچا دیں جو موجود نہیں کہ تم طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہ پڑھو۔

1087۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ

اسود اور مسروق دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھے کہ انہوں نے فرمایا:

حضور اکرم ﷺ پر کوئی دن نہیں آیا مگر آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

1088 ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهَى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهَى عَنِ الْوِصَالِ

ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے اور آپ خود صوم وصال (بغیر افطار کیے کئی دن روزہ رکھنا) رکھتے تھے اور (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ (مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان)

1089 ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعتیں (نفل) نماز ادا کرو پھر فرمایا "جو چاہے مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھے"۔ یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اسے سنت بنالیں گے۔

1090 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَآكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ راوی (مختار بن فلفل) نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا۔ سو آپ نے نہ ہمیں حکم دیا اور نہ آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

1091 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان اس کے لیے نماز ہے جو چاہے۔

1092 ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا وَرَخَّصَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ هُوَ شُعَيْبٌ يَعْنِي وَهِمَ شُعْبَةُ فِي اسْمِهِ

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کی رخصت دی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سند میں ابوشعیب کے بجائے راوی شعیب ہے۔ حضرت شعبہ کو ان کے نام میں وہم ہوا ہے۔

بَاب صَلَاةِ الضُّحَی (نماز چاشت کا بیان)

1093۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَةُ أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ زَادَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَقْضِي شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حِلِّهَا أَلَمْ يَكُنْ يَأْثَمُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے۔ پس اس کا اپنے ملنے والے کو سلام کرنا ایک صدقہ ہے۔ اس کا کسی کو نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے اذیت رساں چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی زوجہ سے مباشرت کرنا ایک صدقہ ہے اور ان تمام کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے: عباد کی حدیث مکمل ہے اور مسدد نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر نہیں کیا۔ اس نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے اور اس طرح ابن منیع نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اسے حرام جگہ میں پورا کرتا تو کیا وہ گنہگار نہ ہوتا۔

1094۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ فَلَهُ بِكُلِّ صَلَاةٍ صَدَقَةٌ وَصِيَامٍ صَدَقَةٌ وَحَجٍّ صَدَقَةٌ وَتَسْبِيحٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ فَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ثُمَّ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَا الضُّحَى

حضرت ابوالاسود دؤلی سے روایت ہے: اس اثناء میں کہ ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہر روز صبح کے وقت تمہارے بدن کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے، اس کے لیے ہر نماز صدقہ ہے، ہر روزہ صدقہ ہے، حج صدقہ ہے، تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے اعمال صالحہ کو شمار کیا اور پھر فرمایا: چاشت کی دو رکعتیں تم میں سے ہر ایک کو ان کی طرف سے کافی ہیں۔

1095۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے اور (اس دوران) نیکی اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے تو اس کی خطائیں اور گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

1096۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جن دونوں کے درمیان کوئی لغو اور لایعنی عمل نہ ہو (ایسا عمل ہے جو) علیین میں لکھا جاتا ہے۔

1097۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَبِي شَجَرَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ(1) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ

حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! تو اپنے دن کی ابتداء میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھنے (کے عمل کو) نہ چھوڑ میں تیرے لیے دن کے آخر تک کافی رہوں گا (یعنی سارا دن تیری محافظت اور نگہبانی کروں گا)۔

1098۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ سُبْحَةَ الضُّحَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِنَّ أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحَى بِمَعْنَاهُ

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن چاشت کے نفل آٹھ رکعتیں پڑھیں اور آپ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے رہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ احمد بن صالح نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن چاشت کے نفل ادا فرمائے، اور آگے مذکورہ حدیث کی مثل بیان کیا۔ ابن سرح نے کہا ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، اور آگے انہوں نے چاشت کے نوافل کا ذکر نہیں کیا۔

1۔ ایک نسخہ میں نُعَيْمِ بْنِ هَبَّارٍ ہے۔

1099۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے حضور نبی رحمت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو۔ البتہ ام ہانی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں نوافل ادا کیے اور اس کے بعد کسی نے آپ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

1100۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوَرِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ

حضرت عبداللہ بن شقیق نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے ۔تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں مگر جب کہ آپ ﷺ اپنے سفر سے واپس تشریف لاتے (تو نماز پڑھتے تھے) میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ سورتوں کو آپس میں ملا کر پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: مفصل میں سے (سورتیں ملا لیتے تھے) (یعنی سورۂ حجرات سے آخر تک کی سورتوں میں سے ملا کر پڑھ لیتے تھے۔)

1101۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی چاشت کے نفل نہیں پڑھے، البتہ میں وہ پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل چھوڑ دیتے تھے حالانکہ وہ اسے کرنا پسند فرماتے تھے اس خوف سے کہ لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے اور وہ ان پر فرض کر دیا جائے گا۔

1102۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا فَكَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ ﷺ

حضرت سماک نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں بہت زیادہ (مجھے یہ شرف حاصل رہا۔) پس آپ ﷺ جہاں صبح کی نماز ادا فرماتے تھے اس مقام سے اٹھتے نہ تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ ﷺ قیام فرما ہوتے۔

بَاب فِي صَلَاةِ النَّهَارِ (دن کی نفل نماز کا بیان)

1103۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کی (نفلی) نماز دو دو رکعتیں ہے (یعنی دو دو رکعتیں کر کے نوافل پڑھنے چاہئیں)۔

1104۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَاءَسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُولَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ أَبُو دَاوُد عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى قَالَ إِنْ شِئْتَ مَثْنَى وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا

حضرت عبد اللہ بن حارث نے حضرت مطلب سے اور انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز دو دو رکعتیں ہے اور تو ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھے، اپنی فاقہ کشی اور ناداری کا اظہار کرے، حمکنت اور وقار کا اظہار کرے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی درخواست کرے اور کہے: اے اللہ! اے اللہ! پس جس نے اس طرح نہ کیا تو اس کی نماز ناقص اور نامکمل ہے۔

بَاب صَلَاةِ التَّسْبِيحِ (صلوٰۃ التسبیح کا بیان)

1105۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ

اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً قَالَ إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا وَتَحْمَدَ عَشْرًا وَتُكَبِّرَ عَشْرًا وَتُهَلِّلَ عَشْرًا ثُمَّ تَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكَعَاتِ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ خَالُ هِلَالٍ الرَّأْيِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ فَقَالَ حَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا قَالَ فِي حَدِيثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تجھے عطا نہ کروں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطا سے نہ نوازوں؟ کیا میں تمہارے لیے بھلائی اور خیر کی دس باتیں نہ کروں کہ جب تو انہیں کرے تو اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے اور بعد والے، نئے اور پرانے، خطا کیے ہوئے اور بالارادہ کیے ہوئے، صغیرہ اور کبیرہ، چھپ کر کیے ہوئے اور اعلانیہ کیے ہوئے سب گناہوں کی مغفرت فرمادے۔ وہ دس خصال یہ ہیں کہ تو چار رکعتیں نفل نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملا کر پڑھے۔ جب تو پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو تو حالت قیام میں ہی یہ پڑھے: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار، پھر رکوع کرے اور حالت رکوع میں دس بار یہی کلمات کہے، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہو کر دس بار یہی کلمات کہے پھر سجدہ میں چلا جائے اور حالت سجود میں دس بار پڑھے پھر سجدہ سے اپنا سر اٹھا کر جلسہ کی حالت میں دس بار یہی پڑھے۔ پھر دوسرے سجدہ میں دس بار پڑھے پھر سجدے سے اپنا سر اٹھا کر دس بار یہ پڑھے تو اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں گے۔ تو چاروں رکعتوں میں اسی طرح یہ کلمات پڑھتا رہے گا۔ اگر تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو تو پڑھا کر اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو پھر ہر ہفتہ میں ایک بار اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو پھر مہینہ میں ایک بار اور اگر تو اس طرح بھی نہ کر سکے تو پھر سال میں ایک بار اور اگر تو اس پر بھی قادر نہ ہو تو پھر اپنی عمر میں ایک بار یہ نماز پڑھ لے۔

حضرت ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ مجھے ایک صحابی نے یہ حدیث بیان کی ہے اور گمان یہ کیا جاتا ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے یہ ارشاد فرمایا: کل میرے پاس آنا میں تجھے کچھ عطا کروں گا، تجھے کچھ خیر مرحمت کروں گا اور تجھے کچھ عنایت فرماؤں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب دن ڈھل جائے تو تو کھڑا ہو اور چار رکعتیں نفل نماز ادا کر۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ آگے فرمایا: پھر تو دوسرے سجدے سے

اپنا سر اٹھائے تو تو سیدھا بیٹھ جا اور کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ تو دس بار تسبیح، دس بار تحمید، دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) کہہ لے۔ پھر تو چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرے۔ فرمایا: اگر تو اہل زمین میں سے سب سے بڑھ کر بھی گنا ہگار ہوگا تو تیرے لیے ان گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔ میں نے عرض کی: اگر میں اس وقت انہیں پڑھنے کی قدرت نہ رکھوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں سے کسی وقت انہیں پڑھ لے۔

ابوداؤد نے کہا کہ حبان بن ہلال، ہلال الرائی کے ماموں ہیں اور مستمر بن الریان نے ابوالجوزاء سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسے موقوف روایت کیا ہے اور روح بن المسیب اور جعفر بن سلیمان نے عمرو بن مالک نکری سے انہوں نے ابوالجوزاء سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے اور روح کی حدیث میں ہے کہ یہ حضور نبی مکرم ﷺ کی حدیث ہے۔

حضرت عروہ بن رویم نے بیان کیا ہے کہ مجھے انصاری (یعنی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جعفر کو یہی مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور انہوں نے انہیں کی طرح ذکر کیا اور پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں اسی طرح کہا جیسا کہ مہدی بن میمون کی حدیث میں ہے۔

بَاب رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلَّيَانِ

اس کا بیان کہ مغرب کے بعد کی دو سنتیں کہاں پڑھی جائیں گی

1106 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ

حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اس میں مغرب کی نماز پڑھی۔ پس جب وہ اپنی نماز پوری کر چکے تو آپ ﷺ نے انہیں اس کے بعد سنتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو گھر کی نماز ہے (یعنی فرائض کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنی چاہیے کیونکہ وہ ریا سے محفوظ ہوتی ہے)۔

1107 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ وَأَسْنَدَهُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ بِمَعْنَاهُ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ مُسْنَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد دو سنتوں میں قراءت طویل کرتے تھے یہاں تک کہ اہل مسجد بکھر جاتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے نصر المجدر نے یعقوب القمی سے روایت کیا ہے اور اسی کی مثل اسی کی سند بیان کی ہے۔ محمد بن عیسیٰ بن طباع اور نصر المجدر نے یعقوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اسی طرح مرسل روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن حمید کو سنا: وہ کہتے ہیں کہ میں نے یعقوب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے وہ تمام حدیثیں جو تمہیں عن جعفر عن سعید بن جبیر عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کی ہیں وہ تمام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (عشاء کے بعد کی نماز کا بیان)

1108۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ بَشِيرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطَعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثُقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ

شریح بن ہانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے ام المومنین سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی عشاء کی نماز نہیں پڑھی کہ پھر میرے ہاں تشریف لائے مگر آپ ﷺ نے (آکر) چار یا چھ رکعتیں نماز پڑھی۔ ایک مرتبہ رات کے وقت بارش ہوئی تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھا دیا۔ گویا میں اس میں ایک سوراخ کی طرف دیکھ رہی ہوں جس سے پانی بہہ رہا ہے اور میں نے آپ ﷺ کو کبھی بھی اپنے کپڑوں کو مٹی سے بچاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ (رات کے قیام کا بیان)

بَابُ نَسْخِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّيْسِيرِ فِيهِ (رات کا قیام منسوخ ہونے کا بیان)

1109 ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ وَنَاشِئَةُ اللَّيْلِ أَوَّلُهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتَى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا يَقُولُ فَرَاغًا طَوِيلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ سورۂ مزمل میں ہے: قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ (رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا یعنی نصف رات) اس حکم کو اسی سورہ کی اس آیت نے منسوخ کیا ہے: عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی پس تم اتنا قرآن پڑھ لیا کرو جتنا تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو) اور نَاشِئَةُ اللَّيْلِ سے مراد رات کا پہلا حصہ ہے یعنی ان کی وہ نماز جو رات کے پہلے حصہ میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ تم اسے پورا کرو جو رات کا قیام اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے کیونکہ انسان جب سو جائے تو پھر وہ نہیں جانتا کہ کب بیدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد أَقْوَمُ قِيلًا اس کا مفہوم یہ ہے کہ رات زیادہ مناسب ہے کہ اس میں قرآن کو سمجھا جائے۔ (کیونکہ اس میں ہر جانب سکوت اور خاموشی طاری ہوتی ہے) اور ارشاد گرامی لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا کا مفہوم ہے کہ بلاشبہ تیرے لیے دن کے وقت (کام کاج کے لیے) طویل فراغت ہوتی ہے۔ لہٰذا رات کا کچھ وقت عبادت کے لیے وقف کرنا چاہیے۔

1110 ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى نَزَلَ آخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ جب سورۂ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو لوگ رات کے وقت اتنا قیام کرتے تھے جتنا رمضان المبارک کے مہینے میں قیام کرتے یہاں تک کہ پھر اس کا آخری حصہ نازل ہوا۔ اس کے پہلے اور آخری حصہ کے درمیان ایک سال کا فاصلہ تھا۔

بَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ (قیام اللیل (شب بیداری) کا بیان)

1111۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کی گدی پر تین گرہیں باندھ دیتا ہے اور ہر گرہ کی جگہ ضرب لگا کر کہتا ہے کہ ابھی تجھ پر طویل رات باقی ہے پس تو سو یارہ۔ اگر وہ بیدار ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل گئی۔ اور اگر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ کھل گئی اور اگر اس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل گئی۔ پس اس طرح وہ انتہائی پاکیزہ نفس اور نشاط وچستی کی حالت میں صبح کرے گا اور اگر اس نے ان میں سے کوئی کام نہ کیا تو پھر وہ انتہائی سستی اور کسل مندی کی حالت میں ناپاک نفس کے ساتھ صبح کرے گا۔

1112۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا

حضرت یزید بن خمیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی قیس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''رات کا قیام ترک نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ترک نہ فرماتے تھے اور جب کبھی آپ کی طبیعت ناساز ہوتی یا اس میں کسل مندی ہوتی تو آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے''۔

1113۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھا اور اس نے نماز ادا کی اور اپنی زوجہ کو بھی بیدار کیا اور اگر اس نے انکار کیا تو اس نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اپنے خاوند کو بھی بیدار کیا اور اگر وہ نہ اٹھا تو اس نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا۔

1114۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ الْمَعْنَى عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ

حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی آدمی رات کے وقت اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں نے یا اس نے اکٹھے دو رکعتیں پڑھیں تو وہ دونوں ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔ ابن کثیر نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابو ہریرہ کا ذکر کیا ہے اور اسے ابوسعید کا کلام قرار دیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابن مہدی نے سفیان سے روایت کیا ہے اور میرا گمان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سفیان کی حدیث موقوف ہے۔

بَابُ النُّعَاسِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں اونگھنے کا بیان)

1115۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو حالت نماز میں نیند آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے۔ کیونکہ اگر تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو شاید وہ استغفار کرنے لگے تو وہ اپنے آپ کو برا بھلا کہتا رہے۔ (یعنی نیند کے غلبہ کے سبب وہ اپنے خلاف بددعا کرتا رہے)۔

1116۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت اٹھے اور اس کی زبان پر قرآن کریم پڑھنا دشوار ہو جائے اور وہ اسے نہ جانتا ہو جو وہ کہہ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔ (یعنی سو جائے)۔

1117۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُصَلِّي فَإِذَا أَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِتُصَلِّ مَا أَطَاقَتْ فَإِذَا أَعْيَتْ فَلْتَجْلِسْ قَالَ زِيَادٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ فَقَالَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے دوستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی تو فرمایا: یہ رسی کیسی ہے؟ تو آپ کو بتایا گیا: یا رسول اللہ! ﷺ یہاں حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہیں اور جب وہ تھک جائیں تو وہ اس کے ساتھ لٹکتی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنی قدرت اور طاقت کے مطابق نماز پڑھے اور جب نماز اسے تھکا دے تو پھر وہ بیٹھ جائے۔ زیاد نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ زینب کی ہے۔ وہ یہاں نماز پڑھتی ہیں جب تھک جاتی ہیں تو وہ اسے تھام لیتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھول ڈالو اور فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو اپنی نشاط اور چستی کے مطابق نماز پڑھنی چاہیے اور جب وہ سست ہو جائے یا تھک جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے۔

بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ (اس کا بیان جو نیند کے سبب اپنا وظیفہ نہ کر سکے)

1118۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ الْمَعْنَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت ابن وہب بن عبد القاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے وظیفہ یا کسی ورد کے وقت سو گیا اور پھر اس نے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لیا تو وہ ایسے ہی لکھا جائے گا گویا اس نے اسے رات کے وقت پڑھا ہے۔

بَابُ مَنْ نَوَى الْقِيَامَ فَنَامَ

اس کا بیان جس نے رات کے وقت قیام کی نیت کی لیکن پھر نیند غالب رہی

1119۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رَضِيٍّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی رات کے وقت نماز (نفلی عبادت) پڑھتا ہو اور پھر کبھی اس پر نیند غالب آجائے (اور وہ بیدار نہ ہو سکے) تو اس کے لیے اس کی عبادت کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نینداس پر صدقہ ہوتی ہے۔

بَاب أَيِّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ (اس کا بیان کہ رات کا کون سا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے)

1120۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا پروردگار عزوجل (اپنی شان قدرت کے مطابق) ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا مانگنے والا کہ میں اسے شرف قبولیت عطا فرماؤں، کون ہے مجھ سے طلب کرنے والا کہ میں اس کی طلب اور حاجت کو پورا فرماؤں اور کون ہے مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کے (گناہوں کو) بخش دوں۔

بَاب وَقْتِ قِيَامِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللَّيْلِ
(رات کے وقت حضور علیہ السلام کے وقت قیام کا بیان)

1121۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيُوقِظُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ فَمَا يَجِيءُ السَّحَرُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت حضور نبی کریم علیہ السلام کو بیدار فرما دیتا تھا اور پھر صبح ظاہر نہ ہوتی تھی یہاں تک کہ آپ علیہ السلام اپنے وظائف سے فارغ ہو جاتے۔

1122۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وحَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَهَذَا حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي قَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصُّرَاخَ قَامَ فَصَلَّى

حضرت مسروق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ علیہ السلام کی نماز کے بارے میں پوچھا اور آپ سے کہا کہ آپ علیہ السلام کون سے وقت نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جب آپ علیہ السلام مرغ کی آواز سنتے تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

1123۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام (جس رات) میرے پاس تشریف فرما ہوتے تو طلوع صبح کے وقت آپ سوئے ہوئے ہوتے۔

1124۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ

عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ کو جب کوئی مشقت آمیز معاملہ پیش آجاتا تو آپ ﷺ نماز پڑھتے۔

1125۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ[1] فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا کرتا تھا، آپ کو وضو کے لیے پانی پیش کیا کرتا تھا اور آپ کی خدمت بجالاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے مانگ۔ تو میں نے عرض کی: جنت میں آپ کی موافقت اور سنگت (کا سوال کرتا ہوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے سوا بھی (کچھ چاہیے)؟ میں نے عرض کی: وہی کافی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کثرت سجود کے ساتھ اپنے نفس کے بارے میں میری مدد کر (یعنی تو نماز کثرت سے پڑھا کر تو اپنی خواہش اور آرزو کو پالے گا)۔

1126۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ قَالَ كَانُوا يَتَيَقَّظُونَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّونَ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ قِيَامُ اللَّيْلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ کے بارے میں فرمایا کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان بیدار رہ کر نماز پڑھتے ہیں اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد ''قیام اللیل'' ہے۔

1127۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَكَذَلِكَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ کے بارے میں کہا ہے کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان وقت میں نماز پڑھتے ہیں اور یحییٰ کی حدیث میں یہ زائد ہے کہ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ سے مراد بھی یہی ہے۔

بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ (رات کی نماز دو رکعت سے شروع کرنے کا بیان)

1128۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي

1۔ ایک نسخہ میں وَلِحَاجَتِهِ ہے۔

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ لِيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ(1) أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِيهِمَا تَجَوُّزٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کے وقت اُٹھے تو اُسے چاہیے کہ وہ خفیف سی دو رکعتیں نماز پڑھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور پھر اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا "ثم لیطول بعد ماشاء" پھر اس کے بعد جتنی چاہے طویل اور لمبی نماز پڑھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حماد بن سلمہ، زہیر بن معاویہ اور ایک جماعت نے ہشام سے موقوف علی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور اس طرح ایوب اور ابن عون نے بھی اسے موقوف علی ابی ہریرہ ذکر کیا ہے۔ ابن عون نے محمد بن سیرین سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں "فیہما تجوز" یعنی ان دونوں رکعتوں میں تخفیف اور اسراع (تیزی) ہے۔

1129۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: طویل قیام کرنا۔

بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى (رات کی نفلی نماز دو دو رکعت ہونے کا بیان)

1130۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا: رات کی نفل نماز دو دو رکعتیں ہے۔ جب تم میں سے کسی کو صبح (طلوع ہونے کا) خوف لاحق ہو جائے تو وہ ایک رکعت پڑھے جو اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

1۔ ایک نسخہ میں عن محمد نہیں ہے۔

بَابٌ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

1131۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَلَى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اتنی بلند آواز کے ساتھ ہوتی کہ جو حجرہ میں موجود ہوتا وہ اسے سن سکتا تھا۔ درآنحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ہوتے۔

1132۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کبھی بلند آواز سے قراءت کرتے تھے اور کبھی پست آواز سے قراءت کرتے تھے۔ ابو خالد والبی کا نام ھرمز ہے۔

1133۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ قَالَ وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ قَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنِ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِهَذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ[1] شَيْئًا وَلِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا زَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ قَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نکلے اور دیکھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے ہیں اور آہستہ آواز کے ساتھ قراءت کر رہے ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو دیکھا وہ بلند آواز کے ساتھ قراءت کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ پھر جب وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

1۔ ایک نسخہ میں من صوتک نہیں ہے۔

پاس جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تیرے پاس سے گزرا اور تو بڑی آہستہ آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اسے سنا رہا تھا جس سے میں سرگوشی کیا کرتا ہوں (یعنی میں اس رب کریم کو سنا رہا تھا جو میرے دل کی دھیمی سی آواز کو بھی سن لیتا ہے)۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میں تیرے پاس سے گزرا اور تو بلند آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں سوئے ہوؤں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تو اپنی آواز تھوڑی سی بلند کر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو اپنی آواز ذرا آہستہ کر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا: فقال لابی بکر ارفع شیئا لعمر اخفض شیئا'' کہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھوڑا سا آواز کو بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم اپنی آواز تھوڑی سی پست کرو اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے ''اے بلال! میں نے تجھے سنا ہے تو کچھ اس سورت سے قراءت کرتا ہے اور کچھ اس سورت سے''۔ انہوں نے عرض کی: سارے کا سارا کلام طیب اور پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تم تمام نے صحیح کیا ہے''۔

1134۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْحَمُ اللهُ فُلَانًا كَأَيِّ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فِي الْحُرُوفِ وَكَأَيِّ مِنْ نَبِيٍّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رات کے وقت اٹھا اور اس نے قراءت کی اور اپنی بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا۔ پس جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم فرمائے کتنی آیتیں ہیں جو اس رات اس نے مجھے یاد دلائیں حالانکہ میں انہیں بھول چکا تھا۔ ابوداؤد نے کہا کہ ہارون نحوی نے اسے حماد بن سلمہ سے سورۂ آل عمران کے ضمن میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے: ''وکأیِ من نبی''۔

1135۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں اعتکاف کیا تو آپ نے لوگوں کو بلند آواز سے قراءت کرتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے پردہ اٹھایا اور فرمایا: خبردار! سنو بلاشبہ تم تمام اپنے رب سے مناجات کر رہے ہو۔ پس تم میں سے بعض بعض کو اذیت نہ پہنچائیں اور دوران قراءت یا دوران نماز تم میں سے بعض بعض پر اپنی آواز بلند نہ کریں۔

1136۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ

كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور آہستہ آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ (صلوٰۃ اللیل کے احکام کا بیان)

1137۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الْفَجْرِ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت دس رکعت نماز (تہجد) پڑھتے تھے اور ایک رکعت کے اضافہ کے ساتھ انہیں طاق (وتر) بنا لیتے تھے۔ (یعنی سابقہ دو رکعتوں کے ساتھ مزید ایک رکعت بڑھا کر تین رکعت نماز وتر ادا فرماتے تھے۔) (شرح سنن ابی داؤد ص 239 ج 5) اور فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرماتے تھے۔ پس اس طرح آپ ﷺ کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی۔

1138۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعتیں نماز (تہجد) پڑھتے تھے۔ آپ ان میں ایک رکعت کے اضافہ کے ساتھ انہیں وتر بنا لیتے تھے اور جب آپ ان سے فارغ ہوتے تو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔

1139۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَنَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ نَصْرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَنْصَدِعَ[1] الْفَجْرُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ ثِنْتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَمْكُثُ فِي سُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَسَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر فجر پھوٹنے

1۔ ایک نسخہ میں أَنْ يَتَصَدَّعَ ہے۔

کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔ ہر دو رکعت کے بعد آپ سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے اضافہ کے ساتھ انہیں وتر بنا لیتے تھے اور آپ اتنی مقدار سجدے میں ٹھہرے رہتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی اپنا سر اٹھانے سے پہلے پچاس آئتیں پڑھے اور جب مؤذن نماز فجر کی پہلی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے اور خفیف سی دو رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ علیہ السلام دائیں کروٹ پر آرام فرما ہو جاتے یہاں تک کہ مؤذن بلانے کے لیے حاضر ہو جاتا۔

ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث اور یونس بن یزید تمام نے بیان کیا ہے کہ ابن شہاب نے انہیں اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: آپ علیہ السلام ایک رکعت کے (اضافہ کے) ساتھ نماز کو وتر بنا لیتے تھے اور آپ اتنا طویل سجدہ کرتے تھے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی اپنا سر اٹھانے سے پہلے پچاس آئتیں پڑھ لے اور جب مؤذن صبح کی اذان سے فارغ ہو جاتا اور فجر آپ کے لیے ظاہر ہو جاتی، آگے سابقہ حدیث بیان کی البتہ بعض نے بعض کی روایت پر کچھ اضافہ ذکر کیا ہے۔

1140۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ فَيُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔ آپ ان میں سے پانچ رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ آپ ان پانچ کے درمیان نہیں بیٹھتے تھے یہاں تک کہ صرف آخر میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ابن نمیر نے ہشام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1141۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے پھر جب آپ صبح کی اذان سنتے تو دو رکعتیں خفیف سی پڑھتے تھے۔

1142۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ الْوِتْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا[1] رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ آپ پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ (انہیں) وتر بنا لیتے تھے اور پھر آپ نماز پڑھتے تھے۔ مسلم نے کہا ہے: آپ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور جب آپ رکوع کرنے کا

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔

ارادہ فرماتے تو آپ کھڑے ہوتے اور رکوع کر لیتے اور آپ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1143۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوا کرتی تھی؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں اور نہ اس کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ چار رکعتیں نماز پڑھتے اور ان کے حسن ادا اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ۔ پھر ان کے بعد چار رکعتیں آپ پڑھا کرتے تھے اور ان کے حسن ادا اور طوالت کے بارے میں تو سوال نہ کر۔ پھر ان کے بعد آپ تین رکعتیں نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ وتر ادا کرنے سے قبل سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بلاشبہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

1144۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِأَبِيعَ عَقَارًا كَانَ لِي بِهَا فَأَشْتَرِيَ بِهِ السِّلَاحَ وَأَغْزُوَ فَلَقِيتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا قَدْ أَرَادَ نَفَرٌ مِنَّا سِتَّةٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأْتِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَأَتَيْتُهَا فَاسْتَتْبَعْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَأَبَى فَنَاشَدْتُهُ فَانْطَلَقَ مَعِي فَاسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ قَالَتْ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الَّذِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ أَوَّلَ هَذِهِ السُّورَةِ نَزَلَتْ فَقَامَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ خَاتِمَتُهَا فِي السَّمَاءِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَ آخِرُهَا فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَةً أُخْرَى لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ

يَجْلِسْ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ هِيَ[1] تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ[2] بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا

حضرت سعد بن ہشام نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور مدینہ منورہ آیا تا کہ اپنی زمین فروخت کر دوں اور ہتھیار خرید لوں اور جہاد میں شریک ہوں تو میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت سے ہوئی۔ انہوں نے بتایا ہم میں سے چھ افراد نے اس طرح کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرمایا اور فرمایا: تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے وتر کے بارے میں ان سے پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: میں تیری رہنمائی اس شخصیت کی طرف کرتا ہوں جو تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں جانتی ہے۔ پس تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلا جا۔ چنانچہ میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے چلتے وقت حکیم بن افلح کو بھی ساتھ لے جانا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا تو میں نے انہیں قسم دی پس وہ میرے ساتھ چل پڑے اور ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضری کے لیے اجازت طلب کی۔ تو آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کی: حکیم بن افلح۔ انہوں نے فرمایا: تیرے ساتھ کون ہے؟ عرض کی: سعد بن ہشام۔ آپ نے فرمایا: کیا اس عامر کا بیٹا ہشام جسے غزوہ احد کے دن شہید کیا گیا؟ ہشام کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: عامر بہت اچھا آدمی تھا۔ پھر میں نے عرض کی: اے ام المومنین! رسول اللہ کے اخلاق کے بارے میں مجھے کچھ بتایئے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو قرآن کریم نہیں پڑھتا؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق تو قرآن ہے۔ پھر میں نے عرض کی: آپ ﷺ کے رات کے قیام کے بارے کچھ بتایئے تو آپ نے فرمایا: کیا تو قرآن کریم نہیں پڑھتا يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ میں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: اس سورہ کا اول حصہ نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب قیام

1۔ ایک نسخہ میں ھی نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں سلّم ہے۔

فرمانے لگے یہاں تک کہ ان کے پاؤں ورم آلود ہو جاتے اور اس سورہ کے خاتمہ کو بارہ ماہ تک آسمان میں روک کے رکھا گیا بعد ازاں اس کا آخر نازل ہوا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی: حضور نبی کریم علیہ السلام کے وتر کے بارے میں مجھے بتایئے تو آپ نے فرمایا: آپ علیہ السلام آٹھ رکعات کو وتر بنا لیتے تھے۔ آپ صرف آٹھویں نویں رکعت میں بیٹھتے تھے اور سلام صرف نویں رکعت کے بعد پھیرتے تھے اور اس کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے تو اس طرح یہ گیارہ رکعتیں ہوتی تھیں۔ اے میرے بیٹے! پھر جب آپ علیہ السلام کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا تو آپ سات رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے اور آپ صرف چھٹی اور ساتویں رکعت میں بیٹھتے اور سلام صرف ساتویں رکعت کے بعد پھیرتے تھے اور اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ پس اس طرح یہ نو رکعتیں ہوتی تھیں۔ اے میرے بیٹے! اور رسول اللہ علیہ السلام نے ایک رات بھی صبح ہونے تک قیام نہیں فرمایا اور نہ ایک رات میں کبھی آپ نے قرآن کریم پڑھا اور نہ ہی رمضان المبارک کے سوا کسی مکمل مہینے کے روزے رکھے اور جب آپ علیہ السلام کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس پر دوام اختیار کرتے تھے اور جب کبھی رات کے وقت آپ پر نیند غالب آ جاتی تو آپ علیہ السلام دن کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ سب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! یہ حدیث ہے اگر میں آپ (ام المومنین) سے بات کرتا تو میں ان کے پاس حاضر ہوتا اور بالمشافہ اس حدیث کا ان سے سماع کرتا۔ تو میں نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم آپ سے کلام نہیں کرتے تو میں تم کو یہ بیان نہ کرتا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ آپ علیہ السلام آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور آپ صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے تھے۔ پس آپ بیٹھتے اور اللہ کا ذکر کرتے اور پھر دعا مانگتے۔ پھر آپ علیہ السلام اسی طرح سلام پھیرتے تھے جو ہمیں سنائی دیتا تھا پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ بعد ازاں آپ ایک رکعت پڑھتے تھے۔ پس اس طرح یہ گیارہ رکعتیں ہو جاتی تھیں۔ اے میرے بیٹے! جب رسول اللہ علیہ السلام کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا تو آپ سات رکعتیں وتر پڑھتے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں نماز پڑھتے۔ آگے ''مشافهة'' تک مذکورہ حدیث بیان کی۔

سعید نے مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ آپ اس طرح سلام پھیرتے تھے جو ہمیں سنائی دیتا تھا جیسا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا ہے۔ ابن عدی سے سعید نے یہی حدیث بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے ہیں ''ویسلم تسلیمة یسمعنا''

1145 ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ[1] فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ وَيَنَامُ وَطَهُورُهُ مُغَطًّى عِنْدَ رَأْسِهِ وَسِوَاكُهُ مَوْضُوعٌ حَتَّى

1۔ ایک نسخہ میں صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ ہے۔

يَبْعَثَهُ اللهُ سَاعَتَهُ الَّتِي يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللهُ وَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى يَقْعُدَ فِي الثَّامِنَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَقْرَأُ فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَهُ وَيَسْأَلُهُ وَيَرْغَبُ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً يَكَادُ يُوقِظُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شِدَّةِ تَسْلِيمِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَرْكَعُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الثَّانِيَةَ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى بَدَّنَ فَنَقَّصَ مِنَ التِّسْعِ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَهَا إِلَى السِّتِّ وَالسَّبْعِ وَرَكْعَتَيْهِ وَهُوَ قَاعِدٌ حَتَّى قُبِضَ عَلَى ذَلِكَ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ فِيهِ فَيُصَلِّي رَكْعَةً يُوتِرُ بِهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يُوقِظَنَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ بَهْزٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّسْلِيمِ حَتَّى يُوقِظَنَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمْ

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا فرماتے تھے اور پھر اپنے گھر کی طرف لوٹ آتے اور آ کر چار رکعتیں نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی آپ کے سر کے قریب ڈھانپ کر رکھ دیا جاتا اور ساتھ مسواک بھی رکھ دی جاتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت جس گھڑی چاہتا آپ کو اٹھا دیتا اور آپ ﷺ مسواک کرتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں نماز پڑھتے۔ آپ ان میں فاتحۃ الکتاب اور قرآن کریم کی کسی سورہ کی قراءت فرماتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا (اتنی قراءت فرماتے) آپ ان میں قعدہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ صرف آٹھویں رکعت میں جا کر قعدہ کرتے اور سلام پھیرتے تھے اور پھر نویں رکعت میں قراءت کرتے اور پھر قعدہ کرتے اور پھر اللہ تعالیٰ جو چاہتا آپ دعا مانگتے اور اس سے التجا کرتے اور اسی کی طرف اظہار رغبت کرتے اور ایک سلام اتنی شدت اور بلند آواز کے ساتھ پھیرتے تھے کہ قریب تھا آپ اپنے سلام کی شدت کے سبب گھر والوں کو جگا دیں۔ پھر بیٹھنے کی حالت میں ہی سورۂ فاتحہ پڑھتے اور اس طرح بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے۔ پھر آپ بیٹھ کر ہی دوسری رکعت کی قراءت کرتے اور رکوع و سجود کرتے پھر جو اللہ

تعالیٰ چاہتا آپ دعا مانگتے اور پھر سلام پھیر دیتے اور نماز سے فارغ ہوجاتے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ کا بدن بوجھل ہوگیا اور آپ نے نو میں سے دو رکعتیں کم کردیں اور آپ نے انہیں چھ اور سات بنادیا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

بہز بن حکیم نے اسی اسناد کے ساتھ یہی حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے: آپ ﷺ عشاء کی نماز پڑھتے تھے پھر اپنے بستر کی طرف تشریف لے جاتے۔ انہوں نے چار رکعتوں کا ذکر نہیں کیا ہے اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے: پس آپ ﷺ آٹھ رکعتیں پڑھتے اور ان تمام میں قراءت، رکوع اور سجود برابر برابر کرتے اور بیان کیا ہے کہ آپ ان میں سے صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے تھے کیونکہ آپ قعدہ کرتے تھے پھر کھڑے ہوجاتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے اور آپ ایک رکعت پڑھ کر انہیں وتر بنالیتے تھے پھر آپ ﷺ سلام پھیرتے اور اپنی آواز کو خوب بلند کرتے یہاں تک کہ آپ ہمیں بیدار کردیتے۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آتے اور چار رکعتیں نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لے جاتے۔ پھر آگے طویل حدیث بیان کی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ذکر نہیں کیے ''سوی بینھن فی القراۃ، والرکوع والسجود'' اور نہ ہی سلام کے بارے میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں ''حتی یوقظنا''۔ حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کی ہے لیکن یہ دوسروں کی حدیث کی طرح مکمل نہیں ہے۔

1146۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِتِسْعٍ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ آپ نو کے ساتھ وتر بنالیتے تھے یا جیسے آپ نے کہا اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور اذان اور اقامت کے درمیان فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

1147۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى الْحَدِيثَيْنِ[1] خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ يَا أُمَّتَاهُ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ

1۔ ایک نسخہ میں ھذین الحدیثین ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى أَسَنَّ لَحُمَ[1] فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت علقمہ بن وقاص نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نو رکعتوں کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پھر سات رکعتوں کے ساتھ وتر ادا کرنے لگے اور آپ وتر نماز کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور ان دونوں میں آپ قراءت کرتے تھے۔ اور جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: دونوں حدیثیں خالد بن عبد اللہ الواسطی نے محمد بن عمرو سے اسی طرح روایت کی ہیں۔ اس میں کہا ہے کہ علقمہ بن وقاص نے کہا: اے ماں! آپ دو رکعتیں کیسے ادا کرتے تھے؟ تو پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ عرض کی: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں کچھ بتایئے تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھتے تھے پھر آپ اپنے بستر پر تشریف لاتے اور آرام فرما ہو جاتے۔ جب رات نصف ہو جاتی تو آپ قضائے حاجت اور طہارت کے لیے اٹھتے اور وضو فرماتے پھر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور آٹھ رکعتیں نماز پڑھتے۔ مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ ان کے درمیان قراءت، رکوع اور سجود کے اعتبار سے مساوات اپناتے پھر آپ ایک رکعت کے ساتھ انہیں وتر بنا دیتے پھر آپ بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں پڑھتے اور پھر آپ لیٹ جاتے۔ بسا اوقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے اور آپ کو نماز کے بارے میں آگاہ کرتے اور پھر نیند طاری ہو جاتی اور بسا اوقات مجھے پہلے نیند کا شک ہوتا یہاں تک کہ آپ کو نماز کے لیے بلایا جاتا۔ بس یہی آپ کی نماز تھی یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور گوشت بڑھ گیا۔ پھر آپ نے آپ ﷺ کے گوشت کا ذکر کیا جو اللہ نے چاہا اور آگے حدیث بیان کی۔

1148۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَآهُ اسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى[2] رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ

1۔ ایک نسخہ میں سَنَّ اَوْلَحُمَ ہے۔
2۔ ایک نسخہ میں ثم قام يُصَلِّيْ ہے۔

انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ عُثْمَانُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى ثُمَّ أَوْتَرَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ قَالَ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ حَبِيبٍ فِي هَذَا وَكَذَلِكَ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت سورت کے اختتام تک پڑھی: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور دونوں رکعتوں میں قیام، رکوع اور سجود کو خوب لمبا اور طویل کیا۔ پھر آپ فارغ ہوئے تو آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اس طرح کیا چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار آپ نے مسواک کی پھر وضو فرمایا اور مذکورہ آیات کی تلاوت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا فرمائے۔ عثمان (ابن ابی شیبہ) نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات وتر ادا کیے پھر آپ کے پاس مؤذن حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے اور (محمد) ابن عیسیٰ (الطباع) نے بیان کیا ہے پھر آپ نے وتر ادا کیے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آپ کو نماز کے بارے میں آگاہ کیا جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ آگے عثمان اور ابن عیسیٰ دونوں متفق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا مانگی ''اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما دے، میری زبان میں نور رکھ دے، میرے کانوں میں نور پیدا کر دے، میری آنکھوں میں نور رکھ دے، میرے پیچھے نور رکھ دے اور میرے سامنے نور رکھ دے، میرے اوپر نور رکھ دے اور میرے نیچے نور پیدا فرما دے۔ اے اللہ! میرے لیے نور کی عظمت اور شان عطا فرما''۔ وہب بن بقیہ نے خالد کے واسطہ سے حصین سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں ''واعظم لی نورا''۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کے بارے میں ابو خالد الدالانی نے حبیب سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور سلمہ بن کہیل نے کہا ہے: عن ابی رشدین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

1149۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قِيَامُهُ مِثْلُ رُكُوعِهِ وَرُكُوعُهُ مِثْلُ سُجُودِهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ قَرَأَ بِخَمْسِ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ هَذَا حَتَّى صَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى سَجْدَةً وَاحِدَةً فَأَوْتَرَ بِهَا وَنَادَى الْمُنَادِي عِنْدَ ذَلِكَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ مَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى

سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ أَبُو دَاوُد خَفِيَ عَلَيَّ مِنِ ابْنِ بَشَّارٍ بَعْضُهُ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری تا کہ میں دیکھوں کہ آپ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ پس آپ ﷺ اٹھے اور وضوفرمایا اور دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ آپ کا قیام رکوع کی مثل تھا اور آپ کا رکوع سجود کی مثل تھا پھر آپ آرام فرما ہو گئے پھر آپ بیدار ہوئے اور وضوفرمایا اور ناک کو اچھی طرح صاف کیا (اور ایک نسخہ میں الفاظ استن کے ہیں یعنی آپ نے مسواک کی) پھر آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران سے پانچ آیتیں پڑھیں إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۔ پس اس طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے دس رکعتیں پڑھیں پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت نماز پڑھی اور اس کے ساتھ انہیں وتر بنادیا اور اس وقت مؤذن نے اذان کہی اور جب مؤذن خاموش ہوا تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ نے خفیف سی دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ بیٹھ گئے حتی کہ پھر آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن بشار کی جانب سے حدیث کا بعض حصہ مجھ پر مخفی رہا ہے۔

1150۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا أَمْسَى فَقَالَ أَصَلَّى الْغُلَامُ قَالُوا نَعَمْ فَاضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَبْعًا أَوْ خَمْسًا أَوْتَرَ بِهِنَّ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا۔ شام کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا بچے نے نماز پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ پس آپ ﷺ آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ جب رات اتنی گزر گئی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی تو آپ ﷺ اٹھے اور وضوفرمایا پھر آپ نے سات یا پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے انہیں وتر بنایا اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا۔

1151۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَدَارَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری۔ پس رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ تشریف لائے اور چار رکعتیں نماز ادا فرمائی پھر آپ سو

گئے اور پھر آپ نماز پڑھنے کے لیے اٹھے اور میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر پھیرا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اور آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور پھر آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ اٹھے اور دو رکعتیں نماز پڑھی پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس قصہ میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ اٹھے اور آپ نے دو دو رکعتیں کر کے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ نے آٹھ رکعتیں نماز پڑھ لی پھر آپ نے پانچ رکعتیں وتر پڑھے اور ان کے درمیان آپ نہیں بیٹھے۔

1152۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو سنتوں سمیت تیرہ رکعتیں (نفل نماز) پڑھتے تھے۔ آپ چھ رکعتیں دو دو کر کے پڑھتے تھے اور پانچ رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔ آپ ان کے درمیان ان کے آخر میں صرف قعدہ کرتے تھے۔

1153۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں کو ملا کر رات کے وقت تیرہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔

1154۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِئَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ نے آٹھ رکعتیں کھڑے ہو کر ادا فرمائیں اور دو رکعتیں دو اذانوں کے درمیان پڑھیں اور آپ نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ جعفر بن مسافر نے اپنی حدیث میں کہا ہے: آپ نے اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرمائیں (یعنی انہوں نے ''جالسا'' کے لفظ کا اضافہ کیا ہے)۔

1155۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ

وَثَلاثٍ وَسِتٍّ وَثَلاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ مَا يُوتِرُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَدَعُ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ وَسِتٍّ وَثَلاثٍ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کتنے وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: آپ ﷺ چار اور تین رکعتیں، چھ اور تین رکعتیں، آٹھ اور تین رکعتیں اور دس اور تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے (اس میں چار، چھ، آٹھ اور دس رکعتیں نفل ہیں اور تین رکعتیں وتر مراد ہیں)۔ (شرح سنن ابی داؤد ص264 ج5)۔ آپ ﷺ (مجموعی طور پر) سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ احمد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ فجر سے پہلے دو رکعتیں وتر نہ پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی: یہاں وتر کا کیا معنی ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ وہ کبھی نہیں چھوڑتے تھے (یعنی اس میں وتر سے مراد ترک کرنا اور چھوڑنا ہے آپ ﷺ فجر سے پہلے کی دو سنتیں کبھی ترک نہ فرماتے تھے بلکہ ضرور پڑھتے تھے)۔ احمد نے اپنی روایت میں چھ اور تین رکعتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔

1156۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْ اللَّيْلِ ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَتَرَكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُبِضَ ﷺ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ آخِرُ صَلَاتِهِ مِنْ اللَّيْلِ الْوِتْرَ

حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی رات کے وقت کی نماز کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر آپ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور رات کے وقت آپ کی آخری نماز وتر ہوتی۔

1157۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَ بِتُّ عِنْدَهُ لَيْلَةً وَهُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَنَامَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُهُ اسْتَيْقَظَ فَقَامَ إِلَى شَنٍّ فِيهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي كَأَنَّهُ يَمَسُّ أُذُنِي كَأَنَّهُ يُوقِظُنِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَدْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى لِلنَّاسِ

حضرت مخرمہ بن سلیمان سے روایت ہے کہ کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی ہے کہ اس نے کہا: میں

نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کے وقت نماز کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک رات گزاری۔ اس رات آپ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے تو آپ ﷺ آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ جب رات کا تیسرا حصہ یا نصف گزر چکا تو آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ مشکیزے کے پاس کھڑے ہوئے جس میں پانی تھا اور آپ نے وضو فرمایا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ ﷺ کے بائیں پہلو پر کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا گویا آپ میرے کانوں کو مس کر رہے ہیں اور مجھے بیدار کر رہے ہیں اور آپ ﷺ نے دو خفیف سی رکعتیں پڑھیں۔ (میں نے کہا)، (اور ایک نسخہ میں لفظ قد ہے)۔ آپ ﷺ نے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر سلام پھیرا۔ پھر نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وتر ملا کر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ سو گئے اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: الصلوٰۃ یا رسول اللہ ﷺ! پس آپ اٹھے اور دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں اور پھر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

1158 - حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِقَدْرِ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ لَمْ يَقُلْ نُوحٌ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

حضرت عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ میں بسر کی تو حضور نبی کریم ﷺ رات کے وقت نماز پڑھنے کے لیے اٹھے اور آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ ان میں فجر کی دو رکعتیں بھی ہیں۔ میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ﷺ نے ہر رکعت میں سورت یَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ پڑھنے کی مقدار قیام فرمایا۔ نوح (بن حبیب) نے اس روایت میں فجر کی دو رکعتوں کا ذکر نہیں کیا۔

1159 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

عبداللہ بن قیس بن مخرمہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: (میں نے ارادہ کیا) کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز ضرور بہ ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ (کے کاشانہ اقدس کے دروازہ) کی دہلیز یا آپ ﷺ کے خیمہ کے پاس تکیہ لگا لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پہلے دو خفیف سی رکعتیں پڑھیں پھر دوبارہ دو دو طویل رکعتیں ادا فرمائیں پھر دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دونوں پہلی دونوں بار کی نسبت کم تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے

دو رکعتیں نماز پڑھی اور یہ بھی پہلی دونوں بار سے نسبتاً کم تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے وتر ادا فرمائے۔ پس اس طرح آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں۔

فائدہ: یہ حدیث صراحتًا اس پر دلالت کرتی ہے کہ وتر کی نماز تین رکعت ہے کیونکہ آپ ﷺ نے دو دو رکعتیں کر کے دس رکعتیں ادا فرمائیں جب کہ مجموعی نماز تیرہ رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بارے میں جو روایات حضرت ابن عباس اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان کا معنی بھی یہی ہے۔ کیونکہ احادیث بھی اسی طرح ایک دوسرے کی تفسیر بیان کرتی ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی آیات آپس میں ایک دوسرے کی تفسیر بیان کرتی ہیں۔ مذکورہ حدیث مسلم اور ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے۔ (شرح علامہ عینی ص 268 ج 5)

1160۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللهِ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي فَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور ان کی خالہ تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: میں تکیہ کی جانب عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی زوجہ محترمہ اس کی جانب طول میں آرام فرما ہوئے۔ پس رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے یہاں تک کہ جب نصف رات یا اس سے تھوڑی کم یا تھوڑی زیادہ گزر گئی تو آپ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے چہرے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ نیند کو صاف کرنے لگے اور پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ اٹھ کر لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے وضو فرمایا اور خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز میں شروع ہو گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں بھی اٹھا اور میں نے بھی آپ ﷺ کے عمل کی طرح سب عمل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے کان کو پکڑ کر مروڑنے لگے اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں اور پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ قعنبی نے کہا ہے: چھ بار آپ نے ایسا کیا پھر وتر ادا فرمائے اور پھر آرام فرما ہو گئے یہاں تک کہ مؤذن آیا پھر آپ ﷺ اٹھے اور دو خفیف سی رکعتیں ادا فرمائیں

پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْقَصْدِ فِي الصَّلَاةِ (عمل میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم)

1161۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمل کی اتنی مقدار اپناؤ جسے کرنے کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب عطا فرمانے سے) نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم اس عمل سے اکتا جاؤ گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہی ہے جس پر دوام اور ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ وہ قلیل ہو۔ (اور) آپ ﷺ جب بھی کوئی عمل کرتے تو اس پر مواظبت اور ثبات اختیار فرماتے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی بھی انسان جب عبادت و ریاضت اور دیگر وظائف کی طرف متوجہ ہو تو جذباتی رو میں بہہ کر اتنی زیادہ اور کثیر مقدار کا اپنے آپ کو پابند نہ بنالے کہ چند دن کرنے کے بعد خود اکتاہٹ محسوس کرنے لگے یا قوائے بدنیہ کمزور ہو جانے کے سبب ان کی پابندی اس کے لیے باعث اذیت و تکلیف ہو اور پھر وہ انہیں ترک کرنے پر مجبور ہو جائے بلکہ صرف اتنی مقدار اپنے ذمہ لازم کرلے جنہیں ادا کرنے سے اسے قلبی راحت و سکون میسر ہو اور دیگر وظائف حیات کو بھی ادا کرنے سے وہ قاصر نہ ہو کیونکہ رب کریم کے اجر و ثواب کے خزانے تو نہ ختم ہونے والے ہیں اور نہ ہی اس کا دست جود و عطا اپنے بندے کو نوازنے سے تھکتا ہے یہاں تک کہ انسان ہمت ہار دیتا ہے۔ اس لیے رب کریم کی بارگاہ میں وہی عمل پسندیدہ اور محبوب ہے جس پر مواظبت اور دوام اختیار کیا جائے اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔

1162۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَجَاءَهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تو میری سنت سے اعراض کرتا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں قسم بخدا! یا رسول اللہ! ﷺ میں تو آپ کی سنت کو تلاش کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان! تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ تجھ پر تیرے گھر والوں کا بھی حق ہے، تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری ذات کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کیا کر، تو نماز بھی پڑھ اور سویا بھی کر۔

1163۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ كُلُّ عَمَلِهِ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَسْتَطِيعُ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے عمل کی کیفیت کیا تھی، کیا آپ دنوں میں کوئی (دن) خاص کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ آپ کا ہر عمل دائمی تھا (یعنی آپ تسلسل اور پابندی کے ساتھ اس پر عمل پیرا رہتے تھے) اور تم میں سے کون ہے جو اتنی استطاعت رکھتا ہو جتنی رسول اللہ ﷺ استطاعت (اور قدرت) رکھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ
(ماہ رمضان سے متعلقہ ابواب کی تفصیلات کا بیان)

بَابٌ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ (رمضان المبارک میں قیام کرنے کا بیان)

1164۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَرَوَى عُقَيْلٌ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں قیام کرنے (یعنی نماز تراویح ادا کرنے) کی ترغیب دلاتے تھے مگر آپ ﷺ لوگوں کو بطور وجوب اس کا حکم نہ دیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے: جس کسی نے ایمان اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رمضان المبارک میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ پس آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حکم اسی طرح قائم رہا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کی ابتداء میں حکم اسی طرح رہا۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ حدیث عقیل، یونس اور ابو اویس سے بھی اسی طرح مروی ہے "من قام رمضان" اور عقیل سے "من صام رمضان وقامه" کے الفاظ مروی ہیں۔

فائدہ: حدیث طیبہ میں قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔ ایمان سے مراد اپنے روزے اور قیام پر اللہ کی جانب سے ملنے والے ثواب کی تصدیق کرنا اور احتساب سے مراد اپنے روزے اور قیام سے خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی نیت کرنا ہے۔ واللہ اعلم

1165۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے حالت ایمان میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس کی سند اس طرح بھی ہے "رواہ یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمہ و محمد بن عمرو عن ابی سلمہ"۔

1166۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فِيهِ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا وَاللهِ مَا بِتُّ لَيْلَتِي هَذِهِ بِحَمْدِ اللهِ غَافِلًا وَلَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ

حضور نبی کریم ﷺ کی رفیقہ حیات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں نماز (تراویح) ادا فرمائی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آنے والی (دوسری) رات میں آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی۔ پھر تیسری رات بھی (بہت سے لوگ) جمع ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہ دیکھتا رہا جو تم کرتے رہے لیکن میرے لیے تمہاری طرف نکلنے سے تم پر اس کے فرض کیے جانے کے خوف کے سوا کوئی مانع نہ تھا اور یہ رمضان المبارک میں ہوا۔ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ لوگ رمضان المبارک میں متفرق گروہوں میں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا: میں نے آپ کے لیے چٹائی بچھائی اور آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی۔ آگے مذکورہ بالا حدیث کا واقعہ بیان کیا۔ اس روایت میں ہناد نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور آپ حضور نبی کریم ﷺ کا ارادہ کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! قسم بخدا! میں نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید سے غافل رہ کر بسر نہیں کی اور نہ ہی تمہارا (مسجد میں موجود ہونا) مجھ پر مخفی تھا۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ نبی مکرم ﷺ نے دو راتیں صحابہ کرام کو نماز تراویح پڑھائی اور جب تیسری رات کثیر تعداد میں لوگ نماز تراویح کے لیے مسجد میں جمع ہوئے تو حضور نبی مکرم ﷺ باہر تشریف نہ لائے جب کہ بخاری شریف میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے تین راتیں نماز تراویح پڑھائی اور چوتھی رات آپ ﷺ تشریف نہ لائے اور صبح ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے حال سے واقف تھا مگر اس لیے نہ آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور پھر باعث مشقت نہ بن جائے۔ چنانچہ اس سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور بعض شوافع نے یہ استدلال کیا ہے

کہ نماز تراویح گھر میں پڑھنا افضل ہے جب کہ اس کے برعکس حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے جمہور اصحاب، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اصحاب مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھنا افضل ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس پر عمل کیا اور آج تک تمام امت مسلمہ کا عمل بھی اسی پر جاری ہے۔ (بذل المجہود ص 101 ج 7)

1167۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَائَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے تو آپ ﷺ نے مہینے میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں تو اس رات (یعنی تیسویں کی رات) رات کا تیسرا حصہ گزرنے تک آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا پھر چوبیسویں کی رات آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا اور جب پچیسویں رات آئی تو آپ ﷺ ہمارے ساتھ قیام فرما ہوئے یہاں تک کہ رات کا نصف حصہ گزر گیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کاش! آپ اس رات ہمارے ساتھ مزید قیام فرماتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جب فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ پھر جب چھبیسویں رات آئی تو آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا اور جب ستائیسویں کی رات تھی تو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں، عورتوں اور دیگر کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام فرما ہوئے یہاں تک کہ ہمیں خوف ہونے لگا کہ ہمارا فلاح فوت ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سحری کا کھانا۔ پھر اس کے بعد مہینے کی بقیہ راتیں آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا۔

1168۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَدَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ دَاوُدُ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی کریم ﷺ رات کو عبادت میں مشغول رہ کر گزارتے اور اپنا تہبند مضبوطی سے باندھ لیتے (یعنی آپ ﷺ عبادت و ریاضت میں اپنی جدوجہد صرف کرتے اور اپنی ازواج مطہرات سے علیحدہ رہتے) اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابو یعفور کا نام عبد الرحمان بن عبید بن نسطاس ہے۔

1169۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ رمضان المبارک میں مسجد کی ایک طرف میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ کون ہیں؟ تو عرض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس قرآن نہیں ہے (یعنی انہیں قرآن کریم یاد نہیں ہے)۔ لہٰذا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ لوگ آپ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور بہت اچھا ہے جو انہوں نے کیا۔

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث قوی نہیں ہے اس کی سند میں راوی مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (لیلۃ القدر کا بیان)

1170۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضى الله عنه أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَإِنَّ صَاحِبَنَا سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا فَقَالَ رَحِمَ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يَتَّكِلُوا أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَتَّكِلُوا ثُمَّ اتَّفَقَا وَاللهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ لِزِرٍّ مَا الْآيَةُ قَالَ تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ

حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابا المنذر! مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیے کیونکہ ہمارے صاحب (مراد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں) سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جو مکمل سال قیام کرے گا وہ اسے پا لے گا۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمان پر رحم فرمائے قسم بخدا! وہ بالیقین جانتے ہیں کہ وہ (رات) رمضان المبارک میں ہے۔ مسدد نے یہ اضافہ ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اسے ناپسند کیا کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں یا آپ نے یہ پسند کیا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کرنے لگیں۔ قسم بخدا! بلاشبہ وہ رمضان المبارک میں ہے (اور) ستائیسویں کی رات ہے وہ ان شاء اللہ بھی نہیں کہتے۔ میں نے پوچھا: اے ابا المنذر! تم کیسے جانتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نشانی کے سبب جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی۔ عاصم کہتے ہیں: میں نے حضرت زر سے پوچھا: وہ نشانی کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس رات کی صبح سورج طشت کی مثل طلوع ہوتا ہے اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں یہاں تک کہ وہ بلند ہو جاتا ہے۔

1171۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ بَنِي سَلِمَةَ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَقَالُوا مَنْ يَسْأَلُ لَنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَذٰلِكَ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْتُ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قُمْتُ بِبَابِ بَيْتِهِ فَمَرَّ بِي فَقَالَ ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَأُتِيَ بِعَشَائِهِ فَرَآنِي[1] أَكُفُّ عَنْهُ مِنْ قِلَّتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ نَاوِلْنِي نَعْلِي فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَقَالَ كَأَنَّ لَكَ حَاجَةً قُلْتُ أَجَلْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَهْطٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ كَمِ اللَّيْلَةُ فَقُلْتُ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ قَالَ هِيَ اللَّيْلَةُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ أَوِ الْقَابِلَةُ يُرِيدُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

حضرت ضمرہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں بنی سلمہ کی مجلس میں حاضر تھا اور میں ہی سب سے چھوٹا تھا۔ تو ان لوگوں نے کہا: ہمارے لیے کون رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھے گا؟ وہ اکیس رمضان المبارک کا دن تھا۔ میں نکلا اور مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ادا کی پھر آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ جب آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: اندر چلو۔ چنانچہ میں اندر داخل ہو گیا پھر شام کا کھانا لایا گیا میں نے اپنے دل میں کھانے کی مقدار کو کم گمان کیا۔ چنانچہ میں رک رک کر کھاتا رہا۔ جب آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے تجھے کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں مجھے بنی سلمہ کے کچھ لوگوں نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے وہ آپ سے شب قدر کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون سی رات ہے؟ عرض کی: آج بائیسویں رات ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی رات (شب قدر) ہے۔ پھر آپ ﷺ پلٹ کر آئے اور ارشاد فرمایا: یا آنے والی رات ہے۔ اس سے آپ ﷺ کی مراد رمضان المبارک کی تیئیسویں رات ہے۔

1172۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میں جنگل میں رہائش پذیر ہوں اور وہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مہربانی سے نماز پڑھتا ہوں آپ مجھے اس رات کے بارے میں ارشاد فرمائیں جس رات کو میں اس مسجد میں حاضر ہوا کروں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تیئیسویں

1۔ ایک نسخہ میں فَرَأَيْتُنِي ہے۔

رات کو (مسجد میں) آیا کر۔ (محمد بن ابراہیم کہتے ہیں) کہ میں نے ان کے بیٹے سے کہا پھر تمہارے والد محترم کیا کچھ کرتے تھے؟ تو اس نے بتایا: وہ عصر کی نماز کے وقت مسجد میں داخل ہوتے تھے پھر صبح کی نماز ادا کرنے تک کسی کام کے لیے باہر نہیں آتے تھے۔ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو مسجد کے دروازے پر اپنی سواری پاتے اور اس پر بیٹھ کر جنگل میں (اپنی رہائش گاہ میں) چلے جاتے۔

1173۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى وَفِي سَابِعَةٍ تَبْقَى وَفِي خَامِسَةٍ تَبْقَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو جب کہ ابھی نو راتیں باقی ہوں (یعنی اکیسویں کی رات) اور ابھی سات راتیں باقی ہوں (یعنی تیسویں کی رات) اور ابھی پانچ راتیں باقی ہوں (یعنی پچیسویں کی رات)۔

بَاب فِيمَنْ قَالَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ (اس کا بیان جس نے کہا اکیسویں رات شب قدر ہے)

1174۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ فِيهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ پس ایک سال آپ ﷺ نے اعتکاف کیا یہاں تک کہ جب اکیسویں رات آئی اور یہی وہ رات ہے جس میں آپ ﷺ اپنے اعتکاف سے نکلتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنہوں نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے انہیں چاہیے کہ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کریں۔ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھ لیا ہے۔ پھر مجھے وہ بھلا دی گئی ہے۔ میں نے اس کی صبح کو اپنے آپ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے پس تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: اسی رات آسمان سے بارش برسی چونکہ مسجد کی چھت ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی اس لیے مسجد ٹپکنے لگی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میری آنکھوں نے حضور نبی رحمت ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ اکیسویں رمضان المبارک کی صبح کے وقت آپ ﷺ کی پیشانی مبارک اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

فائدہ: حمیدی نے اس حدیث طیبہ سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ نمازی کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ حالت نماز

میں اپنی پیشانی کو صاف نہ کرے۔اسی طرح علماء نے فرمایا ہے کہ دوران نماز پیشانی کو صاف نہ کرنا مستحب ہے۔
(عینی ص288ج5)

1175۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا التَّاسِعَةُ وَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ وَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَا أَدْرِي أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ ابونضرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوسعید! بلاشبہ تم عدد کے بارے ہم سے زیادہ اور بہتر جانتے ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: یہ نویں، ساتویں اور پانچویں کیا ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جب اکیس گزر جائیں تو جو رات اس کے بعد آتی ہے وہ نویں ہے (یعنی بائیسویں رات) اور جب تیئیس گزر جائیں تو جو رات اس کے بعد آتی ہے وہ ساتویں ہے (یعنی چوبیسویں رات) اور جب پچیس گزر جائیں تو جو رات اس کے بعد آتی ہے وہ پانچویں ہے (یعنی چھبیسویں رات)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: میں نہیں جانتا کہ حدیث طیبہ میں سے کوئی شے مجھ پر مخفی رہی ہے یا نہیں۔

بَابُ مَنْ رَوَى أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ (اس کا بیان جس نے کہا شب قدر سترہویں رات ہے)

1176۔ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ[1] عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اطْلُبُوهَا لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ سَكَتَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کی سترہ، اکیس اور تیئیسویں رات کو تلاش کرو پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

بَابُ مَنْ رَوَى فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (شب قدر کے آخری سات راتوں میں ہونے کا بیان)

1177۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

1۔ ایک نسخہ میں عن عبداللہ بن الاسود ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ (اس کا بیان جس نے کہا شب قدر ستائیسویں کی رات ہے)

1178۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لیلۃ القدر) ستائیسویں کی رات ہے۔

فائدہ: جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات ہے۔ حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ (شب قدر کے سارے رمضان میں ہونے کا بیان)

1179۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا اور میں پاس سن رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر سارے رمضان میں ہوتی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے سفیان اور شعبہ نے ابواسحاق سے موقوف علی ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ تک مرفوع ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: لیلۃ القدر کے محل میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ شب قدر ہر سال بدلتی رہتی ہے۔ یہ قول امام مالک، ثوری، احمد، اسحاق اور ابوثور وغیرہ کا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں یہ رات بدلتی ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ لیلۃ القدر ایک معین رات ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ اسی بناء پر بعض نے کہا ہے کہ یہ پورے سال میں ایک رات ہوتی ہے۔ یہی قول حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے جب کہ بعض کا یہ قول ہے کہ یہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں ہوتی ہے۔ یہی قول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کا ہے۔ اسی کے مطابق حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب قدر صرف رمضان المبارک کے مہینے میں ہوتی ہے البتہ اس میں تقدم وتاخر ہوتا رہتا ہے جب کہ صاحبین نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ شب قدر رمضان المبارک کی ایک رات ہے اس میں تقدم وتاخر نہیں ہوتا۔ (شرح سنن ابی داؤد ص 291/92 ج 5)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْزِيبِهِ وَتَرْتِيلِهِ

قرآن کریم کی قراءت، منازل اور اس کی ترتیل سے متعلقہ ابواب کا بیان

بَابٌ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ (اس کا بیان کہ قرآن کریم کتنی مدت میں پڑھا جائے)

1180۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایک مہینے میں پڑھا کر۔ تو انہوں نے عرض کی: بلاشبہ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس دنوں میں پڑھا کر۔ انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر پندرہ دنوں میں پڑھ لیا کر۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ قوت پاتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر دس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ انہوں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر سات دنوں میں پڑھ لیا کر اور اس پر اضافہ نہ کرنا (یعنی سات دنوں سے کم میں ختم کرنے کی کوشش نہ کرنا)۔ ابوداؤد نے کہا ہے: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

1181۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کر اور مہینے میں قرآن کریم ختم کیا کر۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قراءت کی مقدار کم کرنے کو کہا اور میں نے آپ سے ختم قرآن کی مدت کم کرنے کی التجا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے: میرے باپ سے میں نے اور میرے ساتھ روایت کرنے والوں نے اختلاف کیا ہے۔ پس ہم میں سے بعض نے ختم قرآن کی مدت سات دن بیان کی ہے اور بعض نے پانچ دن۔

فائدہ: اس ارشاد سے قبل حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا معمول یہ تھا کہ آپ صوم دہر یعنی ہر روز روزہ رکھتے تھے اور ہر رات قرآن کریم کا ختم کیا کرتے تھے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس معمول کو بدلنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (بذل المجہود)

1182۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يُرَدِّدُ[1] الْكَلَامَ أَبُو مُوسَى وَتَنَاقَصَهُ حَتَّى قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں کتنے دنوں میں قرآن کریم ختم کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مہینے میں۔ عرض کی: بلاشبہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں (یعنی اس سے کم مدت میں ختم کر سکتا ہوں)۔ (مصنف کے شیخ) ابوموسیٰ (محمد بن مثنیٰ) نے (رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے مابین) باہمی گفتگو کا ذکر کیا اور آپ وہ مدت کم کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو سات دنوں میں پڑھ لیا کر۔ انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں (یعنی اس سے بھی کم دنوں میں پڑھ سکتا ہوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکے گا جس نے تین دنوں سے کم میں اس کو پڑھا۔

1183۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ایک مہینے میں قرآن کریم پڑھا کر۔ تو انہوں نے عرض کی: بلاشبہ میں (اس سے کم مدت میں پڑھنے کی) قوت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تین دن میں ختم کر لیا کر۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن شاذان دانا آدمی ہیں۔

بَابُ تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ (قرآن کریم کو (قراءت کے لیے) حصص میں تقسیم کرنے کا بیان)

1184۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَأَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَا أُحَزِّبُهُ فَقَالَ لِي نَافِعٌ لَا تَقُلْ مَا أُحَزِّبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَرَأْتُ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

ابن الہاد نے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے پوچھا اور مجھے کہا: آپ کتنی مقدار میں قرآن کریم پڑھتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا: میں اسے حصص (روزانہ کے وظائف) میں تقسیم نہیں کرتا۔ تو نافع نے مجھے کہا: تم یہ نہ کہو

1۔ ایک نسخہ میں رَدَّدَ ہے۔

''میں اسے حصص میں تقسیم نہیں کرتا'' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے قرآن کریم سے ایک جز پڑھا ہے''۔
ابن الہاد نے کہا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ سے نقل کی ہے۔

1185۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتِ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحَدِّثُنَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يُرَاوِحُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةً أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْنَا لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَنَّا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ حَتَّى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَتَمُّ

حضرت عبداللہ بن سعید نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم بنی ثقیف کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور احلاف (ثقیف کے دو قبیلوں میں سے ایک ہے) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس اترے اور رسول اللہ ﷺ نے بنی مالک کو ایک قبے (مراد خیمہ یا گول بنا ہوا چھوٹا سا گھر) میں اتارا۔ مسدد نے بیان کیا ہے کہ اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جو ثقیف سے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ ہر رات عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور ہم سے گفتگو فرماتے تھے۔ ابوسعید نے کہا ہے: آپ ﷺ اپنے پاؤں پر کھڑے کھڑے گفتگو فرماتے تھے یہاں تک کہ قیام طویل ہونے کے سبب کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہوتے اور کبھی دوسرے پر اور آپ اکثر ان حالات کے بارے میں گفتگو فرماتے تھے جو آپ کو اپنی قریشی قوم کی جانب سے درپیش آتے رہے۔ پھر فرماتے: (ہم ان کے) ہم پلہ نہ تھے، ہم کمزور اور حقیر سمجھے جاتے تھے۔ مسدد نے کہا (یہ حالات) مکہ مکرمہ میں تھے لیکن جب ہم مدینہ طیبہ کی طرف نکل آئے تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کے ڈول پڑنے لگے۔ کبھی ہمیں ان پر غلبہ حاصل ہوتا اور کبھی انہیں ہم پر غلبہ حاصل ہو جاتا۔ جب ایک رات آپ نے اس وقت مقررہ سے دیر کی جس وقت آپ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے تو ہم نے عرض کی: آج رات آپ نے آنے میں دیر کر دی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کا ایک جز (پارہ) مجھ سے چھوٹ گیا (یعنی وقت مقررہ پر نہ پڑھا گیا) تو میں نے یہ پسند نہ کیا کہ اسے مکمل کرنے سے پہلے آؤں۔ حضرت اویس نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے پوچھا: تم قرآن کریم کو کس طرح حصص میں تقسیم کرتے ہو؟ تو انہوں نے بتایا: تین، پانچ، سات،

نو، گیارہ اور تیرہ سورتوں میں اور یہ تمام مفصل سورتیں ایک حزب ہیں۔ ابوسعید کی حدیث اتم ہے۔ (یعنی پہلی منزل تین سورتوں، دوسری پانچ، تیسری سات، چوتھی نو، پانچویں گیارہ، چھٹی تیرہ اور ساتویں منزل مفصلات پر مشتمل ہوتی ہے)۔

فائدہ: سورۂ محمد یا سورۂ الحجرات سے لے کر قرآن کریم کے آخر تک تمام سورتیں مفصل کہلاتی ہیں۔

1186۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین سے کم دنوں میں قرآن کریم ختم کیا وہ اسے سمجھ نہیں سکتا۔ (یعنی اس کے مفاہیم اور معانی سمجھنے سے وہ قاصر رہے گا)۔

1187۔ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ فِي شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ قَالَ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ فِي عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ وہ قرآن کریم کتنے دنوں میں ختم کیا کرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دنوں میں، پھر فرمایا: ایک مہینے میں، پھر فرمایا: بیس دنوں میں، پھر فرمایا: پندرہ دنوں میں، پھر فرمایا: دس دنوں میں، پھر فرمایا: سات دنوں میں۔ آپ سات سے نیچے نہیں آئے۔ (یعنی زیادہ سے زیادہ ختم کی مدت چالیس دن اور کم سے کم سات دن ہے)۔

1188۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ أَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لَكِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمَنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَإِذَا وَقَعَتْ وَنُونَ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتَى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللهُ

حضرت علقمہ اور اسود دونوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو اس تیزی سے پڑھتا ہے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں؟ کیا اس طرح الفاظ ادا کرتا ہے جس طرح خشک کھجوریں جھڑتی ہیں؟ البتہ حضور نبی کریم ﷺ تو ایک جیسی دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے مثلاً سورۂ رحمٰن اور نجم ایک رکعت میں، اقتربت اور الحاقہ ایک رکعت میں، سورۂ طور اور ذاریات ایک رکعت میں، اذا وقعت اور سورۂ نون ایک رکعت میں، سال سائل اور نازعات ایک رکعت میں، ویل للمطففین اور

عبس ایک رکعت میں، سورۂ مدثر اور سورۂ مزمل ایک رکعت میں، هل اتی اور لا اقسم بیوم القیامه ایک رکعت میں، عم یتسألون اور سورۂ المرسلات ایک رکعت میں اور سورۂ دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب ہے۔

1189۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس حال میں کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کے آخر سے دو آیتیں پڑھیں تو وہ اسے کافی ہیں۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ ان کا اجر وثواب رات کے وقت قیام کرنے کے برابر ہے لہٰذا اس اعتبار سے وہ اس کے لیے کافی ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ شیطانی اور نفسانی حملوں سے حفاظت کے لیے اسے کافی ہیں لہٰذا رات بھر ان میں سے کوئی اس کے قریب نہیں آسکتا اور تیسرا قول یہ ہے کہ اس رات آفات اور مصائب وآلام سے محفوظ رکھنے کے لیے اسے کافی ہیں۔
(شرح سنن ابی داؤد علامہ عینی ص303 ج5)

1190۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ حُجَيْرَةَ الْأَصْغَرُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (رات کے وقت نماز میں) دس آیات پڑھیں وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات پڑھیں وہ مطیع، فرمانبردار اور عبادت گزار بندوں میں لکھ دیا جائے گا اور جس نے ہزار آیات پڑھیں اس کا نام قنطار جمع کرنے والوں میں لکھ دیا جائے گا۔ (یعنی اس کا شمار ان میں ہوگا جنہیں اجر کا قنطار عطا کیا جاتا ہے) اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک قنطار ایک ہزار اور دو سو اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین وآسمان کے مابین سے افضل اور بہتر ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سند میں ابن حجیرہ الاصغر عبداللہ بن عبدالرحمن بن حجیرہ ہے۔

1191۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حم فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ

الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے پڑھایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے تین سورتیں پڑھ جن کا آغاز الر سے ہوتا ہے۔ تو اس نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہوچکی ہے اور میرا دل سخت ہوگیا ہے اور میری زبان موٹی (کرخت) ہوگئی ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے تین سورتیں پڑھ جن کا آغاز حم سے ہوتا ہے تو اس نے پہلے کی طرح عرض کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مسبحات (یعنی وہ سورتیں جن کی ابتدا یسبح للہ یا سبح للہ سے ہوتی ہے) میں سے تین سورتیں پڑھ تو اس نے پہلے کی طرح گفتگو کی۔ پھر اس آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے جامع سی سورت پڑھا دیجیے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ پڑھائی یہاں تک کہ جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو اس آدمی نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اس پر کبھی زیادتی نہیں کروں گا۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: یہ چھوٹا آدمی کامیاب ہوگیا، فلاح پاگیا۔

بَابٌ فِي عَدَدِ الْآيِ (آیات شمار کرنے کا بیان)

1192۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم میں تیس آیات والی ایک سورت ہے وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّجُودِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ

سجود قرآن اور سجدوں کی تعداد سے متعلقہ ابواب کا بیان

1193۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں قرآن کریم میں پندرہ سجدے پڑھائے۔ ان میں سے تین مفصل (سورتوں) میں ہیں اور سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ (سجود تلاوت کی تعداد)

گیارہ ہے۔ اس کی اسناد کمزور ہے۔

فائدہ: تین مفصل سورتوں سے مراد سورۂ نجم، سورۂ اذالسماء انشقت اور سورۂ اقراء ہیں۔ نیز اسی حدیث طیبہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں جب کہ احناف کے نزدیک پہلا سجدہ معتبر ہے دوسرا نہیں۔ کیونکہ پہلے سے مراد سجدہ صلوٰۃ ہے اور مذکورہ حدیث قابل حجت نہیں کیونکہ اس کی سند میں راوی عبداللہ بن منین مجہول ہے۔ عبدالحق نے ''احکام'' میں کہا ہے کہ یہ قابل حجت نہیں اور ابن قطان نے کہا ہے کہ ایسا اس کی جہالت کے سبب ہے کیونکہ وہ معروف نہیں اور اسی طرح اس سے روایت کرنے والا راوی حارث بن سعید العتقی بھی معروف الحال نہیں۔ سجود تلاوت کی تلاوت کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ کا نظریہ یہ ہے کہ سجود تلاوت چودہ ہیں۔ انہوں نے مجموعی تعداد میں سورۂ حج کے دونوں سجدے اور مفصل سورتوں کے تینوں سجدے شمار کیے ہیں البتہ سورۂ ص کا سجدہ شمار نہیں کیا اور کہا کہ وہ سجدہ شکر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ایک گروہ کا خیال ہے کہ کل تعداد گیارہ ہے۔ انہوں نے مفصل سورتوں کے سجدے اس سے ساقط کر دیے ہیں اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کل تعداد چودہ ہے۔ آپ نے مفصل سورتوں کے تینوں سجدے اور سورہ ص کا سجدہ اس میں شامل کر لیا ہے اور سورہ حج کا دوسرا سجدہ اس سے ساقط کر دیا ہے۔ جب کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، شافعیہ میں سے ابن سریج اور ایک جماعت نے تمام سجدوں کو ثابت رکھتے ہوئے کہا ہے کہ سجود تلاوت کی کل تعداد پندرہ ہے۔ (شرح سنن ابی داود عینی ص 308 ج 5)۔

1194۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ جس نے یہ سجدے نہیں کیے پس وہ انہیں پڑھے ہی نہیں۔

فائدہ: امام ترمذی نے ''جامع'' میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور حاکم نے ''مختصر السنن'' میں کہا ہے کہ اس کی سند میں دو راوی عبداللہ بن لہیعہ اور مشرح بن ہاعان ہیں۔ ان دونوں کی روایت کردہ حدیثیں قابل حجت نہیں۔ (عینی)

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ

اس کے قول کا بیان جس کا نظریہ ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں

1195۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سے مدینہ طیبہ تشریف لائے آپ نے مفصل میں سے کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا۔

1196۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ زَيْدٌ الْإِمَامَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر سورۂ نجم پڑھی تو آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہ کیا۔ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ امام تھے اور انہوں نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

بَاب مَنْ رَأَى فِيهَا السُّجُودَ (ان کا بیان جن کا نظریہ ہے کہ مفصل میں سجود ہیں)

1197۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا(1) وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۂ نجم پڑھی اور آپ نے اس میں سجدہ کیا اور قوم میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر اس نے سجدہ کیا۔ پس قوم کے ایک آدمی نے سنگریزوں یا مٹی کی ایک مشت اٹھائی اور اسے اپنے چہرے تک بلند کیا اور کہا: مجھے یہی کافی ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ اسے حالت کفر میں قتل کر دیا گیا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں مٹی اٹھانے والے سے مراد امیہ بن خلف ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ ولید بن المغیرہ ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ عتبہ بن ربیعہ ہے اور بعض کا نظریہ ہے کہ وہ ابواحیحہ سعید بن العاص ہے۔ ان میں پہلا زیادہ صحیح ہے۔ (اسی کا تذکرہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے)۔ (عینی ص313 ج5)

بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ

(سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ میں سجود کا بیان)

1198۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَسْلَمَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَنَةَ سِتٍّ

1۔ ایک نسخہ میں بہا ہے۔

عَامَ خَيْبَرَ وَهٰذَا السُّجُودُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ آخِرُ فِعْلِهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ہم نے سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فتح خیبر کے سال 6ھ میں اسلام لائے اور یہ سجود رسول اللہ ﷺ کے آخری افعال میں سے ہیں۔

1199۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: یہ سجدہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے اس میں سجدہ کیا ہے۔ پس میں یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے جاملوں گا۔ (یعنی دم وصال تک یہ سجدہ کرتا رہوں گا)۔

بَابُ السُّجُودِ فِي ص (سورۂ ص میں سجدہ کا بیان)

1200۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سورۂ ص کا سجدہ واجب سجود میں سے نہیں ہے البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1201۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ ﷺ آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ منبر سے نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر ایک دوسرے دن آپ ﷺ نے یہی سورت تلاوت فرمائی۔ پس جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو لوگ سجدہ کرنے کی تیاری کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ (سجدہ) تو ایک نبی (حضرت داؤد علیہ السلام) کی توبہ ہے لیکن میں نے نہیں دیکھا ہے کہ تم سجود

1۔ قال ابو داؤد اسلم ابو ھریرۃ تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

کے لیے تیار ہو۔ چنانچہ آپ علیہ السلام (منبر سے) نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ وَفِي غَيْرِ الصَّلَاةِ

اس آدمی کا بیان جو سوار ہونے کی حالت یا نماز سے باہر آیت سجدہ سنے

1202 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ[1] عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ تلاوت فرمائی اور تمام لوگوں نے سجدہ تلاوت ادا کیا۔ ان میں سے بعض سوار تھے اور کچھ زمین پر سجدہ کرنے والے تھے یہاں تک کہ سوار اپنے ہاتھ پر سجدہ کرنے لگا۔

1203 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ علیہ السلام نماز سے باہر ہم پر کوئی سورت تلاوت فرماتے تھے اور آیت (سجدہ پر) آپ علیہ السلام سجدہ ادا فرماتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں پاتے تھے۔

فائدہ: مذکورہ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے جب بھی آیات سجدہ کی تلاوت کی جائے، چاہے حالت نماز میں ہو یا نماز سے باہر ہو قاری ہو یا سامع ہو۔

1204 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ[2] قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُعْجِبُهُ لِأَنَّهُ كَبَّرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام ہم پر قرآن کریم پڑھتے تھے اور جب آپ کا گزر آیت سجدہ سے ہوتا (یعنی آپ اس کی تلاوت فرماتے) تو آپ علیہ السلام تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے اور ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے۔ (اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت میں صرف تکبیر کہہ کر سجدہ کرنا ہے اس میں نہ تو رفع یدین کرنا ہے اور نہ ہی کوئی تشہد و سلام ہے)۔ عبد الرزاق نے کہا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اس حدیث طیبہ کو بہت پسند فرماتے تھے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ وہ اسے اس لیے پسند کرتے تھے کیونکہ اس میں آپ علیہ السلام کے تکبیر کہنے کا ذکر ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں ابن محمد ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں معہ نہیں ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَجَدَ (اس کا بیان کہ آدمی سجدہ کے وقت کیا کہے)

1205۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت سجود قرآن میں فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ایک سجدہ میں بار بار یہ کہتے تھے سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ میری پیشانی نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اپنی قوت وطاقت کے ساتھ اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں۔

بَاب فِيمَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ (صبح کی نماز کے بعد سجدہ تلاوت کرنے کا بیان)

1206۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ أَقُصُّ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَسْجُدُ[1] فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ أَنْتَهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہما فَلَمْ يَسْجُدُوا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوتمیمہ ہجیمی نے بیان کیا ہے کہ جب ہم نے (ہماری قوم نے) ایک قافلہ مدینہ طیبہ کی طرف بھیجا تو میں بھی اس میں شامل تھا اور میں صبح کی نماز کے بعد وعظ ونصیحت کی گفتگو کیا کرتا تھا اور (آیت سجدہ آجانے پر اسی وقت) سجدہ کیا کرتا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس سے منع فرمایا لیکن تین بار کے باوجود میں باز نہ آیا۔ آپ پھر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی سورج طلوع ہونے سے پہلے سجدہ تلاوت ادا نہیں کیا۔

فائدہ: ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہجیمی بصری ہے۔ ابن معین کا قول ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے۔ (عینی ص320 ج5)

1۔ ایک نسخہ میں یہاں فیہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْوِتْرِ (انواع وتر کی تفریع کا بیان)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوِتْرِ (استحباب الوتر کا بیان)

فائدہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے وتر سے متعلق مختلف روایات منقول ہیں۔ حماد بن زید نے آپ سے روایت کیا ہے کہ وتر فرض ہیں۔ یوسف ابن خالد سمتی نے نقل کیا ہے کہ وتر واجب ہیں اور نوح نے ''الجامع'' میں آپ ہی سے بیان کیا ہے کہ وتر سنت ہیں اور اسی کو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی اختیار کیا ہے اور یہی قول حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی کیا ہے۔ (عینی ص322 ج5)

1207۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا تَقُولُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن! وتر ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ (اس حدیث طیبہ میں امر کا صیغہ ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا: تو کیا کہتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ حکم نہ تیرے لیے ہے اور نہ ہی تیرے ساتھیوں کے لیے ہے۔

1208۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَوِيُّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ

حضرت خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالولید العدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تحقیق ایک نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی ہے اور وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

بَاب فِيمَنْ لَمْ يُوتِرْ (وتر نہ پڑھنے والے کا بیان)

1209۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وتر حق ہیں (یعنی واجب اور ثابت ہیں) پس جس نے وتر ادا نہ کیے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہیں پس جس نے وتر ادا نہ کیے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہیں پس جس نے وتر ادا نہ کیے وہ ہم میں سے نہیں۔

1210۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمَخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُدْعَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمَخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابن محیریز (یعنی عبداللہ بن محیریز بن جنادہ مکی) سے روایت ہے کہ بنی کنانہ کا ایک آدمی جسے مخدجی پکارا جاتا تھا، اس نے شام کے ایک آدمی سے سنا ہے جسے ابو محمد پکارا جاتا تھا کہ وہ کہتا ہے وتر واجب ہیں۔ مخدجی نے کہا: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو محمد نے غلط کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ نمازیں ہیں جو بندوں پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں۔ پس جس نے انہیں ادا کیا اور ان کی فرضیت کو حقیر جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لیے عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی عہد نہیں۔ اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے جنت میں داخل فرمادے۔

بَاب كَمِ الْوِتْرُ (وتروں کی تعداد کا بیان)

1211۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بِأُصْبُعَيْهِ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی نے حضور نبی رحمت ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: دو دو اور رات کے آخر میں وتر ایک رکعت ہے۔

1212۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر ہر مسلمان پر واجب ہیں۔ پس جو پسند کرے کہ وہ پانچ (رکعتیں) وتر پڑھے تو وہ اس طرح کرے اور جو تین (رکعتیں) وتر پڑھنا پسند کرے وہ اسی طرح کرے اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ وتر کی نماز پانچ، تین اور ایک رکعت پڑھنے کا اختیار حاصل ہے۔ آدمی جتنی چاہے اپنی پسند سے پڑھ سکتا ہے لیکن علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اختیار تین رکعتوں پر استمرار اور دوام اختیار کرنے سے پہلے تھا۔ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امت نے اس کے خلاف پر اجماع کیا ہے اور یہ اجماع سابقہ طریقہ کے نسخ پر دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ضلالت و گمراہی پر اس امت کو جمع نہیں فرماتا۔ (عینی ص 332 ج 5)

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ (وتر میں پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان)

1213۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا [1] وَاللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور "قل للذین کفروا" (اس سے مراد سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ہے) اور الله الواحد الصمد (یعنی قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) کے ساتھ پڑھتے تھے۔

عبدالعزیز بن جریج نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کونسی سورتوں کے ساتھ وتر کی نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے مذکورہ حدیث کی طرح ہی بیان کیا اور فرمایا: تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور معوذتین (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ (نماز وتر میں دعائے قنوت کا بیان)

1214۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں وقل للذین کفروا کے بجائے قل یا ایہا الکفرون ہے۔

أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ هَذَا يَقُولُ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ أَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتر کی نماز میں پڑھا کرتا ہوں۔ ابن حواس نے قنوت الوتر کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ (وہ کلمات یہ ہیں)۔ اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت۔ ابو اسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے: وہ یہ کلمات وتر کی دعائے قنوت میں پڑھتے تھے اور انہوں نے اس روایت میں ''اقولهن في الوتر'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

1215۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هِشَامٌ أَقْدَمُ شَيْخٍ لِحَمَّادٍ وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ يَعْنِي فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَلَا ذَكَرَ أُبَيًّا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَسَمَاعُهُ بِالْكُوفَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْقُنُوتَ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا الْقُنُوتَ وَحَدِيثُ زُبَيْدٍ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ وَشُعْبَةُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْقُنُوتَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ نَخَافُ أَنْ يَكُونَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ غَيْرِ مِسْعَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُرْوَى

أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز وتر کے بعد یہ کہا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك"۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ہشام حماد کے سب سے پہلے استاذ ہیں اور یحییٰ بن معین کی جانب سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہشام سے حماد بن سلمہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ عیسیٰ بن یونس نے یہ حدیث اس سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے بھی روایت کی ہے۔ "عن فطر بن خلیفه عن زبید عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیه عن ابی بن کعب عن النبی علیه السلام" حفص بن غیاث سے مروی ہے کہ انہوں نے مسعر عن زبید عن سعید ابن عبدالرحمان بن ابزی عن ابیہ کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ سعید عن قتادہ کی حدیث کو یزید بن زریع نے سعید عن قتادہ عن عزرہ عن سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ کی سند سے حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں قنوت کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسے عبدالاعلیٰ اور محمد بن بشر العبدی نے روایت کیا ہے اور محمد بن بشر کا سماع کوفہ میں عیسیٰ بن یونس کے ساتھ ہے۔ (ان دونوں نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کیا ہے) اور انہوں نے قنوت کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث کو ہشام دستوائی اور شعبہ نے بھی حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے اور قنوت کا ذکر نہیں کیا۔ اور زبید کی بیان کردہ حدیث جسے سلیمان الاعمش، شعبہ، عبدالملک بن ابی سلیمان اور جریر بن حازم نے زبید سے روایت کیا ہے ان میں سے کسی نے بھی قنوت کا ذکر نہیں کیا مگر وہ روایت جو حفص بن غیاث عن مسعر عن زبید کی سند سے مروی ہے (اس میں ہے) کہ انہوں نے اپنی حدیث میں کہا "وانه قنت قبل الرکوع" (کہ آپ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی)۔ اور وہ روایت حدیث حفص میں سے مشہور نہیں ہے۔ (لہٰذا) یہ اندیشہ ہے کہ یہ روایت حفص سے مروی ہو لیکن ان سے آگے راوی مسعر کے سوا کوئی اور ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کے نصف (اخیر) میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

1216۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَمَّهُمْ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت محمد (بن سیرین) نے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں ان کی امامت کرائی اور وہ رمضان المبارک کے نصف اخیر میں قنوت پڑھتے تھے۔

1217۔ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ

النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً[1]، وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبَقَ أُبَيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الَّذِي ذُكِرَ فِي الْقُنُوتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلَّانِ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ

حضرت حسن (بصری) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (کی اقتدا میں نماز تراویح پڑھنے) پر جمع کیا اور وہ انہیں بیس راتیں نماز پڑھاتے اور قنوت صرف نصف اخیر میں پڑھتے تھے۔ جب آخری عشرہ آتا تو پیچھے ہٹ جاتے اور پھر اپنے گھر میں نماز پڑھتے اور لوگ کہتے تھے ابی بھاگ گئے۔ ابوداود نے کہا ہے کہ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ قنوت کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ دونوں حدیثیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث ''ان النبی علیہ السلام قنت فی الوتر'' کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

فائدہ: علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوداود سے یہ قول تسلیم نہیں کیونکہ وہ حدیث جو قنوت کے بارے ذکر کی گئی ہے اس کی اسناد صحیح ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو پھر اس کے بارے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے ''لیس بشیء'' یہ کوئی شے نہیں؟ اور وہ دو حدیثیں جن کے ضعف کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ قوی حدیث کے ضعف پر کیسے دلالت کر سکتی ہیں۔ یہ مقدار تو آپ سے عجیب لگتی ہے۔ (عینی ص 343 ج 5)۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْوِتْرِ (نماز وتر کے (بعد) دعا کا بیان)

1218۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وتر کی نماز میں سلام پھیرتے تھے تو یہ کلمات کہتے ''سبحان الملك القدوس''۔

1219۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنی نماز وتر کے وقت سو جائے یا اسے بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب اسے نماز وتر یاد آ جائے وہ پڑھ لے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز وتر واجب ہے کیونکہ اس میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے نیند یا بھول جانے کی صورت میں اس کی قضاء کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور قضاء کا حکم واجب کے لیے ہی ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ وتر کی قضاء نہیں کی جائے گی مگر ان کے خلاف یہی روایت حجت ہے اور صاحب ''المحیط'' نے بھی کہا ہے کہ

1۔ ایک نسخہ میں عشرین رکعۃ ہے۔

اگر وتر فوت ہو گئے تو ان کی قضاء کی جائے گی۔ (شرح سنن ابی داود ص 344 ج 5)

بَابٌ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ (سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لینے کا بیان)

1220۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيِ الضُّحَى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میرے خلیل علیہ السلام نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، میں انہیں سفر و حضر میں نہیں چھوڑتا: نماز چاشت کی دو رکعتیں، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا اور وتر کی نماز پڑھے بغیر نہ سونا۔

1221۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ السَّكُونِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ لِشَيْءٍ أَوْصَانِي بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل علیہ السلام نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، میں انہیں کسی بھی سبب ترک نہیں کرتا۔ آپ علیہ السلام نے مجھے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی، میں وتر کی نماز پڑھے بغیر نہ سوجاؤں اور سفر و حضر میں چاشت کی نماز ادا کروں۔

1222۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ قَالَ أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخَذَ هَذَا بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم وتر کب ادا کرتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: میں رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتا ہوں۔ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم وتر کی نماز کب پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: رات کے آخری حصہ میں۔ تو آپ علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: انہوں نے احتیاط کو اختیار کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: انہوں نے قوت کو اپنایا ہے (کیونکہ رات کے آخر میں نیند سے جاگنے کا یقین قوت کے سبب ہی ہوتا ہے)۔

فائدہ: اسی حدیث طیبہ سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اگر آدمی کو نیند سے بیدار ہونے کا وثوق حاصل ہو تو پھر اس کے لیے امر مستحب یہ ہے کہ وہ نماز وتر کو رات کے آخری حصہ تک مؤخر کر دے بصورت دیگر افضل یہ ہے کہ سونے سے قبل نماز وتر پڑھ لے۔

1۔ ایک نسخہ میں بِالْحَذَرِ ہے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ (نماز وتر کے وقت کا بیان)

1223۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَتَى كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَوَسَطَهُ وَآخِرَهُ وَلَكِنِ انْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ

حضرت مسروق نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کب ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر وقت آپ ﷺ نے پڑھے ہیں (یعنی) رات کے اول، وسط اور آخر حصہ میں آپ ﷺ نے وتر کی نماز ادا فرمائی۔ البتہ جب آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ کی وتر کی نماز سحری تک موخر رہتی تھی (یعنی آپ ﷺ رات کے اخیر وقت میں وتر کی نماز ادا فرماتے تھے)۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز وتر کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے تب ہی رسول اللہ ﷺ نے کبھی نماز وتر رات کے اول حصہ میں ادا فرمائی اور کبھی وسط اور کبھی اخیر میں البتہ جس آدمی کو جاگنے کا یقین ہو اس کے لیے رات کے آخر تک وتر کو موخر کرنا افضل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی بعض رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے مثلاً حضرات ابوبکر صدیق، عثمان ذوالنورین، ابوہریرہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم اور بعض رات کے آخر میں وتر ادا کرتے تھے مثلاً حضرات عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابن مسعود، ابوالدرداء، ابن عباس اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

1224۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے میں جلدی کرو۔

1225۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ تَعْنِي فِي الْجَنَابَةِ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی وتر کی نماز رات کے اول حصہ میں ادا فرماتے اور بسا اوقات رات کے آخر میں وتر کی نماز پڑھتے۔ میں نے پھر عرض کی: آپ ﷺ کی قراءت کس طرح ہوا کرتی تھی، آپ ﷺ سراً قراءت کرتے تھے یا جہراً؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ہر طرح کرتے تھے کبھی سراً اور کبھی جہراً۔ بسا اوقات آپ غسل فرماتے اور سو جاتے اور بسا اوقات وضو فرما کر سو جاتے۔ قتیبہ کے سوا کسی اور نے بیان کیا ہے کہ ان کی اس

سے مراد حالت جنابت میں آپ علیہ السلام کے طریقہ کار کا بیان ہے۔ (کہ کبھی آپ غسل فرما لیتے اور کبھی صرف وضو فرما کر آرام فرما ہو جاتے)۔

1226۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: تم رات کے وقت اپنی نماز کے آخر میں وتر کو ادا کرو۔ (یعنی نفلی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سب سے آخر میں نماز وتر کو ادا کرو۔ یہاں امر استحباب کے لیے ہے)۔

بَابٌ فِي نَقْضِ الْوِتْرِ ((پہلے ادا شدہ) وتر توڑنے کا بیان)

1227۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رمضان المبارک میں ایک دن طلق بن علی نے ہم سے ملاقات کی اور ہمارے پاس ہی شام تک رہے اور روزہ افطار کیا پھر اس رات ہمارے ساتھ قیام پذیر ہوئے اور ہمیں نماز (تراویح) پڑھائی اور ہمارے ساتھ وتر بھی ادا کیے پھر اپنی مسجد کی طرف چلے گئے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ جب وتر باقی رہ گئے تو ایک آدمی کو آگے کر دیا اور فرمایا: اپنے ساتھیوں کو وتر کی نماز پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں"۔

فائدہ: یعنی ایک رات میں دو مرتبہ وتر کی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی رات کے اول حصہ میں ایک بار وتر کی نماز پڑھ لے اور رات کے آخری حصہ میں نوافل کے لیے بیدار ہو تو وہ نوافل میں سے جو چاہے پڑھے مگر پہلے وتر کو توڑ کر دوبارہ وتر کی نماز ادا نہ کرے۔ یہ قول سفیان ثوری، مالک، ابن مبارک اور احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہی اصح ہے۔ (عینی ص 351 ج 5)

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ (نمازوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان)

1228۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ[1] قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ وَاللهِ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِينَ

---

1 ایک نسخہ میں یحیٰی بن کثیر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! میں تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مثل نماز پڑھوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشا اور صبح کی نمازوں کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لیے دعا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت بھیجتے تھے۔

1229۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالُوا كُلُّهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ اس میں معاذ نے نماز مغرب کا اضافہ کیا ہے۔

1230۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللَّهُمَّ نَجِّ(1) الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ(2) الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی۔ آپ قنوت میں اس طرح کہتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مومنوں میں سے کمزور اور ضعفاء کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مضر پر اپنی گرفت اور سزا کو سخت اور شدید کر دے، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے (زمانے کے) قحط کی طرح قحط مسلط کر دے''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی اور آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا نہیں کی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے انہیں دیکھا نہیں وہ آ چکے ہیں؟ (یعنی کفار کی قید سے آزاد ہو کر مدینہ طیبہ پہنچ چکے ہیں)۔

1231۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مسلسل ایک مہینہ تک ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازوں میں سے ہر ایک کے آخر میں دعائے قنوت پڑھی۔ جب آپ ﷺ آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ

1۔ ایک نسخہ میں أَنْجِ ہے۔ 2۔ ایضاً

کہہ کر (رکوع سے) کھڑے ہوتے تو آپ بنی سلیم کے چند قبائل رعل، ذکوان، اور عصیہ کے خلاف دعا فرماتے اور جو آپ علیہ السلام کے پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے۔

1232۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ مُسَدَّدٌ بِيَسِيرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ تو پھر کہا گیا: کیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ تو انہوں نے جواب دیا: رکوع کے بعد۔ مسدد نے کہا: (کہ آپ علیہ السلام نے) تھوڑی مدت کے لیے ایسا کیا۔

1233۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔

1234۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس نے مجھے حدیث بیان کی ہے جس نے صبح کی نماز حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی معیت میں ادا کی کہ جب آپ علیہ السلام نے دوسری رکعت (کے رکوع) سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو آپ علیہ السلام نے تھوڑی دیر تک قیام فرمایا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ (گھر میں نفل نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان)

1235۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ لِصَلَاتِهِ يَعْنِي رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَنَحْنَحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُغْضَبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَتُكْتَبَ[1] عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور آپ علیہ السلام رات

1۔ ایک نسخہ میں سیکتب ہے۔

کے وقت باہر تشریف لاتے اور اس میں نماز ادا فرماتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی معیت میں لوگ بھی نماز پڑھا کرتے۔ (اس سے مراد نماز تراویح ہے) لہٰذا وہ ہر رات آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو جایا کرتے یہاں تک کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کی طرف باہر تشریف نہ لائے پس وہ کھانسنے لگے۔ انہوں نے اپنی آوازیں بلند کیں اور (آپ ﷺ کو اطلاع دینے کے لیے) آپ کے دروازے پر کنکریاں ماریں۔ پھر غضبناک حالت میں رسول اللہ ﷺ ان کی طرف باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم اپنا کام مسلسل کرنے لگے ہو یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا ہے کہ تم پر یہ فرض کردی جائے گی (یعنی میرے باہر نہ آنے کا سبب یہی ہے کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کردی جائے کیونکہ یہ تمہارے لیے باعث مشقت ہوگی) اس لیے تم پر لازم ہے کہ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو کیونکہ فرض نماز کے سوا (نفلی) نماز اپنے گھر میں ادا کرنا آدمی کے لیے بہتر ہے۔

1236۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی کچھ نمازیں (یعنی نفل وغیرہ) اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ (یعنی جس طرح قبور عبادت و ریاضت سے خالی ہوتی ہیں اسی طرح تم اپنے گھروں کو عبادت و ریاضت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر سے خالی مت کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے انہیں آباد رکھو)۔

بَاب طُولِ الْقِيَامِ (قیام کو طویل کرنے کا بیان)

1237۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ

حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی: اعمال میں سے کون سا (عمل) افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیام کو طویل کرنا۔ پھر عرض کی گئی: کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ صدقہ) جو فقیر اور نادار نے محنت شاقہ سے کما کر دیا ہو۔ پھر عرض کی گئی: کون سی ہجرت افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس شے کو چھوڑ دیا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام فرمائی۔ پھر عرض کی گئی: کون سا جہاد افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مشرکین کے ساتھ اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا۔ پھر عرض کی گئی: کون سا قتل اشرف اور بلند رتبہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جس کا خون بہایا گیا اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں۔

بَاب الْحَثِّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ (رات کے قیام پر ابھارنے کا بیان)

1238۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھا اور اس نے نماز (تہجد) ادا کی اور اس نے اپنی بیوی کو بیدار کیا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر وہ نیند سے نہ اٹھے تو یہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اس نے اپنے خاوند کو بھی بیدار کیا اور اگر وہ نہ اٹھے تو یہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکے۔

1239۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی رات کے وقت بیدار ہوا اور اس نے اپنی بیوی کو بھی جگایا پھر دونوں نے اکٹھے دو رکعتیں نماز پڑھیں تو وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔

بَابٌ فِي ثَوَابِ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ (قرآن کریم پڑھنے کے ثواب کا بیان)

1240۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے خود قرآن کریم پڑھا اور پھر دوسروں کو اس کی تعلیم دی۔

1241۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ[1] فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا

حضرت سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم پڑھا اور جو کچھ (احکام) اس میں ہیں ان کے مطابق عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیوی گھروں میں سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ اگر سورج تمہارے گھروں میں ہوتا تو اس کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس نے اس قرآن کے مطابق عمل کیا۔ (یعنی اگر قرآن کریم پڑھنے والے کا مقام و مرتبہ یہ ہے تو بالیقین اس کے مطابق عمل کرنے والے کا مقام اس سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہوگا)۔

1۔ ایک نسخہ میں بیُکُم ہے۔

1242۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کریم پڑھتا ہے درآنحالیکہ وہ اس میں مہارت اور حفظ کامل رکھتا ہو وہ معزز اور مطیع وفرمانبردار ملائکہ کے ساتھ ہوگا (یعنی اسے ملائکہ مقربین کی معیت حاصل ہوگی) اور وہ جو اس حال میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے کہ اس پر پڑھنا گراں اور مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دو اجر ہوں گے (ایک تلاوت کلام پاک کا اور دوسرا اجر مشقت برداشت کرنے کا)۔

1243۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو ان پر سکینہ (اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک شے جس میں طمانیت اور رحمت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ملائکہ ہوتے ہیں) نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

1244۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْخُذَ نَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ بِغَيْرِ إِثْمٍ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوا كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ صبح کے وقت بطحان (مدینے کی ایک وادی) یا عقیق (مدینہ طیبہ کی وادیوں میں سے ایک وادی) کی طرف جائے اور بغیر کسی گناہ کا ارتکاب کیے اور بغیر قطع رحمی کیے دو خوبصورت بڑی کوہان والی اونٹنیاں پکڑ کر لے آئے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم تمام (یہ خواہش رکھتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم میں سے جو کوئی ہر روز صبح کے وقت مسجد جائے گا اور وہاں کتاب اللہ میں سے دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور اگر تین پڑھے گا تو وہ تین سے بہتر ہیں اسی طرح ان کی تعداد اونٹوں سے (افضل و اعلیٰ ہے)۔

بَاب فَاتِحَةِ الْكِتَابِ (فاتحۃ الکتاب کا بیان)

1245 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (یعنی سورۃ فاتحہ) ام القرآن، ام الکتاب اور سبع مثانی ہے (یعنی یہ سورت قرآن کریم کی اصل ہے اور یہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں)۔

1246 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ فِي الْقُرْآنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ

حضرت خبیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حفص بن عاصم کو حضرت ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے درآنحالیکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں بلایا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نماز سے فارغ ہوا تو پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے میری پکار کا جواب دینے سے کس نے روکے رکھا؟ تو عرض کی: میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے ارشاد نہیں فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ اور (اس کے) رسول کی پکار پر لبیک کہو جب وہ رسول تمہیں اس امر کی طرف بلائے جو تمہیں زندہ کرتا ہے'' میں تجھے قرآن کریم کی عظیم تر سورت کی تعلیم دوں گا اس سے قبل کہ میں مسجد سے باہر نکلوں۔ (روایت کے الفاظ میں خالد کو شک یہ ہے کہ آیا من القرآن کے الفاظ ہیں یا فی القرآن کے)۔ (جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے) تو ابو سعید کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے، یہ سبع مثانی ہے جو مجھے عطا کی گئی اور قرآن عظیم ہے۔

فائدہ: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ قاضی عبد الوہاب اور قاضی ابو الولید دونوں نے کہا ہے کہ حالت نماز میں بھی آقائے دو جہاں ﷺ کی پکار کا جواب دینا فرض ہے۔ آدمی اسے ترک کرنے کے سبب گنہگار اور نافرمان ٹھہرے گا اور احناف میں سے علامہ طحطاوی نے حاشیہ مراقی الفلاح میں لکھا ہے کہ نمازی پر حضور نبی مکرم ﷺ کی پکار کا جواب دینا فرض ہے البتہ نماز کے باطل ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اسی طرح علامہ عینی نے بھی ذکر کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ مِنَ الطُّوَلِ (سورۃ فاتحہ کے لمبی سورتوں میں سے ہونے کا بیان)

1247 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ أُوتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي الطُّوَلِ وَأُوتِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتًّا فَلَمَّا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رُفِعَتْ ثِنْتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سات طویل آیتیں عطا فرمائی گئیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھ عطا فرمائی گئیں۔ پس جب آپ نے تختیوں کو پھینکا تو ان میں سے دو اٹھالی گئیں اور چار باقی رہ گئیں۔

فائدہ: ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سورۂ فاتحہ اپنی آیات کے معانی اور مفہوم کے اعتبار سے طویل سورتوں میں شامل ہے اگرچہ اس کے الفاظ مختصر ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْكُرْسِيِّ (آیۃ الکرسی کا بیان)

1248 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنَ لَكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابا المنذر! کتاب اللہ میں سے کون سی آیت تیرے نزدیک عظیم تر ہے؟ تو میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم یہ بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اے ابا المنذر! تیرے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت عظیم تر ہے؟ تو پھر میں نے عرض کی: اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر دست مبارک مارا اور ارشاد فرمایا: اے ابا المنذر! تجھے علم مبارک ہو۔

فائدہ: اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا قرآن کریم کی بعض آیات کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور دوسرا یہ معلوم ہوا کہ عالم کی عزت وتوقیر کرنا اور اس کی موجودگی میں اس کے لیے تعریفی اور مدحیہ جملے کہنا جائز اور درست ہے بشرطیکہ یہ تعریف اس کے لیے باعث نفع ہو اور اس کے عجب اور خود پسندی یا فخر وغرور میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

بَابٌ فِي سُورَةِ الصَّمَدِ (سورۂ اخلاص کا بیان)

1249 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی کو قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا کہ وہ بار بار اسے پڑھ رہا ہے۔ جب صبح ہوئی تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ گویا کہ یہ آدمی اسے بہت قلیل تصور کر رہا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے

دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ یہ (سورت) تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

بَابٌ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ (معوذتین کا بیان)

1250۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ناقہ (کی مہار) پکڑ کر چل رہا تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھا دوں جو (مجھے) عطا کی گئی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے مجھے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی تعلیم دی لیکن آپ ﷺ نے مجھے ان کے سبب کوئی زیادہ خوش نہ دیکھا۔ پس جب صبح کی نماز کے لیے آپ ﷺ نیچے اترے تو آپ نے انہیں دو سورتوں کے ساتھ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عقبہ! تو نے انہیں کیسا پایا ہے؟

1251۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اس اثناء میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے مابین چل رہا تھا تو اچانک تیز آندھی اور سخت تاریکی نے ہمیں ڈھانپ لیا تو رسول اللہ ﷺ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ساتھ پناہ مانگنے لگے اور فرمانے لگے: اے عقبہ! ان دو (سورتوں) کے ساتھ پناہ طلب کر۔ پس کسی پناہ طلب کرنے والے نے ان دو کی مثل کے ساتھ پناہ نہیں مانگی۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سنا ہے آپ ان دو سورتوں کے ساتھ نماز میں ہماری امامت فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی آپ نماز میں ان کی تلاوت فرماتے تھے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یہ سورتیں قرآن کا جز ہیں۔ اگر یہ قرآن میں سے نہ ہوتیں تو پھر آپ ﷺ نماز میں ان کی تلاوت نہ فرماتے)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ (قراءت میں ترتیل کے مستحب ہونے کا بیان)

1252۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ

مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن کو فرمایا جائے گا تو قرآن پڑھ اور اپنی منزل کی جانب درجہ بدرجہ چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ بلاشبہ تیری منزل اس آخری آیت کے پاس ہوگی جو تو پڑھے گا۔

فائدہ: یہ قاری قرآن کی شان ہے کہ ہر آیت پر اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔ جب تک تلاوت جاری رہے گی اس کے درجات بلند ہوتے جائیں گے اور اس کا مقام وہ ہوگا جہاں وہ تلاوت موقوف کرے گا اور سب سے بلند مقام اس کا ہوگا جو والناس پر تلاوت ختم کرے گا۔

1253۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ ہر ہر مد کا لحاظ رکھ کر قراءت فرماتے تھے۔ (مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ بوقت قراءت ہر ہر لفظ کا حق ادا فرماتے تھے)۔

1254۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَائَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَائَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا

حضرت یعلی بن مملک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت اور نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے آپ ﷺ کی (قراءت) اور نماز کے ساتھ کوئی نسبت نہیں ہے۔ (یعنی تم آپ کی قراءت و نماز کی مثل ادا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے)۔ آپ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے اور پھر نماز پڑھنے (کے وقت) کی مقدار سو جاتے تھے پھر آپ ﷺ اتنی دیر نماز پڑھتے تھے جتنا آپ نے آرام فرمایا ہوتا۔ پھر آپ نماز پڑھنے کی مقدار سو جاتے تھے یہاں تک کہ صبح ہونے تک آپ یہی عمل جاری رکھتے اور پھر آپ نے آپ ﷺ کی قراءت کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ ہر ہر حرف علیحدہ علیحدہ پوری ترتیل کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

1255۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اپنی ناقہ پر سورۂ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ (ہر آیت) بار بار پڑھتے تھے۔

1256۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَا

بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی آوازوں (کے حسن) کے ساتھ (قراءت) قرآن کو مزین اور آراستہ کرو۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ کا ایک معنی یہ ہے کہ حسن قرآن کو اپنی آوازوں کے حسن کے ساتھ ظاہر کرو۔ حاکم نے کہا ہے کہ حسن آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کر دیتا ہے۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ حسن آواز زینۃ القرآن ہے اور عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ ہر شے کے لیے زیور ہے اور قرآن کا زیور حسن آواز ہے اور ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اس روایت میں قلب ہے اور معنی یہ ہے کہ تم اپنی آوازوں کو تلاوت قرآن کے ساتھ مزین کرو اور اسی کے ساتھ انہیں مشغول رکھو اور اسی کو شعار اور زینت بناؤ۔ (بذل المجہود ص 308 ج 7، شرح عینی ص 383 ج 5)۔

1257۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ فِي كِتَابِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھا۔ حضرت عبید اللہ بن ابی نہیک نے حضرت سعد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کی مثل ارشاد فرمایا ہے۔

فائدہ: اس حدیث طیبہ کے بھی مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں مثلاً وہ آدمی ہماری سیرت پر نہیں یا ہم سے ہدایت یافتہ نہیں جو قرآن کے سبب لوگوں سے مستغنی نہیں ہوا یا اس کے سبب احادیث اور دیگر کتب سے مستغنی نہیں ہوا یا جس نے قرآن کو بلند آواز سے نہ پڑھا یا جس نے خوبصورت آواز کے ساتھ تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ پڑھا۔ ابن اعرابی نے کہا ہے کہ اہل عرب اپنے دستور کے مطابق دوران سفر اور مجالس میں گایا کرتے تھے لہٰذا نزول قرآن کے بعد یہ پسند کیا گیا کہ اس کی جگہ قرآن پڑھا جائے۔

1258۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ مَرَّ بِنَا أَبُو لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ قَالَ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ

حضرت عبید اللہ بن ابی یزید نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم بھی ان کے

پیچھے پیچھے چلنے لگے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے تو وہاں ایک پرانے سے کمرے میں انتہائی خستہ حالت میں ایک آدمی تھا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا: اے ابا محمد! تمہارا کیا خیال ہے جب اس کی آواز حسین اور خوبصورت نہ ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ حسب استطاعت اسے حسین اور خوبصورت بنائے اور محمد بن سلیمان انباری نے بیان کیا ہے کہ وکیع اور ابن عیینہ نے کہا ہے کہ اس سے مراد ہے جو قرآن کے سبب مستغنی ہو جاتا ہے۔ (یعنی اوروں کو چھوڑ کر قرآن کو اپنی توجہ کا مرکز نہ بنایا وہ ہم میں سے نہیں)۔

1259۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی شے کی طرف اتنی توجہ نہیں فرماتا جتنی کہ کسی نبی کی حسن آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے جب کہ وہ بلند آواز سے قراءت کرتا ہے۔ (یہاں پر توجہ سے مراد قراءت پر رضا کا اظہار کرنا، اسے قبول کرنا اور اس پر اجر و ثواب عطا فرمانا ہے)۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

اس کے بارے میں وعید کا بیان جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور پھر بھلا دیا

1260۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن کریم پڑھ کر پھر اسے بھلا دیتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں گے۔ (یا اس کے ہاتھ خیر سے خالی ہوں گے یا اس کے پاس کوئی حجت اور دلیل نہیں ہوگی)۔

فائدہ: علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کے بیان کردہ حلال و حرام کو جانتا ہے اور پھر اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل نہیں کرتا اس کے لیے یہ وعید ہے کہ وہ آخرت میں خیر و برکت سے محروم رہے گا۔

بَابُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

(قرآن کریم کے سات قراءتوں پر نازل کیے جانے کا بیان)

1261۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هَذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ تَخْتَلِفُ(1) فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اس طریقہ کے سوا پر پڑھتے ہوئے سنا جس پر میں اسے پڑھتا تھا اور مجھے وہ سورۂ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ پس قریب تھا کہ میں فوراً اسے گرفت میں لے لیتا لیکن پھر میں نے اسے مہلت دی یہاں تک کہ وہ (نماز سے) فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے اپنی چادر اس کے گلے میں ڈالی اور اسے حضور ﷺ کے پاس لے آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اسے سورۂ فرقان اس طریقہ کے سوا پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس پر آپ نے مجھے پڑھائی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: تو پڑھ۔ چنانچہ اس نے اسی طرح قراءت کی جس طرح میں نے اسے پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ تو (سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تو پڑھ۔ پس میں نے پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ قرآن سات حروف (لغات) پر نازل کیا گیا ہے۔ پس تم اس کے مطابق پڑھو جو اس میں سے آسان ہو۔ محمد بن یحییٰ بن فارس اور عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ معمر نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت زہری نے فرمایا: یہ سات لغات اور قراءتیں ایک کلمے میں ہیں۔ اس سے حلال وحرام کے حکم میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔

1262۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلَى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابی! بیشک مجھے قرآن کریم پڑھایا گیا اور مجھے کہا گیا ایک حرف (لغت) پر یا دو حرفوں پر۔ تو وہ فرشتہ جو میرے ساتھ تھا اس نے کہا: کہو دو حرفوں پر۔ تو میں

1۔ ایک نسخہ میں یختلف ہے۔

نے کہا: دو حرفوں پر۔ پھر مجھے کہا گیا: دو حرفوں پر یا تین پر؟ تو وہ فرشتہ جو میرے ساتھ تھا اس نے کہا: کہو تین حرفوں پر۔ تو میں نے کہہ دیا: تین حرفوں پر یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گیا۔ پھر اس نے کہا: ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے اگرچہ تم نے عزیزا حکیما کی جگہ سمیعاً علیماً کہا (یا اس کے برعکس) کہہ دیا۔ جب تک کہ تو آیت عذاب کا اختتام لفظ رحمت کے ساتھ یا آیت رحمت کا اختتام لفظ عذاب کے ساتھ نہ کرے۔

فائدہ: اس تغیر و تبدل کے جواز اور اختیار کا حکم مصحف عثمانی پر اجماع ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس پر اجماع ہو جانے کے بعد اب عمداً کسی کو تغیر و تبدل کا کوئی اختیار حاصل نہیں۔ اگر سہواً بھول کر ایسا ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ (عینی ص 393 ج 5)

1263۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى[1] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بنی غفار کے صاف پانی (کے تالاب) کے پاس تھے کہ آپ کے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم ارشاد فرما رہا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک حرف (لغت) پر قرآن کریم پڑھائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی التجا کرتا ہوں بلاشبہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر وہ دوسری بار حاضر خدمت ہوئے اور پہلے کی طرح ذکر کیا یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے اور عرض کی: بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم ارشاد فرما رہا ہے کہ آپ اپنی امت کو سات حروف پر پڑھائیں۔ پس جس حرف (لغت) کے مطابق انہوں نے قراءت کی وہ درست ہوں گے۔

بَابُ الدُّعَاءِ (دعا کا بیان)

1264۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت ہے۔ تمہارے رب نے فرمایا ہے: مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

فائدہ: دعا کو عبادت یا تو اس لیے کہا گیا ہے کہ عبادت کا اختتام دعا کے ساتھ کیا جاتا ہے یا پھر اس لیے کہ دعا اللہ تعالیٰ کے اسماء کے ذکر اور اسی سے تضرع اور سوال کرنے وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ سب عبادت میں شامل ہیں اس لیے دعا کو بھی عبادت کہا گیا ہے۔ (عینی ص 394، ج 5)

1265۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنِ ابْنٍ لِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ

1۔ ایک نسخہ میں محمد بن المثنی ہے۔

أَنَّهُ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا وَكَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ أُعِذْتَ مِنَ النَّارِ أُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ

حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ میرے باپ نے مجھے اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں، اس کی رونقوں، لذتوں اور اس طرح کی چیزوں کی التجا کرتا ہوں اور میں تجھ سے جہنم، اس کی زنجیروں، اس کے طوقوں اور اس طرح کی چیزوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: عنقریب ایک قوم دعا کرتے وقت (حدود شرعیہ سے) تجاوز کرے گی پس تو ان میں سے ہونے سے بچ۔ بلاشبہ اگر تجھے جنت عطا کر دی گئی تو تجھے جنت اور جو کچھ اس میں نعمتیں اور خیر ہے وہ سب عطا کر دیا جائے گا اور اگر تجھے جہنم سے پناہ عطا کر دی گئی تو بالیقین جہنم اور شر میں سے جو کچھ اس میں ہے سب سے پناہ عطا کر دی جائے گی۔

1266۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللهَ تَعَالَى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَجِلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ

حضرت ابوعلی عمرو بن مالک نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے سنا: اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ چکے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کی عظمت و بزرگی اور ثناء بیان کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھے اور پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

فائدہ: اس ارشاد میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے غلاموں کو رب کریم کی بارگاہ میں التجا کرنے کا سلیقہ سکھایا کہ جب اس کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرو تو بلاواسطہ پہلے ہی مانگنا نہ شروع کر دو بلکہ بطور وسیلہ رب کریم کی حمد وثناء بیان کرو اور مجھ پر ہدیہ درود وسلام پیش کرو اور بعد ازاں اپنی حاجت کا تذکرہ کرو تو اس طرح تمہاری درخواست رب کریم کی بارگاہ میں قبول کی جائے گی۔

1267۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دعاؤں میں سے جوامع پسند فرماتے

تھے اور ان کے سوا (غیر جامع) کو چھوڑ دیتے تھے۔

فائدہ: جامع دعا وہ ہوتی ہے جو اغراض صالحہ اور مقاصد صحیحہ کو محیط ہو یا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور آداب سوال پر مشتمل ہو، الفاظ مختصر ہوں مگر معانی کثیر ہوں۔

1268۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی قطعاً اس طرح نہ کہے: اے اللہ! میری مغفرت فرما اگر تو چاہے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اگر تو چاہے۔ اسے چاہیے کہ وہ پختہ عزم اور یقین کے ساتھ اپنی حاجت پیش کرے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ (یعنی رب کریم مالک اور مختار مطلق ہے وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اس لیے بندے کو پورے وثوق اور یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے)۔

1269۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کوئی جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگ جائے میں نے دعا کی اور وہ میرے لیے قبول نہیں کی گئی۔ (کیونکہ رب کریم اپنی شان کریمی کے مطابق دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ اس لیے بندے کو یہ ہرگز نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی)۔

1270۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوا اللهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَهَذَا الطَّرِيقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا

حضرت محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیواروں کو (کپڑوں کے غلاف چڑھا کر) نہ ڈھانپو۔ جس نے اپنے بھائی کی کتاب (خط) میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھا تو بلاشبہ وہ آگ میں دیکھ رہا ہے۔ تم اپنی ہتھیلیوں کے باطن (اندرونی حصہ) کو اوپر کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور ان کی پشتوں کو اوپر کر کے دعا نہ مانگو اور جب تم (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ اپنے چہروں پر پھیر لو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث کئی اسناد سے محمد بن کعب سے مروی ہے مگر وہ تمام کمزور اور ضعیف ہیں اور یہ سند جو میں نے بیان کی ہے یہ بھی ضعیف ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ حکم دیا جا رہا کہ اظہار تفاخر اور مال کی نمود و نمائش کی خاطر آدمی کو قطعاً دیواروں پر کپڑا نہیں لگانا چاہیے البتہ مصلحت اور کسی حاجت کے تحت لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح کسی کی ذاتی تحریر اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا آگ میں داخل ہونے کا سبب مہیا کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا انسان کو اس سے باز رہنا چاہیے۔

1271۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ

حضرت مالک بن یسار سکونی ثم العوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن اوپر کی جانب کر کے دعا مانگو اور اپنی ہتھیلیوں کی پشتیں اوپر کر کے دعا نہ مانگو۔ ابو داؤد نے کہا ہے اور سلیمان بن عبد الحمید نے بیان کیا ہے کہ حضرت مالک بن یسار کو ہمارے نزدیک شرف صحبت حاصل ہے۔

فائدہ: دعا مانگنے کا سلیقہ سکھایا جا رہا ہے کہ رب کریم کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو سیدھا رکھنا چاہیے یعنی اندرونی حصہ اوپر آسمان کی جانب ہو اور ان کا بیرونی حصہ نیچے زمین کی جانب ہو۔ یہی تقاضا ادب ہے۔

1272۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ان کے ظاہر کے ساتھ اس طرح دعا مانگتے تھے (یعنی آپ ﷺ عام حالات میں دعا کرتے وقت ہتھیلیوں کے باطن کو آسمان کی طرف رکھتے اور بارش کے لیے دعا کرتے وقت اپنی ہتھیلیوں کے ظاہر کو آسمان کی طرف رکھتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے یہ صحیح روایت ہے کہ آپ نے بارش کے لیے دعا کی اور اپنی ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا)۔

(عینی ص400، ج5)

1273۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارا رب بڑا حیادار اور سخی ہے۔ وہ اپنے بندے سے حیا محسوس کرتا ہے کہ جب بندہ اپنے ہاتھ اس کی بارگاہ میں بلند کرے تو وہ انہیں خالی واپس لوٹا دے۔

فائدہ: رب کریم کا کتنا خوبصورت تعارف کرایا جا رہا ہے کہ اس کے خزانے الگنت ہیں وہ اتنا سخی ہے کہ اس کا دست جود و عطا کبھی تھکتا ہی نہیں بلکہ اس کو کسی کو خالی ہاتھ واپس لوٹانے سے شرم آتی ہے تو پھر اس کریم رب کی بارگاہ میں کیوں نہ

دست سوال دراز کیا جائے اور اس سے نوازنے اور حاجت روائی کی درخواست بار بار کی جائے مگر آدمی ہے کہ اس سے مانگتے ہوئے بھی شرماتا ہے۔ رب کریم حق بندگی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

1274۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَالِابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ سوال کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر یا اسی طرح انہیں بلند کرے اور استغفار (کا طریقہ) یہ ہے کہ تو ایک انگلی سے اشارہ کرتا رہے اور تضرع اور عجز (کے اظہار کا طریقہ) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھ مکمل طور پر پھیلا دے۔

حضرت عمرو بن عثمان اور سفیان نے بیان کیا ہے کہ عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس نے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ ابتہال (تضرع) اس طرح ہے اور ساتھ اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور ان کی پشتوں کو اپنے چہرے کے بالمقابل رکھا۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن فارس، ابراہیم بن حمزہ اور عبدالعزیز بن محمد نے عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس سے اور انہوں نے اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور (آگے) مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

1275۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ

حضرت سائب بن یزید نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تھے تو اپنے ہاتھ اوپر اٹھاتے اور پھر اپنے ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے۔

1276۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ لَقَدْ سَأَلْتَ[1] اللهَ

1۔ ایک نسخہ میں لقد سال ہے۔

عَزَّوَجَلَّ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللهم انی اسألك انی اشهد انك انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ سے ایسے اسم کے ساتھ دعا کی ہے جب اس کے واسطہ سے کچھ طلب کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ اسے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ عبدالرحمن بن خالد الرقی، زید بن حباب اور مالک بن مغول نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے اس میں فرمایا: تحقیق تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے۔

1277۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے (اس طرح) دعا کی: "اللهم انی اسالك بان لك الحمد لا اله الا انت المنان بديع السموات والارض يا ذا الجلال والاكرام يا حی يا قيوم"۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس سے دعا کی جائے تو وہ اسے قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے۔

1278۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ الم اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، سورۂ آل عمران کی پہلی آیت الم اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔

1279۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَتْ مِلْحَفَةٌ لَهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى مَنْ سَرَقَهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا تُسَبِّخِي أَيْ لَا تُخَفِّفِي عَنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ان کا لحاف چرا لیا گیا تو آپ اسے چرانے والے کے لیے بددعا کرنے لگیں۔ حضور نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: تو اس کے گناہ میں تخفیف نہ کر (یعنی بددعا کر کے اس کے گناہ کی سزا کو ہلکا نہ کر) ابوداؤد نے کہا ہے کہ "لا تسبخی ای لا تخففی عنه" ہے۔

1280۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِينَةِ فَحَدَّثَنِيهِ وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے عمرہ کے لیے اجازت طلب کی تو آپ علیہ السلام نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ پس آپ علیہ السلام نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جو مجھے اتنا خوش کرتا ہے کہ اس کے بدلے میرے لیے پوری دنیا بھی باعث مسرت نہیں ہوسکتی۔ شعبہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد مدینہ طیبہ میں میری ملاقات عاصم سے ہوئی تو انہوں نے مجھے اس طرح بیان کیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں شریک رکھنا۔

1281۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا أَدْعُو بِأُصْبُعَيَّ فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم علیہ السلام میرے پاس سے گزرے اور میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک انگلی سے (اشارہ کر) ایک انگلی سے (اشارہ کر) اور آپ علیہ السلام نے شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا۔

بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى (کنکریوں کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا بیان)

1282۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلُ ذَلِكَ

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ السلام کی معیت میں ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے تو وہ اپنے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھ کر ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسا طریقہ بتاتا ہوں جو تجھ پر اس سے زیادہ آسان اور افضل ہوگا۔ تو پھر آپ علیہ السلام نے (یہ کلمات) کہے: ''سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذالک و سبحان اللہ عدد ما ھو خالق''۔ اور اللہ اکبر اسی کی مثل، الحمد للہ اسی کی مثل، لا الہ الا اللہ اسی کی مثل اور پھر اسی کی مثل لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

1283۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ رضی الله عنها أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ

حضرت حمیضہ بنت یاسر نے بیان کیا ہے کہ یسیرہ نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں (عورتوں کو) حکم ارشاد فرمایا کہ وہ تکبیر (الله اکبر) تقدیس (سبحان الملك القدوس) اور تہلیل (لا اله الا الله) کی محافظت کریں اور وہ پوروں کے ساتھ (انہیں) شمار کریں کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور انہیں بلایا جائے گا۔

فائدہ: امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے اس حدیث طیبہ سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ حالت نماز میں قرآن کریم کی آیات اور تسبیح کو شمار کرنا مکروہ نہیں ہے۔ یہی قول امام شافعی اور امام مالک اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ اختلاف فرض نماز میں ہے نفل نماز میں اس کے مکروہ نہ ہونے پر کوئی اختلاف نہیں۔ (عینی ص 412، ج 5)

1284۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِينِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابن قدامہ نے کہا ہے کہ آپ ﷺ اپنے دائیں دست مبارک کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے۔

1285۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا وَرَجَعَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِي فِي مُصَلَّاكِ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت جویریہ کے پاس سے نکلے، اس کا نام برہ تھا اور آپ ﷺ نے اس کا نام تبدیل کیا۔ جب آپ ﷺ نکلے تو وہ اپنی جائے نماز میں بیٹھی تھی اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ابھی وہ اپنی جائے نماز میں ہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تک تو اس جائے نماز میں ہی ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ سے نکلنے کے بعد چار کلمات تین بار کہے ہیں۔ اگر ان کا اس کے ساتھ وزن کیا جائے جو کچھ تو نے پڑھا ہے تو یہ اس سے زیادہ وزنی ہیں۔ (وہ کلمات یہ ہیں) ''سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته''۔

1286۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ

يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكَبِّرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ علیہ! مالدار لوگ (کثرت) اجر میں سبقت لے گئے۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اوران کے پاس اضافی مال ہوتا ہے جسے وہ صدقہ کرتے ہیں جب کہ ہمارے پاس کوئی ایسا مال نہیں جسے ہم صدقہ کریں۔ تو رسول اللہ علیہ نے فرمایا: اے اباذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جن کے سبب تو انہیں پاسکے جو تجھ سے سبقت لے گئے اور پیچھے آنے والوں میں سے کوئی تجھے نہ پاسکے مگر وہی جو تیری مثل عمل کرے؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ! علیہ۔ تو پھر آپ علیہ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہا کر اور تینتیس مرتبہ تحمید (الحمد للہ) کہا کر اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہا کر اور ان کلمات کے ساتھ تسبیح مکمل کر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ اس کے سبب گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ (اس کا بیان کہ آدمی سلام پھیرنے کے بعد کون سی دعا مانگے)

1287۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام وراد نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ علیہ جب نماز سے سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو کون سی دعا مانگتے تھے؟ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے کاتب وراد کو) یہ (دعا) املاء کروائی اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجی کہ رسول اللہ علیہ یہ کہا کرتے تھے: ''لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد''

1288۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الدُّعَاءِ زَادَ فِيهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

حضرت ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ''لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون''

حضرت ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ کہتے۔ پھر انہوں نے مذکورہ دعا ذکر کی اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا: ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ لا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ۔

1289۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ الطُّفَاوِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُمَّ نُورَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اللهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے: ''اللھم ربنا ...... الخ'' یعنی اے اللہ! (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! میں شہادت دیتا ہوں تو واحد اور یکتا رب ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! میں شہادت دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اے اللہ! (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! میں شہادت دیتا ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ (اے) ہمارے رب اور ہر شے کے پروردگار! مجھے اور میرے اہل کو دنیا اور آخرت کی ہر ساعت میں اپنے لیے مخلص بنادے۔ اے عظمت واکرام والے! (میری دعا) سن اور اسے شرف قبولیت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے بڑھ کر بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (یعنی زمین وآسمان کو منور فرمانے والے)۔ سلیمان بن داؤد نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: ''رب السموات والارض ...... الخ''۔ تو زمین وآسمان کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے

بڑھ کر بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے بڑھ کر بڑا ہے"۔

1290۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ[1] الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو اس طرح دعا مانگتے: "اے اللہ! میری مغفرت فرما دے اور جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ میں نے بعد میں کیا، جو کچھ میں نے سراً کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو کچھ میں نے اسراف کیا اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو (جسے چاہے) آگے کر دیتا ہے اور (جسے چاہے) تو اسے پیچھے کر دیتا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

1291۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ هُدَايَ إِلَيَّ وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا أَوْ مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيَسِّرِ الْهُدَى إِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ هُدَايَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ دعا مانگتے تھے: "اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور میرے خلاف (کسی کی) مدد نہ کر، میری تائید فرما اور میرے خلاف (کسی کی) تائید نہ کر، میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، میری رہنمائی فرما اور میری ہدایت کو میرے لیے آسان فرما اور اس کے خلاف میری مدد فرما جو ظلم و زیادتی کرے۔ اے اللہ مجھے بنا دے (کہ میں) تیرا شکر ادا کرتا رہوں، تیرا ذکر کرتا رہوں، تجھ سے ڈرتا رہوں اور تیرا مطیع و فرمانبردار رہوں، تیری بارگاہ میں اظہار تواضع اور خشوع کرتا رہوں اور تیری طرف ہی متوجہ رہوں۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میری خطاؤں کو دھو ڈال، میری دعا قبول فرما، میری حجت اور دلیل کو ثابت اور پختہ کر دے، میرے دل کی رہنمائی فرما، میری زبان کو مضبوط کر دے اور میرے دل سے کینہ کو نکال دے"۔

مسدد اور یحییٰ نے سفیان سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عمرو بن مرہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت سنی ہے اور اس میں ویسر الھدی الی کا جملہ ہے۔ ھدای کے الفاظ نہیں ہیں۔

1292۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

1۔ ایک نسخہ میں أنت نہیں ہے۔

عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالُوا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَائِشَةَ رضی الله عنها

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگتے:
''اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام''۔

ابوداود نے کہا ہے کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے سنا ہے انہوں نے اٹھارہ حدیثیں بیان کی ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن موسیٰ نے بتایا ہے اور عیسیٰ نے اوزاعی عن ابی عمار عن ابی اسماء کی سند سے حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے پھر دعا مانگتے: ''اللھم انت السلام آگے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

بَابٌ فِي الِاسْتِغْفَارِ (استغفار کا بیان)

1293۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے (گناہ پر) اصرار نہیں کیا جس نے استغفار کیا اگرچہ دن میں ستر بار (گناہ کا) ارتکاب کیا۔ (یعنی اگر ایک بار گناہ کر لینے کے بعد استغفار کر لیا جائے اور پھر دوبارہ حتیٰ کہ بار بار گناہ صادر ہوتا رہے اور آدمی ہر بار خلوص نیت سے استغفار کرتا رہے تو وہ گناہ پر اصرار کرنے والا شمار نہیں ہوگا جس اصرار کے سبب صغیرہ گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اور کبیرہ کفر کے زمرے میں لے جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب کریم کی بارگاہ سے مغفرت طلب کرتے رہنا چاہیے)۔

1294۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے الاغر المزنی (ابن یسار المزنی) سے بیان کیا ہے، مسدد نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ انہیں شرف صحبت بھی حاصل تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی میرے دل پر پردہ سا ڈال دیا جاتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے ہر روز سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

1295۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو بار یہ کہتے تھے: ''رب اغفرلی و تب علی انك انت التواب الرحيم''۔ (اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے)۔

1296۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُنِيهِ عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ[1] فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ

حضرت ابوعمر بن مرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے بلال بن یسار بن زید مولی النبی ﷺ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے باپ نے میرے دادا سے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے اس طرح (استغفار) کیا ''استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه'' تو اسے معاف کر دیا جائے گا اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگ آیا ہو۔ (یعنی اگرچہ اس کے ذمہ کفار کے مقابلہ سے بھاگنے کا گناہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس استغفار کے ساتھ اس کی مغفرت فرما دے گا)۔

1297۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کو لازم رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دے گا، ہر غم اور پریشانی سے نجات اور خلاصی عطا فرما دے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

1298۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا اللَّهُمَّ رَبَّنَا[2] آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهَا

حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کون سی دعا رسول اللہ ﷺ اکثر مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے تھے: ''اللهم ربنا اتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار''۔ اور زیاد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب دعا کرنے کا ارادہ

1۔ ایک نسخہ میں قَدْ نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں رَبَّنَا نہیں ہے۔

فرماتے تو یہی دعا مانگتے اور جب اس کے سوا کوئی اور دعا کرنے کا قصد کرتے تو اس میں بھی اس دعا کو شامل کرتے۔

1299۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی التجا کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مراتب پر فائز فرمائے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرا ہو۔

1300۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت اسماء بن حکم الفزاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی تھا جب کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ سے میں خود سنتا تو اللہ تعالیٰ اس سے جو نفع مجھے عطا فرمانا چاہتا وہ عطا فرما دیتا اور جب آپ ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کوئی مجھے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا۔ جب وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا۔ فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ الی آخر الایہ۔ (اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کر بیٹھیں کوئی برا کام یا ظلم کریں اپنے آپ پر تو فوراً اللہ کا ذکر کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں...... الخ)۔

1301۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت صنابحی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! قسم بخدا! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، قسم بخدا! میں یقیناً تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا کبھی ترک نہ کرنا: ''اللهم اعنى على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك''۔ (اے اللہ اپنا ذکر کرنے، اپنا شکر بجالانے اور اپنی حسن عبادت پر میری مدد فرمایا)۔ (یعنی مجھے توفیق عطا فرما کہ میری زبان تیرے ذکر سے تر رہے، تیری نعمتوں اور عنایتوں پر تیرا شکر ادا کرتا رہوں اور انتہائی خشوع و خضوع سے تیرا حق بندگی ادا کرتا رہوں۔) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس دعا کی وصیت صنابحی کو فرمائی اور صنابحی نے یہی وصیت ابو عبد الرحمن کو فرمائی۔

1302۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُنَيْنَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات (یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

1303۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا

حضرت عمرو بن میمون نے حضرت عبد اللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار دعا مانگنا اور تین بار استغفار کرنا پسند فرماتے تھے۔

1304۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ أَللهُ أَللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا هِلَالٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جنہیں تو تکلیف کے وقت یا حالت تکلیف میں کہا کرے (پھر یہ کلمات بیان فرمائے) ''الله الله ربی لا اشرك به شيئا''۔ اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں کرتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ ہلال حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے اور ابن جعفر سے مراد عبد اللہ بن جعفر ہے۔

1305۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ فَلَمَّا دَنَوْا[1] مِنَ الْمَدِينَةِ كَبَّرَ النَّاسُ

1۔ ایک نسخہ میں دَنَوْنَا ہے۔

وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَعْنَاقِ رِكَابِكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا مُوسَى أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُمْ يَتَصَعَّدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا الثَّنِيَّةَ نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں ایک سفر میں رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ جب لوگ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور اپنی آوازوں کو خوب بلند کیا تو رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو اور نہ کسی غائب کو۔ بے شک جسے تم پکار رہے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے۔ (بلکہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے)۔ پھر رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ابا موسیٰ! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر تیری رہنمائی نہ کروں؟ تو میں نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ''۔

مسدد، یزید بن زریع اور سلیمان تیمی نے ابوعثمان سے اور انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ تھے اور وہ ایک گھاٹی میں چڑھ رہے تھے تو ایک آدمی جب بھی ایک گھاٹی پر چڑھ جاتا تو پکار کر یہ کہتا: ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ پھر فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! پھر آگے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

ابوصالح محبوب بن موسیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اور ابواسحاق فزاری نے عاصم سے اور انہوں نے ابوعثمان کے واسطہ سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے اور اس میں کہا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو۔ (یعنی اپنے ساتھ نرمی کرو اور اپنی آوازوں کو پست رکھو)۔

1306۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

ابوہانی خولانی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابوعلی جنبی سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے یہ کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے (اسے) رب مانتے ہوئے اسلام سے (اسے) دین مانتے ہوئے اور حضرت محمد علیہ السلام سے (انہیں) رسول مانتے ہوئے راضی ہوں تو اس کے لیے

جنت واجب ہوگئی۔

1307۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

فائدہ: جب لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی جانب ہو تو مراد رحمت اور مغفرت فرمانا ہوتا ہے۔

1308۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ پس اس دن تم کثرت سے مجھ پر درود پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے درود آپ پر کس طرح پیش کیے جائیں گے حالانکہ آپ کا جسم اطہر تو بوسیدہ اور خاک ہو چکا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے اجسام حرام قرار دیے ہیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد کو کھانا مٹی پر حرام ہے لہٰذا وہ اپنی قبور میں ایسی حیات کے ساتھ زندہ ہیں اور سلامت ہیں جس کا شعور اور ادراک عقل نہیں کر سکتی۔ اس لیے سلامتی اس میں ہے کہ انہیں اپنی قبور میں زندہ تسلیم کیا جائے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ

کسی بھی انسان کو اپنے اہل اور مال کے لیے بد دعا کرنے سے روکنے کا بیان

1309۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نہ بددعا کرو اپنے نفسوں کے بارے میں، نہ بددعا کرو اپنی اولاد کے بارے میں، نہ بددعا کرو اپنے خدام کے بارے میں اور نہ ہی اپنے مالوں کے بارے میں بددعا کرو۔ (پس) تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس ساعت (گھڑی) کے پانے میں موافقت نہ کرو جس میں (اس کی جانب سے) عطا (اور قبولیت) ہوتی ہے کہ وہ (تمہاری بددعا کو) تمہارے حق میں قبول کر لے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث (سند کے اعتبار سے) متصل ہے۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ ناموافق حالات میں بھی اپنی جان، مال اور اولاد وغیرہ کے بارے میں بددعائیہ کلمات اپنی زبان پر نہ لائے کیونکہ بعض ساعتیں قبولیت کی ہوتی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بددعا رب کریم کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور پھر ایسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑے جو کسی بھی طور پر باعث راحت واطمینان نہ ہو، اس لیے اپنے آپ کو تنگ دل ہونے سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ (غیر نبی ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا بیان)

1310۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: مجھ پر اور میرے خاوند پر صلوٰۃ بھیجئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحمتیں نازل فرمائے۔

فائدہ: لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مراد رحمت ہوتی ہے، ملائکہ کی طرف ہو تو مراد استغفار ہوتا ہے اور اگر مومنین کی طرف ہو تو مراد دعا ہوتی ہے۔ غیر انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجنے کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ حضرات امام مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور دیگر بہت سے علماء نے کہا ہے کہ مستقلاً غیر انبیاء پر درود نہیں بھیجنا چاہیے۔ چنانچہ یہ کہنا درست نہیں اللھم صل علی ابی بکر وغیرہ البتہ بالتبع درست ہے یعنی اللھم صل علی محمد وآل محمد واصحابہ وغیرہ اور امام احمد اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ ہر مومن پر مستقل طور پر درود بھیجنا درست نہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ (کسی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا مانگنے کا بیان)

1311۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ ثَرْوَانَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا مانگتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: آمین ولک بمثل۔ (اے اللہ! اس

کی دعا قبول فرما اور تیرے لیے بھی اسی کی مثل ہے یعنی جو کچھ تو اپنے بھائی کے لیے مانگ رہا ہے اللہ تعالیٰ تیرے حق میں بھی اسے قبول فرمائے)۔

1312۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا غائب کے لیے غائب کی دعا ہے۔ (یعنی جو کوئی کسی کے لیے اس حال میں دعا کرتا ہے کہ وہ اس کے پاس حاضر نہیں تو اس کے حق میں وہ دعا بہت جلد شرف قبولیت پالیتی ہے)۔

1313۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول او مستجاب ہیں ان میں کوئی شک نہیں: والد کی دعا اپنی اولاد کے لیے، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا

(اس کا بیان کہ جب آدمی کو کسی قوم کا خوف ہو تو وہ کیا کہے)

1314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

حضرت ابو بردہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے انہیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف لاحق ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا کرتے: اے اللہ! ہم تجھی کو ان کے سامنے لاتے ہیں اور تجھ ہی سے ان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

فائدہ: اگر یہ کہا جائے کہ آقائے دو جہاں ﷺ تو جن وانس کے شر سے محفوظ و مامون تھے اور آپ کو ملائکہ کی تائید بھی حاصل تھی تو پھر کسی قوم کے خوف ہونے کا کیا معنی؟ تو اس کے تین جواب ہیں: یہ خوف طبیعت بشریہ کے مطابق ہے کیونکہ خوف اس کے خواص میں سے ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ عارض ہو یا نہ ہو، دوسرا یہ کہ آپ ﷺ کا یہ خوف صحابہ کرام کے بارے ہے اور تیسرا یہ کہ یہ اپنی امت کی تعلیم کے لیے فرمایا کہ جب انہیں کسی قوم سے خوف اور خطرہ لاحق ہو تو وہ یہ دعا کیا کریں اس کی برکت سے انہیں تائید ایزدی حاصل ہوگی اور خوف جاتا رہے گا۔ (عینی ص 448، ج 5)

بَابٌ فِي الِاسْتِخَارَةِ (استخارہ کا بیان)

1315۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُقَاتِلٍ خَالُ الْقَعْنَبِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى

وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ لَنَا إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ الَّذِي يُرِيدُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَمَعَادِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِي مِثْلَ الْأَوَّلِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَابْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے ہمیں قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیں فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ فرضوں کے علاوہ دو رکعتیں ادا کرے اور پھر اس طرح کہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں تیرے علم کے واسطہ سے اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں تیری قدرت اور قوت کے واسطہ سے اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو مخفی اور غیب چیزوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اپنے اس کام کا نام لے جس کا ارادہ رکھتا ہے) میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میری آخرت اور میرے انجام کے اعتبار سے بہتر اور اچھا ہے تو اسے میرا مقدر بنادے اور اسے میرے لیے آسان کردے اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرمادے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ وہ میرے لیے شر ہے تو مجھے اس سے پھیر دے اور اسے مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر بنادے جہاں بھی وہ ہو پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کردے''۔ یا فرمایا: ''في عاجل امري و آجله''۔ (یعنی اس میں میرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی ہو)۔ ابن مسلمہ اور ابن عیسیٰ نے (یہ روایت) محمد بن منکدر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

بَابٌ فِي الِاسْتِعَاذَةِ (استعاذہ (پناہ طلب کرنے) کا بیان)

1316۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: بزدلی سے، بخل سے، خراب اور نکمی عمر سے، سینہ کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: چونکہ بزدلی اور بخل دونوں واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت کا سبب بنتے ہیں چاہے ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد یا پھر مالی حقوق سے اس لیے آپ ﷺ ان سے پناہ مانگتے تھے۔ سوءِ عمر سے مراد تقریباً ۸۰ برس سے

زائد عمر کا وہ حصہ ہے جس میں عقل اور فہم وفراست متاثر ہو جائے اور آدمی عبادات کی ادائیگی سے عاجز آجائے اور فتنۃ الصدر سے مراد دل میں پیدا ہونے والے طرح طرح کے شیطانی وساوس ہیں جو معاصی اور گناہوں کی انگیخت دلاتے ہیں۔

1317۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: عجز (خیر اور نیکی پر قدرت نہ ہونے) سے، سستی اور غفلت سے، بزدلی سے، بخل سے اور بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

حضرت سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید دونوں نے بیان کیا ہے کہ یعقوب بن عبد الرحمن نے کہا ہے کہ سعید زہری نے عمرو بن ابی عمرو کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور میں آپ ﷺ کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا تھا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم اور حزن سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔ اور وہی بعض چیزیں ذکر کی ہیں جو تیمی نے ذکر کی ہیں۔

1318۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح انہیں قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

1319۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے: "اللھم انی اعوذبک الخ" اے اللہ! میں تجھ سے آتش جہنم کے فتنہ سے، عذاب جہنم سے اور دولت وافلاس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

فائدہ: ذلت کا شر یہ ہے کہ آدمی کے پاس وافر مال و دولت موجود ہو مگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عائد ہونے والے واجبات ادا کرنے کی توفیق نہ ہو اور صدقہ وخیرات اور دیگر نیکی کے کاموں میں وہ مال خرچ نہ ہو اور افلاس کا شر یہ ہے کہ فقر و افلاس کے سبب دل میں دوسروں کے مال کے بارے میں حسد اور بغض کے جذبات پیدا ہو جائیں۔ رب کریم ایسے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

1320۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے فقر، قلت (مال کی کمی) اور ذلت (رسوائی) سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے (یعنی میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظالم بنوں یا مظلوم)۔

1321۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سُخْطِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا میں سے یہ بھی ہے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت (اور احسان کے) زائل ہونے سے، تیری (عطا کی ہوئی) عافیت کے (بیماری وغیرہ میں) بدل جانے سے، تیرے اچانک آجانے والے عذاب سے اور تیری تمام قسم کی ناراضگیوں سے۔

1322۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السُّلَيْكِ[1] عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اختلاف اور عداوت سے، نفاق سے اور برے اخلاق سے۔

فائدہ: علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نفاق سے مراد اصلی معنی یعنی کفر کو چھپا کر ایمان کو ظاہر کرنا بھی جائز ہے اور اس سے ریاء مراد لینا بھی جائز ہے۔ (سنن ابی داود۔ ص 457/ج:5)

1323۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ

1۔ ایک نسخہ میں عبداللہ بن ابی السلیل ہے۔

مانگتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ بہت برا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ انتہائی بری چھپی ہوئی خصلت ہے۔

1324 ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

حضرت عباد بن ابی سعید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں: (ایسے) علم سے جو نفع بخش نہ ہو، (ایسے) دل سے جو طاعت وعبادت کے لئے نہ جھکے، (ایسے) نفس سے جو سیر نہ ہو (یعنی انتہائی حرص وہوس سے بھرا ہو) اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے (یعنی تیری بارگاہ میں قبول نہ ہو)۔

1325 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ أُرَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی نماز سے جو نفع بخش نہ ہو اور دوسری دعا بھی ذکر کی۔

1326 ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

حضرت فروہ بن نوفل اشجعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی دعا کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ مانگتے تھے تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے عمل کیا اور اس کے شر سے جو میں نے عمل نہیں کیا۔

1327 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ الْمَعْنَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي

بلال عبسی نے شتیر بن شکل سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ابو احمد کی حدیث میں شکل بن حمید ہے، بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے۔

فائدہ: یہ ایک جامع دعا ہے جس میں ہر اس شے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے جس کا سننا، جسے دیکھنا، جسے بولنا شرعاً ناجائز اور باعث گناہ ہے مثلاً جھوٹ، غیبت، چغل خوری، غیر محرم کی طرف دیکھنا وغیرہ اور دل کے شر سے مراد اس میں فساد کا برپا ہونا اور غلط سوچ اور فکر ہے اور منی کے شر سے مراد غیر محل میں نطفہ ٹپکانا ہے مثلاً زنا اور لواطت وغیرہ۔

1328۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ زَادَ فِيهِ وَالْغَمِّ

حضرت ابو یسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ کوئی (مکان یا دیوار مجھ پر) گرے اور میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کسی بلند جگہ سے گرنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں غرق ہونے، جلنے اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ شیطان موت کے وقت مجھ پر غالب آ کر مجھے گمراہ کر دے (اور وہ میرے اور توبہ کے درمیان حائل ہو جائے) اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں تیرے راستے میں پیٹھ کر کے بھاگتے ہوئے مروں اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں (کسی بچھو یا سانپ وغیرہ کے) ڈسنے سے مروں۔ یہ حدیث مذکور دوسری سند سے بھی مروی ہے اور اس میں غم کا اضافہ مذکور ہے (یعنی میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے)۔

1329۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں (برص) سفید داغ سے، جنون (پاگل پن) سے، جذام (ایک بیماری جس سے اعضاء سڑ اور کٹ جاتے ہیں) اور تمام بری بیماریوں سے۔

1330۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ أَخْبَرَنَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں انصار

میں سے ایک آدمی تھا جسے ابوامامہ کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامامہ! میں کیونکر تجھے مسجد میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں حالانکہ نماز کا وقت نہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ غموں اور قرضوں نے مجھے گرفت میں لے رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب تو انہیں کہے تو اللہ عزوجل تیرا غم اور پریشانی دور فرمادے اور تجھ سے تیرے قرض کو بھی اتار دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں (ضرور عطا فرمایئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی صبح وشام یہ دعا کیا کر: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم اور حزن سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عجز اور سستی سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کے قہر (اور ظلم) سے''۔

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: میں نے ان کلمات کے ساتھ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے میرے غم کو دور فرمادیا اور مجھ سے میرا قرض ادا فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزَّكَاةِ (زکوٰۃ کا بیان)

1331 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ(1) عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِقَالًا وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا وَرَوَى عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنَاقًا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ(2) حَقَّهُ أَدَاءُ الزَّكَاةِ وَقَالَ عِقَالًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو عرب کے کچھ لوگ کفر اختیار کرنے لگے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کس طرح قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں۔ پس جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی سوائے (دین) اسلام کے حق کے۔ (یعنی صرف حق اسلام کی خاطر اس کا مال یا اس کی جان لی جا سکتی ہے جیسے زکوٰۃ اور قصاص وغیرہ) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ عزوجل پر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں ضرور بہ ضرور اس کے ساتھ قتال کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ قسم بخدا! اگر انہوں نے مجھ سے وہ رسی روک لی جو وہ رسول اللہ ﷺ (کے زمانہ مقدس میں) ادا کرتے تھے تو اسے روکنے کے سبب میں یقیناً ان سے قتال کروں گا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قسم بخدا! ایسا نہیں ہوا مگر یہ کہ میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لئے کھول دیا ہے۔ فرمایا: تب میں سمجھا کہ یہی حق ہے۔ ابوداؤد

1۔ ایک نسخہ میں ورواہ عبد الرزاق نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں ان نہیں ہے۔

نے کہا ہے کہ اسے رباح بن زید نے روایت کیا ہے اور عبد الرزاق نے معمر سے اور انہوں نے زہری سے ان کی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ بعض نے عقالاً کہا ہے اور ابن وہب نے یونس سے عناقاً روایت کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ شعیب بن ابی حمزہ، معمر اور زبیدی نے زہری سے اس حدیث میں "لو منعونی عناقاً" (اگر انہوں نے مجھ سے بکری کا بچہ بھی روک لیا) کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اور عنبسہ رضی اللہ عنہ نے یونس سے اور انہوں نے زہری سے، اس حدیث میں یونس نے زہری سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: بلاشبہ (اسلام یا اللہ تعالیٰ) کا حق زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ انہوں نے اس میں (عناقاً کے بجائے) عقالاً ذکر کیا ہے۔

بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ (اس نصاب کا بیان جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے)

1332 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اوقیہ (چاندی) میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم وسق (پیداوار کی مقدار) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

1333 - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا مَخْتُومًا بِالْحَجَّاجِيِّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ سے کم وسق میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جس پر مہر لگی ہو۔

ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو البختری نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ محمد بن قدامہ بن اعین اور جریر نے مغیرہ سے اور انہوں نے ابراہیم سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جس پر حجاجی مہر لگی ہوئی ہو۔

1334 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا صُرَدُ بْنُ أَبِي الْمَنَازِلِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبًا الْمَالِكِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَنَا بِأَحَادِيثَ مَا نَجِدُ لَهَا أَصْلًا فِي الْقُرْآنِ فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ لِلرَّجُلِ أَوَجَدْتُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا شَاةً شَاةٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا كَذَا وَكَذَا أَوَجَدْتُمْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ مَنْ أَخَذْتُمْ هَذَا أَخَذْتُمُوهُ عَنَّا وَأَخَذْنَاهُ عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ نَحْوَ هَذَا

حضرت صرد بن ابی منازل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حبیب مالکی سے سنا کہ ایک آدمی نے عمران بن حصین سے کہا: اے ابا نجید! بلاشبہ تم ہمیں ایسی احادیث بیان کرتے ہو جن کی ہم قرآن کریم میں کوئی اصل نہیں پاتے۔ تو حضرت عمران غصے ہو گئے اور اس آدمی کو فرمایا: کیا تم یہ پاتے ہو کہ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور اتنی اتنی بکریوں میں سے ایک بکری لازم ہے اور اتنے اونٹوں میں سے اتنے اونٹ لازم ہیں، کیا تم یہ قرآن کریم میں پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے تم نے اسے ہم سے حاصل کیا ہے اور ہم نے اسے حضور نبی مکرم ﷺ سے حاصل کیا ہے اور اس طرح کی کئی چیزوں کا آپ نے ذکر کیا۔

بَابُ الْعُرُوضِ إِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيهَا مِنْ زَكَاةٍ

اس کا بیان کہ سامان جب تجارت کے لئے ہو تو کیا اس میں زکوٰۃ ہے؟

1335۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اس سامان کی زکوٰۃ ادا کریں جو ہم بیچنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔

بَابُ الْكَنْزِ مَا هُوَ وَزَكَاةِ الْحُلِيِّ (کنز کیا ہے اور زیورات کی زکوٰۃ کا بیان)

1336۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری بھر کم کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے (یہ بات) خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے کنگن پہنائے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس نے (اسی وقت) وہ دونوں اتارے اور حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے اور عرض کی: یہ دونوں اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے لئے ہیں۔

1337۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت بیان کی ہے کہ میں سونے کا اوضاح (خاص نوع کا زیور) پہنتی تھی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ کنز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مقدار جو اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے پھر اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔

1338۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ قُلْتُ لَا أَوْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ الْخَاتَمِ قِيلَ لِسُفْيَانَ كَيْفَ تُزَكِّيهِ قَالَ تَضُمُّهُ إِلَى غَيْرِهِ[1]

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: ہم ام المومنین زوج النبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں تو فرمایا: یہ کیا ہے اے عائشہ؟ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے یہ بنوائی ہیں تاکہ میں آپ کے لئے بناؤ سنگھار کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں یا (وہ کہا) جو اللہ نے چاہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تجھے آگ میں داخل کرنے کے لئے کافی ہیں۔

صفوان بن صالح، ولید بن مسلم اور سفیان نے عمر بن یعلی سے حدیث خاتم کی طرح حدیث ذکر کی ہے۔ سفیان سے کہا گیا: وہ اس (انگوٹھی) کی زکوٰۃ کیسے ادا کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ اسے دوسرے زیور کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ ادا کرے گی۔ (کیونکہ فقط ایک انگوٹھی تو نصاب زکوٰۃ کو نہیں پہنچتی)

بَابٌ فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ (چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان)

1339۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ كِتَابًا زَعَمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَهُ لِأَنَسٍ وَعَلَيْهِ خَاتِمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَتَبَهُ لَهُ فَإِذَا فِيهِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا نَبِيَّهُ ﷺ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا صفوان بن صالح تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَأَنْ يَجْعَلَ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد مِنْ هَاهُنَا لَمْ أَضْبِطْهُ عَنْ مُوسَى كَمَا أُحِبُّ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد إِلَى هَاهُنَا ثُمَّ أَتْقَنْتُهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا

حضرت حماد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے ایک تحریر لی۔ گمان یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی اور اس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر بھی ہے جبکہ آپ نے انہیں زکوۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو ان کے لئے یہ تحریر لکھوائی۔ اس میں یہ ہے کہ یہ وہ فرض صدقہ (زکوۃ) ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جس کسی سے اس کے مطابق زکوۃ طلب کی جائے تو اسے زکوۃ ادا کر دینی چاہئے اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ پس پچیس سے کم اونٹوں میں بکریاں لازم ہیں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری لازم ہے اور جب اونٹ پچیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض (ایسی اونٹنی جس کی عمر ایک سال ہو اور دوسرے سال میں اس کا قدم ہو) لازم ہے۔ تعداد پینتیس ہونے تک اور بنت مخاض نہ ہو تو پھر ایک ابن لبون (دو برس کا اونٹ) لازم ہوگا۔ اور جب تعداد چھتیس ہو جائے تو اس میں پینتالیس تک ایک بنت لبون لازم ہوگی (یعنی ایسی اونٹنی جس کا تیسرے سال میں قدم ہو) اور جب ان کی تعداد

چھیالیس ہو جائے تو ان میں ساٹھ تک ایک حقہ طروقۃ الفحل ہوگا (یعنی ایسی اونٹنی جس کا چوتھے سال میں قدم ہو اور نر سے جفتی ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو) اور جب تعداد اکسٹھ ہو جائے تو پچھتر تک ایک جذعہ لازم ہوگا (یعنی ایسی اونٹنی جس کا پانچویں سال میں قدم ہو) اور جب چھہتر ہو جائے تو اس میں نوے تک دو بنت لبون واجب ہونگی اور جب تعداد اکانوے تک پہنچ جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے لازم ہوں گے اور جب تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو پھر ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا اور جب فرائض صدقات میں اونٹ کی اقسام مختلف ہوں۔ پس وہ آدمی جس کے پاس اتنی تعداد ہو کہ اس پر بطور زکوٰۃ جذعہ دینا لازم ہو حالانکہ اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں بھی دے اگر اسے میسر ہوں یا پھر بیس درہم ادا کر دے۔ اور جس کے پاس تعداد حقہ کی زکوٰۃ کو پہنچ جائے اور اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس جذعہ ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور جس کے پاس اتنی تعداد ہو کہ اس پر بطور زکوٰۃ حقہ دینا لازم ہو اور اس کے پاس حقہ نہ ہو اور اس کے پاس دو بنت لبون ہوں تو وہی اس سے قبول کر لی جائیں گی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: میں نے یہاں سے موسیٰ سے اسے اس طرح یاد نہیں کیا جیسے میں چاہتا تھا اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں بھی دے گا اگر اسے میسر ہوں یا بیس درہم ساتھ دے گا اور جس کے پاس بنت لبون کے صدقہ کے برابر (مال) ہو اور اس کے پاس صرف حقہ ہو تو وہی اس سے قبول کر لیا جائے گا۔ (ابوداؤد نے کہا یہاں تک) پھر میں نے اسے پختہ کیا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس دے گا۔ اور جس کے پاس اتنی تعداد ہو جس میں بطور زکوٰۃ بنت لبون واجب ہوتی ہے اور اس کے پاس صرف بنت مخاض ہو تو وہی اس سے لے لی جائے گی اور ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم بھی لئے جائیں گے اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں کوئی شے واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک ادا کرنا چاہے۔ (تو وہ دے سکتا ہے) اور چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ان میں ایک بکری واجب ہوگی۔ اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک ان میں سے دو بکریاں واجب ہوتی ہیں اور جب دو سو سے بڑھ جائیں تو پھر ہر سو میں ایک بکری ہوگی۔ بکریوں میں سے بطور زکوٰۃ نہ کوئی بوڑھی بکری لی جائے گی اور نہ ہی کوئی عیب دار اور نہ ہی بکرا لیا جائے گا مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا پسند کرے، نہ متفرق مال جمع کیا جائے گا اور نہ ہی زکوٰۃ کے خوف سے اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے گا۔ اور وہ مال جو دو شریکوں کا ہو تو وہ دونوں آپس میں برابر برابر ایک دوسرے کی طرف (حصہ کے لئے) رجوع کریں گے۔ اگر آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس تک نہ پہنچیں تو ان میں بطور زکوٰۃ کوئی شے واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک کچھ دینا چاہے (تو دے سکتا ہے) اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ اور اگر مال صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں بطور زکوٰۃ کوئی شے واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک دینا چاہے (تو وہ دے سکتا ہے)۔

1340 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ

فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي
خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ
وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا
جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ
أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا
ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْغَنَمُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ
الْمِائَةَ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ
بَيْنَهُمَا(1) بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِّمَتِ الشَّاءُ
أَثْلَاثًا ثُلُثًا(2) شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسَطًا فَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَكُنِ ابْنَةُ
مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي كَتَبَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً
فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى
تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ
وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً
فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ وَحِقَّةٌ
حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ
وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ
مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيُّ السِّنَّيْنِ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ
سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب الصدقہ (مراد صدقہ کے احکام)
تحریر فرمائی اور اسے ابھی اپنے عمال کی طرف نہیں بھیجا تھا کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار

1۔ ایک نسخہ میں بینھما نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثلثا ثلثا ہے۔

کے ساتھ ملا دیا تو اس کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کیا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔ پھر تادم وصال حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس کے مطابق عمل کرتے رہے۔ پس اس میں یہ (لکھا) تھا کہ (بطور زکوٰۃ) پانچ اونٹوں میں ایک بکری لازم ہے، دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار بکریاں اور پچیس سے پینتیس تک ایک بنت مخاض ہے اور اگر ایک اونٹ بڑھ جائے تو پھر پینتالیس تک ایک بنت لبون ہوگی اور جب ایک اور کا اضافہ ہو جائے تو ان میں ساٹھ تک ایک حقہ ہوگا۔ جب اس میں ایک بڑھ جائے تو پھر پچھتر تک اس میں ایک جذعہ ہوگا اور جب ایک اور کا اضافہ ہو جائے تو ان میں نوے تک دو بنت لبون ہوں گی اور جب ایک اور بڑھ جائے تو پھر ایک سو بیس تک دو حقے واجب ہوں گے اور اگر اونٹ اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو پھر ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہوگی اور بکریوں کے ریوڑ میں ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری (بطور زکوٰۃ) واجب ہوگی اور اگر ایک بڑھ جائے تو پھر دو سو تک دو بکریاں لازم ہوں گی اور اگر دو سو پر ایک بکری کا اضافہ ہو جائے تو اس میں تین سو تک تین بکریاں واجب ہوں گی۔ اور اگر بکریوں کی تعداد اس سے بھی بڑھ جائے تو پھر ہر سو بکریوں میں ایک بکری لازم ہوگی اور ان میں کوئی شے واجب نہیں ہوتی یہاں تک کہ ان کی تعداد سو تک پہنچ جائے۔ اور زکوٰۃ کے خوف سے نہ تو اکٹھی بکریوں کو متفرق کیا جائے گا اور نہ ہی متفرق کو اکٹھا کیا جائے گا اور وہ جو دو شریکوں کی ملکیت ہوں تو وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی طرف برابر برابر (حصے کے لئے) رجوع کریں گے اور زکوٰۃ میں نہ ہی بوڑھی بکری لی جائے گی اور نہ ہی عیب دار۔ زہری نے کہا ہے کہ جب صدقہ وصول کرنے والا آجائے تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک تہائی گھٹیا اور کمزور بکریاں، ایک تہائی اعلیٰ اور عمدہ (نسل کی) اور ایک تہائی درمیانی تو زکوٰۃ وصول کرنے والا درمیانی بکریوں سے لے گا اور زہری نے گائیوں کا ذکر نہیں کیا۔

عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید الواسطی اور سفیان بن حسین نے اپنی سند کے ساتھ روایت بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون ہی کافی ہے اور انہوں نے زہری کا کلام ذکر نہیں کیا۔ محمد بن علاء اور ابن المبارک نے یونس بن یزید سے اور انہوں نے ابن شہاب سے یہ بیان کیا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی اس کتاب کا نسخہ ہے جو آپ ﷺ نے (احکام) صدقہ کے بارے میں تحریر فرمایا اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس ہے۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے مجھے وہ کتاب پڑھائی تو میں نے اسے مکمل طور پر یاد کر لیا۔ اور یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت عمر بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے نقل کیا۔ پس مذکورہ حدیث ذکر کی اور فرمایا: جب اونٹوں کی تعداد ایک سو اکیس ہو تو اس میں تین بنت لبون واجب ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ ایک سو انتیس تک پہنچ جائیں اور جب وہ ایک سو تیس ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون اور ایک حقہ ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ ایک سو انتالیس تک پہنچ جائیں اور جب تعداد ایک سو چالیس ہو جائے تو اس میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہوگی۔ یہاں تک کہ تعداد ایک سو انچاس تک پہنچ جائے اور جب ایک سو پچاس ہوں گے تو اس میں ایک سو انسٹھ تک تین حقے واجب ہوں گے اور جب وہ ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو ان میں چار بنات لبون واجب ہوں گی۔ یہاں تک کہ تعداد ایک سو

انہتر تک پہنچ جائے اور جب ایک سو ستر ہو جائیں تو ان میں تین بنات لبون اور ایک حقہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک سو اناسی تک تعداد پہنچ جائے اور جب ایک سو اسی ہو جائے تو اس میں دو حقے اور دو بنت لبون واجب ہوں گی۔ یہاں تک کہ تعداد ایک سو نواسی تک پہنچ جائے اور جب ان کی تعداد ایک سو نوے ہو جائے تو اس میں تین حقے اور ایک بنت لبون واجب ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ تعداد ایک سو ننانوے تک پہنچ جائے اور جب وہ بڑھ کر دو سو ہو جائے تو اس میں چار حقے اور پانچ بنات لبون واجب ہوں گی۔ وہ کسی عمر کے بھی ہوں جو پایا جائے وہی لے لیا جائے اور چرنے والی بکریوں میں۔ پھر سفیان بن حسین کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ میں کوئی بوڑھی اور عیب دار بکری نہ لی جائے اور نہ ہی بکرا لیا جائے مگر جب کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے تو لے سکتا ہے۔

1341۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا أَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوهَا لِئَلَّا يَكُونَ فِيهَا إِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُونُ عَلَيْهِمَا فِيهِمَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ فَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ

حضرت مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد بھی یہی ہے کہ متفرق لوگوں کے درمیان (موجود مال کو) اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی جمع شدہ مال کو متفرق کیا جائے گا اور وہ یہ ہے کہ ہر آدمی کی چالیس بکریاں ہوں اور جب زکوٰۃ لینے والا آئے تو وہ ان تمام کو اکٹھا کر لے تاکہ ان میں صرف ایک بکری (بطور زکوٰۃ واجب ہو) اور اکٹھی (بکریوں) کو متفرق نہیں کیا جائے گا یہ کہ دو شریک ہوں جب ان دونوں میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو ان پر ان میں تین بکریاں واجب ہوتی ہیں۔ پس جب زکوٰۃ وصول کرنے والا ان کے پاس آئے تو وہ اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ کر لیں۔ ان میں سے ہر ایک پر صرف ایک بکری واجب ہوگی۔ پس اس بارے میں میں نے یہی سنا ہے۔

1342۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْإِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ ثُمَّ سَاقَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً يَعْنِي وَاحِدَةً وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ

ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَفِي النَّبَاتِ مَا سَقَتْهُ الْأَنْهَارُ أَوْ سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سَقَى الْغَرْبُ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ الصَّدَقَةُ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ قَالَ مَرَّةً وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْإِبِلِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَا ابْنُ لَبُونٍ فَعَشَرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسَمَّى آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ أَوَّلِ هَذَا[1] الْحَدِيثِ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَعَلِيٌّ يَقُولُ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ أَوْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ إِلَّا أَنَّ جَرِيرًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَزِيدُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اور) زہیر نے کہا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ حضور نبی مکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چالیس درہم میں سے چالیسواں حصہ ایک درہم زکوٰۃ ادا کرو اور تم پر کوئی شے واجب نہیں یہاں تک کہ دوسو درہم مکمل ہو جائیں۔ پس جب دوسو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے اور پھر جب مقدار بڑھ جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو اور ریوڑ کی صورت میں چالیس بکریوں میں ایک بکری واجب ہے اور اگر وہ انتالیس ہوں تو ان میں تجھ پر کوئی شے واجب نہیں۔ اور کہا: ہر تیس گائیوں میں ایک تبیعہ (ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی) واجب ہے اور چالیس میں ایک مسنہ (دو برس کا بچھڑی یا بچھڑا) واجب ہے اور کام کرنے والے جانوروں پر کوئی شے واجب نہیں اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں اس طرح ذکر کیا جیسے زہری نے بیان کیا ہے کہ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں لازم ہوتی ہیں اور جب ان میں ایک بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت مخاض واجب ہوتی ہے۔ اور اگر بنت مخاض نہ ہو تو پھر ایک ابن لبون واجب ہوتا ہے۔ یہی حکم پینتیس تک ہے اور جب ان میں ایک بڑھ جائے تو پھر پینتالیس تک ان میں ایک بنت لبون واجب ہوتی ہے اور جب ان میں ایک کا اضافہ ہو جائے تو پھر ساٹھ تک ایک حقہ واجب ہوتا ہے۔ پھر آگے زہری کی حدیث کی مثل بیان کی۔ فرمایا: جب ایک کا اضافہ ہو جائے یعنی تعداد اکانوے ہو جائے تو ان میں ایک سو بیس تک دو حقے واجب ہوں گے اور اگر اونٹوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔ اور زکوٰۃ کے خوف سے نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے گا اور نہ متفرق مال کو جمع کیا جائے گا اور زکوٰۃ میں بوڑھی، عیب دار (بکری) اور نر بکرا نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے (تو لے سکتا ہے) اور وہ نباتات (فصلیں وغیرہ) جو نہروں یا بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہوں ان میں عشر (دسواں حصہ) زکوٰۃ واجب ہے اور جو ڈول سے سیراب ہوتی ہوں ان میں نصف عشر ہے۔ عاصم اور حارث کی (روایت کردہ)

1۔ ایک نسخہ میں ھذا نہیں ہے۔

حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ ہر سال لی جائے گی۔ زہیر نے کہا: میں خیال کرتا ہوں کہ ایک بار کہا اور عاصم کی حدیث میں ہے کہ جب اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ابن لبون ہو تو دس درہم یا دو بکریاں واجب ہوں گی۔ سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، جریر بن حازم اور ایک دوسرے آدمی نے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ اور حارث الاعور سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کے اول میں یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تیرے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ فرض ہے اور سونے میں تجھ پر کوئی شے لازم نہیں یہاں تک کہ بیس دینار تک پہنچ جائے۔ پس جب تیرے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار زکوٰۃ فرض ہے اور جب وہ زیادہ ہو جائیں تو اسی حساب سے زکوٰۃ بھی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کیا "فبحساب ذالك" کے الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں یا کہ آپ نے یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً نقل کیے۔ اور مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے مگر ابن وہب نے کہا ہے کہ جریر حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث میں یہ اضافہ نقل کرتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔

1343۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ كَمَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَدِيثَ النُّفَيْلِيِّ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَرْفَعُوهُ أَوْقَفُوهُ عَلَى عَلِيٍّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی۔ پس تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور ایک سو نوے درہم میں کوئی شے لازم نہیں۔ جب وہ دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں بطور زکوٰۃ پانچ درہم فرض ہیں۔

ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث اعمش نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے بھی کہا اور اسے شیبان ابو معاویہ اور ابراہیم بن طہمان نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارث سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ابوداؤد نے کہا ہے کہ نفیلی کی حدیث شعبہ اور سفیان وغیرہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسے موقوف ذکر کیا ہے۔

1344۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَا

يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ

حضرت بہز بن حکیم نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چرنے والے ہر چالیس اونٹوں میں (بطور زکوٰۃ) ایک بنت لبون واجب ہے۔ اکٹھے اونٹوں کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔ (کیونکہ اس سے) ان کا حساب (بدل جاتا ہے)۔ پس جس نے اجر طلب کرتے ہوئے ان کی زکوٰۃ ادا کی (یہاں) ابن علاء نے "مؤتجرا بها" کے الفاظ ذکر کیے ہیں، تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور جس نے انہیں روک لیا (یعنی زکوٰۃ ادا نہ کی) تو ہم زکوٰۃ اور اس کا نصف مال (بطور سزا) لے لیں گے کیونکہ یہ ہمارے رب عز وجل کے حقوق اور واجبات میں سے ایک حق اور واجب ہے۔ اس میں سے آل محمد ﷺ کے لئے کوئی شے نہیں ہے۔

1345 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِي مُحْتَلِمًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ جَرِيرٌ وَيَعْلَى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ يَعْلَى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ تیس گائیوں میں سے بطور زکوٰۃ ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور چالیس میں سے دو برس کا بچھڑا یا بچھڑی وصول کریں اور ہر بالغ ذمی سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر یمن کا بنا ہوا کپڑا لیں۔ عثمان بن ابی شیبہ، نفیلی اور ابن مثنی نے کہا ہے کہ ابو معاویہ اور اعمش نے ابراہیم سے اور انہوں نے مسروق کے واسطہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ ہارون بن زید بن ابی زرقاء اور ان کے باپ نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا اور پھر مذکورہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی اور اس میں "ثیابا تکون بالیمن" کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اس میں "یعنی محتلما" کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

ابو داؤد نے کہا ہے اور اسے جریر، یعلی، معمر، شعبہ، ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید نے اعمش سے اور انہوں نے ابو وائل کے واسطہ سے مسروق سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ یعلی اور معمر نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

1346 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ أَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ إِنَّمَا يَأْتِي الْمِيَاهَ حِينَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُولُ أَدُّوا صَدَقَاتِ أَمْوَالِكُمْ قَالَ فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ خَيْرَ إِبِلِي قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَقَبِلَهَا وَقَالَ إِنِّي آخِذُهَا وَأَخَافُ أَنْ يَجِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِي عَمَدْتَ إِلَى رَجُلٍ فَتَخَيَّرْتَ عَلَيْهِ إِبِلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا يُفَرَّقُ

حضرت ابوصالح نے حضرت سوید بن غفلہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں چلا یا کہا: مجھے اس نے خبر دی جو حضور نبی کریم ﷺ کے مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) کے ساتھ چلا جبکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں یہ حکم تھا کہ تو دودھ والا جانور (یا دودھ پینے والے جانور کا بچہ) زکوۃ میں نہ لینا، نہ متفرق جانوروں کو جمع کرنا اور نہ اکٹھے جانوروں کو متفرق اور الگ الگ کرنا۔ وہ زکوۃ وصول کرنے والا اس وقت آتا جبکہ ریوڑ پانیوں پر آتے تو وہ کہتا: اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔ اس نے بتایا: ان میں سے ایک آدمی نے کوماء اونٹنی دینے کا ارادہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابا صالح! کوماء کون سی اونٹنی ہوتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: بڑی کوہان والی۔ راوی کہتے ہیں: زکوۃ وصول کرنے والے نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس آدمی نے کہا: بلاشبہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ میرا بہترین اونٹ لیں لیکن مصدق نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے اس سے ذرا کم درجے کے اونٹ کی نکیل کھینچی لیکن مصدق نے اسے بھی قبول نہ کیا۔ پھر اس سے گھٹیا اونٹ کی مہار کھینچی تو مصدق نے اسے قبول کر لیا اور کہا: میں اسے لے لیتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پالیں اور مجھے یہ فرمائیں کہ تو ایک آدمی کے پاس گیا اور اس کا عمدہ اور اعلیٰ اونٹ تو نے چن لیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو ہشیم نے ہلال بن خباب سے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس میں یہ کہا ہے کہ اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔

1347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَاضِعَ لَبَنٍ

حضرت سوید بن غفلہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی جانب سے زکوۃ وصول کرنے والا ہمارے پاس آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور جو تحریر اس کے پاس تھی اسے پڑھا کہ متفرق مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور زکوۃ کے خوف سے اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے اور آپ نے دودھ والے جانور کا ذکر نہیں کیا۔

1348 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ الْحَسَنُ رَوْحٌ يَقُولُ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ

قَوْمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ قَالَ فَبَعَثَنِي أَبِي فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ شَيْخًا كَبِيرًا يُقَالُ لَهُ سِعْرُ بْنُ دَيْسَمٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ يَعْنِي لِأُصَدِّقَكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا نَتَبَيَّنُ[1] ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا لِي إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقُلْتُ مَا عَلَيَّ فِيهَا فَقَالَا شَاةٌ فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ شَاةُ الشَّافِعِ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا قُلْتُ فَأَيَّ شَيْءٍ تَأْخُذَانِ قَالَا عَنَاقًا جَذَعَةً أَوْ ثَنِيَّةً قَالَ فَأَعْمِدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ أَيْضًا مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا قَالَ رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ فِيهِ وَالشَّافِعُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا الْوَلَدُ

حضرت مسلم بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن علقمہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کے مالوں پر عامل مقرر کیا اور انہیں ان سے زکوۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے ان کی ایک جماعت کے پاس بھیجا پس میں انتہائی بوڑھے انسان کے پاس آیا۔ اس کا نام سعر بن دیسم تھا۔ تو میں نے اسے بتایا کہ میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے زکوۃ وصول کروں۔ اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! کس طرح کا مال تم لو گے؟ میں نے کہا: ہم تو پسند کر کے لیں گے یہاں تک کہ ہم بکریوں کے تھنوں کو بھی بالکل ظاہر دیکھیں گے۔ تو اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں تھا میرے پاس بکریوں کا ریوڑ تھا۔ پس دو آدمی اونٹ پر سوار ہو کر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے کہا: ہم تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر آئے ہیں تا کہ تو اپنی بکریوں کی زکوۃ ادا کرے۔ تو میں نے پوچھا: ان میں مجھ پر کیا واجب ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: ایک بکری۔ چنانچہ میں نے ایک بکری کا قصد کیا۔ میں اس کے درجہ کو خوب جانتا تھا کہ وہ دودھ سے بھری ہوئی ہے اور اس پر چربی بھی خوب ہے۔ پس میں اسے ان کی طرف نکال لایا۔ تو انہوں نے کہا: یہ حاملہ بکری ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حاملہ بکری لینے سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے کہا: کون سی شے تم لو گے؟ انہوں نے کہا: ایک سال کی بکری جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو یا دو برس کی جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے غیر حاملہ موٹی بکری کا قصد کیا اور معتاط وہ بکری ہوتی ہے جو بچے کو جنم نہ دے حالانکہ وہ اس عمر کو پہنچی ہوئی ہو۔ تو میں اسے نکال کر ان کی طرف لایا تو ان دونوں نے کہا: ہم نے اسے قبول کر لیا اور پھر انہوں نے اسے اپنے ساتھ اونٹ پر رکھ لیا اور چلے گئے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے ابو عاصم نے زکریا سے روایت کیا ہے۔ مسلم بن شعبہ نے بھی اسی طرح کہا ہے جیسے روح نے کہا ہے

1۔ ایک نسخہ میں نُبَیِّنُ ہے۔

۔محمد بن یونس نسائی، روح اور زکریا بن اسحاق نے اسی اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور مسلم بن شعبہ نے اس میں کہا ہے کہ شافع وہ بکری ہوتی ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔

1349۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ بِحِمْصَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِيِّ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ

حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری جو غاضرہ قیس سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین کام ہیں جس نے وہ کر لیے تحقیق اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا: وہ جس نے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے ہر سال اپنے مال کو پاک کرنے کے لئے اس کی زکوٰۃ ادا کی درآنحالیکہ اس کا نفس اس پر خوش اور مطمئن ہو اور وہ بڑھیا، خارش زدہ، بیمار اور گھٹیا قسم کا جانور نہ دے۔ البتہ تم اپنے مالوں میں سے درمیانہ مال دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نہ تم سے عمدہ مال کا سوال کیا ہے اور نہ تمہیں انتہائی گھٹیا مال دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

1350۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ پس میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا تو جب اس نے میرے لئے اپنا مال جمع کیا تو میں نے اس پر بطور زکوٰۃ صرف بنت مخاض کو واجب پایا۔ چنانچہ میں نے اسے کہا: تو ایک بنت مخاض ادا کر دے کیونکہ یہی تیری زکوٰۃ ہے۔ تو اس نے کہا: وہ کیسے نہ اس

میں دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ تم یہ نوجوان، طاقتور اور موٹی اونٹنی لے لو۔ تو میں نے کہا: میں اسے اس وقت تک نہیں لے سکتا جب تک مجھے اس کا حکم نہ دیا جائے۔ یہ رسول اللہ ﷺ تمہارے بالکل قریب ہیں۔ پس اگر تو پسند کرے تو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو اور آپ ﷺ کو وہ کچھ پیش کر جو تو نے مجھے پیش کیا۔ تو ایسا کر۔ پس آپ ﷺ تجھ سے اسے قبول فرمالیں تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر آپ ﷺ اسے تجھ پر لوٹا دیں تو میں اسے واپس لوٹا دوں گا۔ اس نے کہا: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ نکلا اور وہ اونٹنی بھی ساتھ لے لی جو اس نے مجھے پیش کی تھی یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ کا فرستادہ میرے پاس آیا تا کہ وہ میرے مال کی زکوٰۃ مجھ سے وصول کرے۔ قسم بخدا! اس سے پہلے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ اور ان کے قاصد نے میرے مال کو نہیں دیکھا۔ سو میں نے اس کے لئے اپنا مال جمع کیا۔ تو اس نے کہا: اس مال میں مجھ پر صرف بنت مخاض واجب ہے اور اس کا نہ دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ایک نوجوان، طاقتور اور موٹی اونٹنی پیش کی تا کہ وہ اسے لے لے لیکن اس نے وصول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ یہ ہے یارسول اللہ ﷺ۔ میں اسے لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ اسے قبول فرمالیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تجھ پر واجب وہی ہے اگر تو اس سے عمدہ اور اچھا مال اپنی خوشی سے ادا کرے تو اس میں اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے گا اور ہم اسے تجھ سے قبول کرلیں گے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ یہ ہے میں اسے ساتھ لایا ہوں۔ آپ اسے قبول فرمالیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے قبضہ میں لینے کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کے لئے اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

1351۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: بلاشبہ اہل کتاب میں سے ایک قوم کے ساتھ تمہاری ملاقات ہوگی۔ انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ پس اگر اس بارے میں وہ تیری اطاعت اور پیروی کریں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس اگر وہ اس بارے میں بھی تیری اطاعت کریں تو پھر انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے اغنیاء (یعنی دولتمندوں) سے لی جائے گی اور ان کے فقراء پر لوٹائی جائے گی۔ پس اگر وہ اس بارے میں تمہاری پیروی کریں تو ان سے عمدہ اور اعلیٰ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ

بالفور شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے)۔

1352۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُعْتَدِي الْمُتَعَدِّي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے۔

فائدہ: اس کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں: ایک یہ ہے کہ غیر مستحق کو زکوٰۃ ادا کرنے والا اور دوسرا یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا عمدہ اور اعلیٰ مال لے لے جو دوسرے سال صاحب مال کے لئے زکوٰۃ نہ دینے کا سبب بن جائے تو چونکہ اس کے زکوٰۃ نہ دینے کا سبب مصدق ہے اس لئے دونوں کے لئے ایک جیسا گناہ ہوگا۔ (عینی۔ ص 280، ج 6)

بَاب رِضَا الْمُصَدِّقِ (مصدق کی رضامندی کا بیان)

1353۔ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرٍ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ رضی الله عنه فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

حضرت ابن عبید نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے: اس کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بشیر رکھا۔ اس نے کہا کہ ہم نے عرض کی: یہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔ کیا ہم اپنے مالوں میں سے اتنی مقدار چھپا سکتے ہیں جتنی وہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔

حسن بن علی اور یحییٰ بن موسیٰ دونوں نے بیان کیا کہ عبد الرزاق نے معمر کے واسطے سے ایوب سے ان کی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے کہا: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بیشک زکوٰۃ وصول کرنے والے زیادتی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسے عبد الرزاق نے معمر سے مرفوع بیان کیا ہے۔

1354۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ[1] مُبْغَضُونَ فَإِنْ جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهَا وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ

1۔ ایک نسخہ میں رُکَبٌ ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس کچھ اونٹ سوار لوگ (زکوٰۃ وصول کرنے والے) آئیں گے جو (تمہارے نزدیک) ناپسندیدہ اور مبغوض ہوں گے۔ پس اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں مرحبا اور خوش آمدید کہنا اور جو کچھ وہ لینا چاہیں اپنے اور ان کے درمیان حائل نہ ہونا۔ پس اگر انہوں نے عدل وانصاف کیا تو وہ ان کے اپنے لیے (نفع بخش ہوگا) اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو اس کا وبال انہیں پر پڑے گا اور تم انہیں راضی کرنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل ان کی رضا کے ساتھ ہے اور یہ کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوالغصن سے مراد ثابت بن قیس بن غصن ہے۔

1355۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا قَالَ فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اعراب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: زکوٰۃ وصول کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم وزیادتی کرتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اگرچہ وہ ہم پر ظلم بھی کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مصدقین کو راضی کرو۔ عثمان نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "وان ظلمتم" یعنی اگرچہ تم پر ظلم بھی کیا جائے۔ ابوکامل نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جریر نے بیان کیا ہے: رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا مجھ سے واپس نہیں گیا مگر اس حال میں کہ وہ مجھ سے راضی اور خوش تھا۔

بَابُ دُعَاءِ الْمُصَدِّقِ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ (اہل صدقہ کے لئے مصدق کی دعا کا بیان)

1356۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَالَ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اصحاب شجرہ (بیعت رضوان میں شریک ہونے والوں) میں سے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب لوگ اپنی زکوٰۃ کا مال لے کر حاضر ہوتے تو آپ انہیں دعا دیتے ہوئے فرماتے: اے اللہ! آل فلاں پر رحمت فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے والد اپنا مال صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمتیں نازل فرما۔

بَاب تَفْسِيرِ أَسْنَانِ الْإِبِلِ (اونٹ کے دانتوں کی تفسیر کا بیان)

قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُهُ مِنْ الرِّيَاشِيِّ وَأَبِي حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا وَمِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ أَبِي عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ أَحَدُهُمْ الْكَلِمَةَ قَالُوا يُسَمَّى الْحُوَارُ ثُمَّ الْفَصِيلُ إِذَا فَصَلَ ثُمَّ تَكُونُ بِنْتُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ إِلَى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ ثَلَاثُ سِنِينَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ لِأَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ أَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يُلْقِحُ الذَّكَرُ حَتَّى يُثَنِّيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ لِأَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتَّى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ حِينَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَإِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ سُمِّيَ الذَّكَرُ رَبَاعِيًا وَالْأُنْثَى رَبَاعِيَةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ وَطَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ مِنْ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ إِذَا سُهَيْلٌ آخِرَ اللَّيْلِ طَلَعْ فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ

ابوداود نے کہا: میں نے اسے ریاشی اور ابوحاتم وغیرہ سے سنا ہے اور نضر بن شمیل اور ابوعبید کی کتاب سے (دیکھا ہے) بسا اوقات ان میں سے ہر ایک نے ایک ہی بات ذکر کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا (کہ اونٹ کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے) تو اسے حوار کہا جاتا ہے اور جب ماں سے جدا ہو جائے تو فصیل کہلاتا ہے۔ پھر وہ ایک سال سے دو سال مکمل ہونے تک بنت مخاض ہوتی ہے اور جب وہ تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو وہ بنت لبون کہلاتی ہے اور اس کے تین سال مکمل ہو جائیں تو چار سال مکمل ہونے تک اس کا نام حق یا حقہ ہوتا ہے کیونکہ وہ مستحق ہو جاتی ہے کہ اس پر سواری کی جائے اور نر کو اس کے ساتھ ملایا جائے تو وہ جفتی ہو سکتی ہے لیکن مذکر جفتی کے اہل نہیں ہوتا یہاں تک کہ ثنی ہو جائے۔ اسے حقہ طروقۃ الفحل کہا جاتا ہے کیونکہ نر اس کے چار برس مکمل ہونے تک اس پر کود سکتا ہے اور جب وہ پانچویں سال میں قدم رکھے تو وہی جذعہ کہلاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے پانچ سال مکمل ہو جائیں اور جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو جائے اور اپنے سامنے کے دانت نکال لے تو اس وقت وہ ثنی کہلاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چھ سال مکمل کر لے اور جب ساتویں سال میں قدم رکھے تو سات برس مکمل ہونے تک مذکر کو رباعی اور مؤنث کو رباعیہ کا نام دیا جاتا ہے اور جب وہ آٹھویں سال میں داخل ہو جائے اور رباعیہ کے بعد وہ چھٹا دانت نکال لے تو وہی آٹھ سال مکمل ہونے تک سدیس اور سدس کہلاتی ہے اور جب نویں سال میں داخل ہو جائے اور اس کی کچلیاں نکل آئیں تو وہ بازل کہلاتی ہے۔ یعنی اس کی کچلیاں نکل آئیں۔ یہاں تک کہ وہ دسویں سال میں داخل ہو جائے تو اس وقت اس کا نام مخلف ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کا کوئی نام نہیں۔ البتہ اسے ایک سال کا بازل، دو

سال کا بازل، ایک سال کا مخلف، دو سال کا مخلف اور تین سالوں کا مخلف پانچ برس تک کہا جاتا ہے اور خلف حاملہ کو کہتے ہیں۔ ابو حاتم نے کہا ہے: جذوعہ زمانے میں ایک وقت کا نام ہے۔ کوئی دانت نہیں اور دانتوں کے فصول سہیل ستارے کے طلوع کے ساتھ بدلتے ہیں۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ ریاشی نے ہمیں یہ شعر بیان کیا ہے۔

جب رات کے آخر میں سہیل طلوع ہوا تو ابن لبون حقہ ہوگئی اور حقہ جذعہ ہوگئی اور ہبع کے سوا اس کے دانتوں میں سے کوئی نہ رہا اور ہبع وہ ہوتا ہے جو سہیل کے طلوع کے وقت پیدا نہیں ہوتا۔ (اس لئے اس کے دانتوں کا حساب طلوع سہیل سے نہیں ہوسکتا)۔

بَاب أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ (اس کا بیان کہ مالوں کی زکوٰۃ کہاں لی جائے گی)

1357۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبَ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ غَيْرِ هَذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى مَوَاضِعِ أَصْحَابِ الصَّدَقَةِ فَتُجْنَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ تُؤْخَذُ فِي مَوْضِعِهِ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہ جلب (زکوٰۃ والے جانور کو کھینچ کر وصول کرنے والے کے پاس لانا) ہے اور نہ ہی جنب (یعنی زکوٰۃ ادا کرنے والے کا اپنے مال کو زکوٰۃ وصول کرنے والے سے دور لے جانا) ہے۔ ان کی زکوٰۃ صرف ان کے گھروں میں ہی وصول کی جائے گی۔ حسن بن علی اور یعقوب بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو محمد بن اسحاق سے اس قول "لا جلب و لا جنب" کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے کہا: جانوروں کی زکوٰۃ ان کی اپنی جگہوں میں ہی لی جائے گی۔ انہیں کھینچ کر زکوٰۃ وصول کرنے والے کے پاس نہ لایا جائے اور جنب اس طریقہ کے برعکس ہے کہ جانوروں کے مالک انہیں دور نہ لے جائیں۔ وہ کہتے ہیں: آدمی زکوٰۃ دینے والوں کی جگہوں سے بہت دور نہیں ہوگا کہ اس کی طرف مال کو دور لے جایا جائے بلکہ اس کی اپنی جگہ میں ہی زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ (یعنی زکوٰۃ وصول کنندہ کے آنے کی خبر سن کر صاحب مال کو اپنا مال دور دراز مقامات پر نہیں لے جانا چاہئے کہ وصول کنندہ ان کے پاس آکر زکوٰۃ وصول کرے کیونکہ یہ طریقہ اس کے لئے باعث مشقت ہے)۔

بَاب الرَّجُلِ يَبْتَاعُ صَدَقَتَهُ (اپنا مال زکوٰۃ خریدنے کا بیان)

1358۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے

راستے میں دیا۔ پھر آپ نے اسے پایا کہ وہ بیچا جا رہا ہے تو آپ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے نہ خرید اور نہ ہی اپنے صدقہ کی طرف رجوع کر۔

فائدہ: جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ اپنا مال بطور زکوٰۃ، کفارہ یا نذر وغیرہ کی صورت میں دینے کے بعد پھر اسے خریدنا مکروہ ہے لیکن خرید لینے کی صورت میں وہ اس کا مالک بن جائے گا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔ اگر وہی سامان تیسرے آدمی تک منتقل ہو جائے تو اس سے خرید لینے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض علماء کا خیال ہے کہ اپنا مال زکوٰۃ خریدنا حرام ہے (شرح سنن ابی داؤد۔ ص294/ج:6)

بَاب صَدَقَةِ الرَّقِيقِ (غلام کے صدقہ کا بیان)

1359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ زَكَاةٌ إِلَّا زَكَاةُ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں اور غلاموں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر غلاموں میں صدقۃ الفطر ہے۔

1360۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

بَاب صَدَقَةِ الزَّرْعِ (پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان)

1361۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي أَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی کھیتی جو بارش، نہروں اور چشموں سے سیراب ہو یا اس کی جڑیں خود بخود زمین سے تری حاصل کریں تو اس میں عشر واجب ہے اور وہ کھیتی جسے کسی آلہ کے ساتھ سیراب کیا جائے تو اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) واجب ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں لفظ سوانی، سانیہ کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے کنویں سے پانی لانے والی اونٹنی اور نضح مصدر ہے اس کا معنی ہے اونٹ کے ذریعے زمین کو سیراب کرنا اور ناضح سیراب کرنے والا اونٹ اس کی جمع نواضح آتی ہے۔ لیکن

یہاں مراد تقابل کی وجہ سے مطلق کسی آلہ سے زمین سیراب کرنا ہے۔ (الدر المنضود ص 64، ج 3)

1362۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کھیتی جو نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اس میں عشر ہے اور جو کسی آلہ سے سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

1363۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ قَالَا قَالَ وَكِيعٌ الْبَعْلُ الْكَبُوسُ الَّذِي يَنْبُتُ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَقَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ سَأَلْتُ أَبَا إِيَاسٍ الْأَسَدِيَّ عَنِ الْبَعْلِ[1] فَقَالَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْبَعْلُ مَاءُ الْمَطَرِ[2]

ہشیم بن خالد جہنی اور حسین بن اسود عجلی دونوں نے کہا ہے کہ وکیع نے بیان کیا ہے: بعل سے مراد وہ خوشہ ہے جو بارش کے پانی سے اگتا ہے۔ ابن اسود نے بیان کیا اور یحییٰ ابن آدم نے کہا: میں نے ابا ایاس اسدی سے بعل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ کھیتی جو بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے اور نضر بن شمیل نے کہا ہے کہ بعل سے مراد بارش کا پانی ہے۔

1364۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد شَبَرْتُ قِثَّائَةً بِمِصْرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شِبْرًا وَرَأَيْتُ أُتْرُجَّةً عَلَى بَعِيرٍ بِقِطْعَتَيْنِ قُطِعَتْ وَصُيِّرَتْ عَلَى مِثْلِ عِدْلَيْنِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: اناج سے اناج، بکریوں سے بکری، اونٹوں سے اونٹ اور گائیوں سے گائے بطور زکوٰۃ لینا۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے مصر میں ایک ککڑی کا تیرہ بالشت ناپ کیا اور میں نے ایک اونٹ پر ترنج دیکھا اسے دو حصوں میں کاٹ کر دو بوجھوں میں برابر کر دیا گیا تھا۔

بَابُ زَكَاةِ الْعَسَلِ (شہد کی زکوٰۃ کا بیان)

1365۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ أَحَدُ بَنِي مُتْعَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَكَانَ سَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ لَهُ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلَبَةُ فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَلِكَ الْوَادِي فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى

1۔ ایک نسخہ میں عن البعل نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں وقال النضر بن شمیل البعل ماء المطر کے الفاظ نہیں ہیں۔

رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عُشُورِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ وَإِلَّا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ يَشَاءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ شَبَابَةَ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ زَادَ فَأَدَّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحَمَى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بَطْنًا مِنْ فَهْمٍ بِمَعْنَى الْمُغِيرَةِ قَالَ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ وَادِيَيْنِ لَهُمْ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ بنی متعان کا ہلال نامی ایک آدمی شہد کا عشر لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے ایک وادی اپنی حفاظت (ٹھیکہ) میں لینے کی آپ ﷺ سے التجا کی۔ اسے سلبہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ وادی اس کی حفاظت (ٹھیکہ) میں دے دی۔ چنانچہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے تو سفیان بن وہب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اور اس کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف لکھا: اگر وہ تجھے اس کے شہد کے عشر میں سے اتنا ادا کرے جتنا وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتا تھا تو سلبہ اس کی حفاظت میں کر دو، ورنہ وہ بارش کی مکھیاں ہیں جو چاہے ان کا شہد کھا سکتا ہے۔

احمد بن عبدہ ضبی، مغیرہ اور انہوں نے اس کی نسبت عبد الرحمن بن حارث مخزومی کی طرف کی ہے اور میرے باپ نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ شبابہ فہم کا ایک قبیلہ ہے۔ پھر انہوں نے اسی طرح واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہر دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ وہ دیا کرتے تھے اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہا کہ وہ ان کے لئے دو وادیوں کی حفاظت کرتے تھے اور وہ انہیں اتنا شہد دیتے تھے جتنا رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے اور یہ ان کے لئے دو وادیوں کی حفاظت کرتے رہے۔ (یعنی دو وادیاں ان کے ٹھیکہ میں تھیں اور ان کے زیر نگرانی تھیں)۔

ربیع بن سلیمان موذن اور ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ اسامہ بن زید نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے بیان کیا ہے کہ بنی جہم کے ایک قبیلہ نے مغیرہ کے ہم معنی روایت بیان کی اور کہا کہ وہ دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ دیتے تھے اور ان کے لئے دو وادیاں تھیں۔

فائدہ: شہد کی مکھی کو ذباب غیث اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ سبزی اور پھولوں کو تلاش کرتی رہتی ہے گویا وہ بارش کی طلب گار ہے کیونکہ سبزی اور پھول بارش ہی کے آثار ہیں۔

بَابٌ فِي خَرْصِ الْعِنَبِ (انگوروں کا اندازہ لگانے کا بیان)

1366۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ النَّاقِطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ تُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَعِيدٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَتَّابٍ شَيْئًا(1)

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ لگایا جائے جیسا کہ کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور اس کی زکوۃ منقی (خشک انگور) سے لی جائے گی جیسا کہ کھجوروں کی زکوۃ ان کے خشک ہونے کے بعد لی جاتی ہے۔ محمد بن اسحاق مسیبی، عبداللہ بن نافع نے محمد بن صالح التمار سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت عتاب سے کوئی شے نہیں سنی۔

بَابٌ فِي الْخَرْصِ (اندازہ لگانے کا بیان)

1367۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَجُذُّوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا أَوْ تَجُذُّوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَارِصُ يَدَعُ الثُّلُثَ لِلْحِرْفَةِ

حضرت عبدالرحمن بن مسعود نے بیان کیا کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس کی طرف آئے اور کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم اندازہ کرلو تو اس حساب سے زکوۃ لے لو اور اس میں سے ایک تہائی (مالک کے لئے) چھوڑ دو۔ اور اگر تم تیسرا حصہ نہ چھوڑو یا لے لو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اندازہ لگانے والا تہائی حرفہ (اہل پیشہ) کے لئے چھوڑ دے گا۔

بَابٌ مَتَى يُخْرَصُ التَّمْرُ (اس کا بیان کہ کھجوروں کا اندازہ کب لگایا جائے گا)

1368۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خیبر کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی طرف بھیجتے تھے اور وہ کھجوروں کے پک جانے کے وقت ان سے کچھ کھائے جانے سے قبل ان کا اندازہ لگاتے تھے۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الثَّمَرَةِ فِي الصَّدَقَةِ (ان پھلوں کا بیان جو زکوۃ میں دینا جائز نہیں)

1369۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ

1۔ قال ابوداؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَسْنَدَهُ أَيْضًا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرور اور لون الحبیق زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا۔ زہری نے کہا ہے کہ یہ دونوں مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی دو قسمیں ہیں۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوالولید نے سلیمان بن کثیر عن الزہری کی سند سے بھی اسے بیان کیا ہے۔

1370۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنَا حَشَفًا فَطَعَنَ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں عصا تھا اور کسی آدمی نے حشف (خشک ردی کھجور کی ایک قسم) کا ایک خوشہ لٹکا دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے عصا کے ساتھ اس خوشہ میں کچوکا لگایا اور فرمایا: اگر یہ صدقہ دینے والے کا مالک چاہتا تو وہ اس سے عمدہ اور اچھی شے صدقہ دے سکتا تھا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس صدقہ کا مالک قیامت کے دن حشف ہی کھائے گا۔

بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ (صدقہ فطر کا بیان)

1371۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ وَكَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِي عَنْهُ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَحْمُودٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو لغو اور فحش گفتگو (نجاست وغیرہ) سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو خوراک اور کھانا مہیا کرنے کے لئے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ جس نے یہ صدقہ نماز عید سے پہلے ادا کر دیا تو اس کی یہ زکوٰۃ مقبول ہے اور جس نے یہ نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ بھی صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

بَابُ مَتَى تُؤَدَّى (اس کا بیان کہ صدقہ کب ادا کیا جائے)

1372۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ

بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقۃ الفطر کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ لوگوں کے نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یوم عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

بَاب كَمْ يُؤَدَّى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ (اس کا بیان کہ صدقہ فطر کتنا دیا جائے)

1373۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَرَأَهُ عَلَيَّ مَالِكٌ أَيْضًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيهِ فِيمَا قَرَأَهُ عَلَيَّ مَالِكٌ زَكَاةُ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنْ الْمُسْلِمِينَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا فَذَكَرَ بِمَعْنَى مَالِكٍ زَادَ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ سَعِيدٌ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ فِيهِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ لَيْسَ فِيهِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ عبد اللہ بن مسلمہ نے اس حدیث میں کہا ہے جو انہوں نے مالک پر پڑھی ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں میں سے ہر آزاد یا غلام مذکر یا مؤنث پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو صدقہ فطر واجب ہے۔

یحییٰ بن محمد بن سکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر نے عمر بن نافع سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع صدقہ فطر مقرر کیا ہے۔ پھر آگے مالک کی روایت کی طرح روایت ذکر کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (صدقہ فطر) ہر چھوٹے اور بڑے (پر واجب ہے) اور اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ لوگوں کے نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ اسے عبد اللہ العمری نے نافع سے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا کہ (یہ) ہر مسلمان پر ہے اور اسے سعید جمحی نے عبید اللہ عن نافع سے بیان کیا ہے اور اس میں ''من المسلمین'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور عبید اللہ سے مشہور روایت میں ''من المسلمین'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

1374۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ زَادَ مُوسَى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَعَبْدُ اللهِ يَعْنِي الْعُمَرِيَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ نَافِعٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَيْضًا

حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے، بڑے، آزاد

اور غلام پر ایک صاع جَو یا کھجور صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے۔ موسیٰ نے اس روایت میں مذکر و مونث (مرد و عورت) کا اضافہ کیا ہے۔
ابوداؤد نے کہا ہے کہ ایوب اور عبداللہ العمری نے اپنی حدیث میں نافع سے "ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى" کے الفاظ بھی ذکر کیے ہیں۔

1375۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ(1) عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ

حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں لوگ ایک صاع جَو یا کھجوریں یا سلت (جَو کی ایک قسم جس پر چھلکا نہیں ہوتا) یا منقیٰ (خشک انگور) صدقہ فطر نکالتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور تھا اور گندم وافر ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تمام چیزوں کی جگہ نصف صاع گندم (بطور صدقہ فطر) مقرر فرمادی۔

1376۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ التَّمْرَ عَامًا فَأَعْطَى الشَّعِيرَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد لوگوں نے نصف صاع گندم کو (دیگر اشیاء میں سے ایک صاع صدقہ فطر کے) برابر قرار دیا۔ فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھجوریں ہی دیا کرتے تھے۔ ایک سال اہل مدینہ کے لیے کھجوریں کمیاب ہوگئیں تو آپ نے (صدقہ فطر میں) جَو دیئے۔

1377۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے تو ہم ہر چھوٹے بڑے

1۔ ایک نسخہ میں عبدالعزیز بن رواد ہے۔

آزاد یا غلام کی جانب سے صدقہ فطر ایک صاع اناج یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع منقیٰ ادا کرتے تھے۔ ہم مسلسل یہی ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے۔ انہوں نے منبر پر لوگوں سے گفتگو فرمائی تو انہوں نے لوگوں سے اپنی گفتگو کے دوران فرمایا کہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مُد ایک صاع کھجوروں کے برابر ہوتے ہیں۔ پس لوگوں نے اسے ہی اختیار کرلیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: لیکن میں تو ہمیشہ ایک صاع ہی ادا کرتا رہوں گا جب تک میں زندہ رہا۔

ابوداؤد نے کہا: ابن علیہ اور عبدہ وغیرہ نے ابن اسحاق عن عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام عن عیاض عن ابی سعید کی سند سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں ایک آدمی نے ابن علیہ سے ذکر کیا ہے" یا ایک صاع گندم سے" (صدقہ دیتے تھے) لیکن (یہ الفاظ) محفوظ نہیں ہیں۔ مسدد اور اسماعیل نے حدیث بیان کی ہے اس میں گندم کا ذکر نہیں ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں معاویہ بن ہشام نے ثوری سے، انہوں نے زید بن اسلم سے اور انہوں نے عیاض کے واسطہ سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے گندم سے نصف صاع (صدقہ) کا ذکر کیا ہے اور یہ معاویہ بن ہشام کو وہم ہوا ہے یا اسے جس نے ان سے روایت کیا ہے۔

1378۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ابن عجلان نے عیاض سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ہمیشہ ایک صاع ہی (صدقہ فطر) ادا کروں گا (کیونکہ) بلاشبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ایک صاع کھجوریں یا جَو یا پنیر یا منقیٰ ادا کرتے تھے۔ یہ یحییٰ کی روایت ہے۔ سفیان نے یہ اضافہ کیا ہے" یا ایک صاع آٹا" (دیا کرتے تھے)۔ حامد نے کہا ہے کہ لوگوں نے ان کی اس زیادتی کا انکار کیا ہے تو پھر سفیان نے اسے چھوڑ دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ زیادتی ابن عیینہ کی جانب سے وہم ہے۔

بَابُ مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ (گندم سے نصف صاع صدقہ کرنے کا بیان)

1379۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ

حضرت سلیمان بن داؤد نے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گندم کا ایک صاع ہر دو آدمیوں پر (لازم) ہے۔ (یعنی ایک آدمی کے ذمہ نصف صاع ہوگا) چاہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مذکر ہو یا مؤنث، جو تمہارے غنی اور دولت مند ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک فرمادے گا اور جو تمہارا فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ عطا فرمائے گا جو اس نے دیا۔ سلیمان نے اپنی روایت میں ''غنی ہو یا فقیر'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

1380۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّرَابَجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ بَكْرُ بْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ صَاعِ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ زَادَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ أَوْ صَاعِ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ الْعَدَوِيُّ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُذْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْرِئِ

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا اور صدقہ فطر کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ہر آدمی کی جانب سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہیں۔ علی نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے ''یا ایک صاع گندم دو آدمیوں پر ہے''۔ پھر دونوں راوی اس پر متفق ہیں کہ یہ صغیر، کبیر، آزاد اور غلام کی جانب سے ہے۔ حضرات احمد بن صالح، عبدالرزاق اور ابن جریج نے بیان کیا اور ابن شہاب نے کہا کہ عبداللہ بن ثعلبہ اور ابن صالح نے بیان کیا کہ عدوی اور یہی عذری ہے نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر سے دو دن پہلے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ روایت مقری کی روایت کی طرح ہے۔

1381۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللهُ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ رَأَى رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ قَدْ أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوهُ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ حُمَيْدٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى مَنْ صَامَ

حضرت حسن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان المبارک کے آخر میں بصرہ میں منبر پر خطبہ

ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ گویا لوگ اسے نہ سمجھے تو آپ نے فرمایا: اہل شہر میں سے یہاں کون ہیں۔ اپنے بھائیوں کی جانب اٹھو اور انہیں اس کے بارے میں سکھاؤ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ صدقہ ایک صاع کھجوریں یا جَو یا نصف صاع گندم ہر آزاد اور غلام، مذکر اور مؤنث اور ہر چھوٹے اور بڑے پر لازم فرمایا ہے۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (بصرہ) تشریف لائے آپ نے (گندم کا) بھاؤ سستا دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت (اور خوشحالی) عطا فرمائی ہے۔ پس اگر تم ہر شے سے ایک صاع صدقہ مقرر کرلو (تو یہ اچھا ہوگا)۔ حمید نے کہا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یہ نظریہ رکھتے تھے کہ رمضان المبارک کا صدقہ اس پر لازم ہے جو روزے رکھے۔

بَابٌ فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ (زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کا بیان)

1382۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا فَقَدْ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الْأَبِ أَوْ صِنْوُ أَبِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو ابن جمیل رضی اللہ عنہ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ ادا نہ کی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل نے انکار نہیں کیا مگر اس لیے کہ پہلے وہ فقیر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کردیا اور رہا خالد بن ولید تو تم خالد کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو حالانکہ اس نے اپنی زرہیں اور دیگر جنگی آلات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہلے ہی دے دیئے ہیں اور رہے حضرت عباس تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ لہٰذا ان کی زکوٰۃ میرے ذمہ ہے اور اس کی مثل۔ پھر فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے یا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے۔

1383۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ مَرَّةً[1] فَأَذِنَ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ هُشَيْمٍ أَصَحُّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے سال گزرنے سے قبل پیشگی زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اس کی رخصت عطا فرمادی۔ اور ایک بار کہا۔ پس آپ ﷺ نے انہیں اس بارے میں اجازت عطا فرمائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو ہشیم نے منصور بن زاذان عن الحکم عن

1۔ ایک نسخہ میں قال مرۃ نہیں ہے۔

الحسن بن مسلم عن النبی ﷺ کی سند سے بھی روایت کیا ہے اور ہشیم کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الزَّكَاةِ هَلْ تُحْمَلُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

اس کا بیان کہ کیا زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر لائی جاسکتی ہے؟

1384 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زِيَادًا أَوْ بَعْضَ الْأُمَرَاءِ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِعِمْرَانَ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَلِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي أَخَذْنَاهَا مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَضَعْنَاهَا حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ابراہیم بن عطاء مولیٰ عمران بن حصین نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ زیاد یا کسی اور امیر نے عمران بن حصین کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو اس نے عمران سے کہا: مال کہاں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مال کے لیے ہی تو نے مجھے بھیجا تھا، ہم نے وہاں سے اسے لیا جہاں سے ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں لیا کرتے تھے اور ہم نے وہیں اسے خرچ کر دیا جہاں ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں خرچ کرتے تھے (یعنی وہیں کے مستحقین میں اسے تقسیم کر دیا)۔

بَابُ مَنْ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدُّ الْغِنَى (جسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور غناء کی تعریف کا بیان)

1385 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيَى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْيَانَ حِفْظِي أَنَّ شُعْبَةَ لَا يَرْوِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں سوال کیا کہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اسے غنی کر دے (یعنی اس کی حاجات پوری کرنے کے لئے کافی ہو) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر خموش یا خدوش یا کدوح ہوں گی (یعنی اس کے چہرے پر ناخنوں یا کسی لوہے سے خراشیں لگی ہونگی) تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ غناء کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت کا سونا۔ یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن عثمان نے سفیان کو کہا: مجھے یاد ہے کہ شعبہ حکیم بن جبیر سے روایت نہیں کرتے تو سفیان نے کہا: ہمیں زبید نے محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے حدیث بیان کی ہے۔

1386 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَجَعَلُوا

يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ أَوْ كَمَا قَالَ حَتَّى أَغْنَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ كَمَا قَالَ مَالِكٌ

حضرت عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے بیان کیا: میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بقیع الغرقد میں اترا تو میرے گھر والوں نے مجھے کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور ہمارے لیے آپ ﷺ سے کچھ مانگ ہم اسے کھائیں گے۔ پس وہ سب اپنی حاجت اور ضرورت کا ذکر کرنے لگے تو میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کو پایا۔ وہ آپ سے سوال کر رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے میں کوئی ایسی شے نہیں پاتا جو تجھے عطا کروں۔ تو وہ آدمی آپ ﷺ سے واپس پھرا اور حالت غضب میں یہ کہنے لگا: مجھے اپنی عمر کی قسم! بلاشبہ تم اسے ہی عطا کرتے ہو جسے چاہتے ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مجھ پر غصے کا اظہار کر رہا ہے حالانکہ میں اسے دینے کے لیے کوئی شے نہیں پاتا۔ تم سے جس نے اس حال میں سوال کیا جب اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی ہو یا اس کے برابر کوئی شے ہو تو اس نے الحاف کے ساتھ سوال کیا (یعنی گویا اس نے تنگ کرنے کے لیے بالاصرار سوال کیا) اسدی نے کہا: میں نے سوچا ہمارے پاس تو اونٹنی ہے جو اوقیہ سے بہتر ہے اور اوقیہ تو صرف چالیس درہم ہی ہیں۔ اس نے کہا: پس میں واپس لوٹ آیا اور آپ ﷺ سے کوئی سوال نہ کیا پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس جو اور منقی آیا۔ پس آپ ﷺ نے ہمارے لئے بھی اس سے حصہ نکالا یا جس طرح اس نے بیان کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غنی کر دیا۔ ابوداود نے کہا ہے: ثوری نے اسے اسی طرح بیان کیا ہے جیسے مالک نے کہا ہے۔

1387۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ هِشَامٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا زَادَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ الْأُوقِيَّةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں کچھ مانگا جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت موجود ہو تو اس نے الحاف کیا۔ چنانچہ میں نے کہا: میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے۔ ہشام نے کہا: وہ چالیس درہم سے بہتر ہے پس میں لوٹ آیا اور آپ ﷺ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہ کیا۔ ہشام نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ مقدس میں ایک اوقیہ چالیس درہم کا تھا۔

1388۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا فَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ فَلَفَّهُ فِي عِمَامَتِهِ وَانْطَلَقَ وَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتُرَانِي حَامِلًا إِلَى قَوْمِي كِتَابًا لَا أَدْرِي مَا فِيهِ كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَوْلِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا يُغْنِيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَى هَذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ

حضرت سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا ہے کہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دونوں نے آپ ﷺ سے کچھ طلب کیا۔ پس آپ ﷺ نے دونوں کو وہ کچھ دینے کا حکم ارشاد فرمایا جو انہوں نے مانگا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا۔ پس انہوں نے دونوں کے لیے اس کے بارے میں لکھ دیا جو انہوں نے طلب کیا۔ پس اقرع نے تو وہ تحریر لی اسے اپنے عمامہ میں لپیٹا اور چلا گیا اور رہا عیینہ تو وہ تحریر لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض کی: اے محمد! ﷺ کیا آپ میرے بارے میں یہ خیال فرما رہے ہیں کہ میں اپنی قوم کی طرف ایک ایسا تحریر نامہ لے کر جاؤں جس کے بارے میں میں خود نہیں جانتا جو کچھ اس میں لکھا ہے جیسا کہ صحیفہ متلمس۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے اس قول کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کیا تو پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں کچھ مانگا جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اسے غنی کر سکتا ہے تو وہ (اپنے لیے) آگ میں اضافہ کرتا ہے اور نفیلی نے ایک دوسرے مقام پر کہا ہے کہ وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کونسی شے اسے غنی کر سکتی ہے اور نفیلی نے دوسری روایت میں کہا ہے: وہ غناء کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے اسے سوال نہیں کرنا چاہیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اتنی مقدار جو وہ صبح و شام کھاتا ہے اور نفیلی نے ایک دوسرے مقام پر کہا ہے کہ اس کے پاس ایک دن اور رات یا ایک رات اور دن خوب سیر ہو کر کھانے کا سامان ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے جو میں نے ذکر کیا ہے یہ انتہائی مختصر الفاظ میں ہمیں بیان کیا گیا ہے۔

1389۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ

عبدالرحمن بن زیاد نے زیاد بن نعیم حضرمی سے سنا ہے اور اس نے زیاد بن حارث صدائی سے سنا ہے کہ انہوں نے بیان

کیا: میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور آپ علیہ السلام کی بیعت کی۔ پھر ایک طویل حدیث ذکر کی اور بیان کیا کہ ایک آدمی آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: مجھے صدقہ میں سے کچھ عطا فرمائیے۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے اسے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ صدقات کے بارے میں کسی نبی اور کسی دوسرے کے فیصلے پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے اس کے بارے میں خود فیصلہ فرمایا اور اسے آٹھ اجزاء میں تقسیم فرمایا (یعنی آٹھ قسم کے افراد کو اس کا مستحق قرار دیا: فقیر، مسکین، عامل، مؤلفہ قلوب، مدیون، مسافر اور فک رقاب اور فی سبیل اللہ) پس اگر تو ان اقسام میں سے ہوا تو میں تجھے تیرا حق ضرور عطا کروں گا۔

1390۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطِنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِي بِهِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَذَاكَ الْمَحْرُومُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمُتَعَفِّفُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَجَعَلَا الْمَحْرُومَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ أَصَحُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں ہوتا جسے ایک کھجور یا دو کھجوریں اور ایک لقمہ یا دو لقمے دے کر واپس لوٹا دیا جاتا ہے بلکہ مسکین تو وہ ہوتا ہے جو لوگوں سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرتا اور نہ لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ اسے کچھ دیں۔ مسدد، عبید اللہ بن عمر اور ابو کامل نے ہم معنی روایت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عبد الواحد بن زیاد اور معمر نے زہری سے، انہوں نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مذکورہ حدیث کی مثل ارشاد فرمایا بلکہ مسکین تو متعفف یعنی سوال کرنے سے بچنے والا ہوتا ہے۔ مسدد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے سبب وہ مستغنی ہو جائے نہ وہ کسی سے مانگتا ہو اور نہ ہی اس کی حاجت کے بارے میں علم ہو کہ اس پر صدقہ کیا جائے تو وہی محروم ہے۔ مسدد نے ''المتعفف الذی لا یسأل'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث محمد بن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے اور دونوں نے زہری کے کلام سے محروم کا ذکر کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

1391۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يُقَسِّمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ

1۔ ایک نسخہ میں وھو اصح نہیں ہے۔

عبید اللہ بن عدی بن خیار نے بیان کیا ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی ہے کہ وہ دونوں حجۃ الوداع کے موقع پر حضور نبی مکرم علیہ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ علیہ صدقہ تقسیم فرمارہے تھے تو ان دونوں نے بھی آپ علیہ سے اس میں سے کچھ طلب کیا تو آپ علیہ نے ہماری طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر جھکا لی اور آپ علیہ نے ہم دونوں کو قوی الجثہ پایا اور ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں عطا کر دیتا ہوں ورنہ صدقہ میں نہ غنی مالدار کا کوئی حصہ ہے اور نہ طاقتور کمانے والے کا (اس میں کوئی حصہ ہے)۔

1392۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْأَنْبَارِيُّ الْخُتُّلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَالْأَحَادِيثُ الْأُخَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ وَبَعْضُهَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِقَوِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ علیہ نے ارشاد فرمایا: کسی مالدار اور طاقتور صحیح الجثہ آدمی کے لئے صدقہ حلال نہیں ہوتا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: اسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے جیسا کہ ابراہیم نے کہا ہے اور شعبہ نے سعد سے "لذی مرۃ قوی" کے الفاظ روایت کیے ہیں اور حضور نبی کریم علیہ سے دوسری روایات مروی ہیں جن میں سے بعض میں "لذی مرۃ قوی" کے الفاظ ہیں اور بعض میں "لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ" کے الفاظ ہیں اور عطاء بن زہیر نے کہا ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ملے تو انہوں نے بیان کیا: "لَا تَحِلُّ لِقَوِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ"

بَابُ مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِيٌّ
اس کا بیان کہ کون سے غنی کے لئے صدقہ لینا جائز ہے

1393۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: سوائے پانچ کے کسی غنی آدمی کے

لیے زکوٰۃ حلال نہیں (یعنی) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا، عامل زکوٰۃ (یعنی زکوٰۃ جمع کرنے والا) مقروض (ایسا آدمی جس پر اتنا قرض ہو کہ اگر وہ اپنے پاس موجود مال سے قرض ادا کرے تو اس کے پاس مال باقی نہ بچے یعنی اس کا قرض اس کے مال کو محیط ہو) اس آدمی کے لئے جس نے زکوٰۃ کا مال اپنے مال کے ساتھ خرید لیا یا پھر اس آدمی کے لیے جس کے پڑوس میں مسکین ہو اسے زکوٰۃ دی جاتی ہو اور وہ مسکین اس غنی کو وہ مال بطور تحفہ اور ہدیہ دے دے۔ حسن بن علی، عبدالرزاق اور معمر نے زید بن اسلم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی مثل ارشاد فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن عیینہ نے اسے زید سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مالک نے بیان کیا ہے اور ثوری نے اسے زید سے روایت کیا اور کہا کہ ایک ثقہ اور مضبوط آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے مجھے بیان کیا ہے۔

1394۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ فِرَاسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی غنی کے لئے صدقہ حلال نہیں سوائے فی سبیل اللہ یعنی مجاہد کے یا ابن سبیل یعنی مسافر کے یا ایسے فقیر کے پڑوسی کے جس پر صدقہ کیا جاتا ہو اور وہ تجھے ہدیہ اور تحفہ دے یا وہ تیری دعوت کرے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے فراس اور ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب كَمْ يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنَ الزَّكَاةِ (اس کا بیان کہ ایک آدمی کو کتنی زکوٰۃ دی جائے گی)

1395۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ

بشیر بن یسار کا خیال ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی جسے سہل بن ابی حثمہ کہا جاتا ہے، اس نے اسے بتایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ اسے دیت کے طور پر دیئے یعنی اس انصاری کی دیت جو خیبر میں قتل کیا گیا تھا۔

بَاب مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ (اس کا بیان کہ کون سی صورت میں سوال جائز ہوتا ہے)

1396۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوال کرنا خراش ہے

جس کے ساتھ آدمی اپنے چہرے کو چھیلتا ہے۔ پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے مگر یہ کہ آدمی حاکم وقت سے کچھ طلب کرے یا وہ ایسے امر میں واقع ہو جائے کہ اس کے بغیر وہ کوئی چارہ نہ پائے (یعنی حاکم وقت سے مانگنا یا اضطراری حالت میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا مذکورہ بالا حکم میں شامل نہیں)

1397۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

قبیصہ بن مخارق ہلالی نے بیان کیا ہے کہ میں نے (ایک آدمی کی) کفالت کا بوجھ اٹھایا اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس (کچھ طلب کرنے کے لیے) حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے قبیصہ! ٹھہر جا۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس کچھ صدقہ آئے تو وہ تجھے دینے کا حکم دیں گے۔ پھر فرمایا: اے قبیصہ! تین آدمیوں میں سے کسی ایک کے سوا مانگنا حلال نہیں۔ وہ آدمی جس نے کسی کی کفالت اٹھائی تو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے اور پھر (سوال سے) باز رہے اور وہ آدمی جسے کوئی آفت اور مصیبت آپہنچے اور وہ اس کا مال تباہ و برباد کر دے تو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔ پس وہ سوال کرے یہاں تک کہ وہ اتنا مال پالے جو اسے سوال سے مستغنی کر دے۔ یا فرمایا: جو اس کی حاجات کو پورا کر دے اور وہ آدمی جسے فاقہ کشی نے آلیا ہو یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین صاحب عقل آدمی یہ کہنے لگیں: فلاں کو فاقے نے آلیا ہے تو اس کے لیے بھی سوال کرنا حلال ہے۔ پس وہ سوال کرے یہاں تک کہ وہ اتنا مال پالے جو اسے سوال سے غنی کر دے یا جو اس کی حاجات کے لیے کافی ہو۔ پھر وہ سوال سے رک جائے۔ اے قبیصہ! ان (حاجات) کے سوا سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام مال ہی کھاتا ہے۔

1398۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ وَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ

اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کچھ طلب کرنے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تیرے گھر میں کوئی شے ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، ایک کمبل ہے اس کا کچھ حصہ ہم اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور کچھ حصہ ہم نیچے بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آ۔ وہ گیا اور دونوں چیزیں لے کر حاضر ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے دست مبارک میں لیا اور فرمایا: کون ان دونوں کو خریدے گا؟ ایک آدمی نے عرض کی: میں ان دونوں کو ایک درہم کے عوض لے لوں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: کون ایک درہم سے زیادہ دینے کے لئے تیار ہے؟ آپ نے یہ جملہ دو یا تین بار ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں یہ دونوں چیزیں دو درہم کے عوض لیتا ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں چیزیں اسے دے دیں اور درہم لے لیے اور پھر انصاری کو عطا فرما دیئے اور ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک درہم کے عوض اناج خرید لے اور وہ اپنے گھر والوں کے حوالے کر دے اور دوسرے درہم کے عوض کلہاڑا خرید لے اور وہ میرے پاس لے آ۔ پس وہ لے کر حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس میں لکڑی کا دستہ لگا دیا اور پھر اسے ارشاد فرمایا: تو جا اور لکڑیاں کاٹ اور بیچ۔ میں تجھے پندرہ دن تک یہاں نہ دیکھوں۔ پس وہ آدمی چلا گیا اور لکڑیاں کاٹ کر بیچنے لگا اور پھر وہ آیا درآنحالیکہ وہ دس درہم پا چکا تھا۔ اس نے بعض کے عوض کپڑا خریدا اور بعض کے عوض کھانے کا ساز و سامان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن تیرے چہرے پر سوال کرنے کے سبب کوئی داغ اور نکتہ ظاہر ہو جائے کیونکہ سوال کرنا سوائے تین کے کسی کے لیے جائز نہیں: ایک شدید افلاس والے کے لیے یا ایسے مقروض کے لیے جو گھبرا دینے والے بوجھ کے نیچے ہو یا پھر ایسے خون بہانے والے کے لیے جس پر دیت کا بوجھ ہو۔ (ان تینوں کے لئے سوال کرنا مباح ہے)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ (سوال کرنے کی کراہیت کا بیان)

1399۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ إِلَيَّ فَحَبِيبٌ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ قُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً قَالَ وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ كَانَ بَعْضُ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَمَا يَسْأَلُ

أَحَدًا أَنْ يُنَاوِلَهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ هِشَامٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا سَعِيدٌ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سات یا آٹھ یا نو افراد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی بیعت نہیں کرو گے؟ حالانکہ بیعت کے بارے میں ہمارا زمانہ نیا ہی تھا (یعنی ہمیں بیعت کیے ہوئے ابھی تھوڑا وقت ہی گزرا تھا) تو ہم نے عرض کی کہ ہم قریب ہی زمانہ میں آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وہی جملہ تین بار ارشاد فرمایا تو ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کر لی۔ تو ایک کہنے والے نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کر لی ہے تو ہم کس پر آپ ﷺ کی بیعت کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، پانچ نمازیں پڑھو گے، (احکام) سنو گے اور اطاعت کرو گے اور آہستہ سے ایک مخفی بات ارشاد فرمائی۔ فرمایا: تم لوگوں سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی تھے کہ ان کا کوڑا اگر جاتا تو وہ کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ اٹھا کر اسے دے دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ہشام کی حدیث کو سوائے سعید کے کسی نے بیان نہیں کیا۔

1400۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ وَكَانَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا

ابو العالیہ نے حضرت ثوبان سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے ضمانت دے گا کہ وہ لوگوں سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دے دوں گا۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں، پھر وہ کسی سے کوئی شے نہیں مانگتے تھے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِعْفَافِ (سوال کرنے سے پرہیز کرنے کا بیان)

1401۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدًا مِنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنْ الصَّبْرِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں عطا فرمایا۔ (کچھ وقفے کے بعد) انہوں نے پھر دست سوال دراز کیا تو آپ ﷺ نے انہیں پھر عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ جو کچھ (مال میں سے) آپ ﷺ کے پاس تھا وہ خرچ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مال میں سے جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے میں اسے ہرگز تم سے ذخیرہ کر کے نہیں رکھوں گا اور جو سوال سے بچنے کی طلب پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھ لے گا اور جو غنا کا طالب ہو گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا اور جو کوئی صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر

عطا فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو جو بھی نعمت عطا فرمائی صبر سے بڑھ کر وسیع کوئی شے نہیں ہے۔

1402۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللهِ أَوْشَكَ اللهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى عَاجِلٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو فاقہ آپہنچا اور اس نے اس کا اظہار لوگوں کے سامنے کیا تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا اور جس نے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے غنا عطا فرمادے یا تو جلدی موت عطا فرما کر یا پھر جلدی مال و دولت سے نواز کر۔

1403۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ

ابن الفراسی سے روایت ہے کہ فراسی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ (کیا) میں سوال کروں (یعنی کچھ مانگوں) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اور اگر تجھے سوال کرنے کی حاجت پیش آئے تو پھر ضروری ہے کہ صالحین سے سوال کر۔ (وہ تیری حاجت کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے)۔

1404۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ رضی الله عنه عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ

ابن ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر فرمایا۔ جب میں اس سے فارغ ہوا اور میں نے (مال) صدقہ آپ کو ادا کر دیا تو آپ نے مجھے اس کی اجرت لینے کا حکم فرمایا۔ تو میں نے عرض کی: میں نے فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کام کیا ہے اور میرا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جو کچھ تجھے دیا جائے وہ لے لے۔ کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں کام کیا ہے پھر آپ ﷺ نے اس کا بدل مجھے دینا چاہا تو میں نے بھی تیرے قول کی مثل ہی بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: جب تجھے کوئی شے تیرے سوال کیے بغیر عطا کی جائے تو اسے کھا اور اس سے صدقہ کر۔

1405۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ

وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد اخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ وَقَالَ أَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَقَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا درآنحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ صدقہ اور صدقہ سے بچنے اور سوال کرنے کے بارے میں ذکر فرما رہے تھے (کہ) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں ایوب عن نافع پر اختلاف کیا گیا ہے۔ عبدالوارث نے بیان کیا: اوپر والا ہاتھ سوال سے بچنے والا ہے یعنی انہوں نے "الید العلیا المتعففة" ذکر کیا ہے۔ اور ان میں سے اکثر نے حماد بن زید سے اور انہوں نے ایوب سے "الید العلیا المنفقة" ذکر کیا ہے اور حماد سے کسی نے المتعففة روایت کیا ہے۔

1406۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللَّهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ

حضرت ابوالاحوص نے اپنے باپ حضرت مالک بن نضلہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ تین (قسم کے) ہیں: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بلند ہے اور عطا کرنے والے کا ہاتھ وہ ہے جو بعد میں اس کے قریب ہے اور سوال کرنے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس تو (اپنی حاجت سے) فالتو اور اضافی مال (حاجتمند کو) عطا کر اور اپنے نفس کے سامنے اظہار عجز نہ کر (یعنی بے بس ہو کر نفس کی ہر بات کو قبول نہ کر)۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ (بنی ہاشم کے لیے زکوٰۃ کا بیان)

1407۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بنی مخزوم میں سے ایک آدمی کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا تو اس نے ابو رافع کو کہا: تو میرے ساتھ رہ تو تو بھی اس سے کچھ پا سکے گا۔ اس نے کہا: یہاں تک کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اس کے بارے میں استفسار کر لوں۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس کے بارے میں عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے ہوتا ہے اور بلاشبہ ہمارے لئے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

1408۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةُ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کسی گری پڑی کھجور کے پاس سے گزرتے تھے تو اسے اٹھانے سے کوئی شے آپ ﷺ کے لئے مانع نہ ہوتی تھی سوائے اس خوف کے کہ ہوسکتا ہے یہ صدقہ کی ہو (چونکہ صدقہ کی کھجوریں آپ کے لئے حلال نہ تھیں اس لیے اسے نہ اٹھاتے تھے)۔

1409۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کوئی کھجور پاتے تو فرماتے: اگر مجھے اس کے صدقہ میں سے ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: اسے ہشام نے قتادہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

1410۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي إِبِلٍ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مِنْ الصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ زَادَ أَبِي يُبْدِلُهَا لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ان اونٹوں کے لیے بھیجا جو آپ ﷺ نے انہیں صدقہ (کے اونٹوں) میں سے عطا فرمائے تھے۔

محمد بن علاء اور عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے کہ محمد ابن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "ابی یبدلہا لہ"

بَاب الْفَقِيرِ يُهْدِي لِلْغَنِيِّ مِنْ الصَّدَقَةِ (مال صدقہ میں سے فقیر کا غنی کو ہدیہ دینے کا بیان)

1411۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

بَاب مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا (اس کا بیان کہ جس نے صدقہ کیا اور پھر اس کا وارث بن گیا)

1412۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ بریدہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور اب ماں فوت ہو چکی ہے اس نے وہی لونڈی ترکہ میں چھوڑی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اجر ثابت ہو چکا ہے اور (اب) وہی لونڈی میراث میں تیری طرف لوٹ آئی ہے۔

بَابٌ فِي حُقُوقِ الْمَالِ (مال کے حقوق کا بیان)

1413۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَارِيَةَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں ڈول اور ہنڈیا وغیرہ عاریۃً دینے کو ماعون شمار کرتے تھے۔

1414۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا مَضَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فِي قِصَّةِ الْإِبِلِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْغُدَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ لَهُ يَعْنِي لِأَبِي هُرَيْرَةَ فَمَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ تُعْطِي الْكَرِيمَةَ وَتَمْنَحُ الْغَزِيرَةَ وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ وَتُطْرِقُ الْفَحْلَ وَتَسْقِي اللَّبَنَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مال دار آدمی جو اس (مال) کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اکٹھا کرے گا اور آتش جہنم میں اسے گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ اس کی

پیشانی، پہلو اور اس کی پیٹھ پر داغ دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ فرما دے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے، اس مدت کے مطابق جسے تم شمار کرتے ہو۔ (یعنی دنیوی سالوں کے مطابق) پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا وہ جنت کی طرف جائے گا یا جہنم کی طرف۔ اور جو کوئی بکریوں کا مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ اپنی تعداد سے کہیں زیادہ آ جائیں گی اور اسے ایک وسیع ہموار زمین میں ان کے سامنے منہ کے بل گرا دیا جائے گا۔ پس وہ اسے اپنے سینگوں کے ساتھ ماریں گی اور اپنے کھروں کے ساتھ اسے روند ڈالیں گی۔ ان میں کوئی بکری ایسی نہیں ہوگی جس کے سینگ مڑے ہوئے ہوں گے یا بالکل اس کے سینگ ہی نہ ہوں۔ جب بھی ان میں سے آخری بکری (اسے مار کر) گزر جائے گی تو ان میں سے پہلی بکری پھر اس پر لوٹا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے جو تمہاری مدت شمار کے مطابق پچاس ہزار برس کا ہے۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا آیا وہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف اور جو بھی اونٹوں کا مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ اپنی تعداد سے کہیں زیادہ آئیں گے اور اسے ان کے سامنے وسیع ہموار زمین پر منہ کے بل گرا دیا جائے گا اور وہ اسے اپنے کھروں کے ساتھ روند ڈالیں گے۔ جب بھی اس پر ان میں سے آخری اونٹ گزر جائے گا تو اس پر پہلا پھر لوٹا دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کے مابین فیصلہ فرما دے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق پچاس ہزار برس ہے پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا کہ وہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف۔

جعفر بن مسافر اور ابن ابی فدیک نے ہشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابی صالح کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس طرح روایت بیان کی ہے اور اونٹوں کے قصہ میں "لایؤدی حقها" کے قول کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ فرمایا: ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کا دودھ دوہنا جس دن وہ پانی پینے کے لیے (تالاب وغیرہ پر) آئیں۔

حسن بن علی، یزید بن ہارون نے ہمیں بیان کیا ہے کہ ہمیں شعبہ نے قتادہ سے، انہوں نے ابو عمر غدانی سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح واقعہ سنا ہے۔ پس انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اونٹ کا حق کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو عمدہ اور اعلیٰ قسم کا اونٹ (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) دے، تو دودھ والی اونٹنی کسی کو عطا کرے، سواری کے لئے دے، (بلا عوض) نر جفتی کے لیے کسی کے حوالے کرے اور دودھ (لوگوں کو) پلائے۔ یحییٰ بن خلف اور ابو عاصم نے ابن جریج سے روایت بیان کی ہے کہ ابو الزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اونٹ کا حق کیا ہے؟ تو انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی اور یہ اضافہ کیا "واعارة دلوها" انہیں پانی پلانے والا ڈول کسی کو عاریۃً دینا۔

1415۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَادِّ عَشَرَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دس اوسق کھجوریں توڑنے والوں میں سے ہر ایک کو حکم ارشاد فرمایا کہ ان کا ایک خوشہ مساکین کے لیے مسجد میں لٹکا دیا جائے۔

1416۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يُصَرِّفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اسی دوران ایک آدمی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور وہ اسے دائیں بائیں پھرانے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایسے آدمی کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زائد کھانا وغیرہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ایسے آدمی کو دے دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں۔ یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی ضرورت سے زائد شے میں کوئی حق نہیں۔

1417۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں) تو وہ مسلمانوں پر گراں گزری۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے اس پریشانی کو دور کیے دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ چل پڑے اور عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ! بلاشبہ یہ آیت آپ کے اصحاب پر گراں ثابت ہوئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض نہیں کی ہے مگر اس لیے تاکہ وہ تمہارے باقی اموال کو پاک کر دے اور اس نے میراث کو مقرر فرمایا ہے تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو جائے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا میں تجھے اس بہترین خزانے کی خبر نہ دوں جسے آدمی جمع کرتا ہے۔ (فرمایا) وہ پاکباز صالحہ عورت ہے کہ جب آدمی اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کے لئے باعث مسرت ہو اور جب وہ اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور جب آدمی اس سے غائب ہو تو وہ اس کی حفاظت کرے (یعنی اس کی عزت و آبرو اور مال ہر شے کی حفاظت کرے)۔

بَابُ حَقِّ السَّائِلِ (سائل کے حق کا بیان)

1418۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سائل کے لئے حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے (یعنی جس حال میں کوئی آ کر سوال کرے حسب استطاعت اسے دو)۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم اور زہیر نے شیخ سے بیان کیا اور کہا: میں نے سفیان کو ان کے پاس دیکھا کہ انہوں نے فاطمہ بنت حسین سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1419۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ

عبدالرحمن بن بجید نے اپنے دادی ام بجید سے روایت بیان کی ہے اور یہ ان میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ انہوں نے آپ سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میں اس کے لیے کوئی ایسی شے نہیں پاتی جو میں اسے عطا کرسکوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: اگر تو اس کے لیے کوئی شے بھی نہ پائے جو تو اسے دے سکے سوائے جلے ہوئے کھر کے تو پھر وہی اسے ہاتھ میں دے دے۔ (مقصود یہ ہے کہ سائل کو حتی الامکان محروم واپس نہیں کرنا چاہیے جو میسر ہو وہی دے کر اس کی دلجوئی کر دی جائے)۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ (اہل ذمہ کو صدقہ دینے کا بیان)

1420۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ فَصِلِي أُمَّكِ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے پاس میری ماں آئی اس حال میں کہ وہ قریش کے دین کی طرف مائل اور راغب تھی اور وہ (دین اسلام کو) ناپسند کرنے والی مشرکہ عورت تھی۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے حالانکہ وہ (دین اسلام کو) ناپسند کرنے والی مشرکہ ہے کیا میں اس سے حسن سلوک کر سکتی ہوں؟ آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں تو اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔

بَاب مَا لَا يَجُوزُ مَنْعُهُ (ان چیزوں کا بیان جنہیں روکنا جائز نہیں)

1421۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ

بنی فزارہ کے ایک آدمی سیار بن منظور نے اپنے باپ کے واسطہ سے ایک عورت سے جسے بہیسہ کہا جاتا تھا روایت نقل کی ہے کہ اس نے بیان کیا: میرے والد نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت چاہی۔ پس وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ کی قمیص اوپر اٹھا کر (از راہ محبت) آپ کے جسد اطہر کو بوسہ دینے لگے اور ساتھ چمٹ گئے۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کون سی شے ہے جسے روکنا (یعنی لوگوں کو دینے سے انکار کرنا) حلال نہیں ہوتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نمک۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی شے ہے جسے روکنا حلال نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا ہر خیر اور نیکی کا عمل کرنا تیرے لئے باعث خیر (و برکت) ہے۔

بَاب الْمَسْأَلَةِ فِي الْمَسَاجِدِ (مساجد میں سوال کرنے کا بیان)

1422۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزٍ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَخَذْتُهَا مِنْهُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں ایک سائل سے ملا جو سوال کر رہا تھا۔ پس میں نے عبدالرحمن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا پایا۔ میں نے اس سے وہ لے لیا اور اس سائل کو دے دیا۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ بِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى

اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے وسیلہ سے سوال کرنا مکروہ ہے

1423۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقِلَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَاذٍ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنَا

ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات کے وسیلہ سے سوائے جنت کے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ عَطِيَّةِ مَنْ سَأَلَ بِاللهِ (اسے دینے کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے تو[illegible] سے مانگے)

1424۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے توسل سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ مانگے تو اسے عطا کرو اور جو تمہیں دعوت دے تو تم اس کی دعوت کو قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ نیکی کا عمل کرے تو تم اسے اس کا بدلہ دو اور اگر تم کوئی ایسی شے نہ پاؤ جو تم اسے بدلے کے طور پر دے سکتے ہو تو تم اس کے لئے (اخلاص کے ساتھ) دعا کرو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ (اس آدمی کا بیان جو اپنا سارا مال بطور صدقہ دے دیتا ہے)

1425۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ أَصَابَتْهُ لَأَوْجَعَتْهُ أَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ هَذِهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جبکہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی انڈے کی مثل سونا لے کر آیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں نے یہ (سونا) کان سے پایا ہے آپ اسے لے لیں، یہ صدقہ ہے، میں اس کے سوا کسی شے کا مالک نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض فرمالیا۔ پھر وہ آپ ﷺ کی دائیں جانب سے حاضر ہوا اور پہلے کی طرح عرض کی: تو آپ ﷺ نے پھر اعراض فرمالیا (رخ زیبا پھیر لیا) پھر وہ بائیں جانب سے آپ ﷺ کے سامنے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض فرمالیا پھر وہ پیچھے کی جانب سے

حاضر خدمت ہوا، (اور اپنا سونا پیش کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لے لیا اور اسے دے مارا۔ اگر وہ اسے لگ جاتا تو یقیناً اسے تکلیف اور درد پہنچاتا یا اسے زخمی کر دیتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی وہ (مال) لے کر آتا ہے جس کا وہ مالک ہوتا ہے اور کہتا ہے: یہ صدقہ ہے پھر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ بہترین صدقہ وہی ہے جس کے بعد آدمی غنی اور مالدار رہے۔

عثمان بن ابی شیبہ اور ابن ادریس نے ابن اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا "ہم سے اپنا مال لے لے ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں"

1426۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ أَنْ يَطْرَحُوا ثِيَابًا فَطَرَحُوا فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ أَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهِ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ

حضرت عیاض بن عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا: (بطور صدقہ) کپڑے یہاں ڈالو۔ چنانچہ (صحابہ کرام) نے کپڑے وہاں رکھے تو آپ ﷺ نے اس (آدمی) کے لئے دو کپڑے لے لینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے (صدقہ کی فضیلت اور اہمیت بیان فرما کر) اس پر انہیں برانگیختہ کیا۔ پس وہ آدمی آیا اور اس نے بھی دو میں سے ایک کپڑا وہاں رکھا تو آپ ﷺ نے اسے ڈانٹ کر فرمایا: اپنا کپڑا اٹھالے۔

1427۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى أَوْ تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بہترین صدقہ وہ ہے جو آدمی کو غنی باقی رکھے۔ یا فرمایا: وہ صدقہ جو دیئے جانے کے بعد بھی آدمی مالدار رہے اور صدقہ دینے کا آغاز اس سے کر جو تیرے عیال میں داخل ہو۔ (یعنی جس کا نفقہ یا کسوہ وغیرہ تیرے ذمہ واجب ہو)۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (تمام مال صدقہ کرنے کی رخصت کا بیان)

1428۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کونسا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کم مال رکھنے والے کا مشقت اور اذیت برداشت کرتے ہوئے صدقہ دینا اور تو اپنے اہل وعیال سے صدقہ کی ابتدا کر۔

1429۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ

بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رضی الله عنه بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس وقت میرے پاس مال موجود تھا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: آج میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا، اگر میں کسی دن ان پر سبقت لے گیا۔ چنانچہ میں نصف مال لے کر آ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تو نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی: اسی کی مثل (یعنی نصف مال گھر والوں کے لیے رکھا ہے)۔ آپ فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ سارا مال لے کر حاضر خدمت ہوئے جو ان کے پاس تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: تو نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی چھوڑا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: میں کبھی آپ پر کسی شے میں سبقت نہیں لے سکوں گا۔

بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ (پانی پلانے کی فضیلت کا بیان)

1430۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: کون سا صدقہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ (یعنی کسی کو پانی پلانا)۔ محمد بن عبدالرحیم، محمد بن عرعرہ نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے حضرت سعید بن المسیب اور حسن سے، انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

1431۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ سعد کی والدہ فوت ہو چکی ہیں تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پانی پلانا'' راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ سعد کی ماں کے لیے ہے (یعنی اس کا ثواب سعد کی ماں کے لئے ہے۔ یہ حدیث طیبہ اس پر بھی دال ہے کہ اگر میت کو ایصال ثواب کرنے کے لیے کوئی عمل خیر کر لیا جائے اور اس عمل کی نسبت مرنے والے کی طرف کر دی جائے تو یہ سب مباح اور

جائز ہے اور یہ ایصال ثواب مرنے والے کے لیے باعث نفع ہوتا ہے۔)

1432 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی مسلمان نے کسی مسلمان بھائی کو کپڑا پہنایا اس حال میں کہ وہ ننگا تھا (یعنی اس کے پاس پہننے کو لباس نہ تھا) تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے کسی مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا اس حال میں کہ وہ بھوکا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پانی پلایا اس حال میں کہ وہ پیاسا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی سربمہر شراب سے سیراب فرمائے گا۔

بَابٌ فِي الْمَنِيحَةِ (دودھ والا جانور عاریۃً دینے کا بیان)

1433 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا يَعْمَلُ رَجُلٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَةَ عَشَرَ خَصْلَةً

حضرت ابوکبشہ سلولی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے بلندترین خصلت دودھ والی بکری (کسی کو دودھ پینے کے لئے) عاریۃً دینا ہے۔ کوئی آدمی ان میں سے جو عمل ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس پر کیے گئے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

ابوداؤد نے مسدد کی روایت میں بیان کیا ہے کہ حسان نے کہا: ہم نے دودھ والی بکری عاریۃً دینے کے سوا ان خصلتوں کو شمار کیا (مثلاً) سلام کا جواب دینا، چھینک مارنے والے کا جواب دینا اور راستے سے اذیت ناک چیز (یعنی کانٹے وغیرہ) کو اٹھانا اور اس طرح کی دیگر خصائل۔ تو ہم نے پندرہ خصلتوں تک پہنچنے کی استطاعت نہ رکھی۔ (یعنی ہم اتنی خصلتیں بھی شمار نہ کر سکے)۔

بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ (خازن کے اجر کا بیان)

1434 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ

اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْخَازِنَ الْأَمِينَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَدْفَعَهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ امانت دار خازن وہ ہے جو وہ مال عطا کرتا ہے جس کا اسے حکم دیا جائے درآنحالیکہ وہ کامل اور پورا ہوتا ہے اور دیتے وقت اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدقہ لینے والوں میں سے اسی کو دیتا ہے جس کے لیے اسے حکم دیا جاتا ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَتَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا (عورت کا اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرنے کا بیان)

1435۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا اكْتَسَبَ وَلِخَازِنِهِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے فساد کا ارادہ کیے بغیر کچھ خرچ (صدقہ) کرتی ہے تو اس کے لیے اس کا اجر ہے جو اس نے خرچ کیا اور اس کے خاوند کے لیے اس کا اجر ہے جو اس نے کمایا اور اسی کی مثل اس کے خازن کے لیے بھی اجر ہوگا۔ ان میں سے کسی کا اجر دوسرے سے کم نہیں ہوگا۔

1436۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَأُرَى فِيهِ وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرَّطْبُ الْخُبْزُ وَالْبَقْلُ وَالرُّطَبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ

حضرت زیاد بن جبیر بن حیہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: جب عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو ایک معزز عورت کھڑی ہوئی۔ گویا وہ مضر کی عورتوں میں سے تھی اور اس نے عرض کی: یا نبی اللہ ﷺ! بلاشبہ ہم تو اپنے آباء، بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہوتی ہیں (یعنی ہم تو اپنی جمیع حاجات میں ان کی محتاج ہوتی ہیں ہمارا اپنا تو کوئی مال نہیں ہوتا) تو پھر ان کے مالوں میں سے کونسا مال ہمارے لئے حلال ہوسکتا ہے (کہ اسے ہم صدقہ کریں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر شے تم اسے کھا بھی سکتی ہو اور اسے ہدیہ (صدقہ) بھی دے سکتی ہو۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ رطب سے مراد روٹی، سبزی اور تر کھجوریں وغیرہ ہیں۔ (یعنی ہر ایسی شے جو زیادہ دیر تک ذخیرہ نہ کی جاسکتی ہو بلکہ اسے محفوظ رکھنے سے اسکے فاسد اور خراب ہونے کا اندیشہ ہو) ابوداؤد نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ روایت ثوری نے یونس سے بھی نقل کی ہے۔

1437۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ

ہمام بن منبہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی عورت نے اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کیا تو اس کے لیے خاوند کے اجر کا نصف ہوگا۔

1438۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَ لَا إِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يُضَعِّفُ حَدِيثَ هَمَّامٍ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا: کیا وہ اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرسکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر اپنی خوراک سے اور اجر ان دونوں کے درمیان ہوگا۔ اور عورت کے لئے اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا حلال نہیں ہوتا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ روایت ہمام کی حدیث کو ضعیف بنا رہی ہے۔

بَابٌ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ (صلہ رحمی کا بیان)

1439۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِأَرِيحَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ الْأَنْصَارِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرٌو يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَيْنَ أُبَيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ سِتَّةُ آبَاءٍ

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرا خیال ہے ہمارا رب ہم سے ہمارے اموال مانگ رہا ہے تو میں آپ کو اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اریحاء کے مقام پر اپنی زمین اس کے حوالے کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ چنانچہ انہوں نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے مابین تقسیم کردی۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ مجھے ایک انصاری محمد بن عبداللہ کی جانب سے خبر پہنچی ہے کہ اس نے کہا: ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید، مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام دونوں حرام پر مل جاتے ہیں اور وہی تیسری پشت میں ان کے جد اعلیٰ ہیں اور ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن

النجار ہیں اس میں عمرو، حسان، ابوطلحہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہم تینوں کو جمع کر رہا ہے۔ اس انصاری نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہما دونوں کے درمیان چھ واسطے ہیں (اور چھٹی پشت میں جا کر دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں)۔

1440 ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ آجَرَكِ اللهُ أَمَا إِنَّكِ لَوْ كُنْتِ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

حضور نبی کریم ﷺ کی رفیقہ حیات ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میری ایک باندی تھی، میں نے اسے آزاد کر دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے۔ بلاشبہ اگر تو اسے اپنے ننھیال کے حوالے کر دیتی تو تیرے لئے اس سے بڑھ کر اجر ہوتا۔

1441 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے پاس ایک دینار ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے آپ پر صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک دوسرا بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے اپنی اولاد پر صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی پر صدقہ کر دے۔ اس نے پھر عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے خادم پر صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو بہتر جانتا ہے۔

1442 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لئے از روئے گناہ کے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان کی (خوراک کو) یا ان کو ضائع کر دے جنہیں خوراک مہیا کرنا اس کے ذمہ لازم ہے۔ (مثلاً اولاد اور بوڑھے والدین وغیرہ)

1443 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے یہ باعث مسرت وخوشی ہو کہ اس پر اس کا رزق وسیع کر دیا جائے اور اس کی عمر دراز کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

1444۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں رحمن ہوں اور یہ (صلہ رحمی، قرابتداری) رحم ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنے اسم سے ایک اسم مشتق کیا ہے۔ (پس) جس نے اسے جوڑا میں اسے (اپنی خصوصی رحمت کے ساتھ) جوڑ دوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ کر علیحدہ کر دوں گا۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر نے زہری سے خبر دی ہے، ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ رداد لیثی نے انہیں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت سنی۔

1445۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رشتہ ناطہ کو توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

1446۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُلَيْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَرَفَعَهُ فِطْرٌ وَالْحَسَنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنْ هُوَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے اسے حضور نبی کریم ﷺ تک مرفوع بیان نہیں کیا جبکہ فطر اور حسن نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی کرنے والا (وہ) نہیں جو کسی احسان اور بدلے کے طور پر کرتا ہے بلکہ وہ ہے کہ جب اس سے قطع تعلق کی جائے تو اس وقت وہ صلہ رحمی کرے۔

بَابٌ فِي الشُّحِّ (حرص اور بخل کا بیان)

1447۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ

فَبَخِلُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم حرص وبخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ حرص وبخل کے سبب ہی ہلاک ہوئے۔ اس (حرص) نے انہیں بخل کا حکم دیا تو وہ بخل کرنے لگے، اس نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو وہ قطع رحمی کرنے لگے اور اس نے انہیں فسق وفجور کا حکم دیا تو وہ فاجر ہو گئے۔

1448۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ بَيْتَهُ أَفَأُعْطِي مِنْهُ قَالَ أَعْطِي وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے پاس کوئی شے نہیں ہے مگر وہی جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر میں لائے ہیں کیا میں اس سے (صدقہ وغیرہ) دے سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے روک کر اور باندھ کر نہ رکھ (جو تیرے پاس ہے) ورنہ تجھ پر اسے روک دیا جائے گا۔ (یعنی اگر تو عطا نہیں کرے گی تو پھر تجھے بھی عطا نہیں کیا جائے گا)۔

1449۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا ذَكَرَتْ عِدَّةً مِنْ مَسَاكِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ أَوْ عِدَّةً مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے مساکین کی تعداد گن کر بیان کی۔ ابو داؤد نے کہا اور کسی دوسرے نے بیان کیا کہ یا آپ نے صدقہ کو گن کر بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تو دیا کر اور اسے شمار نہ کر ورنہ تجھے بھی گن کر دیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ (لقطہ کا بیان)

بَابُ التَّعْرِيفِ بِاللُّقَطَةِ (گری پڑی چیز کے بارے میں اعلان کرنے کا بیان)

1450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِي اطْرَحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَحَجَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى الْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا وَقَالَ وَلَا أَدْرِي أَثَلَاثًا قَالَ عَرِّفْهَا أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا وَقَالَ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي سَنَةٍ أَوْ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي التَّعْرِيفِ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَقَالَ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا زَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ يَقُولُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا حَمَّادٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَعَرَفَ عَدَدَهَا (1)

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوا۔ پس میں نے ایک کوڑا پایا۔ ان دونوں نے مجھے کہا: اسے پھینک دو۔ تو میں نے کہا: نہیں۔ کیونکہ اگر میں نے اس کا مالک پالیا (تو اسے پہنچادوں گا) ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤں گا۔ پھر میں نے حج کیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے۔ میں وہ لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایک سال تک (لوگوں) کو بتاتا رہ۔ چنانچہ میں پورا سال اس کے بارے میں بتاتا رہا (لیکن اس کا مالک مجھے نہ ملا) پھر میں اسے لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایک سال تک اعلان کرتا رہ۔ چنانچہ میں ایک سال بھر اعلان کرتا رہا۔ پھر میں اسے لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ایسے شخص کو نہیں پایا جو اسے پہچانتا ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعداد، اس کا سر بند اور اس کی تھیلی محفوظ کر لے۔ اگر اس کا مالک آجائے (تو بہتر) ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھالینا۔ راوی کہتے ہیں: میں نہیں جانتا آیا آپ ﷺ نے تین بار یہ فرمایا "کہ اس کا اعلان کر" یا ایک بار فرمایا۔ مسدد

1۔ قال ابوداؤد لیس یقول تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

اور یحییٰ نے شعبہ سے اس طرح روایت بیان کی ہے۔ فرمایا: سال تک اس کے بارے میں لوگوں کو بتا اور یہ لفظ تین بار فرمائے۔ وہ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے انہیں "فی سنة" کہا ہے یا "فی ثلاث سنین" فرمایا ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، سلمہ بن کہیل نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت بیان کی ہے اور اس میں فرمایا ہے کہ دو سال اعلان کر یا تین سال۔ اور فرمایا: ان کی تعداد، اس کی تھیلی اور اس کا سربند پہچان لے اور مزید یہ بیان کیا کہ اگر اس کا مالک آجائے اور وہ ان کی تعداد اور اس کا سربند پہچان لے تو یہ اس کے حوالے کر دے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس حدیث میں حماد کے سوا کسی نے یہ کلمہ نہیں کہا "فعرف عددها" (پس انہوں نے ان کی تعداد یاد رکھ لی)۔

1451۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ سِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ وَلَمْ يَقُلْ خُذْهَا فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ وَقَالَ فِي اللُّقَطَةِ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتَنْفِقْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ مِثْلَهُ لَمْ يَقُولُوا خُذْهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (راستے میں گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایک سال تک لوگوں کو بتا۔ پھر اس کا سربند اور اس کا ظرف (جس میں وہ ہو) پہچان لے پھر اسے خرچ کر لے۔ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اسے ادا کر دے۔ پھر اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بھولی بھٹکی بکری کا کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لے۔ کیونکہ وہ یا تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیے کے لئے ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ گمشدہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ سخت غصے میں ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو گئے یا آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ اور ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں تجھے کیا ہے حالانکہ اس کے موزے (پاؤں) اور پانی کا مشکیزہ (پیٹ) اس کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے گا۔ ابن سرح، ابن وہب اور مالک نے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اس کا پیٹ پانی سے سیراب ہوتا ہے اور وہ درخت کھاتا ہے۔ اور انہوں نے "خذها في ضالة الشاء" کے الفاظ نہیں کہے۔ اور لقطہ کے بارے میں کہا: اس کے بارے میں ایک سال تک اعلان کرو۔ پس اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ اسے اپنے کام میں استعمال کرو۔ اور "استنفق" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ابوداؤد نے کہا: اسے ثوری، سلیمان بن بلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اس طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے "خذها" کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

1452۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ[1] عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی سال بھر تشہیر کر۔ پھر اگر اسے تلاش کرنے والا (یعنی اس کا مالک) آجائے تو وہ شے اس کے حوالے کردے اور اگر نہ آئے تو اس کا ظرف اور اس کا سر بند خوب پہچان لے۔ پھر اسے استعمال کرلے۔ پھر اگر اسے تلاش کرنے والا آجائے تو وہ اس کے حوالے کردے۔

1453۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ رَبِيعَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ تُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا عَرَفْتَ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ أَفِضْهَا فِي مَالِكَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ قُتَيْبَةَ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِي زَادَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَرَبِيعَةَ إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَحَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً وَحَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ پھر انہوں نے ربیعہ کی حدیث کی مثل بیان کی۔ بیان کیا اور لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو سال بھر اس کی تشہیر کرے گا۔ پس اگر اس کا مالک آجائے تو تو اسے دے دے۔ ورنہ اس کا سر بند اور اس کا ظرف خوب پہچان لے۔ پھر اسے اپنے مال میں شامل کرلے۔ پس اگر اس کا مالک آجائے تو تو اسے دے دے۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ سے قتیبہ کی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے "پس اگر اسے تلاش کرنے والا آجائے اور وہ اس کا ظرف اور اس کی تعداد پہچان لے تو تو اس کے حوالے کردے" اور حماد نے بھی عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔ ابوداود نے کہا: یہ وہ زیادتی ہے جو

1۔ ایک نسخہ میں عن سالم ابی النضر نہیں ہے۔

حماد بن سلمہ نے سلمہ بن کہیل، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ کی حدیث میں بیان کی ہے۔ ''اگر اس کا مالک آجائے اور وہ اس کے ظرف اور اس کے سربند کو پہچان لے تو تو وہ شے اسے دے دے'' اس میں ''فعرف عفاصها ووكائها'' کی زیادتی محفوظ نہیں ہے اور عقبہ بن سوید نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے بھی حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو سال بھر اس کے بارے میں اعلان کر اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضور نبی کریم علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو ایک سال تک اس کی تشہیر کر۔

1454۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی (راستے میں) گری پڑی کوئی شے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک عادل آدمی کو یا دو کو اس پر گواہ بنا لے۔ نہ اسے چھپائے اور نہ ہی اسے غائب کرے۔ پس اگر وہ اس کے مالک کو پالے تو وہ اسے واپس لوٹا دے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔

1455۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَهُ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمِيتَاءِ أَوِ الْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِي فَفِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ قَالَ فَاجْمَعْهَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِهَذَا بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ خُذْهَا قَطُّ وَكَذَا قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَيَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَخُذْهَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ فَاجْمَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا بَاغِيهَا

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اللہ علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے (درخت کے) لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں پوچھا گیا (کہ کیا آدمی اسے توڑ کر کھا سکتا ہے یا نہیں؟) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ آدمی جو حاجت مند ہو وہ اسے توڑ کر منہ میں رکھ

لے، اپنے تہبند کی ایک طرف میں چھپا کر نہ رکھے (یعنی اپنی حاجت کے تحت توڑ کر کھالے نہ کہ کپڑے وغیرہ میں چھپا کر ساتھ لے جائے) تو اس پر کوئی شے (جرمانہ وغیرہ) نہیں اور جو کوئی پھل ساتھ لے کر وہاں سے نکل گیا تو اس پر دوگنا جرمانہ ہوگا اور سزا بھی ہوگی اور جس کسی نے کھجوریں خشک کرنے کی جگہ میں پھل محفوظ کر لینے کے بعد اس میں سے کچھ چرالیا اور وہ ڈھال کی قیمت تک پہنچ گیا (یعنی جمہور کے نزدیک اس کی قیمت تین درہم اور احناف کے نزدیک دس درہم تک پہنچ گئی) تو اس پر قطع ید کی سزا ہوگی اور پھر گمشدہ اونٹ اور بکری کے بارے میں ذکر کیا۔ جیسا کہ کئی دوسروں نے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا: پھر لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا لقطہ جو شارع عام یا آباد گاؤں سے ملے تو اس کے بارے میں سال بھر تشہیر کر۔ اگر اسے تلاش کرنے والا آجائے تو وہ اس کے حوالے کردے اور اگر وہ نہ آئے تو وہ تیرے لیے ہے اور وہ شے جو کسی غیر آباد جگہ میں ہو تو اس میں اور رکاز (دفینہ) میں خمس ہے۔ محمد بن علاء اور ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اور عمرو بن شعیب نے اپنی اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں بھٹکنے والی بکری کے بارے میں کہا ہے "تو اسے پکڑ لے" مسدد، ابو عوانہ نے عبید اللہ بن اخنس سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے اپنی اسناد کے ساتھ اس طرح حدیث بیان کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ گمشدہ بکری تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے ہے یا بھیڑیے کے لئے ہے تو اسے یقینا پکڑ لے۔ اسی طرح اس میں ایوب اور یعقوب بن عطاء نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے بیان کیا ہے، فرمایا "تو اسے پکڑ لے"۔ موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابن العلاء، ابن ادریس نے ابن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضور نبی کریم علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ آپ نے گمشدہ بکری کے بارے میں فرمایا: "تو اسے پکڑ لے یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا آجائے"۔

1456۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ هُوَ رِزْقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا تو آپ وہ لے کر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ پھر آپ نے اس کے بارے میں رسول اللہ علیہ السلام سے استفسار کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے۔ پس اس سے رسول اللہ علیہ السلام نے کھایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بھی کھایا۔ پس جب یہ ہو چکا تو اس کے بعد ایک عورت ان کے پاس آئی۔ وہ دینار تلاش کرنے لگی تو رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے علی! دینار اسے ادا کر دو۔

1457۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ الْتَقَطَ دِينَارًا فَاشْتَرَى بِهِ دَقِيقًا فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِيقِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الدِّينَارَ فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ وَقَطَعَ

مِنْهُ قِيرَاطَيْنِ فَاشْتَرَى بِهِ لَحْمًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں پڑا ہوا ایک دینار ملا تو آپ نے اس کے عوض آٹا خرید اتو آٹے والے نے آپ کو پہچان لیا۔ چنانچہ اس نے دینار آپ کو واپس کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ لے لیا اور اس سے دو قیراط کاٹ لئے پھر اس کے عوض گوشت خرید لیا۔

1458 ۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَبْكِيَانِ فَقَالَ مَا يُبْكِيهِمَا قَالَتْ الْجُوعُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَوَجَدَ دِينَارًا بِالسُّوقِ فَجَاءَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَخُذْ لَنَا دَقِيقًا فَجَاءَ الْيَهُودِيَّ فَاشْتَرَى بِهِ[1] فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ خَتَنُ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِينَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيقُ فَخَرَجَ عَلِيٌّ حَتَّى جَاءَ بِهِ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّينَارَ بِدِرْهَمِ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهِ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلَالًا أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا فَبَيْنَمَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ الدِّينَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدُعِيَ لَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي فِي السُّوقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهِ فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (اپنے گھر) حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے (اور دیکھا) کہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما دونوں رو رہے ہیں۔ تو آپ نے پوچھا: انہیں کون سی شے رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: بھوک۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو بازار میں ایک دینار پالیا۔ وہ لے کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انہیں اس کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے کہا: فلاں یہودی کے پاس جائیں اور ہمارے لئے آٹا لے آئیں۔ پس آپ یہودی کے پاس تشریف لائے اور اس سے آٹا خرید اتو یہودی نے کہا: کیا آپ اس کے داماد ہیں جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: اپنا دینار بھی لے لو اور آٹا بھی تمہارے لئے ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر نکلے یہاں تک کہ وہ لے کر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے کہا: فلاں قصاب کے پاس جائیں اور ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت لے آئیں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور گوشت کے ایک درہم کے بدلے ایک دینار گروی رکھا اور گوشت لے کر آ گئے۔ پس حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے آٹا گوندھا اور گوشت ہانڈی میں ڈال کر چولہے پر چڑھایا (اور اسے پکایا) اور روٹیاں پکائیں اور پھر اپنے والد محترم حضور نبی کریم ﷺ کو بلا بھیجا۔

1۔ ایک نسخہ میں یہاں دقیقا ہے۔

پس آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو لخت جگر نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں سارا قصہ آپ کو عرض کرتی ہوں، اگر آپ اسے ہمارے لیے حلال خیال فرمائیں تو ہم اسے کھائیں گے اور آپ بھی ہمارے ساتھ تناول فرمائیں گے۔ اس کا واقعہ اس طرح ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ۔ پس وہ کھانے لگے۔ پس اس اثناء میں کہ ابھی وہ اپنی جگہ پر ہی تھے کہ اتنے میں ایک لڑکا آیا اور وہ اللہ تعالیٰ اور دین اسلام کا واسطہ دے کر دینار کے بارے میں کہنے لگا (کہ وہ گم ہو گیا ہے)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا بھیجا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا: وہ بازار میں مجھ سے گرا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! قصاب کے پاس جاؤ اور اسے کہو: رسول اللہ ﷺ تجھے فرما رہے ہیں دینار میری طرف بھیج دو اور تیرا درہم میرے ذمہ ہے۔ چنانچہ اس نے وہ بھیج دیا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ (دینار) اس لڑکے کو دے دیا۔

1459۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَبِي سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَذْكُرُوا النَّبِيَّ ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عصا، کوڑے، رسی اور ان جیسی دیگر اشیاء کے بارے میں ہمیں رخصت عطا فرمائی کہ کوئی آدمی ان میں سے کسی کو اٹھا لے تو وہ اسے اپنے استعمال میں لا کر نفع اٹھا سکتا ہے۔
ابوداؤد نے کہا: اسے نعمان بن عبدالسلام نے مغیرہ ابی سلمہ سے ان کی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسے شبابہ نے مغیرہ بن مسلم سے انہوں نے ابوالزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

1460۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ گمشدہ اونٹ جو چھپا لیا گیا (اس کے مالک کو اس کی خبر نہ دی گئی) تو اس کی قیمت کے برابر اس کے ساتھ جرمانہ ہوگا۔

1461۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ يَتْرُكُهَا حَتَّى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرٍو

حضرت عبدالرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے والے کی گری ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ احمد نے کہا ہے کہ ابن وہب نے کہا ہے: مراد یہ ہے کہ وہ حاجی کا لقطہ چھوڑ دے گا۔ یہاں تک کہ

اس کا مالک اسے پالے۔ ابن موہب نے عمرو سے بیان کیا ہے

1462۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَرِيرٍ بِالْبَوَازِيجِ فَجَاءَ الرَّاعِي بِالْبَقَرِ وَفِيهَا بَقَرَةٌ لَيْسَتْ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ مَا هَذِهِ قَالَ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا نَدْرِي لِمَنْ هِيَ فَقَالَ جَرِيرٌ أَخْرِجُوهَا فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ

منذر بن جریر نے بیان کیا ہے کہ میں جریر کے ساتھ مقام بوازیج پر تھا۔ اتنے میں ایک چرواہا گائیں لے کر آیا اور ان میں ایک گائے تھی جو ان گائیوں میں سے نہ تھی۔ تو جریر نے اسے کہا: یہ کیا ہے؟ (یعنی یہ گائے کہاں سے آگئی) اس نے بتایا: یہ گائیوں کے ساتھ مل گئی ہے ہم نہیں جانتے کہ یہ کس کی ہے۔ تو جریر نے کہا: تم اسے نکال دو۔ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھٹکے ہوئے جانور کو پناہ نہیں دیتا ہے مگر وہی جو خود گمراہ اور بھٹکا ہوا ہو (یعنی گمشدہ جانور کو اپنے جانوروں میں وہی شامل کرتا ہے جو خود گمراہ ہوتا ہے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ (مناسک حج کا بیان)

بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ (حج کے فرض ہونے کا بیان)

1463 ۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنْ سِنَانٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ (کیا) حج ہر سال فرض ہے یا (زندگی میں) ایک بار؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بار۔ پس جس نے زیادہ بار کیا، تو وہ نفل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: وہ ابوسنان دوئلی تھے۔ اسی طرح عبد الجلیل بن حمید اور سلیمان بن کثیر دونوں نے زہری سے نقل کیا ہے اور کہا ہے: عقیل عن سنان۔

1464 ۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هٰذِهِ ثُمَّ ظُهُورَ الْحُصُرِ

زید بن اسلم نے ابوواقد لیثی کے بیٹے سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج کو یہ فرماتے سنا: حج یہی ہے پھر گھروں میں ہی رہنا ہے (یعنی حج کے لئے گھر سے نکلنا تم پر لازم نہیں کیونکہ فرض حج ادا ہو چکا ہے)۔

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ (عورت کے لئے بغیر محرم کے حج کرنے کا بیان)

1465 ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ أَبِيهِ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ كَمَا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ[1] حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدٍ

1 ۔ قال ابو داؤد تا کما قال القعنبی کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَرِيدًا

حضرت سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ ذو رحم آدمی کے بغیر ایک رات کی مسافت کا سفر کرے۔ عبد اللہ بن مسلمہ اور نفیلی نے مالک سے، حسن بن علی، بشر بن عمر اور مالک نے سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی ہے جس نے اپنی روایت میں عن ابیہ کے الفاظ بھی کہے ہیں۔ پھر تمام اس پر متفق ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر (بغیر محرم کے) کرے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: قعنبی اور نفیلی نے "عن ابیہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ اسے ابن وہب اور عثمان بن عمر نے مالک سے روایت کیا ہے جیسا کہ قعنبی نے کہا ہے۔ یوسف بن موسیٰ نے جریر سے، انہوں نے سہل سے، انہوں نے سعید ابن ابی سعید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی مگر انہوں نے برید کا ذکر کیا ہے۔ (ایک برید چار فرسخ کا ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کا، تو ایک برید بارہ میل کا ہوا ہے)۔

1466 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعًا حَدَّثَاهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ تین دن اور اس سے زیادہ کا سفر کرے مگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا خاوند یا اس کا بیٹا یا کوئی اور ذو رحم محرم ہو۔

1467 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کی مسافت کا سفر نہیں کرے گی مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم آدمی ہو۔

1468 - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرْدِفُ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ تُسَافِرُ مَعَهُ إِلَى مَكَّةَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی لونڈی کو پیچھے سوار کر لیا کرتے تھے۔ اس کا نام صفیہ تھا اور وہ آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ تک سفر کرتی تھی۔

بَاب لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ (اس کا بیان کہ اسلام میں صرورۃ نہیں)

1469۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں صرورۃ نہیں (یعنی اسلام میں اکیلا رہنا اور نکاح نہ کرنا نہیں۔ کسی مسلمان کو یہ نہ کہنا چاہیے کہ میں نکاح نہیں کرتا کیونکہ نکاح کرنا مومنوں کا طریقہ ہے اور ترک کرنا رہبانیت ہے۔ اس کا ایک معنی حج نہ کرنا بھی ہے۔ بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حد حرم میں کسی کا خون کرے اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول قبول نہ ہوگا کہ میں نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا۔ بعض نے ترجمہ یہ کیا ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا فریق نہیں ہے)۔ (لغات الحدیث)

بَاب التَّزَوُّدِ فِي الْحَجِّ (حج کے دوران زادراہ کے انتظام کرنے کا بیان)

1470۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ يَعْنِي أَبَا مَسْعُودٍ الرَّازِيَّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ أَوْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى الْآيَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: لوگ حج کرتے ہیں اور زادراہ ساتھ نہیں لے جاتے۔ ابوسعید نے کہا ہے کہ اہل یمن یا اہل یمن میں سے کچھ لوگ حج کرتے تھے اور زادراہ ساتھ نہ لے جاتے اور کہتے تھے: ہم توکل کرنے والے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وتزودوا" یعنی حج کو جاتے وقت زادراہ ساتھ لے کر چلو کیونکہ بہترین زاد تقویٰ یعنی سوال سے بچنا ہے۔

بَاب التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ (دوران حج تجارت کا بیان)

1471۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ قَالَ كَانُوا لَا يَتَّجِرُونَ بِمِنًى فَأُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ

حضرت مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی "تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو" اور کہا کہ (عرب لوگ) منیٰ میں تجارت نہیں کرتے تھے۔ پھر انہیں تجارت کرنے کی اجازت دے دی گئی جبکہ وہ عرفات سے واپس لوٹ آئیں۔

1472۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ أَبِي

صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے۔ (یعنی حج کرنے میں تاخیر نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی سبب سے اس کی استطاعت باقی نہ رہے)۔

بَابُ الْكَرِيِّ (کرایہ پر دینے کے لئے جانور لے جانے کا بیان)

1473۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ لَكَ حَجٌّ

حضرت ابوامامہ تیمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایسا آدمی تھا جو حج کے دوران اپنے جانور کرائے پر دیتا تھا اور لوگ مجھے کہا کرتے تھے تیرا کوئی حج نہیں۔ تو میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے عرض کی: اے ابوعبدالرحمن! بلاشبہ میں حج کے دوران اپنے جانور کرائے پر دیتا ہوں اور لوگ مجھے کہتے ہیں تیرا کوئی حج نہیں (کیونکہ تو اس دوران تجارت کرتا ہے)۔ تو (یہ سن کر) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تو احرام نہیں باندھتا، تلبیہ نہیں کہتا، بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا، عرفات (میں جا کر وہاں) سے واپس نہیں لوٹتا اور رمی جمار نہیں کرتا؟ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں (میں یہ سب اعمال کرتا ہوں) تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ تیرا حج ہے (یعنی اس کی ادائیگی صحیح ہے)۔ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے اسی طرح آپ ﷺ سے پوچھا: جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو" پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو بلا بھیجا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا: تیرا حج ہے۔ (یعنی تیرا حج صحیح ہے)۔

1474۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ الْحَجِّ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ بِمِنًى وَعَرَفَةَ وَسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوا الْبَيْعَ وَهُمْ حُرُمٌ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَالَ فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الْمُصْحَفِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ مَا كَانَ الْحَجُّ كَانُوا يَبِيعُونَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَوَاسِمِ الْحَجِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ پہلے پہلے حج کے دوران منٰی، عرفات، سوق، ذی المجاز اور

مواسم حج میں خرید وفروخت کرتے تھے۔ پھر وہ احرام کی حالت میں بیع کرنے سے ڈرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو مواسم حج میں" (یعنی تم خرید وفروخت کرو) فرمایا: عبید بن عمیر نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ وہ مصحف میں یہ آیت اسی طرح (یعنی فی مواسم الحج کے الفاظ کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

احمد بن صالح اور ابن ابی فدیک نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی ذئب نے عبید بن عمیر سے مجھے خبر دی ہے کہ احمد بن صالح نے کلام کیا ہے۔ اس کا معنی ہے کہ مولیٰ ابن عباس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حج کے ابتدائی ایام میں خرید وفروخت کرتے تھے۔ پھر آگے "مواسم الحج" تک مذکورہ بالا روایت ذکر کی۔

بَابٌ فِي الصَّبِيِّ يَحُجُّ (نابالغ بچے کے حج کرنے کا بیان)

1475۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا فَمَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَزِعَتِ امْرَأَةٌ فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ مِحَفَّتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مقام روحاء میں تھے تو آپ ﷺ کی ملاقات چند سواروں کے ساتھ ہوئی۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور دریافت فرمایا: تم کون سی قوم ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: (ہم) مسلمان ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کی: تم کون ہو؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اتنے میں ایک عورت اٹھی اور اس نے بچے کا بازو تھام لیا اور اسے محافہ (ہودج کی طرح کی شے جسے سواری پر رکھ کر اس میں بیٹھنا ممکن ہو) سے نکال لائی اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور تیرے لئے اجر ہے۔

بَابٌ فِي الْمَوَاقِيتِ (مواقیت کا بیان)

1476۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَا وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا أَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ قَالَ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا اور مجھ تک یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات

مقرر فرمایا۔ (میقات سے مراد وہ مقام ہے جہاں سے حج یا عمرہ کی نیت سے آنے والے کسی بیرونی آدمی کے لیے بغیر احرام کے آگے گزرنا جائز نہیں)۔

سلیمان بن حرب اور حماد نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن طاؤس نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے، ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میقات مقرر فرمائے آگے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا۔ اور ان میں سے ایک نے کہا: اہل یمن کے لئے یلملم اور ایک نے کہا ''المم'' فرمایا۔ یہ ان کے لیے بھی میقات ہیں جن کے لیے بیان کیے گئے اور ان کے لیے بھی جن کا تعلق ان (مخصوص) مقامات سے نہ ہو مگر وہ عمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے ان مواقیت پر سے گزریں اور وہ لوگ جو ان کے سوا ہیں (یعنی جو میقات سے آگے حل میں رہائش پذیر ہیں) تو ان کے بارے میں ابن طاؤس نے کہا ہے: وہ جہاں سے سفر کا آغاز کریں گے وہیں سے احرام باندھیں گے۔ یہاں تک کہ خود اہل مکہ بھی وہیں سے احرام باندھیں گے۔

1477۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ أَفْلَحَ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا ہے۔

1478۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے مقام عقیق میقات مقرر کیا ہے۔

1479۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللهِ أَيَّتُهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَرْحَمُ اللهُ وَكِيعًا أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَعْنِي إِلَى مَكَّةَ[1]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی نے حج یا عمرہ کے لیے مسجد حرام کی طرف جاتے وقت مسجد اقصیٰ سے احرام باندھا تو اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ عبداللہ (راوی) کو شک ہے کہ ان میں سے کون سا کلمہ فرمایا۔ ابو داؤد نے کہا: اللہ تعالیٰ حضرت وکیع پر رحم فرمائے انہوں نے بیت المقدس سے مکہ مکرمہ کے لیے احرام باندھا۔

1480۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَتَجِيءُ الْأَعْرَابُ فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ قَالَ وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

زرارہ بن کریم نے بیان کیا ہے کہ حارث بن عمرو سہمی نے انہیں بتایا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا درآنحالیکہ آپ منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگ آپ ﷺ کے اردگرد موجود تھے۔ پس عرب لوگ آتے اور جونہی آپ ﷺ کے رخ زیبا کو دیکھتے تو کہہ اٹھتے: ھذا وجہ مبارک (یہ مبارک چہرہ ہے)۔ راوی نے مزید کہا کہ آپ ﷺ نے ذات عرق کو اہل عراق کا میقات مقرر فرمایا ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ (حائضہ کے لیے حج کا احرام باندھنے کا بیان)

1481۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ فَتُهِلَّ

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو مقام شجرہ (ذوالحلیفہ) پر جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور احرام باندھ لے۔

1482۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ فِي حَدِيثِهِ حَتَّى تَطْهُرَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيسَى عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عِيسَى كُلَّهَا قَالَ الْمَنَاسِكَ إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیض اور نفاس والی عورتیں جب میقات پر پہنچیں تو وہ غسل کریں، احرام باندھیں اور بیت اللہ شریف کے طواف کے سوا تمام حج ادا کریں۔ ابو معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں "حتی تطھر" یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں اور ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کا ذکر نہیں کیا اور اس طرح کہا "عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما" اور ابن عیسیٰ نے "کلھا" کا لفظ بھی ذکر نہیں کیا بلکہ اس طرح کہا ہے "المناسك الا الطواف بالبيت"

1۔ ایک نسخہ میں قال المناسك الا الطواف بالبيت کے الفاظ نہیں ہیں۔

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ (احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان)

1483 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِإِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے قبل احرام کے لئے خوشبو لگایا کرتی تھی اور پھر آپ ﷺ کے احرام کھولنے کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے (میں خوشبو لگایا کرتی تھی)۔

1484 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں مشک کی چمک دیکھ رہی ہوتی حالانکہ آپ ﷺ احرام پہنے ہوتے۔

بَابُ التَّلْبِيدِ (سر کے بالوں کو چپکا لینے کا بیان)

1485 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

ابن شہاب نے سالم سے یعنی ابن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس حال میں لبیک کہتے ہوئے سنا کہ آپ سر کے بالوں کو چپکائے ہوئے تھے۔

1486 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے سر (کے بالوں) کو شہد کے ساتھ چپکایا۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ (ہدی کا بیان)

1487 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ الْمَعْنَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةُ فِضَّةٍ قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ بُرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال قربانی کی غرض سے کئی اونٹ ساتھ لے

کر (عمرہ کے لیے) تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں میں ایک اونٹ ابوجہل کا تھا جس کی ناک میں چاندی کا حلقہ (نکیل) تھا۔ ابن منہال نے کہا ہے: سونے کا حلقہ تھا۔ نفیلی نے یہ زائد ذکر کیا ہے: "یغیظ بذلك المشرکین"، یعنی ابوجہل کے اونٹ کو اس لیے ذبح کیا گیا تا کہ وہ مشرکین کے لئے غیظ وغضب کی آگ میں جلنے کا سبب بنے۔

(ہدی سے مراد ہر وہ جانور ہے یعنی اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ جسے حج یا عمرہ کے ارادہ سے حرم پاک جانے والا قربانی کی غرض سے ساتھ ہانک کر لے جائے)۔

بَابٌ فِي هَدْيِ الْبَقَرِ (گائے کی قربانی کا بیان)

1488۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر آل محمد کی جانب سے ایک گائے ذبح کی۔

1489۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے جن کے ساتھ عمرہ کیا ان کی جانب سے ایک گائے ذبح کی۔

بَابٌ فِي الْإِشْعَارِ (اشعار کا بیان)

1490۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَى أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَمَّامٌ قَالَ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ الَّذِي تَفَرَّدُوا بِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے مقام پر ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹ منگوایا اور دائیں جانب سے اس کے کوہان کو چیر ڈالا۔ پھر اس کا خون اس پر مل دیا اور دو جوتوں کے ساتھ اسے قلادہ پہنایا۔ پھر آپ ﷺ کی سواری لائی گئی۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور مقام بیداء پر پہنچ کر حج کے لئے تلبیہ یعنی لبیک کہا۔ مسدد اور یحیٰ نے شعبہ سے یہ حدیث ابوالولید کی طرح بیان کی ہے اور کہا ہے: پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے (کوہان پر) خون مل دیا۔ ابوداود نے کہا ہے: اسے ہمام نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی

انگلی کے ساتھ خون اس پر مل دیا۔ ابوداؤد نے کہا ہے: یہ اہل بصرہ کی ان سنن میں سے ہے جس میں وہ منفرد ہیں۔ (یعنی دوسرے ان کے ساتھ شریک نہیں)۔

1491۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ

حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت مروان بن حکم دونوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال (عمرہ کے لئے) تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہدی کو قلادہ پہنایا، اس کا اشعار کیا اور احرام باندھا۔

1492۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَى غَنَمًا مُقَلَّدَةً

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بطور ہدی بکری لے گئے درآنحالیکہ اسے قلادہ پہنایا گیا تھا۔

بَابُ تَبْدِيلِ الْهَدْيِ (ہدی کو تبدیل کرنے کا بیان)

1493۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ خَالُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُودِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَهْدَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيبًا (1) فَأُعْطِيَ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَهْدَيْتُ نَجِيبًا (1) فَأُعْطِيتُ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ أَفَأَبِيعُهَا وَأَشْتَرِي بِثَمَنِهَا بُدْنًا قَالَ لَا انْحَرْهَا إِيَّاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لِأَنَّهُ كَانَ أَشْعَرَهَا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: (والد محترم) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انتہائی اعلیٰ اور نفیس جانور بطور ہدی لے کر چلے تو آپ کو اس کے عوض تین سو دینار کی پیشکش کی گئی۔ آپ حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں انتہائی عمدہ اور نفیس جانور ہدی کے طور پر لایا ہوں مجھے اس کے بدلے تین سو دینار دیئے جا رہے ہیں کیا میں اسے بیچ سکتا ہوں اور اس کے ثمن سے کئی جانور قربانی کے لیے خرید سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو صرف اسے ہی ذبح کر۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ اس لیے ہوا کیونکہ آپ اس کا اشعار کر چکے تھے۔

بَابُ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَأَقَامَ (اس کا بیان جو اپنی قربانی کا جانور بھیج دے اور خود مقیم رہے)

1494۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ

1۔ ایک نسخہ میں نَجِيبًا کے بجائے بُخْتِيًّا ہے۔

بُدْنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدِي ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانور کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا اشعار کیا اور انہیں قلادہ پہنایا۔ پھر انہیں بیت اللہ شریف کی طرف بھیج دیا اور خود مدینہ منورہ میں ہی مقیم رہے۔ پس آپ ﷺ پر کوئی شے بھی حرام نہیں ہوئی بلکہ ہر شے آپ ﷺ کے لیے حلال تھی (یعنی اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح صرف قربانی کا جانور بھیج دینے سے بھیجنے والے پر احرام کی پابندیاں اور شرائط لازم نہیں ہوتیں بلکہ وہ پہلے کی طرح آزاد اور حلال رہتا ہے)۔

1495۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

حضرت عروہ اور حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھیج دیتے تھے اور میں آپ ﷺ کی ہدی کے قلادے بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ کسی بھی ایسی شے سے اجتناب نہ کرتے تھے جس سے محرم (احرام باندھنے والا) اجتناب کرتا ہے۔

1496۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا وَلَا حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا قَالَا قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَدْيِ فَأَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدِي مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ

ابن عون نے قاسم بن محمد اور ابراہیم سے روایت بیان کی ہے، اس کا گمان ہے کہ اس نے یہ روایت دونوں سے سنی ہے اور اسے یہ یاد نہیں کہ یہ حدیث قاسم بن محمد سے ہے اور نہ یہ یاد ہے کہ یہ حدیث ابراہیم سے مروی ہے۔ بہر حال ان دونوں نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا جانور بھیجا اور میں نے اس کا قلادہ اپنے ہاتھ سے اس روئی سے بٹا جو ہمارے پاس تھی۔ پھر آپ ﷺ نے ہمارے درمیان حلال آدمی کی طرح صبح کی اور آپ ﷺ نے وہ عمل مقاربت کیا جو ایک حلال آدمی اپنی بیوی سے کرتا ہے۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ الْبُدْنِ (قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان)

1497۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ بدنہ (قربانی کا جانور مگر اس کا

حقیقی اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے) ہانک کرلے جارہا ہے تو آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا: تو اس پر سوار ہوجا۔ اس نے عرض کی: یہ بدنہ ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اس پر سوار ہوجا۔ تیری ہلاکت ہو (آپ نے یہ کلمہ) دوسری یا تیسری بار فرمایا۔

1498۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت ابوالزبیر نے مجھے خبر دی ہے میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہدی پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تو اس پر اس طرح سوار ہو جو اس کے لیے باعث مشقت اور اذیت نہ ہو جبکہ تجھے اس کی حاجت اور ضرورت ہو۔ یہاں تک کہ تو اس کے سوا دوسری سواری پالے۔ (یعنی یہ حاجت ثابت تب ہوگی جب ہدی کے سوا دوسرا جانور سواری کے لیے نہ ہو۔ جب دوسری سواری موجود ہو تو پھر ہدی پر سوار نہ ہونا چاہیے)۔

بَابٌ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ

اس کا بیان جب ہدی اپنے محل پر پہنچنے سے پہلے ہلاک ہوجائے

1499۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ

حضرت ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ان کے ساتھ ہدی یعنی قربانی کے جانور بھیجے اور فرمایا: اگر ان میں سے کوئی ہلاک ہونے کے قریب ہوجائے تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے نعل کو اس کے خون سے رنگ دینا پھر اس کے اور لوگوں کے درمیان حائل نہ ہونا۔ (یعنی اس سے خود نہ کھانا اور لوگوں کو کھانے سے نہ روکنا)۔

1500۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فُلَانًا الْأَسْلَمِيَّ وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ رُفْقَتِكَ[1] وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الْإِسْنَادَ وَالْمَعْنَى كَفَاكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فلاں اسلمی کو بھیجا اور اس کے ساتھ اٹھارہ قربانی کے جانور بھی بھیجے۔ تو اس نے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے اگر ان میں سے کوئی مجھ پر گر جائے؟ (یعنی ان میں سے کوئی

1۔ قال ابوداؤد تا من رفقتک کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

مرنے کے قریب پہنچ جائے اور چلنے سے عاری ہو جائے)۔ فرمایا: تو اسے نحر کر دینا۔ پھر اس کے نعل کو اس کے خون میں رنگ دینا پھر اس سے اس کی گردن پر نشان لگا دینا۔ نہ تو خود اس سے کھانا اور نہ ہی تیرے اصحاب یا رفقاء میں سے کوئی اس سے کھائے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: راوی اس حدیث میں سے جس قول کے ساتھ منفرد ہے (وہ یہ ہے) "ولا تاکل منها انت ولا احد من رفقتك اور عبدالوارث کی حدیث میں "اِضْرِبْهَا" کی جگہ یہ الفاظ ہیں "ثم اجعله على صفحتها" ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے ابوسلمہ کو یہ کہتے سنا ہے "جب تو اسناد اور معنی درست کر لے تو وہ تیرے لئے کافی ہے"۔

1501۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَعْلَى ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُدْنَهُ فَنَحَرَ ثَلَاثِينَ بِيَدِهِ وَأَمَرَنِي فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے قربانی کے اونٹ ذبح کیے، تو تیس اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور پھر مجھے حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ (بقیہ) تمام کو میں نے ذبح کیا۔

1502۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهٰذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ عِيسَى قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي وَقَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ کا دن) اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے بڑھ کر عظیم دن ہے، پھر یوم القر۔ عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ثور نے کہا ہے: اس سے مراد قربانی کا دوسرا دن (یعنی گیارہویں ذی الحجہ کا دن) ہے۔ اور بیان کیا کہ پانچ یا چھ اونٹنیاں رسول اللہ ﷺ کے قریب لائی گئیں اور وہ سب آپ ﷺ کے قریب ہونے لگیں کہ آپ ﷺ ان میں سے کس سے ابتدا فرماتے ہیں جب ان کے پہلو زمین پر جا کر گرے۔ (یعنی وہ ذبح ہو گئیں)۔ راوی کہتے ہیں: تو آپ ﷺ نے انتہائی دھیمے انداز میں کوئی بات کی میں اسے نہیں سمجھ سکا۔ تو میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (تو بتایا گیا) آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی (ان کے گوشت میں سے) چاہے وہ کاٹ لے۔

1503۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ غُرْفَةَ بْنَ الْحَارِثِ الْكِنْدِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُتِيَ بِالْبُدْنِ فَقَالَ ادْعُوا لِي أَبَا حَسَنٍ فَدُعِيَ لَهُ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ لَهُ خُذْ بِأَسْفَلِ الْحَرْبَةِ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَعْلَاهَا ثُمَّ طَعَنَا بِهَا الْبُدْنَ فَلَمَّا فَرَغَ رَكِبَ بَغْلَتَهُ وَأَرْدَفَ عَلِيًّا رضی الله عنه

حضرت عبداللہ بن حارث ازدی نے بیان کیا ہے کہ میں نے غرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے بیان کیا کہ میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ علیہ السلام کے پاس حاضر تھا اور قربانی کے اونٹ لائے گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابا الحسن کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ تو آپ علیہ السلام نے انہیں فرمایا: نیزہ کو نیچے کی جانب سے پکڑیے اور رسول اللہ علیہ السلام نے اسے اوپر کی جانب سے پکڑا۔ پھر دونوں نے اس کے ساتھ اونٹوں کو نحر کیا۔ پس جب آپ علیہ السلام قربانی سے فارغ ہوئے تو اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنایا۔

بَاب كَيْفَ تُنْحَرُ الْبُدْنُ (اس کا بیان کہ قربانی کے اونٹوں کو کیسے نحر کیا جائے گا)

1504۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يَنْحَرُونَ الْبَدَنَةَ مَعْقُولَةَ الْيُسْرَى قَائِمَةً عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن سابط نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب قربانی کے اونٹ کو اس حال میں نحر کرتے تھے کہ اس کا بایاں پاؤں بندھا ہوتا اور باقی (تین) پاؤں پر وہ کھڑا ہوتا۔

1505۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنًى فَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ

حضرت زیاد بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں تھا۔ پس آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے اونٹ کو نحر کر رہا تھا اس حال میں کہ وہ اونٹ بیٹھا ہوا تھا۔ تو آپ نے اسے فرمایا: اسے سیدھا کھڑا کرلو درآنحالیکہ یہ بندھا ہوا ہو اور آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرو۔

1506۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَقْسِمَ جُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں اپنے قربانی کے جانوروں کی خدمت خود بجالاؤں (اس سے مراد یا تو نحر سے پہلے انہیں چارہ ڈالنا اور پانی وغیرہ پلانا ہے یا اس سے مراد نحر اور تقسیم کے وقت خود حاضر رہنا ہے) اور ان کا چمڑہ اور ان کی جل تقسیم کردوں اور مجھے حکم ارشاد فرمایا کہ میں اس میں سے قصاب کو کوئی شے نہ دوں۔ اور فرمایا: ہم قصاب کو اپنی جانب سے دیتے ہیں۔

بَاب فِي وَقْتِ الْإِحْرَامِ (احرام باندھنے کے وقت کا بیان)

1507۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي خُصَيْفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ عَجِبْتُ

لِاخْتِلَافِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي إِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَوْجَبَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِذَلِكَ إِنَّهَا إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمِنْ هُنَاكَ اخْتَلَفُوا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجًّا فَلَمَّا صَلَّى فِي مَسْجِدِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ أَوْجَبَ فِي مَجْلِسِهِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ حِينَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفِظْتُهُ عَنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ وَذَلِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوا يَأْتُونَ أَرْسَالًا فَسَمِعُوهُ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ وَأَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَأَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَمَنْ أَخَذَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَهَلَّ فِي مُصَلَّاهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابا العباس! میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں متعجب ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں اس کے بارے میں لوگوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی حج ادا فرمایا اسی وجہ سے صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ حج کے ارادہ سے (مدینہ طیبہ سے) نکلے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ کے مقام پر مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجلس میں حج کے لیے احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔ جب آپ ﷺ دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو وہاں کچھ لوگوں نے آپ ﷺ سے تلبیہ سنا اور اسے بھی یاد رکھ لیا پھر آپ ﷺ سوار ہوئے۔ پس جب آپ کی ناقہ آپ کو لے کر اٹھی تو آپ ﷺ نے پھر تلبیہ کہا اور کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کو وہاں پا لیا اور یہ اس لیے تھا کہ لوگ گروہ در گروہ آرہے تھے۔ پس جب آپ ﷺ کی ناقہ آپ کو لے کر اٹھی اور انہوں نے اس وقت احرام باندھا جب آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر اٹھی۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ چلتے رہے اور جب آپ ﷺ بیداء پہاڑی پر چڑھے تو آپ ﷺ نے تلبیہ کہا اور کچھ لوگوں نے اس مقام پر آپ ﷺ کو پایا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ آپ ﷺ نے اس وقت احرام باندھا جب آپ بیداء کی بلندی پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی قسم آپ ﷺ نے اپنی مسجد میں احرام باندھا اور آپ ﷺ نے اس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر اٹھی اور اس وقت بھی تلبیہ کہا جب آپ بیداء کی بلندی پر چڑھے۔ سعید نے کہا ہے کہ جس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا ہے تو اس نے آپ ﷺ کی مسجد میں احرام باندھا ہے جب وہ دو رکعتوں سے فارغ ہوا۔

1508۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما عَنْ أَبِيهِ[1] قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُكَذِّبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

1۔ ایک نسخہ میں یہاں أنّه ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تمہارا بیداء یہ وہی مقام ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں (لاعلمی کے سبب) جھوٹ بولتے ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تو مسجد کے پاس سے ہی احرام باندھا ہے اور مسجد سے مراد مسجد ذی الحلیفہ ہے۔

1509۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابا عبدالرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ ایسے چار عمل کرتے ہیں جو میں نے آپ کے اصحاب میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صرف دونوں یمانی ارکان کو مس کرتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتیہ جوتا پہنتے ہیں (مراد ایسے چمڑے کے جوتے ہیں جس پر بال نہ ہوں) اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ کرتے ہیں۔ (اس سے یہ مراد بھی ہوسکتا ہے کہ آپ زرد رنگ کا لباس پہنتے ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ بالوں کو زرد خضاب کرتے ہیں) اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب تم مکہ میں ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم احرام نہیں باندھتے یہاں تک کہ آٹھویں کا دن آجائے۔ (یعنی تم آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھتے ہو) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک استلام ارکان کا تعلق ہے تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو صرف ارکان یمانی کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے اور رہے سبتیہ جوتے۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ ایسے نعلین پہنتے تھے جن میں بال نہ تھے اور آپ ﷺ انہی میں وضو فرماتے تھے۔ لہٰذا میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں اور جہاں تک زرد رنگ کا تعلق ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ رنگنا پسند کرتا ہوں اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر تب ہی جب آپ کی سواری آپ کو لے کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ (اور اہل مکہ کے لئے وہ آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہی ہے)۔

1510۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھائی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں ہی رات بسر کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر جب آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے تو وہ آپ کو لے کر اٹھی اور آپ نے تلبیہ کہا۔

1511۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب آپ ﷺ بیداء کی پہاڑی پر چڑھے تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے تلبیہ کہا۔

1512۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ طَرِيقَ الْفُرْعِ أَهَلَّ إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَإِذَا أَخَذَ طَرِيقَ أُحُدٍ أَهَلَّ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى جَبَلِ الْبَيْدَاءِ

حضرت عائشہ بنت سعد ابن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے جب فرع کے راستے کو اختیار کیا تو آپ نے احرام باندھ کر بلند آواز سے تلبیہ کہا جبکہ آپ ﷺ کی سواری آپ کو لے کر اٹھی اور جب آپ ﷺ احد کے راستے پر چلے تو آپ نے تلبیہ کہا جب آپ ﷺ بیداء کی پہاڑی پر چڑھے۔

بَابُ الِاشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ (نیت حج کو مشروط کرنے کا بیان)

1513۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں اسے مشروط کرسکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے پھر عرض کی: میں نیت کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس طرح کہہ "**لبیک اللھم لبیک ومحلی من الارض حیث حبستنی**" یعنی زمین میں سے وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی جہاں تو مجھے آگے جانے سے روک دے گا۔ (یہ نیت تب کی جاتی ہے جب حرم پاک تک پہنچنے کا یقین نہ ہو بلکہ یہ وہم ہو کہ کسی بھی سبب سے وہاں پہنچنے سے روکا جاسکتا ہے)۔

بَابٌ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ (حج مفرد کا بیان)

1514۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد ادا فرمایا ہے۔ (حج مفرد

سے مراد یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرنا یعنی "اللھم انی ارید الحج ویسرہ لی وتقبلہ منی")

1515۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَمَّا أَنَا فَأُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ ثُمَّ اتَّفَقُوا فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ ارْفُضِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي قَالَ مُوسَى وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْمُسْلِمُونَ فِي حَجِّهِمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الصَّدَرِ أَمَرَ يَعْنِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ زَادَ مُوسَى فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَضَى اللهُ عُمْرَتَهَا وَحَجَّهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ مُوسَى فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ طَهُرَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اس حال میں کہ ہم ذوالحجہ کا چاند پانے والے تھے۔ پس جب آپ ذوالحلیفہ میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ اس کے لیے احرام باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے۔ موسیٰ نے وہیب کی حدیث میں بیان کیا ہے "کیونکہ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں خالصۃً عمرہ کے ارادہ سے احرام باندھتی" اور حماد بن سلمہ کی حدیث میں کہا ہے۔ "لیکن میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیونکہ میرے پاس ہدی موجود ہے" پھر تمام رواۃ اس پر متفق ہیں۔ "پس میں ان میں شامل تھی جنہوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا" ابھی میں راستے میں تھی کہ مجھے حیض آنے لگا پھر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی چیز تجھے رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کی: میں چاہتی تھی کہ میں اس سال (حج کے لئے) نہ آؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا عمرہ چھوڑ دے۔ اپنا سر (یعنی مینڈھیاں) کھول دے اور کنگھی کر لے۔ موسیٰ نے بیان کیا کہ فرمایا: اور حج کے لئے احرام باندھ لے۔ اور سلیمان نے کہا کہ فرمایا: وہ افعال کر جو مسلمان اپنے حج میں کرتے ہیں۔ پس جب واپس لوٹنے کی رات تھی تو رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن کو حکم ارشاد فرمایا۔ پس وہ آپ کو تنعیم کی طرف لے گئے۔ موسیٰ نے یہ زائد ذکر کیا ہے۔ پس آپ نے چھوڑے ہوئے عمرہ کے لیے اس کا احرام باندھا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کا عمرہ اور حج پورا فرما دیا۔ ہشام نے کہا ہے: اس صورت میں حج مفرد کی جانب سے کوئی ہدی وغیرہ لازم نہیں ہوئی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ موسیٰ نے حماد بن سلمہ کی حدیث میں یہ زائد ذکر کیا ہے کہ جب لیلۃ البطحاء آئی (یعنی حضور نبی کریم ﷺ جب منیٰ سے لوٹ کر وادی محصب میں ٹھہرے) تو اس رات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ماہواری سے پاک ہوئیں۔ (اور یہ چودھویں ذوالحجہ کی رات تھی)۔

1516۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يُحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ زَادَ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَحَلَّ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تو انہوں نے احرام نہ کھولے یہاں تک کہ یوم النحر (قربانی کا دن) آ گیا۔ (یعنی اس دن کے آنے تک وہ محرم ہی رہے)۔ ابن سرح اور ابن وہب نے بیان کیا ہے کہ مالک نے ابی الاسود سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے اور یہ زائد ذکر بھی کیا "اور وہ لوگ جنہوں نے صرف عمرہ کے لیے احرام باندھا انہوں نے عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول دیا"۔

1517۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرُوا طَوَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَطَوَافَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ[1]

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے اور ہم نے عمرہ کے لئے احرام باندھے۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ پھر وہ حلال نہ ہو یہاں تک کہ ان دونوں کو ادا کر چکے۔ پس میں مکہ مکرمہ میں اس حال میں پہنچی کہ میں حائضہ تھی۔ لہٰذا میں نے نہ تو بیت اللہ

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

شریف کا طواف کیا اور نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنا سر کھول دے اور کنگھی کر لے اور حج کے لئے احرام باندھ لے اور عمرہ چھوڑ دے۔ آپ فرماتی ہیں: سو میں نے اسی طرح کیا۔ جب ہم حج کے احکام پورے کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا۔ پھر میں نے عمرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمرہ تیرے (اس) عمرہ کی جگہ ہے۔ آپ فرماتی ہیں: پھر ان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا تھا اور انہوں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر انہوں نے احرام کھول دیئے۔ پھر حج کے لئے منیٰ سے لوٹنے کے بعد انہوں نے دوسرا طواف کیا اور وہ لوگ جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے احرام باندھا تھا انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اسے ابراہیم بن سعد اور معمر نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے ان لوگوں کے طواف کا ذکر کیا جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے اکٹھا احرام باندھا تھا۔

1518۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ حِضْتُ لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَقَالَ انْسُكِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْبَطْحَاءِ وَطَهُرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَرْجِعُ صَوَاحِبِي بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِالْحَجِّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّتْ بِالْعُمْرَةِ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے حج کے لئے تلبیہ کہا۔ یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آنے لگا اور رسول اللہ ﷺ اس حال میں میرے پاس تشریف لائے کہ میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) تجھے کون سی شے رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے تو حیض آنے لگا ہے۔ کاش! میں نے حج کا ارادہ نہ کیا ہوتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بلاشبہ یہ ایسی شے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم علیہ السلام پر لازم قرار دی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو تمام کے تمام مناسک حج ادا کر لے سوائے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے۔ پس جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عمرہ کرنے کے لیے (اس احرام کو) بنانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے عمرہ کے لیے بنا لے، سوائے ایسے لوگوں کے جن کے پاس ہدیاں (قربانی کے جانور) ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ یوم النحر کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی جانب سے گائیں ذبح کیں۔ پس جب لیلۃ البطحاء آئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاک ہو گئیں اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا میری صواحب (دیگر ازواج مطہرات) حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹیں گی اور میں صرف حج کے ساتھ

واپس لوٹوں گی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم ارشاد فرمایا تو وہ آپ کو لے کر تنعیم گئے اور وہاں سے آپ نے عمرہ کے لئے احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔

1519۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَأَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا خیال تھا کہ آپ ﷺ صرف حج کریں گے۔ پس جب ہم آئے تو ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے کہ وہ احرام کھول دیں۔ چنانچہ انہوں نے احرام کھول دیئے جو ہدی ہانک کر نہیں لائے تھے۔

1520۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ الَّذِينَ أَحَلُّوا مِنَ الْعُمْرَةِ قَالَ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ النَّاسِ وَاحِدًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنے اس معاملے سے پہلے آگاہ ہو جاتا جس پر میں بعد میں آگاہ ہوا ہوں تو میں ہدی ہانک کر نہ لاتا۔ محمد نے بیان کیا ہے: میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اور میں ان لوگوں کے ساتھ حلال ہو جاتا جو عمرہ کر کے حلال ہو گئے"۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس سے تمام لوگوں کا معاملہ ایک جیسا ہونے کا ارادہ فرمایا۔

1521۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا فَقَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلُلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حِينَ حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ بِبَعْضِ هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عِنْدَ

قَوْلِهِ وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّي وَاصْنَعِي مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حج مفرد کا احرام باندھ کر حضور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ آئے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آئیں۔ آپ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھیں۔ یہاں تک کہ جب مقام سرف پر پہنچیں تو انہیں حیض آنے لگا۔ یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہم نے کعبہ معظمہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم میں سے جو لوگ ہدی ساتھ نہیں لائے وہ احرام کھول دیں۔ تو ہم نے عرض کی: کون سی شے حلال ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب کچھ حلال ہے۔ پس ہم نے اپنی عورتوں سے تعلق ازدواج قائم کیا اور خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہن لیے اور اس وقت ہمارے اور یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ کا دن) کے درمیان صرف چار راتیں باقی تھیں۔ پھر ہم نے آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھے۔ بعد ازاں رسول اللہ علیہ السلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو آپ علیہ السلام نے انہیں روتے ہوئے پایا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرا حال یہ ہے کہ میں حائضہ ہوں حالانکہ لوگ حلال ہو چکے ہیں اور میں نے احرام نہیں کھولا اور میں نے بیت اللہ شریف کا طواف بھی نہیں کیا اور لوگ اب حج کے لیے جا رہے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ یہ ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لازم کیا ہے۔ پس تم غسل کر لو اور پھر حج کے لیے احرام باندھ لو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا اور مواقف (وقوف کرنے کے مقامات) میں وقوف بھی کیا۔ یہاں تک کہ جب آپ پاک ہو گئیں تو پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے حج اور اپنے عمرہ دونوں سے حلال ہو چکی ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ علیہ السلام! میں اپنے دل میں یہ خیال پاتی ہوں کہ میں نے اس وقت بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا جب میں نے حج کا ارادہ کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالرحمن! انہیں ساتھ لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کا احرام بندھا لاؤ۔ اور یہ وہ رات ہے جس میں آپ علیہ السلام نے وادی محصب میں قیام فرمایا۔ (اور یہ ذوالحجہ کی چودھویں رات تھی)۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے بیان کیا کہ مجھے ابوالزبیر نے بتایا کہ اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ آگے راوی نے مذکورہ واقعہ بیان کیا اور آپ علیہ السلام کے ارشاد "واھلی بالحج" کے بعد کہا پھر تو حج کرلے اور وہی افعال کر جو حاجی کرتے ہیں مگر یہ کہ تو بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور نہ نماز پڑھے۔

1522۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطُفْنَا وَسَعَيْنَا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ لَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ ثُمَّ قَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ مُتْعَتَنَا هَذِهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا فَلَمْ أَحْفَظْهُ حَتَّى لَقِيتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَأَثْبَتَهُ لِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں صرف حج کے لیے احرام باندھا اور کوئی شے اس کے ساتھ مخلوط نہ تھی۔ پس ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں۔ سو ہم نے طواف کیا اور سعی کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا: اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول کر حلال ہو جاتا۔ پھر حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا ہمارے اس تمتع کے بارے میں کیا خیال ہے کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ امام اوزاعی نے بیان کیا ہے: میں نے عطاء بن ابی رباح کو اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور میں اسے یاد نہ رکھ سکا یہاں تک کہ پھر میں ابن جریج سے ملا اور انہوں نے اسے مجھ میں راسخ کر دیا۔

1523۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوا فَطَافُوا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکی تھیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ جب وہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے عمرہ بنا لو سوائے ان کے جن کے پاس ہدی ہے۔ پھر جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن آیا تو انہوں نے حج کا احرام باندھا اور جب یوم النحر آیا تو وہ آئے اور انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی۔

1524۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ هَدْيٌ إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيُحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا أَنَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذُكُورُنَا تَقْطُرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا۔ اس دن حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے پاس بھی ہدی نہ تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے اور ان کے ساتھ ہدی تھی اور انہوں نے کہا: میں نے اس ارادہ سے احرام باندھا ہے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ وہ اسے عمرہ بنا لیں۔ وہ طواف

کریں پھر قصر کرائیں اور احرام کھول دیں سوائے ان کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔ انہوں نے کہا: کیا ہم منیٰ کی طرف جائیں گے اور ہمارے مرد (اپنی بیویوں سے) تعلق زوجیت قائم کریں گے۔ پس یہ خبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اس معاملہ کی پہلے خبر ہوتی جس کا علم مجھے بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں یقیناً حلال ہو جاتا۔

1525 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ وَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُنْكَرٌ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ عمرہ ہے ہم نے اس سے تمتع حاصل کیا ہے۔ پس جس کے پاس ہدی نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے اور یوم قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: یہ روایت منکر ہے۔ بلاشبہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے (یعنی اس روایت کا مرفوع ہونا منکر ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے)۔

1526 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ وَهِيَ عُمْرَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ دَخَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ عُمْرَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی حج کا احرام باندھے پھر وہ مکہ مکرمہ میں آئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرلے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلے تو وہ احرام کھول دے اور یہی عمرہ ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: اسے ابن جریج نے ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت عطاء سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب خالصۃً حج کا احرام باندھ کر (مکہ مکرمہ میں) آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے عمرہ قرار دیا۔

1527 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ ابْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ وَلَمْ يُقَصِّرْ ثُمَّ اتَّفَقَا[1] وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوفَ وَأَنْ يَسْعَى وَيُقَصِّرَ ثُمَّ يَحِلَّ زَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ[2] أَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يَحِلَّ

حضرت مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔ جب (مکہ مکرمہ میں) تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور ابن شوکر نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے قصر نہیں کرایا پھر دونوں اس پر متفق ہیں اور آپ ﷺ نے ہدی کی وجہ سے احرام نہیں کھولا اور حکم ارشاد

1۔ ایک نسخہ میں ثم اتفقا نہیں ہے۔

2۔ ایک نسخہ میں فی حدیثہ نہیں ہے۔

فرمایا کہ جو ہدی کو ساتھ نہیں لایا وہ طواف کرے اور سعی کرے اور (بالوں کی) قصر کرالے پھر احرام کھول دے۔ ابن منیع نے اپنی روایت میں یہ زائد بیان کیا ہے "یا حلق کرالے پھر احرام کھول دے"۔

1528۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَشَهِدَ عِنْدَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ يَنْهَى عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے پاس یہ شہادت دی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے مرض وصال میں یہ سنا ہے کہ آپ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرما رہے ہیں۔

1529۔ حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ خَيْوَانَ بْنِ خَلْدَةَ مِمَّنْ قَرَأَ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كَذَا وَكَذَا وَعَنْ رُكُوبِ جُلُودِ النُّمُورِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالُوا أَمَّا هَذَا فَلَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا مَعَهُنَّ وَلَكِنَّكُمْ نَسِيتُمْ

ابو شیخ الہنائی خیوان بن خلدہ ان میں سے ہیں جنہوں نے اہل بصرہ میں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر پڑھا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اس اس کام سے اور تیندوے (چیتے) کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے جوابا کہا: ہاں۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ آپ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کو ملانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ تو صحابہ کرام نے کہا: اس طرح نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ یہ بھی انہیں (مذکورہ بالا امور) کے ساتھ ہے لیکن تم بھول چکے ہو۔

بَابٌ فِي الْإِقْرَانِ (حج قران کا بیان)

1530۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

یحییٰ بن ابی اسحاق، عبد العزیز بن صہیب اور حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کے لیے اکٹھا تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ﷺ اس طرح کہتے تھے: "لبیك عمرة وحجا لبيك عمرة وحجا"۔

1531۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاتَ بِهَا يَعْنِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ

ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ يَعْنِي أَنَسًا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ بَدَأَ بِالْحَمْدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ[1]

حضرت ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں رات بسر کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیداء (پہاڑی) پر چڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور تکبیر بیان کی۔ پھر حج اور عمرہ دونوں کے لئے احرام باندھا اور لوگوں نے بھی دونوں کے لئے احرام باندھا۔ پس جب ہم (مکہ مکرمہ) آپہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو وہ حلال ہوگئے۔ یہاں تک کہ جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن آیا تو دونوں نے حج کے لئے احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قربانی کے سات اونٹوں کا نحر کیا اس حال میں کہ وہ کھڑے تھے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں منفرد ہے اس نے کہا ہے کہ ''آپ ﷺ حمد، تسبیح اور تکبیر میں شروع ہوئے اور پھر حج کے لئے احرام باندھا''۔

1532۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ رضی الله عنها قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ فَقَالَتْ مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ فَقَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ فَقَالَ لِي انْحَرْ مِنَ الْبُدْنِ سَبْعًا وَسِتِّينَ أَوْ سِتًّا وَسِتِّينَ وَأَمْسِكْ لِنَفْسِكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَأَمْسِكْ لِي مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مِنْهَا بِضْعَةً

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یمن پر امیر مقرر فرمایا۔ فرمایا: پس میں نے آپ کے پاس چند اوقیہ (سونا) پایا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس حال میں پایا کہ وہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور گھر میں چھڑکاؤ وغیرہ کیے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ (کہ تم نے اپنا احرام نہیں کھولا) بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تو اپنے اصحاب کو حکم فرمایا ہے اور انہوں نے احرام کھول دیئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: بلاشبہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح کا احرام باندھ رکھا ہے۔ فرماتے ہیں: پھر میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو نے یہ کیسے باندھا ہے؟ تو میں نے عرض کی: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے احرام باندھنے کی طرح احرام باندھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔ قال ابوداؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

میں تو ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: پھر آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: میرے لئے سڑسٹھ یا چھیاسٹھ جانوروں کی قربانی کر اور تینتیس یا چونتیس اپنے لیے روک لے اور ہر بدنہ سے میرے لئے گوشت کا ایک ٹکڑا روک لے۔

1533 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ أَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابو وائل نے بیان کیا ہے کہ حضرت صبی بن معبد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے اکٹھا احرام باندھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اپنے نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائی گئی ہے۔

1534 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِي يُقَالُ لَهُ هُذَيْمُ بْنُ ثُرْمُلَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا هَنَاهُ إِنِّي حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ عَلَيَّ فَكَيْفَ لِي بِأَنْ أَجْمَعَهُمَا قَالَ اجْمَعْهُمَا وَاذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هَذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيرِهِ قَالَ فَكَأَنَّمَا أُلْقِيَ عَلَيَّ جَبَلٌ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا وَإِنِّي أَسْلَمْتُ وَأَنَا حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَقَالَ لِي اجْمَعْهُمَا وَاذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ لِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صلى الله عليه وسلم (1)

حضرت ابو وائل نے بیان کیا ہے کہ حضرت صبی بن معبد نے کہا: میں ایک اعرابی اور نصرانی آدمی تھا۔ میں اسلام لایا اور میں اپنے خاندان کے ایک آدمی کے پاس آیا، اسے ہذیم بن ثرملہ کہا جاتا ہے۔ میں نے اسے کہا: اے ہناہ! بلاشبہ میں جہاد کا بہت حریص ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حج اور عمرہ مجھ پر فرض ہو چکے ہیں۔ پس میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں ان دونوں کو جمع کروں؟ تو اس نے کہا: تو ان دونوں کو جمع کر لے اور قربانی کے جانور میں سے جو تجھے میسر آئے اسے ذبح کر۔ چنانچہ میں نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا اور جب میں عذیب پہنچا تو سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان مجھے اس حال میں ملے کہ میں دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہہ رہا تھا۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا: یہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ سوجھ بوجھ نہیں رکھتا۔ صبی کہتے ہیں: (یہ بات میں نے سنی اتنی گراں گزری) گویا مجھ پر پہاڑ گرا دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی: یا امیر المومنین! بلاشبہ میں ایک اعرابی اور نصرانی آدمی تھا میں نے اسلام قبول کیا اور میں جہاد کا از حد حریص تھا اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہو چکے ہیں۔ پس میں اپنی قوم کے ایک آدمی کے پاس آیا تو اس نے مجھے کہا: تو ان دونوں کو اکٹھا کر لے اور قربانی کے لئے جو جانور میسر آئے اسے ذبح کر لے۔

1۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

چنانچہ میں نے دونوں کے لیے اکٹھا احرام باندھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تیری اپنے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

1535 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ وَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج کی رات میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ اس وقت آپ ﷺ وادی عقیق میں تھے اور اس نے آ کر کہا: آپ اس وادی مبارک میں نماز ادا فرمایئے اور اس نے یہ بھی کہا کہ عمرہ حج میں شامل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے: ولید بن مسلم اور عمر بن عبد الواحد نے اس حدیث میں اوزاعی سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں "وقل عمرة فی حجة" اور کہیے عمرہ حج میں داخل ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے اور اس طرح اسے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں الفاظ اس طرح ہیں "وقال وقل عمرة فی حجة"

1536 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِعُسْفَانَ قَالَ لَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ لَنَا قَضَاءَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ فِي حَجِّكُمْ هَذَا عُمْرَةً فَإِذَا قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ

حضرت ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام عسفان میں پہنچے تو سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! قوم کے لئے انتہائی واضح اور وافی بیان فرمایئے گویا کہ یہ آج ہی پیدا ہوئے ہیں (یعنی اس طرح بیان فرمایئے گویا کہ یہ پہلے کچھ بھی نہیں جانتے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس عمرہ کو تمہارے لیے حج میں داخل کر دیا ہے۔ پس جب تم مکہ مکرمہ پہنچ جاؤ تو جو بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کے مابین چکر لگا لے تو وہ (عمرہ کے احرام سے) حلال ہو جائے سوائے ایسے آدمی کے جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) ہے۔

1537 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَ

قَالَ قَصَّرْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ قَالَ ابْنُ خَلَّادٍ إِنَّ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَخْبَرَهُ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ میں نے مروہ پر تیر کے پیکان سے حضور نبی کریم ﷺ کے بالوں کا قصر کیا ہے۔ یا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ مروہ پر تیر کے پیکان سے قصر کرا رہے ہیں۔ ابن خلاد نے کہا ہے: "ان معاویہ" انہوں نے "اخبرہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

1538۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ

ابن طاوس نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت معاویہ نے انہیں کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے مروہ پر اعرابی کے تیر کے پیکان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے بالوں کا قصر کیا ہے۔ حسن نے اپنی حدیث میں "لحجتہ" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

1539۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ

حضرت مسلم القری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ ﷺ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا۔

1540۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي[2] عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ النَّاسُ مِثْلَ مَا

1۔ قال ابن خلاد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں عن جدی کے الفاظ نہیں ہیں۔

فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: حجۃ الوداع میں عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا اور قربانی کی۔ آپ ﷺ ذوالحلیفہ سے ہدی اپنے ساتھ لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کے لیے احرام باندھا اور لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی معیت میں عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کیا۔ لوگوں میں سے کچھ تھے جنہوں نے قربانی کی اور ہدی ساتھ ہانک کر لائے اور بعض ایسے تھے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو فرمایا: تم میں سے جو کوئی قربانی دے تو اس کے لیے کوئی شے حلال نہیں ہوگی وہ حرام باقی رہے گا یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لے اور تم میں سے جس کسی نے قربانی نہ دی تو اسے چاہیے کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور بالوں کا قصر کرائے اور حلال ہو جائے (یعنی احرام کھول دے) پھر دوبارہ حج کے لیے احرام باندھے اور قربانی کرے اور جو قربانی کا جانور نہ پائے تو اسے چاہیے کہ حج سے پہلے تین روزے رکھے اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ ﷺ نے طواف کیا اور سب سے پہلے رکن کا استلام کیا (یعنی حجر اسود کو بوسہ دیا) پھر طواف کے سات چکروں میں سے تین تیز چال کے ساتھ لگائے (یعنی ان میں رمل کیا (بذل)) اور چار چکر چل کر لگائے اور جب آپ بیت اللہ شریف کا طواف مکمل کر چکے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر سلام پھیرا اور واپس مڑے اور صفا پر تشریف لائے اور صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔ پھر کسی شے کو آپ نے حلال قرار نہیں دیا جو آپ کے لئے احرام کے سبب حرام تھیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنا حج مکمل کر لیا اور یوم نحر کو اپنی قربانی ذبح کی اور واپس لوٹ کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور پھر جتنی چیزیں حرام تھیں (احرام کے سبب) سب کو حلال قرار دیا (یعنی احرام کھول دیا) اور ان لوگوں نے بھی اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا جنہوں نے قربانی دی اور قربانی کا جانور ساتھ ہانک کر لائے۔

1541 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا وَلَمْ تُحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ الْهَدْيَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں کا حال کیا ہے کہ وہ تو حلال ہو گئے اور آپ اپنے عمرہ کے احرام سے حلال نہیں ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے اپنے سر (کے بالوں) کو چپکا لیا ہے اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنا لیا ہے۔ لہٰذا میں حلال نہیں ہوں یہاں تک کہ میں قربانی کا جانور ذبح کر لوں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً

ایسے آدمی کا بیان جو حج کے لئے احرام باندھتا ہے پھر اسے عمرہ بنالیتا ہے

1542 ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَهَا بِعُمْرَةٍ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلیم بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایسے آدمی کے بارے میں کہا کرتے تھے جس نے حج کا ارادہ کیا پھر اسے عمرہ کے ساتھ فسخ کر دیا کہ ایسا کرنا (صحیح) نہیں سوائے ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

1543 ۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً

حضرت حارث بن بلال بن حارث نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے بیان کیا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج کو فسخ کرنا ہمارے لیے خاص ہے یا ہمارے بعد آنے والوں کو بھی اختیار ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ تمہارے لیے ہی خاص ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنْ غَيْرِهِ (اس آدمی کا بیان جو دوسرے کی جانب سے حج کرتا ہے)

1544 ۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ پس قبیلہ خثعم کی ایک عورت مسئلہ پوچھنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حج کے بارے میں ایک فریضہ اس کے بندوں پر لازم ہے۔ میرا باپ شیخوخت کی عمر کو پہنچ چکا ہے، وہ سواری پر بھی بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا۔

1545 ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَاهُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ حَفْصٌ فِي حَدِيثِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ

الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ

حضرت ابورزین سے روایت ہے کہ حفص نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ بنی عامر کا ایک آدمی تھا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ میرا باپ شیخ کبیر (انتہائی بوڑھا) ہے، وہ حج کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی عمرہ کی اور نہ ہی سفر (کی قدرت رکھتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی جانب سے تو حج کر لے اور عمرہ کر لے۔

1546۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کو "لبیك عن شبرمة" کہتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے عرض کی: میرا بھائی ہے یا میرا قریبی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی جانب سے حج کر لیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے تو اپنی جانب سے حج کر، بعد ازاں شبرمہ کی جانب سے حج کرنا۔

بَاب كَيْفَ التَّلْبِيَةُ (تلبیہ کی کیفیت کا بیان)

1547۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِي تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: "لبیك اللّٰهم لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك" راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے تلبیہ میں یہ اضافہ فرماتے تھے: "لبیك لبیك لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل" احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید، جعفر اور ابی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مثل تلبیہ ذکر کیا اور لوگ (اپنے تلبیہ میں) "ذاالمعارج" اور اس جیسے کلام کا اضافہ کرتے رہے اور حضور نبی کریم ﷺ سنتے رہے اور آپ ﷺ نے انہیں کچھ بھی نہ فرمایا (یعنی اس قسم کے الفاظ کی زیادتی سے انہیں منع نہ فرمایا بلکہ سکوت اختیار فرمایا تو یہی اضافہ کے جواز کی دلیل ہے)۔ (بذل: ج:۹ ص: ۲۳)

1548۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عليه السلام فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يُرِيدُ أَحَدَهُمَا

حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب اور جو میرے ساتھ ہیں انہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کریں۔ یا آپ نے "بالتلبیہ" کا لفظ کہا۔ البتہ مراد دونوں سے ایک ہے۔

بَاب مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ (اس کا بیان کہ تلبیہ کب ختم کیا جائے)

1549۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی۔

1550۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف گئے تو ہم میں سے بعض تلبیہ کہہ رہے تھے اور بعض تکبیر کہہ رہے تھے۔

بَاب مَتَى يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ (اس کا بیان کہ عمرہ کرنے والا کب تلبیہ ختم کرے)

1551۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُلَبِّي الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَهَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرہ کرنے والا تلبیہ کہتا رہے گا یہاں تک کہ وہ استلام حجر کر لے۔ (یعنی حجر اسود کو بوسہ دے لے) ابو داؤد نے کہا ہے: اسے عبد الملک بن ابی سلیمان اور ہمام نے عطاء کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

بَاب الْمُحْرِمِ يُؤَدِّبُ غُلَامَهُ (محرم کا اپنے غلام کے لیے تادیبی عمل کرنے کا بیان)

1552۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنهما

قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُجَّاجًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَكَانَتْ زِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَزِمَالَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَجَلَسَ أَبُو بَكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ قَالَ أَيْنَ بَعِيرُكَ قَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ وَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ قَالَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ فَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَنْ يَقُولَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَيَتَبَسَّمُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ وہاں اترے اور ہم بھی اترے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں بیٹھیں اور میں اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کھانے اور ساز وسامان کی اونٹنی اور رسول اللہ ﷺ کے طعام اور ساز وسامان کی اونٹنی ایک ہی تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھی۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگے کہ وہ آپ کے پاس پہنچے۔ اتنے میں وہ دکھائی دیا اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ نہ تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے اسے گذشتہ رات سے ہی گم کر دیا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک اونٹ ہی تو تھا تو نے اسے گم کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ نے اسے مارنا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ تبسم فرمانے لگے اور فرمانے لگے: اس محرم کی طرف دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔ ابن ابی رزمہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے زائد کچھ نہ فرمایا ''کہ اس محرم کی طرف دیکھو یہ کیا کر رہا ہے اور تبسم فرمانے لگے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي ثِيَابِهِ (آدمی کا اپنے کپڑوں میں احرام باندھنے کا بیان)

1553۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ أَثَرُ خَلُوقٍ أَوْ قَالَ صُفْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ قَالَ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ وَاخْلَعِ الْجُبَّةَ عَنْكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا صَنَعْتَ فِي حَجَّتِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَهَا مِنْ رَأْسِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ[1] عَنِ ابْنِ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عن صفوان کے الفاظ ہیں۔

وَيَغْتَسِلَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے باپ سے ہمیں خبر دی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ پر تھے۔ اس پر خلوق یا صفرہ (زعفران ملی عمدہ خوشبو) کا اثر بھی تھا اور اس پر جبہ بھی تھا۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں کہ میں اپنے عمرہ میں کیا کروں؟ تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ جب وحی ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرہ کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ (وہ حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: اپنے سے خلوق کے اثر کو دھو ڈال یا فرمایا: زردی کے اثر کو دھو ڈال اور اپنا جبہ اتار دے اور اپنے عمرہ میں وہی افعال کر جو تو نے اپنے حج میں کیے ہیں۔

محمد بن عیسیٰ اور ابو عوانہ نے ابو بشر سے انہوں نے عطاء سے، انہوں نے یعلیٰ بن امیہ اور ہشیم سے انہوں نے حجاج عن عطاء عن صفوان بن یعلیٰ عن ابیہ سے یہی قصہ بیان کیا ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: اپنا جبہ اتار دے۔ پس اس نے اسے اپنے سر سے اتار دیا اور آگے حدیث بیان کی۔

یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب الہمدانی الرملی نے بیان کیا ہے کہ لیث نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن یعلیٰ ابن منیہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اس خبر کے بارے بیان کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جبہ اتار دینے اور (خلوق کو) دو یا تین بار دھو ڈالنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آگے وہی حدیث بیان کی۔

عقبہ بن مکرم، وہب بن جریر اور جریر نے بیان کیا ہے کہ میں نے قیس بن سعد کو عطاء عن صفوان بن یعلیٰ بن امیہ عن ابیہ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی جعرانہ کے مقام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور وہ عمرہ کا احرام باندھے ہوا تھا اور اس پر جبہ بھی تھا اور وہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں کو زعفران سے رنگ بھی کیے ہوئے تھا۔ آگے مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔

بَاب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ (لباس کا بیان جو محرم پہن سکتا ہے)

1554۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنْ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمَعْنَاهُ وَزَادَ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ وَيَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَلَى مَا قَالَ اللَّيْثُ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ مَوْقُوفًا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَيْسَ لَهُ كَبِيرُ حَدِيثٍ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: محرم کون سے کپڑے پہننا ترک کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قمیص، سلا ہوا کپڑا، پاجامہ اور عمامہ نہیں پہنے گا اور نہ ہی ایسا کپڑا پہن سکتا ہے جسے ورس اور زعفران لگا ہوا ہو اور نہ وہ خفین پہن سکتا ہے سوائے اس آدمی کے جو نعلین (جوتے) نہ پاتا ہو۔ پس وہ آدمی جو جوتے نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ خفین (موزے) پہن لے اور انہیں اتنا کاٹ لے یہاں تک کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

عبداللہ بن مسلمہ نے مالک سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ قتیبہ بن سعید اور لیث نے نافع سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے اور یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے "احرام والی عورت نقاب نہیں اوڑھے گی اور نہ ہی دستانے پہنے گی" ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو حاتم بن اسماعیل اور یحییٰ بن ایوب نے موسیٰ بن عقبہ سے اور انہوں نے نافع سے لیث کی طرح روایت کیا ہے اور اسے موسیٰ بن طارق نے موسیٰ بن عقبہ سے موقوف علی ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے۔ اسی طرح اسے عبیداللہ بن عمر، مالک اور ایوب نے بھی موقوف ذکر کیا ہے اور ابراہیم بن سعید مدینی نے نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ احرام باندھنے والی عورت نقاب نہیں اوڑھے گی اور نہ ہی وہ دستانے پہنے گی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابراہیم بن سعید مدینی اہل مدینہ کے شیخ ہیں وہ حدیث میں بڑا مقام نہیں رکھتے (یا ان کے پاس کثیر حدیث نہیں ہیں)۔

1555 ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احرام باندھنے والی عورت نہ تو نقاب اوڑھے گی اور نہ ہی دستانے پہنے گی۔

1556 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ فَإِنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفًّا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ[1] عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ

1 ۔ ایک نسخہ میں عن نافع کے الفاظ نہیں ہیں۔

بْنُ سَلَمَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو حالت احرام میں دستانے پہننے اور نقاب ڈالنے سے منع فرمایا اور ورس اور زعفران لگے کپڑے پہننے سے بھی منع کیا۔ اسے چاہیے کہ وہ احرام کھولنے کے بعد رنگدار کپڑوں میں سے جو پسند کرے وہ پہن لے چاہے وہ عصفر (کسم جس کا بیج کڑ کہلاتا ہے اور عربی میں اسے حب القرطم کہتے ہیں) میں رنگا ہوا ہو یا ریشمی کپڑا ہو یا زیور ہو یا پاجامہ یا قمیص ہو یا موزے ہوں۔ ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن اسحاق عن نافع سے عبدۃ بن سلیمان اور محمد بن سلمہ نے اس قول تک بیان کی ہے ''وما مس الورس والزعفران من الثیاب'' ان دونوں نے اس کے بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

1557۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِي عَلَيَّ هَذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں سردی محسوس ہوئی تو فرمایا: اے نافع! مجھ پر کپڑا ڈال دو۔ چنانچہ میں نے سلا ہوا کپڑا آپ پر ڈال دیا تو آپ نے فرمایا: تو مجھ پر یہ کیا ڈال رہا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ محرم اس طرح کا کپڑا پہنے۔

1558۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفُّ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثُ أَهْلِ مَكَّةَ وَمَرْجِعُهُ إِلَى الْبَصْرَةِ إِلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْهُ ذِكْرُ السَّرَاوِيلِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَطْعَ فِي الْخُفِّ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پاجامہ پہننا اس کے لئے جائز ہے جو چادر نہ پائے اور موزے اس کے لیے جائز ہیں جو جوتے نہ پائے۔ ابو داؤد نے کہا ہے: یہ اہل مکہ کی حدیث ہے اور اس کا مرجع بصرہ اور پھر جابر بن زید ہے اور وہ جو پاجامہ کے ذکر میں منفرد ہے اور اس نے موزے کاٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

1559۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رضی الله عنها بِنْتُ طَلْحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رضی الله عنها حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا يَنْهَاهَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف آتی تھیں تو ہم احرام باندھنے سے پہلے اپنی پیشانیوں پر خوشبو (سک عربوں کی خاص قسم کی خوشبو ہے) لگا لیتی تھیں۔ پھر ہم میں

1۔ قال ابو داود تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

سے کسی کو پسینہ آتا تو وہ اس کے چہرے پر بہہ پڑتی۔ یہ سب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھ رہے ہوتے اور اس سے منع نہ فرماتے۔

1560۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ ذَكَرْتُ لِابْنِ شِهَابٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ عَبْدَ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ يَعْنِي يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ لِلْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ ثُمَّ حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ كَانَ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ فَتَرَكَ ذٰلِكَ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کرتے تھے یعنی محرمہ عورت کے لیے موزے کاٹ لیتے تھے۔ پھر صفیہ بنت ابی عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں کے لیے موزے پہننے کی رخصت دی تھی پھر اسے ترک کر دیا۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ السِّلَاحَ (اس کا بیان کہ محرم ہتھیار اٹھا سکتا ہے)

1561۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلْتُهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ

حضرت ابواسحاق نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل حدیبیہ سے مصالحت کی تو اس شرط پر صلح کی کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیاروں کو غلافوں میں ڈال کر۔ میں نے پوچھا: جلبان السلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: اس سے مراد وہ نیام ہے جس میں ہتھیار رہتا ہے۔ (مراد ہر ہتھیار کا اپنا غلاف ہے)۔

بَابٌ فِي الْمُحْرِمَةِ تُغَطِّي وَجْهَهَا (اس کا بیان کہ محرمہ اپنے چہرے کو ڈھانپ سکتی ہے)

1562۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ ہمارے پاس سے سواروں کے قافلے گزرتے تھے اور ہم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ احرام باندھے ہوتیں۔ پس جب وہ ہمارے سامنے آ جاتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے سر کی چادر کو اپنے چہرے پر ڈال لیتی اور جب وہ ہم سے آگے گزر جاتے تو ہم انہیں ننگا کر لیتی تھیں۔

بَابٌ فِي الْمُحْرِمِ يُظَلَّلُ (اس کا بیان کہ محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے)

1563۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

حُصَيْنٍ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

یحییٰ بن حصین نے ام الحصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا۔ میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان میں سے ایک حضور نبی مکرم ﷺ کی ناقہ کی نکیل پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے تھا تا کہ وہ آپ ﷺ کو گرمی سے ڈھانپ سکے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ (محرم کے لیے پچھنے لگوانے کا بیان)

1564۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اس حال میں کہ آپ محرم تھے۔

1565۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ دَاءٍ كَانَ بِهِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اس حال میں کہ آپ ﷺ محرم تھے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کے سر میں تکلیف تھی۔

1566۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ أَرْسَلَهُ يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے اس لیے کہ وہاں آپ کو درد تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ میں نے احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی عروبہ نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل ذکر کیا ہے۔

بَابُ يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ (محرم کے لیے سرمہ لگانے کا بیان)

1567۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ رضي الله عنه يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

1۔ قال ابو داؤد تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

حضرت عمر بن عبید اللہ بن معمر نے اپنی آنکھوں میں درد کی شکایت کی اور حضرت ابان بن عثمان کی طرف پیغام بھیجا۔ سفیان نے کہا ہے: وہی امیرالحج تھے کہ وہ ان کے ساتھ کیا کرے۔ تو انہوں نے فرمایا: ایلوا پانی میں رگڑ کر آنکھوں پر اس کا لیپ کرو کیونکہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث کی ایک سند یہ بھی ہے: "حدثنا عثمان بن ابی شیبہ حدثنا اسماعیل بن ابراہیم ابن علیۃ عن ایوب عن نافع عن نبیہ بن وھب"

بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْتَسِلُ (محرم کے غسل کرنے کا بیان)

1568 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ قَالَ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ أَبُو أَيُّوبَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ﷺ

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابواء کے مقام پر اختلاف ہو گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا: محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ تو انہوں نے انہیں اس حال میں پایا کہ وہ دو لکڑیوں کے درمیان غسل کر رہے تھے اور وہاں کپڑا لٹکا کر پردہ کر رکھا تھا۔ پس میں نے آپ کو سلام کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے پوچھوں کہ رسول اللہ ﷺ حالت احرام میں اپنا سر کیسے دھویا کرتے تھے؟ فرمایا: تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے جھکا دیا یہاں تک میرے لیے ان کا سر ظاہر ہو گیا۔ پھر انہوں نے ایک آدمی (خادم) کو جو آپ پر پانی انڈیل رہا تھا فرمایا: تو پانی انڈیل۔ چنانچہ اس نے آپ کے سر پر پانی انڈیلا پھر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ رگڑا اور انہیں آگے پیچھے کیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے (یعنی حضور نبی کریم ﷺ اس طرح اپنے ہاتھوں کے ساتھ اپنی زلفوں کو خوب ملتے تھے)۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ (محرم کے شادی کرنے کا بیان)

1569 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرْسَلَ

إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْأَلُهُ وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ مِثْلَهُ زَادَ وَلَا يَخْطُبُ

بنی عبدالدار کے بھائی نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف پوچھنے کے لیے بھیجا۔ ان دنوں ابان ہی امیر الحاج تھے اور وہ دونوں محرم تھے کہ میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کر دوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس وقت حاضر ہو۔ لیکن ابان نے اس سے انکار کر دیا اور کہا: بلاشبہ میں نے اپنے باپ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی غیر کا نکاح کر سکتا ہے۔ قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ہے کہ محمد بن جعفر نے انہیں بتایا۔ سعید نے مطر اور یعلی بن حکیم سے انہوں نے نافع عن نبیہ بن وہب عن ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مثل ذکر فرمایا اور مزید یہ بھی کہا: اور نہ ہی محرم پیغام نکاح بھیج سکتا ہے۔

1570۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أَخِي مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام سرف پر مجھ سے شادی کی اس حال میں کہ ہم دونوں حلال تھے (یعنی حالت احرام میں نہ تھے)

1571۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَزْوِيجِ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں شادی کی۔

ابن بشار، عبدالرحمن بن مہدی اور سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے انہوں نے ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی اس حال میں ہوئی کہ آپ ﷺ محرم تھے۔

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ (اس کا بیان کہ محرم کون سے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے)

1572۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّا

يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا گیا جنہیں محرم قتل کرسکتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پانچ ہیں۔ انہیں قتل کرنے میں اس پر کوئی حرج نہیں جس نے انہیں حل و حرم میں قتل کیا ہو (وہ یہ ہیں) بچھو، چوہیا، چیل، کوا اور باؤلا کتا۔

1573۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حَلَالٌ فِي الْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ (جانور) ہیں جنہیں حرم پاک میں قتل کرنا حلال ہے: سانپ، بچھو، چیل، چوہیا اور باؤلا کتا۔

1574۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفُوَيْسِقَةُ وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلَا يَقْتُلُهُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ وَالسَّبُعُ الْعَادِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا گیا جنہیں محرم قتل کرسکتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سانپ، بچھو، چوہیا، وہ کوے کو (تیر وغیرہ مار کر) خوفزدہ کرسکتا ہے لیکن اسے قتل نہیں کرسکتا، باؤلا کتا، چیل اور ہر حملہ کرنے والا درندہ (یعنی ہر وہ درندہ جو چیر پھاڑ کے بغیر ہی حملہ آور ہو جائے)

بَابُ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ (محرم کے لیے شکار کے گوشت کا بیان)

1575۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ الْحَارِثُ خَلِيفَةَ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَلَى الطَّائِفِ فَصَنَعَ لِعُثْمَانَ طَعَامًا فِيهِ مِنَ الْحَجَلِ وَالْيَعَاقِيبِ وَلَحْمِ الْوَحْشِ قَالَ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَاءَهُ الرَّسُولُ ﷺ وَهُوَ يَخْبِطُ لِأَبَاعِرَ لَهُ فَجَاءَهُ وَهُوَ يَنْفُضُ الْخَبَطَ عَنْ يَدِهِ فَقَالُوا لَهُ كُلْ فَقَالَ أَطْعِمُوهُ قَوْمًا حَلَالًا فَأَنَا حُرُمٌ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَنْشُدُ اللهَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ أَشْجَعَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ قَالُوا نَعَمْ

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن حارث نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور حارث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب سے طائف کے والی مقرر تھے۔ پس انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانے کا اہتمام کیا اس میں پرندوں اور وحشی جانوروں کا گوشت بھی تھا۔ (حجل اور یعاقیب جمع یعقوب ایک پرندہ ہے جسے چکور کہا جاتا ہے اسی کی مادہ کو حجل اور نر کو

یعقوب کہتے ہیں)۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو وہ اونٹوں کے لیے پتے جھاڑ رہے تھے۔ پس وہ تشریف لائے اس حال میں کہ وہ اپنے ہاتھوں سے پتے وغیرہ زائل کر رہے تھے۔ حاضرین نے ان سے کہا: تناول فرمایئے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم یہ کھانا ان لوگوں کو کھلاؤ جو حلال (غیر محرم) ہیں میں تو محرم ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اشجع قبیلے کے جو لوگ یہاں موجود ہیں میں انہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی نے وحشی گدھا (گورخر) کا گوشت ہدیہ پیش کیا درآنحالیکہ آپ محرم تھے تو آپ ﷺ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا؟ انہوں نے جواباً کہا: ہاں۔

1576۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَا زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُهْدِيَ إِلَيْهِ عَضُدُ صَيْدٍ فَلَمْ يَقْبَلْهُ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے زید بن ارقم! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو شکار کا بازو (مراد گوشت کا ٹکڑا ہے) ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم محرم ہیں۔ تو انہوں نے کہا: (یعنی زید ابن ارقم نے کہا) ہاں۔

1577۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ الْقَارِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُنْظَرُ بِمَا أَخَذَ بِهِ أَصْحَابُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک کہ تم خود اسے شکار نہ کرو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے (یعنی نہ تو محرم خود شکار کرے اور نہ ہی محرم کے ارادہ اور نیت سے کوئی غیر محرم شکار کرے) ابوداؤد نے کہا ہے: جب حضور نبی کریم ﷺ سے مروی دو خبروں کے درمیان تنازع ہو جائے تو پھر اسے دیکھا جائے گا جسے آپ کے صحابہ کرام نے لیا ہو۔ (یعنی جس کے مطابق صحابہ کرام نے عمل کیا ہو)۔

1578۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ قَالَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ تَعَالَى

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ وہ مکہ مکرمہ کے ایک راستہ پر تھے تو وہ اپنے کچھ محرم ساتھیوں کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے اور وہ (خود) غیر محرم تھے۔ انہوں نے ایک

وحشی گدھا دیکھا۔ آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ ان کا کوڑا انہیں پکڑا دیں (جو زمین پر گر گیا تھا) تو انہوں نے (اٹھا کر دینے سے) انکار کر دیا پھر آپ نے ان سے اپنے نیزے کے لیے کہا: تو بھی انہوں نے انکار کیا۔ پس آپ نے خود ہی اسے اٹھایا اور پھر گدھے پر حملہ کر دیا اور اسے قتل کر ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے تو کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ پس جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے تو انہوں نے اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

بَابٌ فِي الْجَرَادِ لِلْمُحْرِمِ (ٹڈی کے بارے میں محرم کے لیے حکم کا بیان)

1579۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹڈی سمندر کے شکار میں سے ہے۔

1580۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ أَبُو الْمُهَزِّمِ ضَعِيفٌ وَالْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَهْمٌ

حضرت ابوالمہزم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے ٹڈی کے بہت بڑے گروہ کو پایا۔ تو ہم میں سے ایک آدمی اپنے کوڑے کے ساتھ انہیں مارنے لگا حالانکہ وہ محرم تھا تو اسے کہا گیا: یہ درست نہیں ہے پھر اس کا ذکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ یہ سمندری شکار میں سے ہے۔ میں نے ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوالمہزم ضعیف راوی ہے اور مذکورہ دونوں حدیثیں وہم ہیں۔

1581۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ جَابَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ(1)

ابورافع نے کعب سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ٹڈی سمندری شکار میں سے ہے۔

بَابٌ فِي الْفِدْيَةِ (فدیہ کا بیان)

1582۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الطَّحَّانِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ میں ان کے پاس سے گزرے اور

1۔ ایک نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔

فرمایا: (کیا) تیرے سر کے زہریلے جانور (جوئیں) نے تجھے اذیت دے رکھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: حلق کرالو۔ پھر بطور قربانی (فدیہ) بکری ذبح کر دو یا تین دن روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں پر تین صاع کھجوریں صدقہ کر دو۔

1583۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ إِنْ شِئْتَ فَانْسُكْ نَسِيكَةً وَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِنْ شِئْتَ فَأَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو چاہے تو ایک جانور قربانی دے، اگر چاہے تو تین دن روزے رکھ لے اور اگر چاہے تو چھ مسکینوں کو تین صاع کھجوریں دے دے۔

1584۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَمَعَكَ دَمٌ قَالَ لَا قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام حدیبیہ کے وقت ان کے پاس سے گزرے۔ پھر مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تیرے پاس دم (قربانی کا جانور) ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پس تو تین دن روزے رکھ لے یا تین صاع کھجوریں چھ مسکینوں پر صدقہ کر دے (اس طرح کہ) ہر دو مسکینوں کے درمیان ایک صاع ہو۔

1585۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَصَابَهُ فِي رَأْسِهِ أَذًى فَحَلَقَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُهْدِيَ هَدْيًا بَقَرَةً

حضرت نافع سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہیں خبر دی ہے کہ ان کے سر میں جوئیں پیدا ہوگئیں تو انہوں نے حلق کرالیا۔ سو حضور نبی کریم علیہ السلام نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ایک گائے بطور فدیہ قربانی کرے۔

1586۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَصَابَنِي هَوَامُّ فِي رَأْسِي وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى تَخَوَّفْتُ عَلَى بَصَرِي فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِيَّ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ الْآيَةَ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ فَرَقًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ انْسُكْ شَاةً فَحَلَقْتُ رَأْسِي ثُمَّ نَسَكْتُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ زَادَ أَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ[1]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے سر میں جوئیں پیدا ہو گئیں اور میں حدیبیہ کے سال حضور نبی رحمت علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ (شدید گرمی کے سبب) مجھے اپنی بصارت کے بارے میں خوف لاحق ہونے لگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے بلایا اور فرمایا: اپنے سر کا حلق کرا لے اور تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو ایک فرق (تین صاع یا سولہ رطل کا ایک پیمانہ) منقیٰ عطا کر دے یا بکری قربانی کر۔ پس میں نے اپنے سر کا حلق کرا لیا۔ پھر میں نے قربانی دی۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک عن عبدالکریم بن مالک الجزری عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن کعب بن عجرہ کی سند سے یہی واقعہ بیان کیا اور یہ زائد ذکر کیا کہ جو بھی تو نے کر لیا وہی تیری طرف سے جائز ہوگا۔

بَابُ الْإِحْصَارِ (احصار کا بیان)

1587۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ قَالَ عِكْرِمَةُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَسَلَمَةُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ أَوْ مَرِضَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ[2]

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی عضو توڑ دیا گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا تو (اس کے لیے جائز ہے کہ وہ راستہ میں ہی) احرام کھول دے اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔ حضرت عکرمہ نے بیان کیا: میں نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں نے سچ بیان کیا ہے۔

محمد بن متوکل عسقلانی اور سلمہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرزاق نے معمر عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عکرمہ عن عبداللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو کی سند سے حضور نبی کریم علیہ السلام سے یہ بیان کیا ہے کہ جس (محرم) کا کوئی عضو توڑ دیا گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا یا وہ بیمار ہو گیا پھر مذکورہ روایت کی مثل بیان کیا۔ سلمہ بن شبیب نے کہا: ہمیں معمر نے خبر دی ہے۔

1588۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ قَالَ خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ أَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ مَعِي رِجَالٌ مِنْ قَوْمِي بِهَدْيٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ مَنَعُونَا أَنْ نَدْخُلَ الْحَرَمَ فَنَحَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِي ثُمَّ

1۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

2۔ قال سلمۃ بن شبیب قال أنبأنا معمر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

أَحْلَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ خَرَجْتُ لِأَقْضِيَ عُمْرَتِي فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَبْدِلِ الْهَدْيَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبْدِلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

حضرت عمرو بن میمون نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو حاضر حمیری کو ابی میمون بن مہران سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں اس سال عمرہ کرنے کے لیے نکلا جس سال اہل شام نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا مکہ مکرمہ میں محاصرہ کر رکھا تھا۔ میری قوم کے لوگ میرے ساتھ قربانی کے جانور لے کر چلے۔ جب ہم اہل شام کے پاس پہنچے تو انہوں نے ہمیں حرم پاک میں داخل ہونے سے روک لیا۔ چنانچہ میں نے اسی جگہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر احرام کھول دیا اور وہیں سے واپس لوٹ گیا۔ پھر جب آئندہ سال آیا تو میں اپنے عمرہ کی قضا کرنے کے لیے آیا اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہدی کا بدل دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو عمرہ قضا میں حکم ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اپنی ہدی کا بدل دیں جو انہوں نے حدیبیہ کے سال ذبح کیں۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ (مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان)

1589 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ میں آتے تھے تو ذی طویٰ میں رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور پھر آپ غسل کرتے اور دن کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور وہ حضور نبی مکرم ﷺ سے یہ بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

1590 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا قَالَا عَنْ يَحْيَى إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبَطْحَاءِ[1] وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى زَادَ الْبَرْمَكِيُّ يَعْنِي ثَنِيَّتَيْ مَكَّةَ وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ[2]

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں ثنیہ علیا سے داخل ہوتے تھے۔ اور دونوں (یعنی عثمان بن ابی شیبہ اور ابو اسامہ) نے یحییٰ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کداء سے ثنیہ بطحاء کی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے اور ثنیہ سفلی سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔ برمکی نے ثنیتی مکہ کا اضافہ کیا ہے اور حدیث مسدد مکمل ہے۔

فائدہ: ثنیہ علیا کا نام کداء (بفتح الکاف والمد) ہے، اسی کا نام حجون بھی ہے اور یہ راستہ معلیٰ (جو کہ اہل مکہ کا قبرستان ہے) پر اترتا ہے اور آجکل یہ مقام معابدہ کے نام سے مشہور ہے اور اسی جگہ قصر الملک بھی ہے اور رابطہ عالم اسلامی کا مرکز بھی

1۔ قالا عن یحییٰ تا من ثنیۃ البطحاء کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔ 2۔ ایک نسخہ میں وحدیث مسدد اتم کے الفاظ نہیں ہیں۔

اور ثنیہ السفلی کا نام لدی (بضم الکاف والقصر) ہے۔ (الدر المنضو د: ص288، ج:3)

1591۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ طریق الشجر ہ سے نکلتے تھے اور طریق معرس سے آپ داخل ہوتے تھے

فائدہ: طریق الشجر ہ ذوالحلیفہ میں ہے اور معرس سے مراد مسجد ذوالحلیفہ ہے یا اس کے قریب مستقل جگہ ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ شجرہ اور معرس دونوں مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہیں۔ عون المعبود میں ہے کہ آپ ﷺ جب مدینہ طیبہ سے نکلتے تھے تو طریق الشجر ہ سے جو کہ مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ہے اور مدینہ طیبہ میں طریق معرس سے داخل ہوتے تھے یہ راستہ مسجد ذوالحلیفہ سے ذرا نیچے ہے۔ (الدر المنضو د: ص229 ج:3)

1592۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی اعلیٰ جانب سے کداء سے داخل ہوئے اور عمرہ کے وقت کدی سے داخل ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عروہ دونوں راستوں سے داخل ہوا کرتے تھے اور اکثر اوقات کدی سے داخل ہوتے تھے۔ یہ راستہ ان کے گھر کے زیادہ قریب تھا۔

1593۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے تو اس کی جانب علیا سے داخل ہوتے تھے اور اس کی نیچے والی جانب سے باہر نکلتے تھے۔

بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ

(جونہی بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو ہاتھ اٹھانے کا بیان)

1594۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا إِلَّا الْيَهُودَ وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ

شعبہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوقزعہ کو مہاجر مکی سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو بیت اللہ شریف کو دیکھتا ہے تو (دعا کے لیے) اپنے ہاتھ اٹھا دیتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے سوائے یہود کے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا ہے اور آپ ﷺ نے اس طرح نہیں کیا۔

1595 ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ يَعْنِي يَوْمَ الْفَتْحِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ اس سے مراد فتح مکہ کا دن ہے۔

1596 ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ وَهَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ مَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ قَالَ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ قَالَ هَاشِمٌ فَدَعَا وَحَمِدَ اللَّهَ وَدَعَا بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے پھر آپ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور اس کا استلام کیا (یعنی اسے بوسہ دیا)۔ بعد ازاں بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ صفا پر آئے اور اتنا اس پر بلند ہوئے جہاں سے آپ بیت اللہ شریف دیکھنے لگے اور آپ ﷺ نے (دعا کے لیے) اپنے ہاتھ بلند کیے اور آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگے جو آپ نے ذکر کرنا چاہا اور اس سے دعا مانگنے لگے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انصار اس سے نیچے تھے۔ (یعنی حضور نبی کریم ﷺ صفا کی بلندی پر تھے اور آپ کے جملہ خدام اور معاونین و متبعین نیچے موجود تھے تاکہ آپ کی گفتگو بآسانی سماعت کر سکیں)۔ ہاشم نے کہا: پس آپ ﷺ نے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور وہی دعا مانگی جو آپ ﷺ نے مانگنا چاہی۔

بَابٌ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ (حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان)

1597 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا: بلاشبہ میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے، تو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْأَرْكَانِ (استلام ارکان کا بیان)

1598 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمانی رکنوں کے سوا بیت اللہ شریف کو مس کرتے نہیں دیکھا۔

فائدہ: بیت اللہ شریف کے چار ارکان ہیں: رکن اسود، رکن یمانی۔ یہ دونوں یمانیان کہلاتے ہیں۔ رکن شامی اور رکن عراقی۔ یہ دونوں شامیان کہلاتے ہیں۔ ان میں سے رکن اسود کو بوسہ بھی دیا جاتا ہے اور اس کا استلام بھی کیا جاتا ہے۔ جبکہ رکن یمانی کو صرف مس کیا جاتا ہے (بذل ص:133 ج:9)

1599 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا إِنَّ الْحِجْرَ بَعْضُهُ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّ عَائِشَةَ إِنْ كَانَتْ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَظُنُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَتْرُكِ اسْتِلَامَهُمَا إِلَّا أَنَّهُمَا لَيْسَا عَلَى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا طَافَ النَّاسُ وَرَاءَ الْحِجْرِ إِلَّا لِذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کے بارے میں خبر دی گئی کہ حطیم بیت اللہ شریف کا ہی بعض حصہ ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم بخدا! مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے یقین ہے کہ انہوں نے یہ قول رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ بلاشبہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یقین ہے کہ آپ نے ان دونوں (شامی رکنوں) کا استلام نہیں چھوڑا مگر صرف اس لیے کہ یہ بیت اللہ شریف کی بنیادوں پر نہیں ہیں اور لوگ بھی صرف اسی وجہ سے حطیم کے باہر سے طواف کرتے ہیں۔

1600 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوْفَةٍ[1] قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (طواف کے) ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرنا نہ چھوڑتے تھے اور نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ (واجب طواف کا بیان)

1601 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

1 - ایک نسخہ میں فِي كُلِّ طَوَافِهِ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا۔ آپ عصا کے ساتھ رکن (اسود) کا استلام کرتے رہے (محجن سے مراد ایسا عصا ہے جس کا اوپر کا سرا مڑا ہوا ہو یعنی کھونڈی)۔

1602۔ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ لَمَّا اطْمَأَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فِي يَدِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں اطمینان پا لیا تو آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آپ ﷺ اپنے دست مبارک میں موجود عصا کے ساتھ رکن اسود کا استلام کرتے رہے۔ حضرت صفیہ کا بیان ہے کہ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتی رہی۔

1603۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَعْرُوفٍ يَعْنِي ابْنَ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيَّ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ يُقَبِّلُهُ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَطَافَ سَبْعًا عَلَى رَاحِلَتِهِ

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی سواری پر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنے عصا مبارک کے ساتھ رکن کا استلام کرتے اور پھر اسے بوسہ دیتے۔ محمد بن رافع نے یہ زائد ذکر کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ صفا اور مروہ کی طرف نکلے اور وہاں بھی اپنی سواری پر ہی سات چکر لگائے۔

1604۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت ابو الزبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تاکہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ سکیں اور آپ ﷺ لوگوں پر بلند ہو کر ان کے احوال پر مطلع ہو سکیں اور تاکہ لوگ اپنی حاجات اور عرضداشتیں آپ کو پیش کر سکیں کیونکہ لوگوں نے (بھیڑ کے سبب) آپ کو ڈھانپ رکھا تھا۔

1605۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَاخَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آپ ﷺ درد محسوس کرنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنی سواری پر ہی طواف کیا۔ جب بھی آپ ﷺ رکن کے پاس آتے تو آپ عصا مبارک کے ساتھ رکن کا

استلام کرتے۔ پس جب آپ ﷺ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو سواری کو بٹھایا اور دو رکعتیں نماز پڑھی۔

1606۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہما زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں تکلیف محسوس کر رہی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لے۔ آپ فرماتی ہیں: سو میں نے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ پڑھ رہے تھے۔

بَابُ الِاضْطِبَاعِ فِي الطَّوَافِ (طواف میں اضطباع کرنے کا بیان)

1607۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ

ابن یعلی نے یعلی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سبز چادر کے ساتھ اضطباع کرتے ہوئے طواف کیا۔ (اضطباع سے مراد چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے گزار کر اس کی دونوں طرفوں کو بائیں کندھے پر ڈالنا ہے)

1608۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ قَدْ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کیا اور انہوں نے بیت اللہ شریف (کا طواف کرتے ہوئے) رمل کیا اور اپنی چادروں کو اپنی (دائیں) بغلوں کے نیچے رکھا اور پھر ان (کی دونوں طرفوں) کو اپنے بائیں کندھوں پر پھینک دیا۔

بَابٌ فِي الرَّمَلِ (رمل کا بیان)

1609۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ وَمَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ رَمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يَجِيئُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيمُوا بِمَكَّةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ قُلْتُ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ[1] وَأَنَّ ذَلِكَ سُنَّةٌ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا قَدْ طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرِهِ[2] وَكَذَبُوا لَيْسَ بِسُنَّةٍ كَانَ النَّاسُ لَا يُدْفَعُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا يُصْرَفُونَ عَنْهُ فَطَافَ عَلَى بَعِيرٍ لِيَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلِيَرَوْا مَكَانَهُ وَلَا تَنَالُهُ أَيْدِيهِمْ

حضرت ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی قوم یہ گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت رمل کیا ہے، اس لئے یہ سنت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اور انہوں نے جھوٹ کہا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے جو انہوں نے سچ کہا ہے اور وہ کیا ہے جو انہوں نے جھوٹ بولا ہے؟ فرمایا: انہوں نے جو سچ کہا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا ہے اور انہوں نے یہ جھوٹ کہا ہے (کیونکہ) یہ سنت نہیں ہے کیونکہ قریش نے حدیبیہ کے وقت یہ کہا تھا۔ محمد (ﷺ) اور ان کے اصحاب کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ نغف (وہ کیڑا جو اونٹ اور بکریوں وغیرہ کی ناک میں ہوتا ہے) کی موت کثرت سے مر جائیں۔ پس جب انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صلح کر لی اس شرط پر کہ وہ آئندہ سال آئیں اور تین دن تک مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو کچھ مشرکین جبل قعیقعان کی جانب چلے گئے (اور وہاں مزاح اڑانے کے ارادہ سے بیٹھ گئے) تو (اس وقت) رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت تین چکروں میں رمل کرو (یعنی خوب بازو ہلا کر سینہ نکال کر چلو) اور یہ سنت نہیں ہے۔ میں نے کہا: آپ کی قوم (یہ) گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور بلا شبہ یہ سنت ہے۔ تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اور انہوں نے جھوٹ کہا ہے۔ میں نے کہا: انہوں نے سچ کیا کہا ہے اور جھوٹ کیا بولا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ بولا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر کی ہے اور انہوں نے جھوٹ کہا ہے، یہ سنت نہیں ہے۔ (اس کا سبب یہ تھا کہ لوگ آپ ﷺ کی زیارت کے مشتاق تھے) لہذا انہیں رسول اللہ ﷺ سے دور نہیں ہٹایا جا سکتا تھا اور نہ انہیں آپ ﷺ کی جانب سے پھیرا جا سکتا تھا، اس لئے آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تا کہ وہ آپ ﷺ کے کلام کو سن سکیں اور آپ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں اور ان کے ہاتھ آپ تک نہ پہنچیں۔

1610۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا فَأَطْلَعَ اللهُ سُبْحَانَهُ نَبِيَّهُ ﷺ عَلَى مَا قَالُوهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ رَمَلُوا قَالُوا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

1۔ ایک نسخہ میں نہیں ہے۔ 2۔ ایضا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے درآنحالیکہ یثرب کے بخار نے انہیں کمزور کر دیا تھا۔ مشرکوں نے کہا: بلاشبہ ایک قوم تم پر آ رہی ہے جسے بخار نے کمزور کر دیا ہے اور وہ اس کی وجہ سے شر اور تکلیف کو جا ملے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کو اس پر مطلع فرما دیا جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو تین چکروں میں رمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور یہ کہ وہ دو رکنوں کے درمیان چلیں۔ چنانچہ جب انہوں نے صحابہ کرام کو رمل کرتے ہوئے دیکھا تو ان کے بارے میں کہنے لگے: یہ وہی ہیں جن کے بارے میں تم نے یہ ذکر کیا ہے کہ بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے۔ یہ تو ہم سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ ﷺ نے صحابہ کرام پر اپنی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں دیا۔

1611۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيمَ الرَّمَلَانُ الْيَوْمَ[1] وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ مَعَ ذٰلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کیونکر آج رمل کریں اور کندھوں کو ننگا کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مضبوط اور پختہ کر دیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو مغلوب کر دیا ہے۔ اس کے باوجود ہم وہ عمل نہیں چھوڑیں گے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کرتے تھے۔

1612۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بیت اللہ شریف کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمار کرنا (یہ اعمال) اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم رکھنے کے لیے لازم کیے گئے ہیں۔ (یعنی اس لئے تاکہ ان مقامات متبرکہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور غفلت سے ہر صورت بچا جائے)۔ (بذل المجہود ۲۵۱)

1613۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اضْطَبَعَ فَاسْتَلَمَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَكَانُوا إِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَتَغَيَّبُوا مِنْ قُرَيْشٍ مَشَوْا ثُمَّ يَطْلُعُونَ عَلَيْهِمْ يَرْمُلُونَ تَقُولُ قُرَيْشٌ كَأَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَتْ سُنَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اضطباع کیا، استلام کیا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ نے تین چکروں میں رمل کیا اور جب وہ رکن یمانی تک پہنچتے تھے اور قریش سے اوجھل ہو جاتے تھے تو وہ چلنے لگتے۔ پھر جب وہ ان پر ظاہر ہو جاتے تو رمل کرنے لگتے۔ قریش کہتے تھے: گویا یہ تو ہرنوں کے بچے ہیں (یعنی ہرنوں کی طرح اچھلتے کودتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پس یہ سنت ہے۔

1۔ ایک نسخہ میں الیوم نہیں ہے۔

1614۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشَوْا أَرْبَعًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکر چل کر کیے۔

1615۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ ذَلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حجر سے حجر تک رمل کیا۔ (یعنی چاروں اطراف میں رمل کیا) اور بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الطَّوَافِ (طواف میں دعا کا بیان)

1616۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو رکنوں کے درمیان یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے: "ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار"

1617۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج اور عمرہ میں پہلا طواف کرتے تھے جب وہاں آتے تو آپ ﷺ تین چکر دوڑ کر لگاتے اور چار چکروں میں چلتے تھے۔ پھر آپ ﷺ دو رکعتیں (طواف کی مقام ابراہیم کے پاس) ادا کرتے تھے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ (عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان)

1618۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا(1) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ قَالَ الْفَضْلُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا(2)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچنے کے سبب مرفوع ہے کہ آپ

1۔ ایک نسخہ میں والفضل بن یعقوب و هذا لفظه قالا کے الفاظ نہیں ہیں۔ 2۔ قال الفضل تا آخر کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس گھر کا طواف کرنے اور اس کی دو رکعتیں پڑھنے سے کسی کو نہ روکو۔ رات یا دن میں سے کسی ساعت میں وہ چاہے۔ فضل نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبد مناف! تم کسی کو نہ روکو۔

بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ (حج قران کرنے والے کے طواف کا بیان)

1619 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ

حضرت ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو الزبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف پہلے طواف کے وقت ایک بار سعی فرمائی۔

1620 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ لَمْ يَطُوفُوا حَتَّى رَمَوُا الْجَمْرَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وہ اصحاب جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے طواف نہیں کیا یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ پر رمی کر لی۔ (یعنی انہوں نے طواف افاضہ جمرہ پر رمی کرنے کے بعد کیا تب احرام کھولا)۔

1621 - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنِي الشَّافِعِيُّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا طَوَافُكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَكْفِيكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ رضی الله عنها

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تیرا بیت اللہ شریف کا ایک بار طواف کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا تیرے لئے تیرے حج اور عمرہ کی جانب سے کافی ہے۔ حضرت امام شافعی نے فرمایا کہ بسا اوقات حضرت سفیان اس حدیث کو عن عطاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے مرفوع متصل بیان کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں "عن عطاء ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعائشة رضی الله عنها" کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یعنی وہ اسے مرسل روایت کرتے ہیں۔

بَابُ الْمُلْتَزَمِ (ملتزم کا بیان)

1622 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قُلْتُ لَأَلْبَسَنَّ ثِيَابِي وَكَانَتْ دَارِي عَلَى الطَّرِيقِ فَلَأَنْظُرَنَّ كَيْفَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَدِ اسْتَلَمُوا

الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الْحَطِيمِ وَقَدْ وَضَعُوا خُدُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَسْطَهُمْ

حضرت عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو میں نے کہا: میں اپنے کپڑے پہن لوں گا اور میرا گھر بھی راستے پر ہی تھا اور میں یقیناً دیکھوں گا رسول اللہ ﷺ کیسے (عمل) کرتے ہیں۔ تو میں نے دیکھا حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کعبہ معظمہ سے باہر تشریف لائے اور انہوں نے بیت اللہ شریف کے دروازے سے حطیم تک اس کا استلام کیا (یعنی اس کے ساتھ چمٹ گئے) اور انہوں نے اپنے اپنے رخسار بیت اللہ شریف پر رکھ دیئے اور رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان میں تھے۔

1623۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا جِئْنَا دُبُرَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ أَلَا تَتَعَوَّذُ قَالَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَأَقَامَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ هَكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَفْعَلُهُ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ پس جب ہم کعبہ معظمہ کے پیچھے آئے میں نے کہا: کیا تم پناہ طلب نہیں کرو گے؟ تو انہوں نے کہا: ہم آتش جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آگے چلے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور رکن اور دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ، اپنا چہرہ، اپنے بازو اور اپنی ہتھیلیاں اس طرح رکھ دیں اور انہیں خوب پھیلا لیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

1624۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عَمْرٍو الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي هَا هُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي

حضرت محمد بن عبداللہ بن سائب نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا (بصارت ختم ہو جانے کے بعد) ہاتھ پکڑ کر لاتے تھے اور انہیں دیوار کعبہ کے اس تیسرے حصہ کے پاس آ کر کھڑا کرتے تھے جو اس رکن کے ساتھ متصل ہے جو حجر کے ساتھ ملا ہوا ہے جو کہ دروازے کے ساتھ متصل ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں فرماتے: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہاں نماز پڑھتے تھے۔ تو وہ کہتے: ہاں۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وہاں کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

فائدہ: کعبہ معظمہ کی دیوار تین حصوں میں تقسیم ہے: اس کا پہلا حصہ رکن عراقی سے لے کر دروازے تک ہے اور دوسرا وہ ہے جس میں دروازہ ہے اور تیسرا وہ ہے جس کا نام ملتزم ہے (بذل المجہود: 167 ج 9)

بَاب أَمْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (صفا اور مروہ کے حکم کا بیان)

1625 - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ان دنوں میں صغیر السن تھا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) میں تو (حج یا عمرہ کرنے والوں میں سے) کسی پر کوئی شے لازم خیال نہیں کرتا جو ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرے۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اگر اس طرح ہوتا جیسے تم کہہ رہے ہو تو پھر الفاظ اس طرح ہوتے: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا (پس اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرے)۔ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ مناۃ کے لیے حج کرتے تھے اور مناۃ قدید قصبہ کے سامنے رکھا ہوا تھا اور وہ لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو حرج سمجھتے تھے۔ پس جب دین اسلام کا ظہور ہوا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

1626 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقِيلَ لِعَبْدِ اللهِ أَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَسَعَى بَيْنَهُمَا سَبْعًا ثُمَّ حَلَقَ رَأْسَهُ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا۔ سو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے ساتھ اتنے لوگ تھے جو آپ ﷺ کو گھیرے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف اور شریک نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے۔ انہوں نے یہ زائد ذکر کیا ہے "پھر آپ ﷺ صفا اور مروہ پر

تشریف لائے اور ان دونوں کے درمیان چکر لگائے۔ بعد ازاں اپنے سر کا حلق کرایا"

1627۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَرَاكَ تَمْشِي وَالنَّاسُ يَسْعَوْنَ قَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْعَى وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ

کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان کہا: اے ابوعبدالرحمن! میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ چل رہے ہیں اور لوگ دوڑ رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر میں چلتا ہوں تو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر میں دوڑوں تو تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور میں بہت بوڑھا آدمی ہوں۔ (یعنی میں اپنے بڑھاپے اور اس کی نقاہت کے سبب دوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں صفا اور مروہ کے درمیان چل کر چکر لگانا بھی خلاف سنت نہیں۔ البتہ صحت مند آدمی کے لئے میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا ہی سنت ہے)۔ (بذل)

بَاب صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ (حضور نبی کریم ﷺ کے حج کے طریقہ کا بیان)

1628۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيَّانِ وَرُبَّمَا زَادَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِي ثَوْبًا مُلَفَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا فَصَلَّى بِنَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَذْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا

1۔ ایک نسخہ میں ایسے نہیں ہے۔

شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ
رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ
حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ
مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ وَعُثْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ
ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُلَيْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللهُ
أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللهَ وَوَحَّدَهُ
وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ
أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى
إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى
الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ
وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ
ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ
رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ لَا بَلْ لِأَبَدِ
أَبَدٍ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ رضی الله عنه مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رضی الله عنها مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ
ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَقَالَ مَنْ أَمَرَكِ بِهَذَا فَقَالَتْ أَبِي فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ
إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ
عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ
الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحْلِلْ قَالَ وَكَانَ جَمَاعَةُ
الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا
إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ
ﷺ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ
مِنْ شَعَرٍ فَضُرِبَتْ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ
ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ
النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ

مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا دَمُ قَالَ عُثْمَانُ دَمُ ابْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ثُمَّ قَالَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدِ اللَّهُمَّ اشْهَدِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حِينَ غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ قَالَ سُلَيْمَانُ بِنِدَاءٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ زَادَ عُثْمَانُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّذِي يُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ يَقُولُ مَا بَقِيَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

عبد اللہ بن محمد نفیلی، عثمان بن ابی شیبہ، ہشام بن عمار اور سلیمان بن عبد الرحمن دمشقیان نے بیان کیا۔ ہ(ان میں سے

بعض نے بعض پر کسی کلمہ اور شے وغیرہ کا اضافہ بھی کیا ہے) کہ حاتم بن اسماعیل اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے۔ پس جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا۔ میرے گریبان کا اوپر والا بٹن کھولا۔ پھر نیچے والا کھولا۔ پھر ازروئے شفقت وانس میرے سینے پر اپنا دست مبارک رکھا۔ میں ان دنوں ابھی بچہ تھا اور جوان ہونے کے قریب تھا اور انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے (مراد دینی بھائی ہے) تیرا آنا مبارک ہو تو اپنوں میں آیا ہے۔ پوچھ جو چاہتا ہے! پس میں نے ان سے پوچھا: اس وقت ان کی بصارت نہیں تھی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوا تو وہ کمبل کی طرح بنے ہوئے کپڑے کو لپیٹے ہوئے کھڑے ہوئے اور وہ کپڑا اس قدر چھوٹا تھا کہ آپ اس کی دونوں طرفیں جب کندھے پر ڈالتے تو وہ گر جاتیں۔ پس آپ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی حالانکہ آپ کی چادر آپ کے پہلو میں تپائی پر پڑی تھی۔ پھر میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں کچھ بتائیے۔ پس آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے کہا اور نو گرہیں بنائیں۔ پھر فرمایا: بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک (مدینہ طیبہ میں) ٹھہرے رہے اور کوئی حج نہیں کیا۔ پھر دسویں سال لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اس سال حج کریں گے۔ چنانچہ لوگوں کا ایک جم غفیر مدینہ طیبہ میں آیا۔ وہ تمام کے تمام یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مکمل کریں اور آپ ﷺ کے عمل کی طرح عمل کریں۔ پس رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ سے) روانہ ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کی معیت میں نکلے۔ یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ آپہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا (اور عرض کی) کہ میں اب کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو غسل کر لے اور کپڑے کے ساتھ لنگوٹ باندھ لے اور احرام باندھ لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہیں مسجد میں نماز پڑھائی پھر آپ قصوا اونٹنی پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی ناقہ بیداء پر پہنچی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنی حد نگاہ تک سامنے کی جانب سوار اور پیدل لوگوں کو دیکھا۔ اسی طرح آپ ﷺ کی دائیں جانب اور آپ کی بائیں جانب بھی لوگ تھے اور آپ کے پیچھے کی سمت بھی اسی طرح لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے اور آپ ﷺ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور آپ ﷺ اس کے مفہوم کو جانتے تھے۔ پس جس طرح کا عمل آپ ﷺ نے کیا ہم نے بھی اسی کی مطابق عمل کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ کہا جو توحید پر مشتمل تھا (اور اس میں شرک کی نفی تھی) "لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد و النعمة لك و الملك لا شريك لك" اور لوگوں نے بھی یہ تلبیہ کہا اور وہ تلبیہ میں کچھ اضافہ بھی کرتے رہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کسی کے الفاظ کو رد نہیں فرمایا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیہ کو ہی لازم پکڑے رکھا۔ (یعنی آپ ﷺ نے اپنے تلبیہ میں کوئی رد و بدل نہیں کیا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم نے سوائے حج کے کوئی نیت نہیں کی تھی۔ ہم عمرہ کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ حتی کہ جب ہم بیت اللہ شریف کے پاس پہنچے۔ وہاں آپ ﷺ نے استلام رکن کیا طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکر چل کر لگائے۔ پھر آپ ﷺ مقام ابراہیم کی طرف آگے بڑھے اور یہ آیت پڑھی وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ

مُصَلًّی (اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو) پس آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھا۔ فرمایا: میرے والد کہا کرتے تھے۔ ابن نفیل اور عثمان نے کہا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا ہے۔ سلیمان نے کہا: میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھیں۔ (مراد پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے) پھر آپ ﷺ بیت اللہ شریف کی طرف لوٹ گئے۔ (یعنی آپ باب صفا سے نکلے) اور جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی: اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ہم اسی سے ابتدا کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صفا سے سعی کا آغاز کیا۔ پس آپ ﷺ اس پر چڑھے یہاں تک کہ آپ بیت اللہ شریف کو دیکھنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور وحدانیت کا ذکر کیا۔ اور کہا ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد یحی و یمیت وھو علی کل شیء قدیر“ کوئی الہ نہیں سوائے اللہ وحدہٗ لاشریک کے اس نے اپنا وعدہ پورا فرمادیا اپنے بندہ خاص کی نصرت فرمائی اور اس نے تنہا مختلف گروہوں کے لشکروں کو شکست سے دوچار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں دعا فرمائی اور تین مرتبہ اسی طرح کہا۔ پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم مبارک (ہموار جگہ پر) سیدھے ہو گئے (یعنی قدم مبارک زمین پر جم گئے) تو آپ نے بطن وادی میں رمل کیا۔ یہاں تک کہ جب آپ اوپر چڑھنے لگے تو آپ (پیدل) چلنے لگے اور آپ مروہ پر آپہنچے اور مروہ پر بھی وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب مروہ پر آخری چکر لگایا تو فرمایا: اگر میں اپنے اس معاملے سے پہلے آگاہ ہو جاتا جس پر میں بعد میں آگاہ ہوا ہوں تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں اسے عمرہ بنا دیتا۔ پس تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ چنانچہ تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بالوں کا قصر کروالیا۔ سوائے حضور نبی کریم ﷺ اور ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے جال سا بنایا۔ پھر فرمایا: عمرہ حج میں اس طرح داخل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دوبار ارشاد فرمایا: ”نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے“ ”نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے“۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے حضور نبی کریم ﷺ کے لیے قربانی کے جانور لے کر آئے تو انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ان لوگوں میں سے پایا جنہوں نے احرام کھول رکھا تھا اور آپ نے رنگین کپڑے پہن رکھے تھے اور سرمہ بھی لگا رکھا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور پوچھا: تمہیں اس بارے میں کس نے حکم دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے والد محترم ﷺ نے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں کہا کرتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس بارے میں ناراض ہوتے ہوئے جو انہوں نے کیا تھا تا کہ آپ ﷺ سے اس کے بارے میں استفسار کروں جو کچھ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں نے ان کے عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے میرے والد محترم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے (تو میرے عرض کرنے پر) آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس نے سچ کہا ہے (تم بتاؤ) تم نے کیا کہا تھا جب تم نے حج کے لئے احرام باندھا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی: میں نے اس طرح کہا تھا۔ اے اللہ! میں اسی کے لیے احرام باندھ رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میرے پاس تو ہدی ہے۔ پس تو بھی حلال نہ ہو۔ فرمایا: مجموعی طور پر قربانی کے وہ جانور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور جو حضور نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ سے لائے تھے وہ سو تھے۔ پس تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور بالوں کا قصر کرالیا۔ سوائے حضور نبی کریم ﷺ اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔ راوی فرماتے ہیں: جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن آیا وہ منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے حج کے لیے احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں وہاں پڑھیں۔ پھر آپ تھوڑا ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ ﷺ نے اپنے لیے بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ لگانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ وہ مقام نمرہ پر لگا دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے چل پڑے اور قریش کو کوئی شک نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس وقوف فرمائیں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے۔ لیکن آپ ﷺ وہاں سے آگے گزر گئے۔ یہاں تک کہ آپ عرفات میں پہنچ گئے اور اس خیمہ کو پالیا جو نمرہ میں آپ کے لیے بنایا گیا تھا اور آپ ﷺ نے وہیں نزول فرمایا۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے قصوا کو لانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اسے تیار کر کے لایا گیا اور آپ اس پر سوار ہوئے یہاں تک کہ بطن وادی میں آ پہنچے اور وہاں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن اس مہینے اور اس شہر میں حرمت والا ہے۔ خبردار! آگاہ رہو زمانہ جاہلیت کے معاملات میں سے ہر شے میرے قدموں کے نیچے رکھ دی گئی ہے (یعنی اسے پامال کر دیا گیا ہے، ختم کر دیا گیا ہے) عہد جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے (یعنی جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہے اب اس کا کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا) سب سے پہلا خون جو میں خود معاف کرتا ہوں وہ ہمارے خونوں میں سے عثمان کا خون ہے کہ وہ ابن ربیعہ کا خون ہے اور سلیمان کا کہنا ہے کہ وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اسے بنی سعد میں دودھ پلایا گیا تھا تو ہذیل کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ اور زمانہ جاہلیت کا سود معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں وہ ہمارے سودوں میں سے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا معاف کر دیا گیا ہے۔ تم عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لے رکھا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو کلمۃ اللہ کے ساتھ حلال کر رکھا ہے۔ بلاشبہ تمہارے لئے ان پر کچھ فرائض ہیں کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ (یعنی ایسے شخص کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو) اور اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں شدید سزا دو مگر ان کی ہڈی نہ ٹوٹنے پائے اور ان کے تمہارے اوپر حقوق ہیں وہ یہ کہ تم انہیں رزق (کھانا) اور لباس احسن انداز میں مہیا کرو۔ بلاشبہ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ تو لوگوں نے

کہا: ہم شہادت دیں گے بلاشبہ آپ نے پیغام پہنچادیا، آپ نے حق ادا کیا اور نصیحت فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور پھر اسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے کہا: اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان کوئی شے (نفل وسنت وغیرہ) نہ پڑھی (یعنی آپ نے ظہر اور عصر کی دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا) پھر آپ قصوا پر سوار ہوئے اور موقف میں تشریف لائے اور اپنی ناقہ قصوا کی پیٹھ کو (جبل رحمت کے قریب) پڑے ہوئے پتھروں کی جانب کیا (یعنی اس پتھریلی جگہ پر اسے کھڑا کیا) اور حبل المشاۃ (ریتلا راستہ، ایک خاص جگہ کا نام) کو اپنے سامنے رکھا اور منہ قبلہ شریف کی طرف کیا۔ آپ مسلسل وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور زردی بھی تھوڑی سی ختم ہوگئی۔ جس وقت سورج کی ٹکیہ غائب ہوگئی تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے واپس لوٹ پڑے اور آپ ﷺ نے قصوا کی باگ (اس کا سر اوپر اٹھانے کے لیے) زور سے پیچھے کھینچی یہاں تک کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے سرے سے لگنے لگا۔ (مورک سے مراد کجاوے کے آگے کا وہ حصہ ہے جس پر سوار تھک کر پاؤں رکھتا ہے اور یہ چمڑے کا تسمہ سا ہوتا ہے۔ (بذل المجہود) اور آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے یہ فرمارہے تھے: اے لوگو! آہستہ چلو۔ اے لوگو! آہستہ چلو۔ جب بھی آپ کسی پہاڑی پر آتے تو آپ اس کی لگام تھوڑی ڈھیلی چھوڑتے تاکہ وہ اوپر چڑھ سکے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ میں پہنچ گئے اور آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ اکٹھی پڑھیں۔ عثمان نے کہا ہے: آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی شے (نفل اور سنت وغیرہ) ادا نہیں فرمائی پھر اس پر تمام راوی متفق ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ آرام فرما ہوگئے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔ جب صبح خوب روشن ہوگئی تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ سلیمان نے کہا ہے: ''ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ'' پھر تمام کا اتفاق ہے کہ بعد ازاں آپ ﷺ قصوا پر سوار ہوئے اور آپ مشعر حرام تشریف لائے اور اس کی بلندی پر چڑھے۔ (یہ مزدلفہ میں ایک پہاڑی ہے) عثمان اور سلیمان دونوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر وتہلیل بیان کی۔ عثمان نے یہ اضافہ کیا ہے ''اور آپ ﷺ وہاں وقوف فرمارہے یہاں تک کہ صبح انتہائی روشن ہوگئی''۔ پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے آپ واپس لوٹ آئے اور آپ ﷺ نے فضل بن عباس کو اپنا ردیف بنایا۔ ان کے بال انتہائی حسین اور پیشانی سفید چمکدار تھی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو وہاں سے عورتیں بھی گزر رہی تھیں۔ پس حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی طرف دیکھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے چہرے پر رکھا اور فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنا دست مبارک دوسری سمت کی طرف پھیر دیا اور فضل نے اپنا چہرہ پھر دوسری طرف پھیر دیا اور دیکھنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ وادی محسر میں آپہنچے۔ وہاں آپ نے اپنی اونٹنی کو تھوڑی سی حرکت دی (یعنی اسے تیز چلایا) اور پھر آپ اس درمیانی راستے پر چلے جو تمہیں جمرہ عقبہ کی طرف نکال لے جاتا ہے اور جب آپ ﷺ درخت کے پاس جمرہ کے پاس پہنچے تو وہاں آپ نے سات کنکریاں

ماریں اور آپ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے۔ ہر کنکری اتنی تھی جسے دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جا سکتا تھا اور آپ ﷺ نے وادی کے بطن سے (مراد نیچے کی جانب ہے) رمی کی۔ پھر آپ ﷺ مذبح کی طرف پھر کر آئے اور اپنے دست مبارک سے تریسٹھ جانوروں کو ذبح کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو باقی کو انہوں نے ذبح کیا اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی قربانی میں شریک کیا۔ پھر حکم ارشاد فرمایا کہ تمام قربانیوں سے ایک ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اسے ہانڈی میں رکھ دیا جائے اور پکایا جائے۔ پس دونوں نے ان کا گوشت بھی کھایا اور ان کا شوربہ بھی پیا۔ سلیمان نے بیان کیا: پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ شریف کی طرف مراجعت فرما ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا فرمائی۔ پھر آپ بنی عبد المطلب کے پاس آئے وہ آب زمزم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد المطلب! پانی نکالو۔ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پلانے پر غالب آ جائیں گے تو میں یقیناً تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔ پس انہوں نے ڈول نکال کر پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس سے نوش فرمایا۔

1629۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ أَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَلَى إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ

حضرت (امام) جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عرفات میں ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھائیں اور ان دونوں کے درمیان اور کوئی نماز نہیں پڑھی اور مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ایک ساتھ پڑھائیں اور ان کے درمیان بھی اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: اس حدیث کو حاتم بن اسماعیل نے طویل حدیث میں بیان کیا ہے اور محمد بن علی الجعفی نے جعفر عن ابیہ عن جابر کی سند سے حاتم بن اسماعیل کی موافقت کی ہے۔ مگر یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھائیں۔

1630۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ نَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيدِ

وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ رضى الله عنه بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبِي هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا وَذَكَرَ قِصَّةَ فَاطِمَةَ رضى الله عنها

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد محترم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا اور پھر حضور نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں قربانی کی ہے (یعنی جانوروں کو نحر کیا ہے) اور منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے اور آپ علیہ السلام نے عرفات میں وقوف فرمایا: اور فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور عرفات سارے کا سارا موقف ہے اور آپ علیہ السلام نے مزدلفہ میں وقوف فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے۔ مسدد اور حفص بن غیاث نے جعفر سے اپنی اسناد کے ساتھ یہ اضافہ ذکر کیا ہے "فانحروا فی رحالکم" (پس تم اپنے کجاووں میں ہی نحر کرلو)۔

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید القطان نے جعفر سے، انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث ذکر کی ہے: اور حدیث میں اس ارشاد وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کے ساتھ یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے دونوں رکعتوں میں سورۂ توحید یعنی قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھیں اور اس میں کہا "قال علی رضی اللہ عنہ بالکوفۃ" میرے باپ نے بیان کیا ہے یہ حرف حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ذکر نہیں کیے "فذھبت محرشا" یعنی میں شکایت لگانے کے لیے گیا اور آگے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا قصہ بیان کیا۔

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ (وقوف عرفہ کا بیان)

1631- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: قریش اور جو ان کے دین اور طریقہ پر عمل پیرا تھے وہ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور انہیں حمس (شجاع، بہادر) کا نام دیا جاتا تھا اور بقیہ تمام کے تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ آپ نے بیان فرمایا: جب دین اسلام کا ظہور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم علیہ السلام کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ عرفات آئیں اور وہیں وقوف کریں۔ پھر وہاں سے واپس لوٹ کر آئیں۔ پس اسی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ (پھر تم وہیں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں) یعنی عرفات سے۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنًى (منیٰ کی طرف نکلنے کا بیان)

1632- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْفَجْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِمِنًى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے آٹھویں ذوالحجہ کے دن ظہر اور نویں ذوالحجہ کے

دن فجر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔

1633 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے وہ شے بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا: منیٰ میں۔ میں نے پھر پوچھا: آپ ﷺ نے وہاں سے واپسی کے دن (بارھویں یا تیرھویں ذی الحجہ کے دن) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ تو انہوں نے فرمایا: مقام ابطح میں۔ بعد ازاں انہوں نے فرمایا: تو اسی طرح کر جس طرح تیرے امراء کرتے ہیں۔

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى عَرَفَةَ (عرفات کی طرف نکلنے کا بیان)

1634 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مِنًى حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْإِمَامِ الَّذِي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ رَاحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نویں ذی الحجہ کو جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو منیٰ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ عرفات میں آ پہنچے اور مقام نمرہ پر نزول فرمایا۔ یہی امام کی وہ جگہ ہے جہاں وہ عرفات میں اترتا ہے (اسی مقام پر آج مسجد نمرہ بنی ہوئی ہے) یہاں تک کہ جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلے اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ چلے اور عرفات کے موقف (وقوف کی جگہ) میں وقوف فرمایا۔

بَابُ الرَّوَاحِ إِلَى عَرَفَةَ (عرفات کی طرف چلنے کا بیان)

1635 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ لَمَّا أَنْ قَتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَيَّةُ سَاعَةٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرُوحُ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَرُوحَ قَالُوا لَمْ تَزِغِ الشَّمْسُ قَالَ أَزَاغَتْ قَالُوا لَمْ تَزِغْ أَوْ زَاغَتْ قَالَ فَلَمَّا قَالُوا قَدْ زَاغَتْ ارْتَحَلَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: جب حجاج نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کر دیا تو اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا (اور پوچھا) کہ وہ کون سی ساعت ہے جس میں آج کے دن رسول اللہ ﷺ چلتے تھے؟

تو انہوں نے فرمایا: جب وہ ساعت ہوگی تو ہم چل پڑیں گے۔ چنانچہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چلنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے عرض کی: ابھی سورج نہیں ڈھلا۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں ڈھلا۔ راوی فرماتے ہیں پس جب لوگوں نے کہا: سورج ڈھل گیا ہے تو آپ اس وقت چل پڑے۔

بَاب الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ (عرفات میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان)

1636۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ

حضرت زید بن اسلم نے بنی ضمرہ کے ایک آدمی سے اور اس نے باپ یا چچا سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

1637۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ عَنْ أَبِيهِ نُبَيْطٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ أَحْمَرَ يَخْطُبُ

حضرت سلمہ بن نبیط نے قبیلہ کے ایک آدمی سے اور اس نے اپنے باپ نبیط سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی رحمت ﷺ کو دیکھا کہ آپ عرفات میں سرخ اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

1638۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ هَنَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْعَدَّاءِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمٌ فِي الرِّكَابَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ كَمَا قَالَ هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ أَبُو عَمْرٍو عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بِمَعْنَاهُ

حضرت خالد بن عداء بن ہوذہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے دن اونٹ پر دونوں رکابوں میں کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابوداؤد نے کہا: اسے ابن علاء نے وکیع سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے ہناد نے بیان کیا ہے۔ عباس بن عبدالعظیم، عثمان بن عمر اور عبدالمجید ابو عمرو نے عداء بن خالد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

بَاب مَوْضِعِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ (عرفات میں محل وقوف کا بیان)

1639۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِي مَكَانٍ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْإِمَامِ فَقَالَ أَمَا[1] إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ[2] إِبْرَاهِيمَ

1۔ ایک نسخہ میں اما نہیں ہے۔　2۔ ایک نسخہ میں ابیکم نہیں ہے۔

حضرت عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے حضرت یزید بن شیبان سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمارے پاس حضرت ابن مربع انصاری آئے درآنحالیکہ ہم عرفات میں ایسی جگہ تھے جسے حضرت عمرو امام سے دور خیال کر رہے تھے۔ تو حضرت ابن مربع نے کہا: آگاہ رہو میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ آپ تمہیں فرما رہے ہیں: تم اپنی اپنی جگہوں پر ہی وقوف کرو، کیونکہ تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو (یعنی امام کے وقوف کرنے کی جگہ سے دور ہونا باعث حرج نہیں بلکہ سارا عرفات جائے وقوف ہے۔ اس لیے جہاں تم ہو وہیں وقوف کرنا درست اور صحیح ہے۔ بخلاف قریش کے جو مزدلفہ میں وقوف کرتے ہیں وہ درست نہیں۔)

بَابُ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ (عرفات سے واپس لوٹنے کا بیان)

1640۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا عَادِيَةً حَتَّى أَتَى جَمْعًا زَادَ وَهْبٌ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهَا رَافِعَةً يَدَيْهَا حَتَّى أَتَى مِنًى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے اس حال میں کہ آپ پر انتہائی وقار اور اطمینان کی کیفیت طاری تھی اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ سوار تھے۔ آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! تم پر اطمینان اور وقار لازم ہے۔ کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر میں نے کسی اونٹ یا گھوڑے کو اپنے ہاتھ (اگلے پاؤں) اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ مزدلفہ میں آپہنچے۔ وہب نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز چلانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ تم پر آہستگی اور وقار لازم ہے۔ پھر میں نے کسی کو اپنے ہاتھ اٹھا کر دوڑتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ منیٰ پہنچ گئے۔

1641۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي كَيْفَ فَعَلْتُمْ أَوْ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمُعَرَّسِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ وَمَا قَالَ زُهَيْرٌ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ زَادَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ

حضرت کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا: مجھے بتائیے، تم نے اس شام کو کیسے یا کیا کیا جب تم رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے؟ تو انہوں نے بیان فرمایا: ہم اس گھاٹی میں آئے جس میں لوگ رات کے وقت تھوڑا آرام کرنے کے لیے اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں۔ بس رسول اللہ ﷺ نے اپنی ناقہ کو بٹھایا۔ پھر پیشاب کیا۔ اور زہیر نے یہ الفاظ کہے ہیں: آپ نے پانی بہایا۔ پھر وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا، لیکن اس میں زیادہ مبالغہ نہیں کیا (یعنی ہلکا سا وضو کیا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ نماز ادا فرمالیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز تیرے آگے ہے (یعنی نماز آگے جا کر ادا کریں گے)۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم مزدلفہ میں پہنچ گئے۔ اور انہوں نے سامان نہ اتارا تھا کہ عشاء کی نماز کے لیے اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں نے (سامان وغیرہ) اتارا۔ حضرت محمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: انہوں نے فرمایا: میں نے کہا: تم نے اس وقت کیا کیا جب تم نے صبح کی؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کے ان لوگوں کے ساتھ پیدل چلا جو سویرے سویرے چل پڑے تھے۔

احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، سفیان نے عبدالرحمن بن عیاش سے، انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے عبیداللہ بن ابی رافع سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: پھر آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنایا اور اپنی ناقہ کو متوسط چال چلانے لگے اور لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو تیز چلا رہے تھے۔ لیکن آپ ان کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے لوگو! اطمینان اور وقار سے چلو۔ اور آپ ﷺ واپس لوٹے جب کہ سورج غروب ہو گیا۔

1642۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اور میں بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جب (عرفات سے) واپس لوٹے تو آپ کس طرح چلتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ متوسط چال چلتے تھے (عنق سے مراد متوسط چال ہے) اور جب کہیں آپ وسعت پاتے تو آپ تیز چال بھی چلتے۔ ہشام نے کہا ہے: نص عنق کی نسبت تیز چال کو کہتے ہیں۔

1643۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ واپس روانہ ہوئے۔

1644۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ قُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

حضرت کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے یہاں تک کہ جب آپ ایک گھاٹی میں پہنچے تو وہاں آپ اتر پڑے اور پیشاب کیا اور وضو فرمایا۔ لیکن آپ نے یہ وضو خوب جی بھر کر نہ کیا (بلکہ ہلکا سا وضو فرمایا) میں نے عرض کی: نماز ادا فرمالیں۔ تو آپ نے فرمایا: نماز آگے پڑھیں گے۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ میں پہنچے تو وہاں اترے۔ وضو فرمایا اور خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر ہر آدمی نے اپنی جگہ میں اپنے اونٹ کو بٹھایا۔ پھر عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور آپ نے وہ نماز پڑھائی۔ اور آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان میں اور کوئی شے (نفل، سنت وغیرہ) نہ پڑھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ (مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان)

1645۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ وَكِيعٌ صَلَّى كُلَّ صَلَاةٍ بِإِقَامَةٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ حَمَّادٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَمْ يُنَادِ فِي الْأُولَى وَلَمْ يُسَبِّحْ عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ مَخْلَدٌ لَمْ يُنَادِ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں مزدلفہ میں اکٹھی پڑھائیں۔

حضرت احمد بن حنبل نے حماد بن خالد سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے ان کی سند کے ساتھ اس طرح حدیث بیان کی ہے اور فرمایا: دونوں جمع شدہ نمازوں کے لیے اقامت الگ الگ کہی گئی۔ احمد نے بیان کیا ہے کہ وکیع نے کہا: آپ نے نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھایا۔ عثمان بن ابی شیبہ، شبابہ، ح، مخلد بن خالد المعنی، عثمان بن عمر نے

ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے ابن حنبل کی اسناد کے ساتھ۔ اور انہوں نے حماد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اور مزید بیان کیا ہے کہ ہر نماز کے لیے ایک اقامت کہی گئی اور پہلی نماز کے لیے اذان نہ دی اور ان دونوں (نمازوں) میں سے ہر ایک کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھی۔ مخلد نے بیان کیا ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کے لیے بھی اذان نہ دی۔

1646۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ

حضرت عبداللہ بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں نماز پڑھی ہے۔ تو مالک بن حارث نے انہیں کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ کہا: میں نے یہ دو نمازیں اسی جگہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک اقامت کے ساتھ پڑھی ہیں۔

محمد بن سلیمان الانباری نے اسحاق بن یوسف سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے سعید بن جبیر اور عبداللہ بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا: ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھی ہیں۔ اور آگے ابن کثیر کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

1647۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا بَلَغْنَا جَمْعًا صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا وَاثْنَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا ابْنُ عُمَرَ هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (عرفات سے) واپس لوٹے۔ پس جب ہم مزدلفہ پہنچے تو آپ نے ہمیں مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی نماز دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھائیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس مقام پر ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔

1648۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ

حضرت سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں اقامت کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں اور پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر رضی

اللہ عنہما کو اس جگہ اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس جگہ اسی طرح کیا تھا۔

1649۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ يَكُنْ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَمَرَ إِنْسَانًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عِلَاجُ بْنُ عَمْرٍو بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عرفات میں مزدلفہ کی طرف آیا اور آپ نے تکبیر وتہلیل کرنے سے قطعاً اکتاہٹ اور تھکاوٹ محسوس نہیں کی۔ یہاں تک کہ ہم مزدلفہ میں آ پہنچے تو آپ نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی۔ یا آپ نے کسی آدمی کو حکم دیا تو اس نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: نماز (کے لیے کھڑے ہو جاؤ) اور آپ نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ بعدازاں شام کا کھانا طلب فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے علاج بن عمرو نے اس طرح کی حدیث سنائی ہے جیسے میرے باپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اس نے مزید یہ بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے بارے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

1650۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ وَأَبَا عَوَانَةَ وَأَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثُوهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ فَإِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنَ الْغَدِ قَبْلَ وَقْتِهَا

حضرت عبدالرحمن بن یزید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ نے نماز اپنے وقت پر ادا فرمائی، سوائے مزدلفہ کے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے وہاں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا ہے اور اگلے دن (دسویں ذی الحجہ) صبح کی نماز اپنے وقت سے کچھ پہلے ادا فرمائی۔

1651۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَوَقَفَ عَلَى قُزَحَ فَقَالَ هَذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب حضور نبی کریم ﷺ نے صبح کی تو آپ ﷺ نے جبل قزح پر وقوف فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ قزح ہے اور یہی موقف (وقوف کی جگہ) ہے اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے۔ اور میں نے یہاں نحر کیا ہے (یعنی قربانی کے جانور کو ذبح کیا ہے) اور منیٰ سارے کا سارا نحر

کرنے کی جگہ ہے۔ پس تم اپنے اپنے ٹھکانوں میں ہی نحر کرلو۔

1652۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَفْتُ هَاهُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے عرفات میں یہاں وقوف کیا ہے اور عرفات سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے اور میں نے مزدلفہ میں یہاں وقوف کیا ہے اور مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے اور میں نے یہاں نحر کیا ہے اور منیٰ سارے کا سارا قربانی کرنے کی جگہ ہے۔ پس تم اپنے اپنے ٹھکانوں میں نحر کرلو۔

1653۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام عرفات وقوف کرنے کی جگہ ہے، تمام منیٰ قربان گاہ ہے اور تمام مزدلفہ موقف ہے۔ اور مکہ مکرمہ کا ہر کھلا راستہ چلنے کا راستہ ہے اور قربانی کرنے کا محل ہے۔ (یعنی ہر راستے سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور وہاں قربانی کرنا درست ہے۔ البتہ ثنیہ علیا سے داخل ہونا اولیٰ اور ارجح ہے)۔ (بذل ص ۴۴۲، ج۹)

1654۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُفِيضُونَ حَتَّى يَرَوُا الشَّمْسَ عَلَى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَفَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

حضرت عمرو بن میمون نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: زمانہ جاہلیت کے لوگ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ وہ جبل ثبیر پر سورج کو دیکھ لیتے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس لوٹے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ مِنْ جَمْعٍ (مزدلفہ سے لوٹنے میں جلدی کرنے کا بیان)

1655۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ

حضرت عبید اللہ بن ابی یزید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل کے کمزور لوگوں میں آگے بھیج دیا تھا (منیٰ کی طرف عام لوگوں سے پہلے روانہ کر دیا تھا)۔

1656۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا

وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّطْخُ الضَّرْبُ اللَّيِّنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مزدلفہ کی رات بنی عبدالمطلب کے چھوٹے بچوں کے ہمراہ گدھوں پر سوار کر کے پہلے (منیٰ کی طرف) بھیج دیا تھا۔ آپ ﷺ (از روئے شفقت و محبت) ہماری رانوں پر آہستہ آہستہ مارنے لگے اور فرمانے لگے: اے میرے بچو! سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ پر رمی نہ کرنا۔ ابو داؤد نے کہا: لطخ کا معنی نرمی اور آہستگی سے مارنا ہے۔

1657 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَدِّمُ ضُعَفَاءَ أَهْلِهِ بِغَلَسٍ وَيَأْمُرُهُمْ يَعْنِي لَا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے کمزور لوگوں کو تاریکی میں پہلے بھیج دیتے تھے اور انہیں حکم ارشاد فرماتے تھے کہ وہ سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ پر رمی نہ کریں۔

1658 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعْنِي عِنْدَهَا

حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دسویں ذی الحجہ (یوم النحر) کی رات پہلے بھیج دیا۔ تو انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ پر رمی کر لی پھر مکہ مکرمہ چلی گئی اور طواف افاضہ بھی کر لیا۔ (اتفاق سے) وہ دن ایسا دن تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں کے پاس قیام فرما ہونا تھا۔

1659 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتِ الْجَمْرَةَ قُلْتُ إِنَّا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا نَصْنَعُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت عطاء نے بیان کیا ہے کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے جمرہ پر رمی کی۔ میں نے کہا: ہم نے رات کے وقت جمرہ پر رمی کی ہے۔ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسی طرح کرتے تھے۔

1660 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

حضرت ابو الزبیر نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے) لوٹ کر آئے تو آپ پر طمانیت اور وقار طاری تھا۔ اور آپ نے لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ٹھیکری کی کنکریوں کی مثل چھوٹی

چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں۔ اور آپ ﷺ نے وادی محسر میں اپنی سواری کی رفتار کو تیز کیا۔

بَاب يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ (حج اکبر کے دن کا بیان)

1661۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوم نحر کو جمرات کے درمیان ٹھہرے، اس حج کے دوران جو آپ ﷺ نے حج کیا (یعنی حجۃ الوداع) اور ارشاد فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یوم نحر (دسویں ذی الحجہ کا دن) ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی حج اکبر کا دن ہے۔

1662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَكْبَرُ الْحَجُّ

حضرت حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ان لوگوں میں بھیجا جو یوم نحر کو منیٰ میں اعلان کریں گے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی ننگے بدن بیت اللہ شریف کا طواف کرے، اور حج اکبر کا دن یوم نحر ہے اور حج اکبر حج ہی ہے۔

بَاب الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ (حرمت والے مہینوں کا بیان)

1663۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ[1] عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّاهُ ابْنُ عَوْنٍ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت محمد نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے حج کے دوران خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: بلاشبہ زمانہ اپنی اسی ہیئت کی طرف گھوم کر آ گیا ہے جس پر اس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے۔ اس میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ ان میں سے تین مسلسل اور لگاتار ہیں:

1۔ ایک نسخہ میں یہاں عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ بھی ہے۔

ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ایک مضر کا وہ رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔
محمد بن یحییٰ بن فیاض نے عبدالوہاب سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے ابن ابی بکرہ سے، انہوں نے ابوبکرہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔
ابوداؤد نے کہا ہے کہ (عبداللہ) ابن عون نے اس حدیث میں ابن ابی بکرہ کا نام بیان کرتے ہوئے اس طرح کہا ہے:

عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ۔

بَابُ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ (اس کا بیان جو وقوف عرفہ کو نہ پاسکا)

1664۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَجَاءَ نَاسٌ أَوْ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَنَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الْحَجُّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى الْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ الْحَجُّ مَرَّتَيْنِ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ الْحَجُّ مَرَّةً

حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی نے بیان کیا ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا درآنحالیکہ آپ عرفات میں تھے۔ پس وہاں اہل مجد میں سے کچھ لوگ یا ایک جماعت آئی۔ تو انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا۔ تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پکار کر عرض کی: حج کس طرح ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے حج صرف یوم عرفہ کا حج ہے۔ جو کوئی مزدلفہ کی رات (یعنی دسویں ذی الحجہ کی رات) صبح کی نماز سے پہلے عرفات میں آپہنچے تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ منیٰ کے دن تین ہیں۔ پس جو کوئی دو دنوں میں جلدی واپس آ گیا (یعنی بارہویں ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس لوٹ آیا) تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ان سے بھی لیٹ ہو گیا (یعنی تیرہویں کو واپس لوٹا) تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ یہی اعلان کرنے لگا۔
ابوداؤد نے کہا: اسی طرح اسے مہران نے سفیان سے روایت کیا ہے اور اس نے الحج الحج دو بار کہا ہے۔ اور یحییٰ بن سعید القطان نے سفیان سے اسے روایت کیا ہے اور اس نے الحج ایک بار کہا ہے۔

1665۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْمَوْقِفِ يَعْنِي بِجَمْعٍ قُلْتُ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ جَبَلِ طَيِّئٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ[1] إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مَعَنَا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ

1۔ ایک نسخہ میں حبل کے بجائے جبل ہے۔

حضرت عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں مزدلفہ کے موقف میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں طی کے پہاڑوں سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو بھی تھکایا ہے اور اپنے آپ کو بھی خوب تھکا دیا ہے، قسم بخدا! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا مگر میں نے اس پر وقوف کیا ہے، کیا میرا حج ہوگیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ اس نماز کو پالیا (نماز سے مراد مزدلفہ اور عشاء کی اکٹھی نماز پڑھی جانے والی نماز ہے) اور اس سے قبل رات یا دن کے وقت عرفات میں حاضر ہوگیا تو اس کا حج مکمل ہوگیا۔ وہ اپنی میل کچیل دور کرے۔

بَاب النُّزُولِ بِمِنًى (منیٰ میں اترنے کا بیان)

1666۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى وَنَزَّلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ فَقَالَ لِيَنْزِلْ الْمُهَاجِرُونَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْمَنَةِ الْقِبْلَةِ وَالْأَنْصَارُ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيَنْزِلْ النَّاسُ حَوْلَهُمْ

حضرت عبدالرحمن بن معاذ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس نے بیان کیا: حضور نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور انہیں ان کی اپنی اپنی جگہوں پر اتارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ مہاجرین یہاں اتریں اور آپ ﷺ نے قبلہ کی دائیں جانب اشارہ کیا اور انصار یہاں اتریں اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے قبلہ کی بائیں جانب اشارہ فرمایا۔ پھر عام لوگوں کو چاہیے کہ وہ ان (مہاجرین وانصار) کے اردگرد اتریں۔

بَاب أَيَّ يَوْمٍ يَخْطُبُ بِمِنًى (اس کا بیان کہ منیٰ میں خطبہ کس دن ہوگا؟)

1667۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قَالَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ بَيْنَ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي خَطَبَ بِمِنًى

حضرت ابن ابی نجیح نے اپنے باپ کے واسطہ سے بنی بکر کے دو آدمیوں سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایام تشریق میں سے درمیان والے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے اور ہم آپ ﷺ کی سواری کے پاس تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا یہی وہ خطبہ ہے جو آپ نے منیٰ میں ارشاد فرمایا۔

فائدہ: ایام تشریق گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذی الحجہ کے دن ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے یہ خطبہ بارہویں ذی الحجہ کو ارشاد فرمایا۔

1668۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَرَّاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ وَكَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الرُّءُوسِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا

قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ قَالَ عَمُّ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ إِنَّهُ خَطَبَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میری دادی سراء بنت نبہان جو کہ زمانہ جاہلیت میں ایک ایسے گھر کی مالکہ تھی جس میں بت رکھا ہوا تھا، نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم روس کو خطبہ ارشاد فرمایا تو پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مکرم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر کہا: کیا یہ ایام تشریق میں سے درمیان والا دن نہیں ہے۔

ابوداود نے کہا ہے کہ اسی طرح ابوحرہ الرقاشی کے چچا نے بھی کہا ہے کہ آپ ﷺ نے ایام تشریق میں سے درمیان والے دن خطبہ ارشاد فرمایا۔

بَاب مَنْ قَالَ خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ (اس کا بیان جس نے کہا آپ ﷺ نے خطبہ یوم نحر کو دیا)

1669 ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ يَوْمَ الْأَضْحَى بِمِنًى

حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ یوم اضحیٰ (دسویں ذی الحجہ کا دن) کو منیٰ میں اپنی عضباء نامی اونٹنی پر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

1670 ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيَّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلَاعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت سلیم بن عامر الکلاعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا خطبہ منیٰ میں یوم نحر کو سنا۔

بَاب أَيَّ وَقْتٍ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ (اس کا بیان کہ یوم نحر کو خطبہ کون سے وقت ہوگا)

1671 ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيُّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِينَ ارْتَفَعَ الضُّحَى عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ رضی الله عنه يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَقَائِمٍ

حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ شہباء خچر (ایسا خچر جس کی سفیدی سیاہی پر غالب تھی) پر تشریف فرما کر منیٰ میں اس وقت لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جب کہ دن خوب روشن ہو چکا تھا (مراد زوال سے پہلے بڑی چاشت کا وقت ہے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی گفتگو لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے اور کچھ کھڑے تھے۔

بَابُ مَا يَذْكُرُ الْإِمَامُ فِي خُطْبَتِهِ بِمِنًى
(اس کا بیان جو کچھ امام اپنے منیٰ کے خطبہ میں ذکر کرے گا)

1672۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ التَّيْمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى فَفُتِحَتْ أَسْمَاعُنَا حَتَّى كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَنَزَلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ فَنَزَلُوا مِنْ وَرَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ

حضرت عبدالرحمن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ہم منیٰ میں تھے اور ہمارے کان کھول دیے گئے یہاں تک کہ ہم وہ سب سن رہے تھے جو آپ ﷺ فرما رہے تھے حالانکہ ہم اپنے ٹھکانوں میں تھے۔ پس آپ ﷺ لوگوں کو احکام سکھاتے رہے یہاں تک کہ آپ رمی جمار تک پہنچ گئے۔ تو پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلیوں کو (کانوں میں) رکھا اور فرمایا: ٹھیکری کی کنکریوں کی مثل کنکریاں مارنا۔ پھر مہاجرین کو حکم ارشاد فرمایا تو وہ مسجد کے سامنے کی جانب اترے اور انصار کو حکم فرمایا تو انہوں نے مسجد کے پیچھے پڑاؤ ڈالا۔ پھر اس کے بعد عام لوگ اترے۔

بَابُ يَبِيتُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى (منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کا بیان)

1673۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حَرِيزٌ أَوْ أَبُو حَرِيزٍ الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ فَرُّوخَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّا نَتَبَايَعُ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَيَأْتِي أَحَدُنَا مَكَّةَ فَيَبِيتُ عَلَى الْمَالِ فَقَالَ أَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَاتَ بِمِنًى وَظَلَّ

حضرت یحییٰ نے حضرت ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ مجھے حریز یا ابو حریز نے بیان کیا ہے۔ یہ شک یحییٰ کو ہے کہ انہوں نے عبدالرحمن بن فروخ سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ہم لوگوں کے مال سے خرید وفروخت کرتے ہیں (تو کیا یہ درست ہے) کہ ہم میں سے کوئی ایک مکہ مکرمہ میں آجائے اور مال کے پاس رات گزارے (تاکہ وہ محفوظ رہے) تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تو رات اور دن منیٰ میں ہی گزارے تھے۔

1674۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى (منیٰ میں نماز کا بیان)

1675۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَحَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَاهُ وَحَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَتَمُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ زَادَ عَنْ حَفْصٍ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا زَادَ مِنْ هَا هُنَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَلَوَدِدْتُ أَنْ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَشْيَاخِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَجْمَعَ عَلَى الْإِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ اتَّخَذَهَا وَطَنًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَمَّا اتَّخَذَ عُثْمَانُ الْأَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَّى أَرْبَعًا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمِنًى مِنْ أَجْلِ الْأَعْرَابِ لِأَنَّهُمْ كَثُرُوا عَامَئِذٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ

حضرت عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں نماز ادا فرمائی۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں نماز پڑھی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اور حفص کی جانب سے یہ زائد ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کی ابتداء میں (دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں) بعد ازاں آپ نماز مکمل پڑھنے لگے۔ یہاں ابو معاویہ کی جانب سے یہ اضافہ ہے۔ پھر تمہارے راستے متفرق ہو گئے۔ اور مجھے تو چار کی نسبت دو زیادہ پسند ہیں جو قبول کر لی جائیں۔

اعمش نے بیان کیا ہے کہ معاویہ بن قرہ نے اپنے شیوخ سے مجھے بتایا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ تو آپ کو یہ کہا گیا کہ آپ نے تو (اس سبب سے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر عیب لگایا تھا۔ پھر آپ نے خود چار رکعتیں پڑھ لی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: اختلاف بری شے ہے۔

محمد بن علاء نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی ہیں اس لیے کہ انہوں نے وہاں حج کے بعد اقامت کی نیت کر لی تھی۔

ہناد بن سری نے ابو الاحوص سے، انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (منیٰ میں) چار رکعتیں اس لیے پڑھیں کہ آپ نے اسے وطن بنا لیا تھا۔

محمد بن علاء نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے اور انہوں نے زہری سے یہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے طائف میں اپنے کچھ اموال (باغات اور زمین وغیرہ) بنا لیے اور آپ ان کے لیے وہاں ٹھہرنے کا ارادہ فرماتے، تو آپ چار رکعتیں نماز پڑھتے۔ پھر آپ کے بعد کے ائمہ نے اسی فعل کو اپنا لیا۔

موسیٰ بن اسماعیل اور حماد نے ایوب سے اور انہوں نے زہری سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اعرابی لوگوں کی وجہ سے منیٰ میں نماز مکمل پڑھائی کیونکہ اس سال ان کی کثرت تھی۔ پس آپ نے لوگوں کو چار رکعتیں پڑھائیں تاکہ آپ انہیں یہ تعلیم دے سکیں کہ نماز چار رکعتیں ہے۔

بَابُ الْقَصْرِ لِأَهْلِ مَكَّةَ (اہل مکہ کے لیے قصر نماز کا بیان)

1676۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ تَحْتَ عُمَرَ فَوَلَدَتْ لَهُ[1] عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد حَارِثَةُ بْنُ خُزَاعَةَ وَدَارُهُمْ بِمَكَّةَ[2]

حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا ہے کہ مجھے حارث بن وہب خزاعی نے بتایا اور ان کی ماں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھی اور اس نے وہاں عبید اللہ بن عمر کو جنم دیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں نماز پڑھی اور اتنے لوگوں نے بھی جو پہلے سے کہیں زیادہ تھے۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں حجۃ الوداع میں دو رکعتیں نماز پڑھائی۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ حارثہ بن خزاعہ اور ان کا گھر مکہ مکرمہ میں تھا۔

بَابٌ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ (رمی جمار کا بیان)

1677۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَهُوَ رَاكِبٌ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَرَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ يَسْتُرُهُ فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالُوا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَازْدَحَمَ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص نے اپنی ماں سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے بطن وادی (وادی کا نچلا حصہ) سے رسول اللہ ﷺ کو رمی جمار (کنکریاں پھینکنا) کرتے ہوئے دیکھا درآنحالیکہ آپ سوار تھے۔ آپ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر (اللہ اکبر کہنا) کہتے تھے۔ اور ایک آدمی آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، وہ آپ کو سایہ کیے ہوئے تھا۔ میں نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا (کہ یہ کون ہے؟) تو لوگوں نے بتایا: یہ فضل بن عباس ہیں۔ لوگوں نے بھیڑ کر دی تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم (دھکم پیل کے سبب) آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کر دینا۔ اور جب تم جمرہ پر رمی کرو، تو ٹھیکری کی کنکری کی مثل (چھوٹی چھوٹی کنکریاں) پھینکو۔

1678۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ رَاكِبًا وَرَأَيْتُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَجَرًا

1۔ ایک نسخہ میں لہٗ نہیں ہے۔

2۔ قال ابوداؤد تا آخر صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

فَرَمَى وَرَمَى النَّاسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِإِسْنَادِهِ فِي مِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ زَادَ وَلَمْ يَقُمْ عِنْدَهَا

حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص نے اپنی ماں سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ عقبہ کے پاس دیکھا، اس حال میں کہ آپ سواری پر تھے اور میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان (چھوٹے چھوٹے) پتھر دیکھے۔ پھر آپ نے ان سے رمی کی اور لوگوں نے بھی رمی کی۔ محمد بن علاء، ابن ادریس اور یزید بن ابی زیاد نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ولم یقم عندھا (اور آپ ﷺ اس کے پاس کھڑے نہیں ہوئے)۔

1679۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْجِمَارَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ یوم نحر کے بعد تین دن رمی جمار کے لیے آتے تھے درآنحالیکہ آپ آتے جاتے وقت پیدل ہوتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ حضور نبی مکرم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

1680۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ

ابوالزبیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر نحر کے دن رمی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ فرماتے تھے: تمہیں چاہیے کہ اپنے حج کے احکام سیکھ لو۔ کیونکہ میں نہیں جانتا شاید میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کروں۔

1681۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

ابن جریج نے کہا: مجھے ابوالزبیر نے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوم نحر کو چاشت کے وقت اپنی سواری پر رمی کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن اس کے بعد (بقیہ ایام میں) زوال شمس کے بعد (آپ رمی کیا کرتے تھے)۔

1682۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنهما مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

حضرت وبرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں کب رمی جمار کیا کروں؟ تو انہوں

نے فرمایا: جب تیرا امام رمی کرے تو تو بھی رمی کر لے۔ میں نے دوبارہ سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ہم زوال شمس کا انتظار کرتے تھے۔ پس جب سورج ڈھل جاتا تو ہم رمی کرتے تھے۔

1683۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری دن طواف افاضہ (فرض طواف) کیا جب کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ منیٰ کی طرف لوٹ آئے اور ایام تشریق کی راتیں وہیں ٹھہرے رہے۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے جمرہ پر رمی کی۔ آپ نے ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور آپ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہرتے اور قیام کو خاصا طویل کرتے اور (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ دعا مانگتے اور (جب) تیسرے جمرہ کے پاس رمی کرتے تو اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔

1684۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

حضرت عبدالرحمن بن یزید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے کہ جب وہ جمرہ کبریٰ پر رمی کے لیے پہنچے تو انہوں نے بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو اپنی دائیں جانب رکھا اور جمرہ پر سات کنکریاں پھینکیں اور فرمایا: اسی طرح اس ذات نے رمی کی ہے جس پر سورۃ البقرہ نازل کی گئی۔ (یہاں سورہ البقرہ کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے کہ اس میں مناسک حج کثرت سے بیان کیے گئے ہیں)۔

1685۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ بِيَوْمَيْنِ وَيَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ

حضرت ابوالبداح بن عاصم نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو (منیٰ سے باہر) رات گزارنے کی رخصت عطا فرمائی۔ یہ کہ وہ یوم نحر کی رمی کریں۔ پھر اس کے بعد آنے والے دونوں یعنی گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کی رمی ایک دن میں کر لیں اور پھر وہاں سے واپسی کے دن رمی کریں۔ (یعنی اگر تیرہویں کے دن وہاں ہوں تو پھر رمی کریں)۔

1686۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ

أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا

حضرت ابو البداح بن عدی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے چرواہوں کو رخصت عطا فرمائی کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑیں۔

1687۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ قَالَ مَا أَدْرِي أَرَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے ابومجلز کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمی جمار کے بارے میں کچھ پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ کنکریاں پھینکیں ہیں یا سات۔

1688۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْحَجَّاجُ لَمْ يَرَ الزُّهْرِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمرہ عقبہ پر رمی کرلے، تو اس کے لیے عورتوں کے سوا ہر شے حلال ہوگئی۔

ابوداؤد نے کہا ہے: یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ حجاج نے نہ زہری کو دیکھا ہے اور نہ اس سے سماع کیا ہے۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ (حلق اور قصر کرانے کا بیان)

1689۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! حلق (سر منڈانا) کرانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قصر (بال ترشوانا) کرانے والوں پر بھی۔ آپ ﷺ نے پھر یہی دعا مانگی: اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ قصر کرانے والوں پر بھی۔ پھر آپ ﷺ نے بھی کہا: اور قصر کرانے والوں پر بھی (رحم فرما)۔

1690۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کا حلق کرایا۔

1691۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِنًى فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذُبِحَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ فَأَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ فَجَعَلَ يَقْسِمُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو نُعَيْمٍ الْحَلَبِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فِيهِ قَالَ لِلْحَالِقِ ابْدَأْ بِشِقِّيَ الْأَيْمَنِ فَاحْلِقْهُ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو جمرہ عقبہ پر رمی کی۔ پھر منیٰ میں اپنے ٹھکانے کی طرف لوٹ آئے۔ پھر آپ ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لیے طلب کیا اور اسے ذبح کیا گیا۔ پھر آپ نے حلاق (سر مونڈنے والا، حجام) کو بلایا۔ تو اس نے پہلے آپ کے سر کی دائیں جانب سے بال لیے اور اس کا حلق کر دیا اور وہ بال پاس موجود لوگوں میں ایک ایک اور دو دو کر کے تقسیم کر دیے۔ پھر اس نے آپ کے سر کے بائیں جانب سے بال لیے اور اس کا حلق کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں ابوطلحہ موجود ہیں۔ پھر آپ نے وہ بال ابوطلحہ کو عطا فرما دیے۔ عبید بن ہشام ابو نعیم حلبی اور عمرو بن عثمان المعنی دونوں نے بیان کیا کہ سفیان نے ہشام بن حسان سے اس کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے اور اس میں بیان کیا ہے کہ آپ نے حالق کو کہا: دائیں جانب سے شروع کر اور اس کا حلق کر دے۔

1692۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ إِنِّي أَمْسَيْتُ وَلَمْ أَرْمِ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے منیٰ کے دن سوال کیے جاتے تھے اور آپ (جواب میں) فرماتے تھے: ''کوئی حرج نہیں''۔ پس ایک آدمی نے سوال کیا: میں نے ذبح سے پہلے حلق کرا لیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ذبح کر، کوئی حرج نہیں۔ ایک اور نے عرض کی: مجھے شام ہو گئی اور میں نے رمی نہیں کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو رمی کر لے، کوئی حرج نہیں۔

1693۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ

حضرت صفیہ بنت شیبہ بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام عثمان بنت ابی سفیان نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں پر حلق نہیں ہے بلکہ عورتوں پر قصر کرانا ہے (یعنی بال پکڑ کر ایک سرے سے تھوڑے سے کاٹ دیے جائیں)۔

1694۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ

1۔ ایک نسخہ میں حدثنا سفیان عن هشام تا آخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ

حضرت ابن جریج نے حضرت عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے انہوں نے حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: مجھے حضرت ام عثمان بنت ابی سفیان نے خبر دی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں پر حلق نہیں ہے بلکہ عورتوں پر قصر کرانا ہے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ (عمرہ کا بیان)

1695۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ

حضرت عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج ادا کرنے سے پہلے عمرہ ادا فرمایا۔

1696۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللهِ مَا أَعْمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِشَةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ إِلَّا لِيَقْطَعَ بِذَلِكَ أَمْرَ أَهْلِ الشِّرْكِ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَنْ دَانَ دِينَهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا عَفَا الْوَبَرُ وَبَرَأَ الدَّبَرُ وَدَخَلَ صَفَرٌ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَكَانُوا يُحَرِّمُونَ الْعُمْرَةَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ

حضرت عبداللہ بن طاوس نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے ذوالحجہ کے مہینہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو صرف اس لیے عمرہ کرایا تا کہ اس کے ساتھ اہل شرک کا نظریہ باطل ہو جائے۔ کیونکہ قریش کے قبیلے کے یہ لوگ اور وہ جو دین میں ان کے قریب تھے سب کہا کرتے تھے: جب اونٹوں کے بال بڑھنے لگیں اور ان کی پشتوں پر زخم مندمل ہو جائیں اور صفر (کا مہینہ) داخل ہو جائے تو تب اس کے لیے عمرہ کرنا حلال ہے جس نے عمرہ کیا۔ وہ عمرہ کرنے کو حرام قرار دیتے تھے یہاں تک کہ ذوالحجہ اور محرم کے دونوں مہینے گزر جائیں۔

1697۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنِي رَسُولُ مَرْوَانَ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَى أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ كَانَ أَبُو مَعْقِلٍ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَتْ أُمُّ مَعْقِلٍ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ عَلَيَّ حَجَّةً فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ حَتَّى دَخَلَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيَّ حَجَّةً وَإِنَّ لِأَبِي مَعْقِلٍ بَكْرًا قَالَ أَبُو مَعْقِلٍ صَدَقَتْ جَعَلْتُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطِهَا فَلْتَحُجَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَعْطَاهَا الْبَكْرَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَسَقِمْتُ فَهَلْ مِنْ عَمَلٍ يُجْزِئُ عَنِّي مِنْ حَجَّتِي قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تُجْزِئُ حَجَّةً

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ مجھے مروان کے اس قاصد نے خبر دی ہے جسے ام معقل کی طرف بھیجا گیا کہ ام معقل نے بتایا: ابومعقل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے، تو ام معقل نے ان سے کہا: کیا تم جانتے ہو حج مجھ پر بھی فرض ہے۔ پس وہ دونوں چل پڑے، یہاں تک کہ حضور نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور ام معقل نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ مجھ پر حج فرض ہے اور ابومعقل کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ابومعقل نے عرض کی: اس نے سچ کہا ہے۔ لیکن میں نے اس اونٹ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو وہ (اونٹ) اسے دے دے تاکہ یہ اس پر حج کر سکے کیونکہ یہ بھی فی سبیل اللہ ہی ہے۔ چنانچہ ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کے حوالے کر دیا۔ پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں ایک بوڑھی اور بیمار عورت ہوں، کیا کوئی ایسا عمل ہے جو میری جانب سے میرے حج کا بدل ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کا بدل بن جاتا ہے (یعنی اس کا اجر اور ثواب اتنا ہے جتنا حج کا ہوا کرتا ہے)۔

1698۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مَعْقِلٍ قَالَتْ لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْقِلٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا قَالَتْ لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَمَّا إِذْ فَاتَتْكِ هَذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا فَاعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا كَحَجَّةٍ فَكَانَتْ تَقُولُ الْحَجُّ حَجَّةٌ وَالْعُمْرَةُ عُمْرَةٌ وَقَدْ قَالَ هَذَا لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَدْرِي أَلِيَ خَاصَّةً

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام نے اپنی دادی حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا تو اس وقت ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رکھا تھا۔ اور پھر بیماری نے ہمیں آلیا۔ نتیجۃً ابومعقل فوت ہوگئے اور حضور نبی کریم ﷺ (حج کے لیے تشریف) لے گئے۔ جب آپ اپنے حج سے فارغ ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام معقل! تجھے ساتھ نکلنے سے کس شے نے روکا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یقیناً ہم نے تیاری کی تھی پھر ابومعقل فوت ہوگئے اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم حج کر سکتے تھے۔ تو ابومعقل نے اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کی وصیت کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس پر کیونکر نہیں نکلی حالانکہ حج تو فی سبیل اللہ میں سے ہی ہے۔ لیکن اب جب کہ تیرا یہ حج ہمارے ساتھ فوت ہو چکا تو اب تو رمضان المبارک کا عمرہ کر لے کیونکہ وہ بھی حج کی مثل ہی ہے۔ تو وہ کہا کرتی تھیں حج حج ہے اور عمرہ عمرہ ہی ہے۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے یہ میرے لیے ارشاد فرمایا: اب میں نہیں جانتی کیا یہ حکم میرے لیے خاص ہے (یا یہ حکم عام ہے)۔

1699 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَجَّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى جَمَلِكَ 1، فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ قَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ قَالَ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي تَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَإِنَّهَا سَأَلَتْنِي الْحَجَّ مَعَكَ قَالَتْ أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا عِنْدِي مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَحِجَّنِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ فَقُلْتُ ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَحْجَجْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ وَإِنَّهَا أَمَرَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرِئْهَا السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ وَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِي يَعْنِي عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت نے اپنے خاوند کو کہا: مجھے بھی اپنے اونٹ پر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کرا دے۔ تو اس نے جواب دیا: میرے پاس کوئی ایسی سواری نہیں جس پر میں تجھے حج کراؤں۔ اس عورت نے آگے سے کہا: "تو اپنے فلاں اونٹ پر مجھے حج کرا دے"۔ اس نے جواباً کہا: وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں روکا ہوا ہے، پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری زوجہ آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض کرتی ہے اور اس نے مجھ سے آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے بارے میں پوچھا ہے اور اس نے کہا ہے: تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کرا دے۔ تو میں نے اسے کہا ہے: میرے پاس ایسی کوئی سواری نہیں جس پر میں تجھے حج کراؤں۔ تو اس نے جواب دیا: تو مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کرا دے۔ میں نے اسے کہا ہے: وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اگر تو نے اسے اس پر حج کرا دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہی ہے۔ پھر اس آدمی نے عرض کی: اس نے مجھے یہ بھی کہا ہے کہ میں آپ سے یہ عرض کروں: کون سی شے آپ کے حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا اور اسے یہ بتانا کہ وہ شے جو میرے حج کرنے کے برابر ہو سکتی ہے وہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ہے۔

1700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ عُمْرَتَيْنِ عُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً فِي شَوَّالٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو عمرے کیے۔ ایک عمرہ ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ شوال میں۔

1701 - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ

1۔ایک نسخہ میں علی جملک کے الفاظ نہیں ہیں۔

حضرت ابو اسحاق نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: دوبار۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سمجھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عمرہ کے سوا تین عمرے کیے ہیں جسے حجۃ الوداع کے ساتھ ملا کر کیا ہے۔

1702۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالثَّانِيَةَ حِينَ تَوَاطَئُوا عَلَى عُمْرَةٍ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي قَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے: عمرہ حدیبیہ، دوسرا وہ عمرہ جس پر وہ حدیبیہ کے بعد آنے والے سال کرنے پر متفق ہوئے (یعنی عمرۃ القضاء) تیسرا مقام جعرانہ سے اور چوتھا وہ جو آپ ﷺ نے حج کے ساتھ ملا کر کیا۔

1703۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَتْقَنْتُ مِنْ هَا هُنَا مِنْ هُدْبَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَلَمْ أَضْبِطْهُ عُمْرَةً(1) زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ(2) فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے اور وہ تمام کے تمام ذوالقعدہ میں کیے سوائے اس کے جو آپ کے حج کے ساتھ متصل تھا۔ ابو داؤد نے کہا ہے: میں نے اس سے آگے جو کچھ ہدبہ سے سنا ہے وہ مجھے ازبر ہے اور جو میں نے ابو الولید سے سنا ہے وہ مجھے یاد نہیں ہے (ہدبہ کے الفاظ یہ ہیں) زمانہ حدیبیہ کا عمرہ یا وہ عمرہ جو حدیبیہ سے کیا اور عمرہ القضاء (یہ دونوں) ذی قعدہ میں تھے اور ایک عمرہ مقام جعرانہ سے جہاں آپ نے غزوۂ حنین سے حاصل ہونے والا مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ وہ بھی ذی القعدہ میں تھا۔ اور ایک عمرہ آپ کے حج کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ فَيُدْرِكُهَا الْحَجُّ فَتَنْقُضُ عُمْرَتَهَا وَتُهِلُّ بِالْحَجِّ هَلْ تَقْضِي عُمْرَتَهَا

کیا وہ عورت اپنے عمرہ کی قضا کرے گی جس نے عمرے کا احرام باندھا اور پھر حیض آنے کے سبب اسے توڑ کر حج کا احرام باندھ لیا

1704۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ يَا

1۔ ایک نسخہ میں عمرۃ نہیں ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں وعمرۃ القضاء نہیں ہے۔

عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَرْدِفْ أُخْتَكَ عَائِشَةَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَإِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْأَكَمَةِ فَلْتُحْرِمْ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ

حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن کو فرمایا: اے عبدالرحمن! اپنی بہن عائشہ کو پیچھے بٹھا لے اور اسے تنعیم سے عمرہ کا احرام بندھا لے آ۔ جب تو ٹیلوں سے نیچے اترے تو یہ احرام باندھ لے، کیونکہ وہ عمرہ مقبول ہے۔

1705۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِعْرَانَةَ فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَكَعَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَحْرَمَ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بَطْنَ سَرِفَ حَتَّى لَقِيَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ فَأَصْبَحَ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید نے حضرت محرش الکعبی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: حضور نبی مکرم ﷺ جعرانہ تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں اتنی نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے چاہی۔ پھر آپ نے احرام باندھا، پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور بطن سرف کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہاں تک کہ (چلتے چلتے) آپ مدینہ طیبہ کے راستے میں آپہنچے۔ اور پھر صبح مکہ مکرمہ میں کی (اس طرح) گویا کہ آپ رات کے وقت مکہ میں ہی تھے۔

بَاب الْمَقَامِ فِي الْعُمْرَةِ (دوران عمرہ مکہ مکرمہ میں قیام کا بیان)

1706۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَامَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ ثَلَاثًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عمرہ قضاء میں تین دن تک (مکہ مکرمہ) میں قیام فرمایا۔

بَاب الْإِفَاضَةِ فِي الْحَجِّ (حج میں طواف افاضہ)

1707۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى يَعْنِي رَاجِعًا

حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یوم نحر کو طواف زیارت کیا۔ پھر وہاں سے واپس لوٹ کر ظہر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔

1708۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ يُحَدِّثَانِهِ جَمِيعًا ذَاكَ عَنْهَا[1]، قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي يَصِيرُ إِلَيَّ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ وَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ

1۔ ایک نسخہ میں یحدثانہ جمیعا ذاک عنہا کے الفاظ نہیں ہیں۔

بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صلى الله عليه وسلم انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءَ فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا هَذَا الْبَيْتَ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا بِهِ

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ نے اپنے باپ اور اپنی ماں زینب بنت ابی سلمہ سے اور وہ دونوں یہ حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: میری وہ رات جس میں رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس قیام فرما ہونا تھا، وہ یوم نحر کی شام تھی۔ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف فرما تھے کہ وہب بن زمعہ اور ان کے ساتھ آل ابی امیہ کا ایک آدمی آئے، وہ دونوں قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہب کو فرمایا: اے ابوعبداللہ! کیا تو نے طواف افاضہ (طواف زیارت) کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، قسم بخدا! یارسول اللہ! ﷺ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ قمیص اتار دے۔ چنانچہ اس نے اپنے سر سے قمیص اتار دی اور اس کے ساتھی نے بھی قمیص اتار دی، پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس دن تمہیں رخصت دی گئی ہے۔ جب تم رمی جمار کر چکو تو تم ان تمام چیزوں سے حلال ہو جاؤ جو احرام کے سبب تم پر حرام کی گئی تھیں سوائے عورتوں کے۔ اور جب تمہیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے شام ہو جائے تو پھر تم رمی جمار کرنے سے پہلے کی حالت کی طرح محرم باقی رہو گے یہاں تک کہ تم طواف کرلو (یعنی تم اس طرح طواف زیارت کرنے سے پہلے احرام نہیں کھول سکتے)۔

1709۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَخَّرَ طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے یوم نحر کو رات تک طواف افاضہ مؤخر فرمایا۔

1710۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَفَاضَ فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے طواف افاضہ کے ساتوں چکروں میں رمل نہیں کیا۔

بَابُ الْوَدَاعِ (کعبہ معظمہ سے الوداع ہونے کا بیان)

1711۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ ہر جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی واپسی کا سفر اختیار نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو (یعنی طواف وداع کر

کے کعبہ معظمہ کو الوداع کہے)۔

بَاب الْحَائِضِ تَخْرُجُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ (طواف افاضہ کے بعد حائضہ کے چلے جانے کا بیان)

1712۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَقِيلَ إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ بنت حیی کو یاد فرمایا۔ تو آپ کو بتایا گیا: وہ تو حائضہ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید وہ ہمیں روکنے والی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ وہ طواف افاضہ کر چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو کوئی حرج نہیں۔

1713۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ كَذَلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ

حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے ایسی عورت کے بارے دریافت کیا، جو یوم نحر کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتی ہے پھر حائضہ ہو جاتی ہے۔ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو (یعنی طواف وداع)۔ راوی کہتا ہے کہ حارث نے کہا: اس طرح مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے ہاتھ گر جائیں تو نے مجھ سے ایسی شے کے بارے سوال کیا ہے جس کے بارے تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر چکا ہے تا کہ میں آپ کے خلاف قول کہوں۔

بَاب طَوَافِ الْوَدَاعِ (طواف وداع کا بیان)

1714۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَغْتُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ قَالَتْ وَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے تنعیم سے عمرے کا احرام باندھا اور میں (بیت اللہ شریف میں) داخل ہوئی اور اپنا عمرہ ادا کیا۔ (اس دوران) رسول اللہ ﷺ مقام ابطح پر میرا انتظار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں (عمرہ سے) فارغ ہوگئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو کوچ کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ ارشاد فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ

ﷺ بیت اللہ شریف لائے اور وہاں طواف کیا اور پھر روانہ ہو گئے۔

1715۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَهُ تَعْنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ فَنَزَلَ الْمُحَصَّبَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ قِصَّةَ بَعْثِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ[1] فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ حِينَ خَرَجَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: منیٰ سے آخری دن (تیرہویں ذوالحجہ) لوٹتے ہوئے میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھی تو آپ ﷺ محصب میں اترے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابن بشار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم کی طرف بھیجنے کا واقعہ اس حدیث میں بیان نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: میں سحری کے وقت آپ ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو کوچ کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر آپ بھی روانہ ہوئے اور آپ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ شریف پہنچ گئے اور وہاں سے نکلتے وقت بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہو کر چل پڑے۔

1716۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَازَ مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلَى نَسِيَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا

حضرت ابن جریج سے روایت ہے: مجھے عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن طارق نے اپنی ماں سے سن کر اسے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب یعلیٰ کے گھروں میں سے کسی جگہ سے آگے گزرے۔ (اس مخصوص جگہ کو) عبیداللہ بھول گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دعا مانگی۔

بَابُ التَّحْصِيبِ (محصب میں ٹھہرنے کا بیان)

1717۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَنْزِلْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے محصب میں نزول فرمایا تاکہ وہاں سے نکلنے میں آسانی ہو، حالانکہ وہاں اترنا سنت نہیں ہے۔ پس جو چاہے وہاں اترے اور جو چاہے وہاں نہ اترے۔

1718۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنْزِلَهُ وَلَكِنْ ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ فَنَزَلَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ عُثْمَانُ يَعْنِي فِي الْأَبْطَحِ

1۔ قال ابوداؤد تا التنعیم کے الفاظ صرف مطبوعہ بیروت میں ہیں۔

حضرت سلیمان بن یسار نے بیان کیا ہے کہ ابو رافع نے بتایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں وہاں اتروں گا۔ البتہ میں نے آپ کا خیمہ وہاں لگا دیا۔ تو آپ ﷺ وہاں اتر پڑے۔ مسدد نے بیان کیا ہے: وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساز و سامان پر متعین تھے۔ اور عثمان نے کہا ہے: مراد مقام ابطح ہے (یعنی ابو رافع ابطح میں آپ ﷺ کے ساز و سامان پر بطور نگہبان و محافظ متعین تھے)۔

1719۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ مِنْ مِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَهُ وَلَا ذَكَرَ الْخَيْفُ الْوَادِي

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کل اپنے حج کے دوران کہاں اتریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی اترنے کی جگہ (مکان) چھوڑی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم خیف بنی کنانہ میں اس جگہ اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر (ڈٹے رہنے کی) قسم لی تھی یعنی محصب میں۔ کیونکہ اسی جگہ بنی کنانہ نے قریش کو بنی ہاشم کے خلاف یہ حلف دیا تھا کہ وہ ان سے نکاح نہیں کریں گے اور ان سے خرید و فروخت نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں (مکہ مکرمہ میں) ٹھہرنے کی جگہ دیں گے۔ زہری نے کہا: خیف ایک وادی ہے۔

محمود بن خالد نے عمرو سے انہوں نے ابو عمرو اوزاعی سے انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت آپ نے منیٰ سے واپس لوٹنے کا ارادہ فرمایا کہ ہم کل وہاں اتریں گے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔ لیکن انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ ذکر کیا ہے کہ خیف ایک وادی ہے۔

1720۔ حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَهْجَعُ هَجْعَةً بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وادی محصب (بطحاء) میں تھوڑے سے وقت کے لیے آرام کرتے تھے پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

1721۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ هَجَعَ بِهَا هَجْعَةً ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بطحاء (محصب) میں ادا فرمائیں، پھر تھوڑی سی دیر کے لیے آرام فرمایا اور پھر آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

بَاب فِيمَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ فِي حَجِّهِ

حج کے دوران اعمال میں تقدیم وتاخیر کرنے والے کا بیان

1722۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ أَوْ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اصْنَعْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے دوران منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ لوگ آپ ﷺ سے استفسارات کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی حاضر خدمت ہوا۔ عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے علم نہیں تھا، میں نے ذبح سے پہلے سر کا حلق کرا دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ذبح کر لے، کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر ایک دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نہیں جانتا تھا، میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو رمی کر لے، کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس دن آپ ﷺ سے جس شے کے بارے میں بھی پوچھا گیا جسے مقدم یا مؤخر کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اسے ہی فرمایا: تو کر لے، کوئی حرج نہیں۔

1723۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا۔ پس لوگ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے رہے۔ جس نے بھی یہ عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا میں نے کسی شے کو مقدم کر دیا ہے یا کسی عمل کو مؤخر کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ یہی فرماتے رہے: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔ مگر اس آدمی پر (حرج ہے) جس نے کسی مسلمان آدمی کی عزت کو برباد کیا، وہ ظالم ہے۔ پس اس کے سبب وہ حرج میں مبتلا ہوا اور ہلاک و برباد ہو گیا۔

بَابٌ فِي مَكَّةَ (مکہ مکرمہ میں (ادائے نماز کا) بیان)

1724 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ أَبِي سَمِعْتُهُ وَلَكِنْ مِنْ بَعْضِ أَهْلِي عَنْ جَدِّي

حضرت کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے اپنے اہل خانہ میں سے ایک آدمی کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنی سہم کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزر رہے تھے اور ان دونوں کے درمیان سترہ نہیں تھا۔

سفیان نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ معظمہ کے درمیان سترہ نہیں تھا۔ سفیان نے سند اس طرح بیان کی ہے: کان ابن جریج اخبرنا عنہ قال اخبرنا کثیر عن ابیہ۔ تو سفیان نے کہا: میں نے کثیر سے بنفس نفیس پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنے باپ سے نہیں سنا، بلکہ اپنے بعض اہل خانہ کے واسطہ سے اپنے دادا سے سنا ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ حَرَمِ مَكَّةَ (حرم مکہ کی تحریم کا بیان)

1725 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ عَبَّاسٌ أَوْ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا الْإِذْخِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ ابْنُ الْمُصَفَّى عَنِ الْوَلِيدِ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبُوا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روک دیا اور اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اس پر غلبہ عطا فرمایا۔ بلاشبہ دن کی ایک ساعت میرے لیے حلال کی گئی ہے اور پھر یہ یوم قیامت تک حرام ہے۔ نہ یہاں کے (حرم پاک کے) درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس کے شکار کو اپنے محل سے اٹھایا

جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی کوئی شے حلال ہوگی، سوائے اس کے جو اس کے بارے لوگوں کو بتانے کے لیے اسے اٹھائے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ سوائے اذخر گھاس کے کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بھی (اس عرض کو قبول کرتے ہوئے) فرمایا: سوائے اذخر کے۔

ابوداؤد نے کہا: اس میں ابن مصفیٰ نے ولید سے یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر یمن کا رہنے والا ایک آدمی ابوشاہ کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے یہ لکھ دو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا: کون سے قول کے بارے میں فرمایا: اکتبوا لابی شاہ۔ تو انہوں نے فرمایا: مراد یہی خطبہ ہے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

عثمان بن ابی شیبہ نے جریر سے انہوں نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قصہ کے بارے میں روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: وہاں کی ہر گھاس نہ کاٹی جائے گی۔

1726۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِمِنًى بَيْتًا أَوْ بِنَاءً يُظِلُّكَ مِنَ الشَّمْسِ(1) فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ

حضرت یوسف بن ماہک نے اپنی ماں کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں کوئی گھر یا عمارت نہ بنا دیں، جو آپ کو دھوپ میں محفوظ رکھ سکے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بے شک یہ جگہ اسی کے لیے مسکن ہے جو یہاں پہلے آجائے (یعنی یہ جگہ کسی فرد کے لیے مختص نہیں)۔

1727۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ أَخْبَرَنِي عِمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ بَاذَانَ قَالَ أَتَيْتُ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيهِ

حضرت موسیٰ بن باذان نے بیان کیا ہے کہ میں یعلیٰ بن امیہ کے پاس آیا۔ تو انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانے کی اشیاء کو حرم میں ذخیرہ کرنا بے دینی ہے (کیونکہ اشیائے خوردنی کی قلت پیدا کرنا انتہائی ظلم اور زیادتی ہے اور یہ رب کریم کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے)۔

بَابٌ فِي نَبِيذِ السِّقَايَةِ (نبیذ پلانے کا بیان)

1728۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَالُ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ يَسْقُونَ النَّبِيذَ وَبَنُو عَمِّهِمْ يَسْقُونَ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالسَّوِيقَ أَبُخْلٌ بِهِمْ أَمْ حَاجَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا بِنَا مِنْ بُخْلٍ وَلَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَكِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَرَابٍ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَدَفَعَ فَضْلَهُ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

1۔ ایک نسخہ میں عَنِ الشَّمْسِ ہے۔

اللهِ ﷺ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا فَنَحْنُ هَكَذَا لَا نُرِيدُ أَنْ نُغَيِّرَ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

حضرت بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اس گھر والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نبیذ (کھجور سے بنایا ہوا مشروب) پلاتے ہیں حالانکہ ان کے چچا کے بیٹے (قریش) دودھ، شہد اور ستو پلاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ بخیل ہیں یا حاجت مند ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں نہ کوئی بخل لاحق ہے اور نہ ہمیں کوئی حاجت درپیش ہے (یعنی ہم محتاج بھی نہیں ہیں) البتہ (اتنی بات ہے) کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر تشریف لائے اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید بیٹھے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پینے کے لیے کچھ طلب فرمایا تو آپ ﷺ کو نبیذ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے کچھ پیا اور جو باقی بچا وہ اسامہ بن زید کو عطا فرمایا اور انہوں نے اسے پی لیا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا اور تم نے بہت خوبصورت عمل کیا، اسی طرح تم کیا کرو۔ پس ہم تو اسی طرح کرتے ہیں۔ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم اسے تبدیل کر دیں جسے رسول اللہ ﷺ نے اچھا اور خوب کہا ہے۔

بَابُ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ (مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار کرنے کا بیان)

1729۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِينَ إِقَامَةٌ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلَاثًا

حضرت عبدالرحمن بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت سائب بن یزید سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کے بارے میں کوئی ارشاد سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے ابن حضرمی نے یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ مہاجرین کو ارشاد فرما رہے ہیں کہ وہ طواف صدر (طواف وداع) کے بعد تین دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ (کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان)

1730۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالٌ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَائَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الْأَذْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرِ السَّوَارِيَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْقَعْنَبِيِّ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور حضرات اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے کعبہ معظمہ کا دروازہ بند کر لیا اور اس میں ٹھہرے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے اندر کیا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک ستون اپنی بائیں جانب رکھا اور دو ستون اپنی دائیں جانب اور تین ستون اپنے پیچھے رکھے۔ اس وقت کعبہ معظمہ (کی عمارت) چھ ستونوں پر تھی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

عبداللہ بن محمد بن اسحاق اذرمی نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے مالک سے یہی حدیث ذکر کی ہے۔ اس میں ستونوں کا ذکر نہیں فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور آپ ﷺ اور قبلہ (کی دیوار) کے درمیان تین ذراع کا فاصلہ تھا۔
عثمان بن ابی شیبہ اور ابو اسامہ نے عبید اللہ سے انہوں نے حضرت نافع کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ مزید یہ فرمایا کہ میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں نماز پڑھی۔

1731۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبدالرحمن بن صفوان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کیسا عمل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے دو رکعتیں نماز پڑھی۔

1732۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ قَالَ فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَاتَلَهُمُ اللهُ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَفِي زَوَايَاهُ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے انکار کر دیا اور اس میں معبودان باطلہ کے مجسمے (بت) موجود تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو انہیں باہر نکال دیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر بھی نکالی گئیں۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں پانسے (یعنی فال کے تیر) تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے۔ قسم بخدا! یہ جانتے ہیں کہ ان دونوں نے کبھی بھی ان کے ساتھ قسمت آزمائی نہیں کی۔ فرمایا: آپ ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور اس کی اطراف اور اس کے کونوں میں تکبیر کہی۔ پھر باہر تشریف لائے اور آپ نے اندر کوئی نماز نہیں پڑھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ (حطیم کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان)

1733۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فِي الْحِجْرِ فَقَالَ صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ فَإِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں یہ پسند کرتی تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوں اور اس میں نماز پڑھوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں داخل فرما دیا اور ارشاد فرمایا: تو حطیم میں نماز پڑھ لے جب تو کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کرے۔ یہ بھی بیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہے، کیونکہ تیری قوم نے کعبہ معظمہ کو بناتے وقت کوتاہی برتی اور اسے بیت اللہ شریف سے باہر نکال دیا۔

بَابٌ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ (کعبہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان)

1734۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَهُوَ مَسْرُورٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ كَئِيبٌ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا دَخَلْتُهَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ شَقَقْتُ عَلَى أُمَّتِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے نکلے تو آپ بڑے خوش اور مسرور تھے۔ پھر آپ میری طرف لوٹ کر گئے تو آپ غمزدہ اور پریشان تھے۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کعبہ معظمہ میں داخل ہوا اور اگر میں اپنے امر کے بارے پہلے جانتا ہوتا جس کا علم مجھے بعد میں ہوا تو میں اس کے اندر داخل نہ ہوتا۔ بلاشبہ مجھے یہ خوف ہے کہ میرا یہ عمل میری امت پر انتہائی دشوار اور گراں ہوگا۔

1735۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ حَدَّثَنِي خَالِي عَنْ أُمِّي صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَسْلَمِيَّةَ تَقُولُ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حِينَ دَعَاكَ قَالَ قَالَ إِنِّي نَسِيتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَيْنِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ خَالِي مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ

حضرت سفیان نے حضرت منصور حجبی سے بیان کیا ہے کہ میرے ماموں نے میری ماں صفیہ بن شیبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اسلمیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تجھے رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا فرمایا جب آپ ﷺ نے تجھے بلایا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھول گیا کہ میں تجھے ان دونوں سینگوں کو چھپانے کا حکم دوں کیونکہ بیت اللہ شریف میں کوئی ایسی شے نہیں ہونی چاہیے جو نمازی کو (نماز سے) مشغول اور غافل کر سکے۔ ابن سرح نے کہا کہ میرے ماموں کا نام مسافع بن شیبہ ہے۔

بَابٌ فِي مَالِ الْكَعْبَةِ (کعبہ معظمہ کے مال کا بیان)

1736۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ شَيْبَةَ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ قَالَ قَعَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي مَقْعَدِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَقَالَ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلَى لَأَفْعَلَنَّ قَالَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ وَأَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُمَا أَحْوَجُ مِنْكَ إِلَى الْمَالِ فَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ

حضرت شیبہ ابن عثمان نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھے جہاں تم بیٹھے ہوئے ہو اور فرمایا: میں نہیں نکلوں گا یہاں تک کہ میں کعبہ معظمہ کا مال تقسیم کردوں۔ تو میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ میں تو ضرور کروں گا۔ میں نے پھر کہا: آپ ایسا نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی جگہ کو دیکھا ہوا تھا اور وہ دونوں تم سے زیادہ مال کے محتاج بھی تھے۔ لیکن (اس کے باوجود) انہوں نے اسے نہیں نکالا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور تشریف لے گئے۔

1737۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِنْسَانَ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ لِيَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَذْوَهَا فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهِ وَقَالَ مَرَّةً وَادِيَهُ وَوَقَفَ حَتَّى اتَّقَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ وَذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ لِثَقِيفٍ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لیہ (جگہ کا نام ہے) سے آئے یہاں تک کہ جب ہم بیری کے درخت کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ اس کے سامنے قرن اسود (ایک پہاڑی کا نام ہے) کی ایک طرف میں ٹھہرے اور نگاہ اٹھا کر نخب (ایک وادی کا نام ہے) کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ایک روایت میں کہا: اس کی وادی کی طرف دیکھا اور ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ تمام کے تمام لوگ (آپ کی اتباع میں) وہاں ٹھہر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وج (ایک وادی کا نام ہے) کا شکار اور اس کے خاردار درخت حرام ہیں، اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرام کردیے گئے ہیں۔ اور یہ واقعہ آپ ﷺ کے طائف میں اترنے اور ثقیف کا محاصرہ کرنے سے پہلے کا ہے۔

بَابٌ فِي إِتْيَانِ الْمَدِينَةِ (مدینہ طیبہ میں آنے کا بیان)

1738۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کجاوے نہیں باندھے جائیں گے مگر تین مساجد کی طرف (یعنی صرف ان تین مساجد کی نیت سے سفر کیا جائے گا) یعنی مسجد حرام اور میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی

شریف) اور مسجد اقصیٰ۔

بَابٌ فِي تَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ (مدینہ طیبہ کی تحریم کا بیان)

1739۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَادَ بِهَا وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْمِلَ فِيهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا يَصْلُحُ أَنْ يُقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوائے قرآن کریم اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے، کچھ نہیں لکھا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ طیبہ عائر اور ثور (دو پہاڑوں کے نام ہیں) کے درمیان سب حرم ہے۔ پس جس کسی نے اس میں (خلاف شرع) کوئی نیا کام کیا (یعنی کسی بدعت کو رواج دیا) یا کسی مبتدع کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی طرف سے کوئی فرض عبادت قبول نہیں کی جائے گی اور نہ ہی نفل۔ اور مسلمانوں کا ذمہ (عہد) ایک ہے جس کی سعی اور کوشش ان میں سے ادنیٰ بھی کرے گا۔ (مراد یہ کہ اگر کسی ادنیٰ مسلمان نے بھی کسی کافر کو پناہ دی تو وہ تمام کی طرف سے پناہ ہوگی) اور جس نے کسی مسلمان کی (امان) کو توڑا تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور جس کسی نے اپنے موالی (آقاؤں) کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے موالات (دوستی) قائم کی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی جانب سے کوئی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

ابن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام اور قتادہ نے ابوحسان سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قصہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کی سبز گھاس کو نہ کاٹا جائے گا، اس کے شکار کو نہیں بھگایا جائے گا، اور نہ ہی اس کے لقطہ (گری پڑی شے) کو اٹھایا جائے گا، مگر اس کے لیے (لقطہ کو اٹھانا درست ہے) جو اس کے بارے (لوگوں کو) بتائے۔ اور کسی آدمی کے لیے یہ اجازت نہیں کہ وہ اس میں لڑائی جھگڑے کے لیے ہتھیار اٹھائے اور نہ ہی کسی کے لیے یہ اجازت ہے کہ وہ اس سے درخت کاٹے۔ مگر آدمی اپنے اونٹ کے چارہ کے لیے لے سکتا ہے۔

1740۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كِنَانَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَمَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلَّ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بَرِيدًا بَرِيدًا لَا يُخْبَطُ شَجَرُهُ وَلَا يُعْضَدُ إِلَّا مَا يُسَاقُ بِهِ الْجَمَلُ

حضرت عبداللہ بن ابی سفیان نے حضرت عدی بن زید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی ہر طرف سے ایک ایک برید (ایک منزل جس کی مسافت بارہ میل ہوتی ہے) کو محفوظ کر دیا۔ نہ اس کے درختوں (کے پتے) جھاڑے جاسکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کاٹا جاسکتا ہے، مگر اتنی مقدار میں جتنی اونٹوں کے چارے کے لیے ضرورت ہو۔

1741۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ[1] أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ ثِيَابَهُ[2] فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ

حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے مدینہ طیبہ کے اس حرم میں ایک آدمی کو شکار کرتے ہوئے پکڑا، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے۔ تو آپ نے اس سے کپڑے وغیرہ چھین لیے۔ چنانچہ اس کے موالی (اس سے متعلقہ افراد) آپ کے پاس آئے اور اس کے بارے گفتگو کرنے لگے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حرم کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے: جس کسی نے اس میں کسی کو شکار کرتے ہوئے پکڑ لیا تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے کپڑے وغیرہ چھین لے۔ پس میں تمہیں وہ ساز و سامان تو نہ لوٹاؤں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ البتہ اگر تم چاہو تو تمہیں اس کی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

1742۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ

حضرت صالح مولیٰ توامہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کے غلاموں میں سے کچھ غلاموں کو مدینہ طیبہ کے درخت کاٹتے ہوئے پایا۔ تو آپ نے ان کا ساز و سامان لے لیا اور آپ نے ان کے موالی کو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ طیبہ کے درختوں میں سے کوئی شے کاٹنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور آپ نے فرمایا ہے: جس نے ان میں سے کوئی شے کاٹی تو جو کوئی اسے پکڑ لے اس کا ساز و سامان اس سے چھین لے۔

1743۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ

1۔ ایک نسخہ میں أَخَذَ کے بجائے وَجَدَ ہے۔ 2۔ ایک نسخہ میں ثِيَابَهُ نہیں ہے۔

الْجُهَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَكِنْ يُهَشُّ هَشًّا رَفِيقًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے حرم سے نہ درختوں کے پتے توڑے جائیں گے اور نہ انہیں کاٹا جائے گا۔ البتہ نرمی کے ساتھ انہیں جھاڑا جا سکتا ہے۔

1744۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قباء میں پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ہے اور وہاں دو رکعتیں نماز ادا فرماتے تھے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ (زیارت قبور کا بیان)

1745۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی نہیں جو مجھ پر سلام بھیجتا ہے مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے (یعنی انوار معرفت اور مشاہدہ ذات کے استغراق سے میری طرف متوجہ فرما دیتا ہے) اور میں اس پر سلام کا جواب لوٹا دیتا ہوں۔

1746۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے جہاں بھی تم ہو۔

1747۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيثٍ وَاحِدٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُرِيدُ[1] قُبُورَ الشُّهَدَاءِ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَةٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَقُبُورُ إِخْوَانِنَا هَذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا

1۔ ایک نسخہ میں نُرِيدُ ہے۔

حضرت ربیعہ بن ابی الہدیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو رسول اللہ ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے کبھی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شہداء کی قبروں (کی زیارت) کے ارادہ سے نکلے یہاں تک کہ جب ہم حرہ واقم (ایک ٹیلے کا نام ہے یا حرہ کے قریب پرانے قلعہ کا نام ہے۔) پر چڑھے۔ اور پھر جب وہاں سے (وادی میں) اترے تو اچانک موڑ پر چند قبریں دکھائی دیں۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے اصحاب کی قبریں ہیں۔ پھر جب ہم شہداء کی قبروں پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔

1748۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں وادی بطحاء میں اونٹ بٹھایا اور وہاں نماز ادا فرمائی۔ پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

1749۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ إِذَا قَفَلَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهَا مَا بَدَا لَهُ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَّسَ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ الْمَدَنِيَّ قَالَ الْمُعَرَّسُ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ

حضرت قعنبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کسی کے لیے معرس سے آگے گزرنا مناسب نہیں جب وہ مدینہ طیبہ کی طرف واپس لوٹ کر آئے، یہاں تک کہ وہ وہاں اتر کر نماز ادا کرے جتنا اس کا جی چاہے۔ کیونکہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں رات کے وقت اترے تھے۔ ابوداؤد نے کہا: میں نے محمد بن اسحاق مدنی سے سنا کہ معرس مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

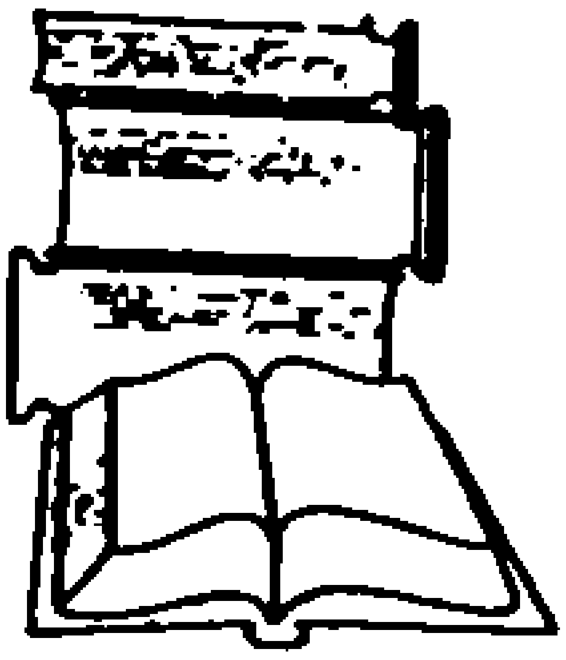

اہل علم کیلئے
عظیم علمی پیشکش

آیات احکام کی تفسیر و تشریح پر مشتمل عصر حاضر کے یگانہ روزگار اور معتبر عالم دین

حضرت علامہ سید سعادت علی قادری کے

قلم سے نکلا ہوا عظیم علمی شاہکار

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

۲ جلدیں

خصوصیات

- زندگی کے تمام شعبوں اور عصر حاضر کے جملہ مسائل کا حل
- متلاشیان علم کے لئے ایک بہترین علمی ذخیرہ
- مقررین و واعظین کیلئے بیش قیمت خزانہ
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر فرد کیلئے یکساں مفید

آج ہی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

خوشخبری

معروف محدث ومفسر حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم شاہکار

تفسیر مظہری 10 جلد

جس کا جدید، عام فہم، سلیس اور مکمل اردو ترجمہ "ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف"

نے اپنے نامور فضلاء جناب الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان صاحب

جناب الاستاذ سید محمد اقبال شاہ صاحب اور جناب الاستاذ محمد انور مگھالوی صاحب

سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ آج ہی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی۔ پاکستان

فون:۔ 042-7221953 - 7220479 فیکس:۔ 042-7238010

042-7247350-7225085

021-2212011-2630411